UNIVERSAL LIBRARY
OU_226537
UNIVERSAL LIBRARY

UnEven Page Numbers within the book only

رَبّنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا

۳۴

ماہوار جریدہ

مولوی

مدیر مسئول عبدالحمید خاں

چندہ سالانہ

فی پرچہ

دو آنہ

رمضان سے پہلے

ہی بخاری شریف کا یہ اڈیشن ختم ہو جائے گا، کیونکہ صرف دو سو سے بھی کم جلدیں ہیں جن کے پیشگی روپے نہیں آئے ہیں، اب ہی وقت ہے کہ آپ اس اشاعت حدیث رسولؐ میں شریک ہو جائیے، دس ہزار صحیح حدیثوں کی کتاب جس کی ضخامت بھی ۲ ہزار صفحات ہے تین جلدوں میں مجلد جرمی ہوگی، پانچ روپے میں بالکل مفت ہے، یہ اڈیشن فروخت ہونے کے بعد بہت عرصہ تک بخاری نہ مل سکے گی، کیونکہ اس کے بعد مشکوٰۃ، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، ابو داؤد و نسائی کا نمبر ہے، اس کے بعد اگر زندگی نے وفا کی تو بخاری پھر چھپے گی، روپے جلد بھیجئے ورنہ آپ اس نعمت عظمیٰ سے محروم رہ جائیں گے، جلد اول طیار ہے باقی دونوں جلدیں بعد رمضان ہونگی

منیجر رسالہ "مولوی" عبدالحمید خان کوچہ چیلان دہلی

جس رفتار سے معجز نما متوسط قرآن نصف ہدیہ ہو رہا ہے اُس سے یہ اندازہ کرنا بیحد مشکل معلوم ہوتا ہے

رمضان تک یہ پانچواں اڈیشن ضرور ہی مِل سکے گا

درحقیقت ایسی رعایت کا وہم و گمان بھی نہ تھا کہ مولوی نور محمد صاحب کے معجز نما قرآن شریف کا

کبھی بھی نِصف ھدیہ ہُو جائے گا

یہی وجہ تھی کہ جوق در جوق خریداروں کا ٹھٹ لگ گیا، اسی وجہ سے گمان غالب ہے کہ رمضان شریف سے قبل ہی یہ اڈیشن ختم ہو جائے گا پانچواں اڈیشن محرم میں دس ہزار ہی بمشکل چھپ سکا تھا، ہر شخص جانتا ہے کہ پانچ روپے سے کم میں معجز نما قرآن شریف ہدیہ ہی نہیں ہوا ابتک ایک لاکھ ساٹھ ہزار کا ہدیہ ہوا اب ڈھائی روپے میں جتنا بھی ہدیہ ہو کم ہے

ڈھائی روپے میں اس وقت کوئی بھی اچھا ترجمہ والا قرآن نہیں ملتا چہ جائیکہ دو ترجمہ والا اور اتنی بڑی تفسیر والا

یہ میرا احساس فرض ہے کہ ناظرین کے فائدہ کا کوئی موقعہ نہیں جانے دیتا، اب اس سے متمتع ہونا آپ کا کام ہے۔ اگر واقعتاً رمضان شریف سے قبل یہ قرآن شریف ختم ہو جائے تو پھر وہ بھائی جو زکوۃ کے روپے سے قرآن شریف رمضان میں دیا کرتے ہیں اتنا اچھا قرآن شریف نہ دے سکیں گے اس لئے اسی ماہ میں یہ قرآن شریف منگا لیجے اور رمضان میں دیجئے گا

اس قرآن شریف کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں اور تقطیع اس رسالہ کی برابر ہے کاغذ سفید ولایتی نا روے کا، حاشیہ ارغوانی ہے جلد پور چمڑے کی نقرئی جالدار ہے دو ترجمہ ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ لفظی ہے، دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر تفسیر کامل ہے جو نادر تفاسیر عطر ہے مثل ابن کثیر، ابن جریر، درمنثور، خازن ابن کبیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد وغیرہ اسباب و شان نزول از جلال سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل، قصص، تاریخ، حکایات ظاہر و باطنی اشارات، غرضیکہ تفاسیر کی جو بالاامتیاز خصوصیات ہوسکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں، نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصہ ہیں اول حضرت آدم سے لے کر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور انکی امتوں کے حال اسلام قبل عرب کی تمام قدیم قوموں کی تاریخ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وفات تک مفصل سوانح عمری اور ان تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خطوط معہ ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام برائے دعوت اسلام روانہ فرمائے بعد میں خلفائے راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل قرآن اور اسرار حصہ سوم میں تمام [illegible] کے سینہ بسینہ اعمال قرآنی و تعویذات **ہدیہ مجلد چرمی نقرئی جالدار صرف ڈھائی روپے محصولڈاک صرف ایک روپیہ ہے**

قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ
کہا بلکہ لایا ہوں لیکن تو کہ آرام پکڑے دل میرا کہا پس لے چار جانوروں میں سے
انہوں نے عرض کیا، کہ یقین کیوں نہ لاتا، لیکن اس غرض سے یہ درخواست کرتا ہوں تاکہ میرے قلب کو سکون ہو جائے [illegible] چار جانور
فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ
پس ہوریت پہچان رکھ طرف اپنے پھر کردے اوپر پہاڑ کے انہیں سے ایک ٹکڑا پھر
لے لو پھر ان کو پال کر اپنے سے ہلالو پھر پہاڑ پر ان کا ایک ایک حصہ رکھدو پھر تم ان سب کو
ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ع مَثَلُ
بلا ان کو چلے آئیں گے تیرے پاس دوڑتے اور جان یہ کہ اللہ غالب ہے حکمت والا مثال
بلاؤ اور دیکھو تمہارے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے اور یقین رکھو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے مثال

بخت نصر ایک بادشاہ تھا بابل کا کافر بنی اسرائیل پر غالب ہوا، بیت المقدس کو ویران کیا، تمام لوگ بند ی میں پکڑے گئے تب حضرت عزیر اس شہر میں گذرے تو آپ نے تعجب کیا کہ یہ شہر پھر آباد ہوگیا اسی جگہ انکی روح قبض ہوئی تھی اور پھر سو برس کے بعد زندہ ہوئے انکا کھانا اور پینا پاس دھرا تھا، اسی طرح سواری کا گدھا اسکی ہڈیاں اسی شکل میں پڑی تھیں، وہ ان کے رو برو زندہ ہوا اسی سو برس میں بنی اسرائیل قید سے خلاص ہوئے اور پھر وہ شہر آباد ہوگیا، مرغ وہ چار جانور لائے ایک مرغ ایک مور کوا، ایک کوا ایک کبوتر انکو اپنے ساتھ ہلایا!

کہ پہچان رہے پھر ذبح کیا، ایک پہاڑ پر چاروں سر رکھے ایک پر ایک دھڑ اور بیچ میں کھڑے ہو کر بلایا اس کا سر اٹھ کر ہوا میں کھڑا ہوا، پھر دھڑ لگا، پھر پر لگے، پھر پاؤں وہ دوڑتا ہوا چلا آیا اسی طرح چاروں آئے. فائدہ. تین حصے فرمائے اس پر کہ اللہ تعالیٰ آپ ہدایت کرنیوالا ہے جس کو چاہے، اور اگر شبہ پڑے تو ساتھ ہی جواب ہے، اب آگے پھر جہاد کا ذکر ہے

خدا ہی جانے کہ آپ بدل گئے یا مولوی کی قسمت پلٹ گئی

جہانتک میری کارگذاری کا تعلق ہے بہت ہی وثوق سے کہتا ہوں کہ میں نے اپنی کوشش میں کوتاہی نہیں کی، بلکہ آپ یقین فرمالیں کہ پچھلے پورے تین ماہ تک جب کہ صاحب فراش تھا، اور اُٹھنے کا یارا بھی نہیں تھا، بجائے لیٹے لیٹے کام کرتا اور کراتا رہا، اور مولوی کے کسی معمول میں فرق نہ آنے دیا، اور خود مولوی کی ضخامت میں اضافہ کرنے کہ جس کا کوئی امکان ہی نہیں سوائے اس کے کہ پتلا اور ردی کاغذ لگایا جائے مولوی کی خصوصیات میں برابر اضافہ ہی ہوتا رہا، پچھلے سال کی باتیں تو آپ کو نہ یاد ہونگی اور نہ مجھے تفصیل سے یاد سال کی کارگذاری جتلاتا ہوں، میں کیا یہ عذر نہیں کیا، لیکن آپ کے لکھے ہوئے خطوط کو دہرا دونگا، رم میں شہید نمبر نکالا۔ خدا کے فضل سے آپ ہی میں وہ بھائی موجود ہیں، جنہوں نے اس کی تعریف میں خطوط بھیجے، میں اپنی خدمت پر نازاں نہیں ہوا۔ اور

رسول نمبر کے اہتمام میں معروف ہوگیا، جب رسول نمبر شایع ہوا تو آپ نے ہی نہیں متعدد اخبار و رسائل کے مالکوں اور اڈیٹروں نے حیرت کے ساتھ لکھا، کہ یہ رسول نمبر مضامین کا مجموعہ نہیں بلکہ پوری سیرت رسول کی ایک بیش بہا کتاب ہے اور کسی طرح بھی یہ نہیں کہا جا سکتا، کہ مولوی کا تنہا ایک رسول نمبر ہی ایک روپیہ سے کم قیمت کا ہے، اس کے بعد

غوث الاعظم نمبر شایع کیا، پھر خواجہ اعظم حضرت پیران پیر کے کتنے شیدا ایسے نہ تھے جنہوں نے خطوط کے ذریعہ اور زبانی اس کی تعریف میں یہ نہ کہا ہو، کہ ہم نے بڑی سے بڑی سیرت غوث پاک سے وہ استفادہ نہیں کیا جو اس پرچے سے ہوا۔ یہ سب تعریف آپ نے ہی کی میں نے ہرگز اپنی ذات یا خدمت کو نہیں سراہا۔ اس کے بعد جمادی الاول اور جمادی الثانی کے پرچوں میں ایرانی سفیر دربار رسول میں جو مضمون شایع ہوا۔ آپ ہی نے لکھا، کہ روس نے پندرہ سال میں جو اشتراکیت کا پروپگنڈا کیا وہ ناقص تھا، اسلام کی اشتراکیت قابل عمل ہے اور آپ نے اس مضمون میں مزدوروں اور غریبوں کی وہ خدمت کی جو بھلائے نہ بھولے گی، اس کے بعد رجب میں

نماز نمبر نکلا، آپ نے پڑھا اور پڑھ رہے ہونگے، معلومات نماز کے متعلق اس میں کیا کچھ نہ تھا اور ابھی تازہ خطوط آپ کے موجود ہیں، کہ آپ نے مولوی کے نماز نمبر کو اسلام کی سب سے بڑی خدمت قرار دیا

خدا کے واسطے **اب قول وفعل کا محاسبہ فرمائیے میری تڑپ کیا چاہے**، جب میں آپ کو یہ روداد سناؤں، کہ اس سال آپ میں سے پندرہ سو بھائیوں نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا، اور میری ان توقعات کو جو آپ سے دیرینہ وابستہ تھیں، مجروح کر دیا ہے اپنی صحت کی خرابی کا ذرا ملال نہیں کیونکہ ایسی تندرستی سے یہ بیماری ہزار درجہ بہتر ہے جو میرے لئے باعث عصیاں ہو، میں بیمار رہا تو اپنے زعم میں اپنے دین کی خاطر خواہ یہ فریضہ نفس ہی کیوں نہ ہو، میں نے اپنے بار قرض میں آپ کو شریک ہرگز نہیں کیا، مگر اس کا صلہ دینے والا صرف وہی پاک ذات ہے جو مجھے آپ کو دونوں کو دیتا ہے

آپ سے کوئی شکایت ہے تو صرف یہ کہ بے توجہی کی

ایک طرف تو آپ میری خدمات کو سراہیں، اور دوسری طرف اشاعت سے غافل ہو جائیں، میرا خطاب ان جوان ہمت اسلام کے شیدائیوں سے ہے جن کے قدم اور زبان میں خدا نے طاقت دی ہے ان بزرگوں سے نہیں ہے جو تھک چکے ہوں، اسی لئے میں نے یہ اپیل اس قدر باریک لکھی ہے کہ وہ پڑھ کر اپنی کمزوری سے متاثر نہ ہوں،

آپ سب کچھ کر سکتے ہیں، آخر بقول آپ کے میں نے ہی تو بہت کچھ کیا، کیا اب دیس بدیس پھر کر خریدار بھی میں ہی فراہم کروں، آپ دو قدم چل کے اور زبان سے دو کلمہ خیر کہہ کر یہ کام نہیں کر سکتے، میں اکیلا ایک تنکا کوئی حیثیت نہیں رکھتا، لیکن جب آپ کے ساتھ مل کر رسی بن جاؤں تو پھر میری طاقت کو ہاتھی کی ہو جائے، اب آپ کو اختیار ہے کہ مجھ تنکے کو اکیلا ٹوٹنے کے لیئے چھوڑ دیں یا اسے مضبوط تر بنا دیں،

میں فرشتہ نہیں ہوں، انسان ہوں، نسیان کا پتلا ہوں، اور پھر ہزارہا افکار کا معدن، ضرور میری طرف سے لغزشیں ہوتی ہونگی، تو کیا میری لغزش ایسی اہم ہوتی ہے کہ آپ اس طرح میرا ہاتھ جھٹک دیں اور مجھ سے کنارہ کشی کر لیں، اس کے علاوہ آپ مسلمان ہیں، تمن عفیٰ اور والکاظمین الغیظ بھی تو خدا ہی کے فرمان ہیں،

اپنی بساط کے موافق میں سب کچھ کرتا ہوں، آپ کو کیونکر بتاؤں، کہ جب یہاں سے پرچہ روانہ ہوتا ہے تو میں کس قدر احتیاط روا رکھتا ہوں، ایسے سخت مرض میں جب کہ میں گذشتہ تین ماہ حیات وممات کی کشتی پر سوار تھا لیٹے لیٹے سب احتیاطیں کرتا رہا، پھر بھی اگر آپ کو پرچہ نہیں ملا، خط آیا اور دوبارہ روانہ کر دیا آپ کا ہیں تبدیل ہوئے دو ماہ تک خیال نہ کیا، پرچہ کا مینیجر عیب دان نہیں ہوتا، پھر بھی آپ خفا ہوئے تو مجبور ہی، اب اگر پرچہ ختم ہو گیا۔ تو آپ آخر میں مجھے ہی معتوب ٹھہرا کے ہوئے منہ موڑ لیتے ہیں کہ اس سال نہیں دس ہی پرچے ملے، مقاما انصاف فرمائیے کہ میرا اسمیں کیا قصور ہے

کیا آپنے ایک لمحہ کے لیئے بھی یہ غور فرمایا کہ مولوی کی لاگت دو روپیہ کے قریب ہے اگر آپکے ... دو پرچے

میری یا آپ کی غفلت سے کم ہو گئے تو آپ کے لئے چشم پوشی کے قابل نہیں ہے درآنحالیکہ میں یہاں سے بھیج چکا تھا، اور اگر آپ بھی موجود ہوتا تو آنکھوں کے بھید تھا، آپ تقاضہ کا خط لکھتے ہیں، اور تین پیسے خرچ لیتے ہیں تو مجھے دل دل مارتے ہیں، میں دوبارہ آپ کو چھ پیسے کا پرچہ بھیج دیتا ہوں تو آپ کرتا تو کیا اور خود ہی بلا وجہ آپ کے خوش کرنے کو ندامت کا اظہار کرنا ہی ضروری سمجھتا ہوں،

ایک موٹی سی بات بار بار چیخ چیخ کر اور پکار پکار کر کہی کہ بھائیو آپ مولوی کے کتنے ہی قریبی محسن سہی لیکن بغیر نمبر خریداری کے رجسٹروں میں پتہ چلانا اور آپکا پتہ تبدیل کرنا ناممکن ہے، آپ اس کا حوالہ ضرور دیں، لیکن آپ فرماتے ہیں کہ تبدیلی سے نمبر یاد نہیں۔ اب میں بجائے اس کے کہ آپکا دیا خط بے اعتنائی سے ردی کر دوں تین پیسے خرچ کرکے پوری داستان لکھ کر بھیجتا ہوں، کہ نمبر نہیں لکھنا ضروری ہے، نمبر کے بغیر یوں کام نہیں چلتا، اب آپ اسلام کی موڈ میں ہوئے تو میری معذوری تسلیم کر لی، ورنہ پھر عتاب نامہ آیا کہ مسلمانوں کے کام ایسے ہی ہوتے ہیں، چندہ کھا لیا۔ فلاں گاؤں میں تو کئی ہی خریدار ہوں فلاں شہر فلاں قصبہ کے فلاں گاؤں میں دیکھئے پتہ مل جائے گا

ایک روپیہ چندہ اسمیں کیونکر ایسے حافظے والے کارکن لاؤں جو آپکا نام لیتے ہی پکار اٹھیں کہ یہ صاحب فلاں نمبر پر ہیں، اور ایک روپیہ چندہ ہی لکھنے اور رکھنے کو ہے ذرا حساب کیجئے کہ سال کے آخر میں اس روپیہ میں سے کیا رہ جاتا ہے

پہلے وی پی گیا۔ تو تین پیسے اطلاعی خط کے گئے۔ خریدار نے جو چیٹ چھپوائی اس میں خرچ ہوا، پھر سال بھر میں ایک دفعہ تبدیل پتہ کا اوسط بھی ہو تو دوبارہ پتہ چھپوانے میں پھر خرچ ہوا، نمبر خریداری بتلا ہونے پر سال بھر میں ایک ہی خط لکھا تین پیسے خرچ ہوئے، چندہ ختم ہونے کی اطلاع دی تین پیسے خرچ ہوئے، کم از کم ایک ہی پرچہ دوبارہ سال بھر میں بھیجا چھ پیسے خرچ ہوئے، پھر تین میں سے ایک نے وی پی واپس کر دیا۔ سوا تین آنے کی محصول اس کے لگ گئے، لیجئے سیدھا حساب ہے کہ فی خریدار سوا نو آنے ہو گئے اور کل پونے دس آنے پلے پڑے۔ اب اسمیں ہی یہ سب خرچ ہیں

ایک رونا ہو تو رو دوں، اختتام چندہ کی اطلاع بھیجتا ہوں، اور زور سے لکھ دیتا ہوں کہ آئندہ اگر منظور نہ ہو تو اسی خط کو لوٹا دیں، لیکن تو یہ وہاں تو وی پی واپس کرکے جرمانہ دینے میں مزا آتا ہے

معاف کیجئے خدا جانے روء میں کیا کیا کہہ گیا، ایک آہ تھا جو ذرا سی چھیڑ سے پھوٹ نکلا ورنہ یہاں تو رضا وتسلیم ہی شیوہ ہے جو بیت گئی اسی پر شکر کیا۔

اب نقصان مایہ یہ ہے کہ پندرہ سو پرچے بچ رہتے ہیں، جو جوں توں کرکے مفت تقسیم کر دیتا ہوں کہ مجھے نقصان ہے تو کیا دوسرے بھائیوں کو تو فائدہ پہنچ جاتا ہے، لیکن وہ صورت بھی اب مفقود نظر آتی ہے، کیونکہ اب مفت روانہ کرنے کے لیئے پتے بھی نہیں رہے، اگر آپ خفا نہ ہوں تو عرض کروں کہ آپ بھائی اب تو یہ بھی نہیں کرتے کہ ہمراہ اپنے احباب رفقا آشنا، ہم قصبہ ہم شہر یا ہم دفتر لوگوں کے پندرہ سو پتے ہی بھیج دیا کریں، اور اب

پیچھنے کی تو کہاں جرات کہ آپ چاہیں تو پندرہ سو خریدار ایک گھنٹہ میں مہیا کر سکتے ہیں بہرحال اگر آپ کو اس کا خیال آ جائے تو ترغیب خریداری کیلئے مولوی کے گذشتہ کارناموں کو بھلاتے ہوئے بھی، اگر آپ لوگوں سے یہ کہدیں کہ مولوی کا رمضان نمبر قرآن پاک کے متعلق وہ معلومات شایع کرنے والا ہے جو آپ کے مطالعہ میں پہلی چیز ہوگی، تو بھی کافی ہے اور یہ فقط کہنے کی بات نہ ہوگی بلکہ مولوی ماہ رمضان میں قرآن مجید کے عنوان سے ایک بہت بڑا مضمون شایع ہوگا، کہ جو معلومات قرآنی کی بڑی اہم کتاب بن جائے گی۔ اس کا اندازہ اس کے عنوانات سے فرمائیے، کیا آپ جدید پندرہ کل کو یہ اطلاع دیدیں تو کیا پندرہ سو خریدار ایک گھنٹہ میں بائیس ہزار خدا کے سپاہی اور قرآن کے شیدائی ہم نہیں پہنچا سکتے **اس مضمون کے عنوانات ذیل ملاحظہ فرمائیے**

قرآن کی اجمالی تاریخ	قرآن اور لوتھر	قرآن ترکی زبان میں
حفاظ قرآن کی فراوانی وعظمت	قرآن منگولوں اور تاتاروں میں	قرآن کے مغربی تراجم
قرآن کی کتابت وتعلیم وتحریر	قرآن افریقہ میں اور بلغاریہ میں	قرآن کے فرانسیسی ترجمے
قرآن ایک جلد میں	قرآن روس میں	سویڈن اور ڈنمارک کے تراجم
عہد فاروقی میں قرآنی تعلیم کا نظام	تراجم قرآن مشرقی زبان میں	عبرانی وجرمنی تراجم
اشاعت قرآن میں حضرت عثمان کی سعی	قرآن کشمیری اور فارسی تراجم	قرآن کریم کے انگریزی ترجمے
قرآن کے اہم اور متبرک نسخے	قرآن کے اردو تراجم	قرآن کے عربی اڈیشن
قرآن کے نقطے اور اعراب	قرآن کے ہندی گجراتی تراجم	فضیلتہ مسز یکلے آئینٹن سمی
عہد بنی امیہ اور قرآن	قرآن مرہٹی اور ملیالم زبان میں	حفاظت قرآن
قرآن افریقہ میں	قرآن جاوی زبان میں	دیگر کتب سماوی کی حالت
قرآن اسپین میں	قرآن چینی زبان میں	بائبل وانجیل

ویدوں کی کیفیت	فلسفۂ زن اور قرآن	قرآن سہل اور جامع کتاب ہے
خلافت قرآن کے ربانی سامان	فتنہ زمین و زبان اور قرآن	قرآن دنیا کے لئے ہدایت ہے
قرآن کے متعلق قرآنی براہین	صبح اور قرآن	قرآن پر غور و عمل
مسئلہ کشش ارض اور قرآن	بداخلاقیوں کے خلاف قرآنی جہاد	قرآن کریم کی والہانہ محبت و تاثیر
کشش شمسی اور قرآن	صبر و استقلال اور قرآن	قرآنی فصاحت و بلاغت
اجزائے نظام شمسی اور قرآن	فلسفہ مصائب اور قرآن	قرآنی پیشین گوئیاں
ضیائے شمس و نور اور قرآن	انبیاء کا صبر و استقلال	خشیت و جلال ربی اور قرآن
گردش آفتاب و ماہتاب اور قرآن	اعانت الٰہی اور قرآن	برکات تلاوت قرآن
تعلیمات قرآنی کی کرشمہ کاریاں	دنیوی ترقی اور قرآن	قرآن پاک کی مختلف سورتیں اور
قرآنی آئین پر دیگر اقوام کا عمل	اقوام و ملل پر ربانی احسانات	ان کے ثواب و اثرات
تعلیمات قرآنی کے بصیرت افروز نظارے	حکومت و سیاست	اقوام قرآن اور سلاطین
والدین کا احترام	سعی و محنت اور نصرت الٰہی کا لزوم	حضرت امام احمد بن حنبل اور
قرآن اور فلسفہ شادی	احکام الٰہی کی حکمتیں	عظمت قرآن
قرآن اور زن و شو	آرزومندان جنت اور قرآن	حضرت حبیب عجمی اور قرآن
مرد کی فضیلت کا راز	قرآن کریم اور عمل	حضرت مریم بصریہ اور قرآن
تکمیل انسانیت اور شادی	اسلامی کیرکٹر اور قرآن	حضرت سلطان المشائخ اور قرآن
قرآن اور حیات معاشری	تقوی اور بھلائی	حضرت جنید بغدادی اور قرآن
قرآن اور حیات اقتصادی	دشمن و محاربین اور قرآن	قرآنی اعمال
قرآن اور حیات مالی	عدل و مساوات اور قرآن	مقبولیت عمل
دیگر مذاہب اور دولت	قرآنی و قومی پاسداری اور قرآن	فلاح دین اور دنیا
گرانبہا قرآنی مالی تعلیم	ناجائز رعایت کی خوفناکیاں	دشمنوں پر غلبہ
سرمایہ داری کی لعنت اور قرآن	تقلید اغیار اور قرآن	زمرہ اولیاء میں شمولیت
نمود و نمائش اور قرآن	دعوت حق اور قرآن	ظالموں کے پنجہ سے نجات
دے کر احسان جتانا	قرآن کی حقیقت قرآن کی زبان سے	تونگری و خوشحالی، ضعف بصارت
حیات تمدنی اور قرآن	قرآن کریم کلام الٰہی ہے	دفع قرض، تکمیل حاجت، خوف اعدا
فلسفۂ زر اور قرآن	بے مثل قرآن	قید سے نجات، آگ و بچھو کا عمل
		اور متفرق اعمال

یہ ہے رمضان نمبر کے مضامین کی تفصیل اب غور فرمائیے کہ یہ اگر کتابی صورت میں ہو تو صرف ۸ر کا یہی ایک پرچہ ہوگا، آپ اگر ترغیب دینا چاہیں تو اسی کے ذریعہ پندرہ سو خریدار ہو جائیں۔

اب اپنی داستان ختم کرتا ہوں آپ برا نہ مانیں یہ شکایت نہیں، حکایت تھی، لیکن بغیر سنائے ایک خلش سی دل میں رہتی، خدا میرا درد دور کرنے کے لیے آپ کو ہمت اور رحم و کرم عطا فرمائے۔

تین مہینے سے ان بھائیوں کے احسان و کرم کا تذکرہ بھی نہ کر سکا جنہوں نے اس عالم ہیبت میں جب کہ مایوسیاں ہی مایوسیاں تھیں۔ بہت مردانہ سے کام لے کر مولوی کی اشاعت میں حصہ لیا۔ مجھ پر معاصی کی دعا ہی کیا لیکن بدلہ دینے والا بدلہ دیتے وقت اپنی شان دیکھتا ہے کیا عجیب ہے کہ اس کو مخلصان دین کی یہی ادا پسند آ جائے اور بیڑا پار کر دے، اللہم حصل مرادہم بالخیر

نام معطی	تعداد	نام معطی	تعداد	نام معطی	تعداد
جناب کریم الٰہی صاحب رائے بریلی	۱	حافظ عبدالرحمٰن صاحب اربیلی	۲	عبدالقادر صاحب برنیاڑہ	۲
" حامد علی صاحب نوادی	۲	علی احمد صاحب سنگرور	۱	عبدالقادر صاحب بڈہ بیر	۲
" سید ظفر علی صاحب ریولیو	۱	چودھری اطہر علی صاحب لالہ	۲	سید محمد صاحب سلاہیرا	۱
" مولوی عبدالغنی صاحب بنارس	۱	قربان علی صاحب حیدرآباد	۲	عبدالحمید صاحب گدگ	۱
" ماسٹر عبدالمجید خاں فرخ آباد	۱	عبدالمجید صاحب جبل پور	۳	شاہ محمد صاحب سہروردی	۱
" اکبر حسین خاں صاحب لکڑ دینا	۱	قاضی محمد اسماعیل راندیری	۲	حاجی کریم بخش اللہ وجی صاحب	۱
" سید ذوالفقار علی صاحب لاہور	۲	شاہ محمد صاحب ہوم آفس	۱	محمد شفیع صاحب نمبر ۱۲	۱
" ابوالبشیر عبدالقیوم صاحب جلال آباد	۱۲	محمد یاسین صاحب بہاولپور	۲	شرف الدین صاحب سورت	۲
" عبدالرحمان صاحب گوکل گیرہ	۳	عبدالحکیم صاحب نیپانی	۱	محمد اسداللہ صاحب آلور	۳
" قاضی بشیر احمد صاحب بہاولنگر	۳	حاجی محی الدین صاحب عثمان آباد	۳	حافظ عبدالمجید خان آگرہ	۲
" عبدالغفار صاحب پیڈاپور	۳	عبدالرحمٰن صاحب جالنہ	۱	محمد ہدایت اللہ صاحب الامپور	۲
" سید مرتضیٰ صاحب پرنتھی	۱	سخاوت حسین صاحب کرلا	۳	عبدالواحد صاحب بھویلو	۱
" اسماعیل خان صاحب آپا	۲	رحیم بخش صاحب مزنگ	۳	مبارک علی صاحب رائے کوٹ	۱
" شاہ محمد صاحب پاس جالندھر	۲	مہر علی صاحب کیمبل پور	۱	مولا بخش صاحب سنی کلاں	۱
کریم بخش صاحب کنانور	۴	عاشق محمد صاحب بیدیا پانی	۲	عبدالرحیم صاحب ملت پورہ	۲
محمد افضل خاں صاحب سنگرور	۴	فیض محمد صاحب ہنڈولی	۱	عبدالغنی صاحب کتل منڈی	۱
حفیظ قریشی صاحب خوشاب	۴	سید محمد عادل صاحب اوجینی	۱	اعجاز حسین عثمانی کاکا	۱

نام معطی	تعداد	نام معطی	تعداد	نام معطی	تعداد
عبدالحمید صاحب اورنگ آباد	۲	جناب ظفر احمد صاحب لودیانہ	۳	محمد حسن صاحب چٹ گاؤں	۴
عنایت اللہ صاحب مدراس	۲	حبیب الرحمٰن صاحب گورکھپور	۳	رشید احمد صاحب حیدرآباد	۳
محمد یوسف صاحب کلکتہ	۱	محبوب الٰہی صاحب قدوائی	۳	عبداللہ صاحب محمود آباد	۳
محمد حسین صاحب ادھونی	۲	فضل الدین صاحب لاہور	۳	اللہ دیا صاحب گنڈارہ	۲
ابوالقاسم صاحب جہانسی	۴	گلزار خاں صاحب کانول	۲	فیض احمد صاحب ملتان	۳
عبدالماجد صاحب کلکتہ	۳	قاضی رحمت احمد صاحب للتپور	۳	نثیر احمد صاحب مانور	۳
محمد اسماعیل صاحب ناندیڑ	۱	خان محمد صاحب " مظفرپور	۳	سید علی صاحب مدسا	۳
محمد اسماعیل صاحب نظام آباد	۳	محمد عبدالرؤف صاحب لبہور	۳	عبدالرحمٰن صاحب احمد آباد	۳
سی عبدالرحیم صاحب چتوڑ	۱	محمد مرتضیٰ صاحب حیدرآباد	۳	ایس منتی صاحب شولاپور	[illegible]
حسین علی صاحب کہیلی	۱	محمد منیف صاحب پرتاب گڑھ	۳	محمد ابوالحسن خان گوناڑہ	۱
محترمہ ممتاز خانم صاحبہ گھیرہ	۳	احمد محی الدین صاحب یادگیر	۲	ڈاکٹر رفیع الدین حیدرآباد	۲
شفیق محمد صاحب سالدار جونا گڑھ	۸	حکیم الدین صاحب لائل پور	۳	غلام علی صاحب گاگو	۲
صاحبزادہ غلام سخی صاحب	۴	عزت علی صاحب منگاہی	۲	محمد رفیع صاحب بمبئی	۱
محمد قاسم بیگ صاحب مدراس	۱	شیخ مدار صاحب رائچور	۳	مشتاق حسین صاحب حیدرآباد	۲
علاء الدین صاحب یادگیر	۳	ڈاکٹر بدر الدین صاحب گیا	۴	عبدالقدیر صاحب پٹرول	۳
سجاد علی صاحب سکندرپور	۱	محمد یعقوب احمد صاحب جہانسی	۲	ایم بشیر احمد صاحب جہلم	۲
محمد شریف صاحب اورنگ آباد	۱	ایس ایچ - زبیری بمبئی	۵	مرتضیٰ حسین صاحب رام نگر	۱
خورشید احمد صاحب بتول	۱	فضل الدین " ڈیرہ بابا نانک	۲	اشرف علی صاحب باڑہ	۲
ایم رضوان بخش صاحب الہ آباد	۱	سید عبدالقادر صاحب گڈیام	۳	رفیع الدین صاحب ناندہ	۲
محمد نسیم صاحب کلکتہ	۱	محمد اقبال صاحب لاہور	۵	عبدالکریم صاحب کوبلاپور	۳
عبدالرحمٰن صاحب ہزاری باغ	۲	ڈاکٹر عبدالستار صاحب گوکرن	۲	امجد اللہ صاحب لکھنؤ	۲
ڈاکٹر عبدالواحد صاحب سرہند	۱	محمد اسماعیل صاحب نانوڑ	۳	نصرت علی صاحب جمشید پور	۲
عبدالرحمٰن صاحب امرتسر	۱	سید عالم صاحب کانپور	۳	محمد علی صاحب لکھنؤ	۳
قاضی غلام نبی صاحب پونچھ	۲	امیر بخش صاحب کیتھی نیدر	۲	نقیب علی صاحب لکھنؤ	۲
عبدالتواب صاحب یادگرا	۴	حافظ عبداللطیف صاحب آرہ	۱	عبدالغفور صاحب کولار	۳
محمد وزیر صاحب گیا	۲	قائم الدین صاحب بنوں	۴	خواجہ میاں صاحب لال باغ	۴
عبدالقادر صاحب اقبال گنج	۳	قاضی رضی الاسلام گوالیار	۳	شمس الدین صاحب بابارم	۳
محمد رضوان صاحب بنارس	۲	سلامت احمد صاحب علی گڑھ	۱	حکیم نور احمد صاحب ہوشیارپور	۳
ڈاکٹر فضل باری صاحب	۲	عبدالقادر صاحب احمد آباد	۳	عنایت حسین صاحب مین پوری	۲
خان خاں حسین خان پونہ	۲	حافظ نثار احمد صاحب بریلی	۴	محمد رفیق صاحب اعظم گڑھ	۲
خلیفہ جان محمد صاحب بتلاد	۴	ایس اشفاق صاحب اجمیر	۴	نیشر ظہور محمد صاحب اجمیر	۴
محمد ابراہیم صاحب قمر	۳	ایم عزیز الرحمٰن صاحب اندور	۵	محمد شفیع صاحب میرپور	۲
کے علی محمد صاحب پی بیجی	۵	حافظ عبدالرحیم شاہجہانپور	۲	اللہ دتا صاحب کہروڑ پکا	۳
علی بہادر صاحب سرائے نعمت	۵	غلام مرتضیٰ صاحب فیض آباد	۲	محمد امین صاحب فیروزپور	۲
عبداللہ بیگ صاحب لاہور	۴	سید عقیل حسین لائل پور	۱	رفاقت حسین صاحب رانچی	۲
ایم اے غفار صاحب انس آباد	۷	حاجی مولا بخش صاحب سرائے میر	۲	حافظ قدر دین صاحب بانی	۱
حکیم محمد علی صاحب سکندرہ راؤ	۴	محمد عارف صاحب بمبئی	۲	سلطان خان صاحب ہرسود	۳
نور محمد صاحب بیلچھیا	۴	حافظ نبی رضا سیتاپور	۲	غلام رسول صاحب مظفرآباد	۱
چودھری اکبر علی صاحب نو آبادی	۱۰	عبدالرشید صاحب بھوپال	۲	خلیل الرحمٰن دامباڑی	۴
خواجہ دین صاحب عالم بازار	۲	حبیب سعید دہلی " احمد آباد	۲	محمد نور احمد صاحب فتحپور	۵
عبدالمجید صاحب کراچی	۳	تہنیت اللہ صاحب بھوانی	۴	مصری غلام رسول پشاور	۵
ڈاکٹر جمیل مہدی صاحب یونیہ	۲	اسحاق حسین صاحب ہردوئی	۳	خدا بخش صاحب نواب شاہ	۲
احمد بخش صاحب سکھر	۴	مقیم گرداور صاحب نینی تال	۳	عبدالحمید صاحب مدراس	۳
اسد احمد صاحب آگام	۲	رحمت علی صاحب جہانسی	۳	افضل علی صاحب اجمیر	۳
شیخ حکیم صاحب نظام آباد	۳	محمد نصیر الدین سفدری	۱۲	محمد وسیع الدین بریلی	۳
زندہ محمد صاحب کہڈیان	۲	عبداللہ صاحب کھنڈ	۶	پیر علی اصغر صاحب مظفرگڑھ	۱
فضل الدین صاحب کراچی	۲	ایس فضل احمد صاحب دہولیہ	۳	عبدالحمید صاحب ہوشیارپور	۵
منشی محمد ظفر صاحب نواب گنج	۲	جناب علی رضا صاحب الہ آباد	۲	عبدالحمید صاحب آگرہ	۹
مولوی فضل حق صاحب دربھنگہ	۴	حمید الرحمٰن صاحب سرائی	۴	محمد منظر اللہ صاحب بجنور	۳
محمد اسحاق صاحب بگوسرائے	۳	محمد اسحاق صاحب کشتی	۴	ایم حبیب الرحمٰن صاحب	۳
میر امتیاز علی صاحب الہ آباد	۳	سید عاشق علی صاحب نیمبارڈ	۲	محمد احمد صاحب الہ آباد	۲
حاجی صدر الدین گوجرانوالہ	۳	عبدالرحمٰن صاحب ملیارہ	۳	محمد حسین صاحب چنار	۲

پتہ کی چٹ
ذرا نہایا کر دیکھئے ہمیں آپکا
نمبر خریداری چھپا ہوا ہے وہ
ذرا اس رسالہ پر لکھ لیجئے
تاکہ آپ کو ہر وقت یاد رہے

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا

مولوی دہلی

چاند کی بارہ
تاریخ کو رسالہ شائع ہوتا
ہے اگر اتفاق سے کبھی نہ ملے
تو ۲۰ تاریخ تک انتظار کرکے
دوسرا پرچہ منگالیں

جلد ۲۰ | بابت ماہ شعبانُ المعظم سنہ ۱۳۵۳ھ | نمبر ۲

خطبہ

الحمد لله الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن له شریک فی الملک ولم یکن له ولی من الذل وکبره تکبیرا فاشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله الذی ارسله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله وصلی الله علیه وعلی اله واصحابه وسلم. ایها الناس قال النبی صلی الله علیه وسلم الشعبان شهری ورمضان شهر الله وقال النبی صلی الله علیه وسلم اللهم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان۔ اما بعد

ماہ شعبان المعظم جن حسنات و برکات کا جامع ہے اس پر اس مہینہ کے خطبات میں بارہا روشنی ڈالی جا چکی ہے مگر جب یہ مسعود و مبارک مہینے آتے ہیں تو پھر انہی مضامین کو دہرانا پڑتا ہے کیونکہ اللہ اور ان کے رسول کی طرف سے بعض مہینے مخصوص فضائل و حسنات کے ساتھ مختص کر دیئے گئے ہیں یہ بھی انھیں مہینوں میں سے ایک ہے جن میں کچھ کرنے کو کہا گیا ہے اور ہم میں سے اکثر جو کرنے کو کہا گیا ہے وہ تو نہیں کرتے بلکہ اسکے برعکس وہ کرنے لگے ہیں جو ہرگز ہرگز نہ کرنا چاہیئے بہرحال خطبہ کا موضوع یہی ہے کہ چند امور کے کرنے کی ترغیب اور چند سے باز رہنے کی تاکید۔

برادران اسلام!

ان مہینوں میں سے ایک شعبان کا مہینہ بھی ہے جنکی نسبت احادیث میں فضائل بیان کئے گئے ہیں اور ان فضائل پر ہم گذشتہ شعبان کے خطبات میں بارہا روشنی ڈال چکے ہیں مگر اختصار کے ساتھ آج بھی کچھ عرض کر دینا نامناسب نہ ہوگا۔

ماہ شعبان المعظم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مہینہ فرمایا ہے جس مہینہ کے متعلق آقائے دوجہاں نے اپنی ذات قدسی صفات کیساتھ نسبت دی ہو اس کی فضیلت و بزرگی میں کس کو شبہ ہو سکتا ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ سوائے رمضان المبارک کے جس کو اللہ تعالیٰ کا مہینہ حضور نے فرمایا ہے اور کوئی دوسرا مہینہ فضائل و برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا پھر آنحضرت نے دعا مانگی کہ اے اللہ ہمارے لئے رجب اور شعبان میں اپنی برکتیں نازل فرما اور رمضان المبارک تک پہنچا دے تاکہ مقدس رمضان المبارک کی برکات بے حساب سے بہرہ ور ہو سکیں۔ ان دونوں

حدیثوں سے معلوم ہو گیا کہ ماہ شعبان المعظم رمضان المبارک کے بعد سب سے زیادہ بابرکت اور کسب سعادت کا مہینہ ہے۔

یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ شعبان ایک بابرکت مہینہ ہے پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو اس ماہ معظم میں کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہ کرنا چاہیئے کیونکہ انسانی اعمال کے ساتھ ہی حسنات و برکات کی وابستگی ہوتی ہے ہمیں اس کے لئے کچھ زیادہ تلاش و تجسس کی ضرورت نہیں ہے کہ اس ماہ مبارک میں کیا عمل اختیار کریں کیونکہ خوش قسمتی سے آقائے دوجہاں و سرکار دوعالم کا اسوۂ حسنہ ہماری رہنمائی کیلئے موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ مبارک میں نہایت کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے حضرت عائشہ اور دوسرے راویوں سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے بعد سب سے زیادہ روزے اسی مہینہ میں رکھا کرتے تھے اور روزے رکھنے کا یہ طریقہ تھا کہ کبھی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اب آپ افطار نہ کرینگے یعنی مسلسل روزے رکھے چلے جاتے تھے اور رمضان کے روزوں سے متصل فرما دیتے تھے اور کبھی مسلسل افطار فرماتے رہتے جس سے معلوم ہونے لگتا کہ اب آخر رمضان تک حضور روزے نہیں رکھینگے ان سب حدیثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور رمضان کے بعد سب سے زیادہ شعبان کے مہینے میں روزے رکھا کرتے تھے بس ہمارے لئے حضور کا یہ عمل ایسی شمع ہدایت ہے جس کی روشنی میں ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ ماہ شعبان میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے

برادران اسلام! ہمارا فرض صاف ہے اگر شعبان المعظم کی ان برکات و حسنات سے اپنا دامن ہم بھی بھرنا چاہتے ہیں جن کی اس مہینہ نازل کرنیکی حضور نے دعا مانگی ہے تو وہی عمل ہمیں بھی اختیار کرنا چاہیئے جو اس ماہ مبارک میں ہمارے آقائے دوعالم اختیار فرماتے تھے یعنے ہمیں بھی اس مہینہ میں کثرت سے روزے رکھنے چاہییں۔

یہ تو سارے مہینے کے متعلق ہے یعنی شروع سے آخر تک جب جسقدر ہو سکے ہمیں روزے رکھکر اسوۂ حسنہ رسول اللہ کا اتباع کرنا چاہیئے اس کے علاوہ خاص چودہویں شب کے متعلق علیحدہ احادیث وارد ہوئی ہیں اور وہ اس تمام مہینہ میں سب سے زیادہ مقدس و مبارک رات ہے جس کی نسبت بیشمار احادیث مروی ہیں خلاصہ ان کا یہ ہے کہ یہ رات نہایت خیر و برکت والی رات ہے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق سے مروی ہے کہ ینزل الله تعالی الی سماء الدنیا لیلة النصف من شعبان فیغفر لکل

مسئی الا سرجل منشر لک او فی قلبہ شحناء یعنی اللہ تعالیٰ شعبان کی چودھویں شب کو آسمانِ دنیا پر ظہور فرماتا ہے اور مشرک اور کینہ رکھنے والے کے سوا باقی تمام گناہگاروں کی مغفرت فرماتے ہیں مگر اسی گناہگار کی مغفرت فرماتے ہیں جو حق جل وعلا سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرے اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوموا لیلہا و صوموا نہارہا یعنی دن میں روزہ رکھو اور رات کو عبادت وبندگی کرو کیونکہ حق عزوجل اس شب میں غروب آفتاب کے بعد سماء دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور صبح تک اپنے بندوں کو خطاب فرماتے رہتے ہیں کہ الا من مستغفر فاغفر لہ الا من مسترزق فارزقہ الا من مبتلی فاعافیہ یعنی ہے کوئی بندہ طالب مغفرت تاکہ میں اس کے گناہ بخشدوں ہے کوئی طالب رزق کہ میں اس کو رزق عطا کروں اور ہے کوئی مبتلائے مصیبت زدہ کہ اس کو صحت وعافیت مرحمت فرماؤں

برادران اسلام! ہر شخص نہایت آسانی کے ساتھ اس شب چہاردہم کی فضیلت اور اس کی خیر وبرکت کا اندازہ اوپر کی حدیث سے لگا سکتا ہے اس شب سے زیادہ اور کونسی شب ہم گناہگاروں بھوکوں اور بیماروں کے لئے باعث برکت وسعادت ہوسکتی ہے جس میں خود خدائے قدوس اپنے گناہگار بندوں کو مغفرت کے لئے پکارے اور بھوکوں کو رزق مرحمت فرمانے کے لئے ندا کرے اور بیماروں اور مصیبت زدوں کو صحت وعافیت عطا فرمانے کے لئے بلائے کہ آؤ میری رحمت ورافت عطا وبخشش اور مغفرت ومرحمت کے خزانوں کے دروازے کھلے ہوئے ہیں جو چاہو وہ ملیگا جو مانگو گے وہ پاؤ گے اور طلب کروگے وہ عطا کیا جائیگا کیا ہم گناہگار نہیں ہیں کیا ہمارا دامن حیات معصیت کی آلودگی سے پاک ہے اور کیا ہم رزق کے طالب نہیں اور کیا ہم ہر قسم کی علالتوں ہر ایک طرح کی بیماریوں اور ہر ایک نوع کے مصائب وآلام سے بچے ہوئے ہیں اگر ہم گناہگار ہیں تو کیا ان گناہوں کی مغفرت کے لئے ماہ شعبان کی چودھویں شب سے فائدہ نہ اٹھائینگے اور کیا اگر ہم تنگی رزق کے شاکی ہیں تو کیا ہمارے لئے ضروری نہیں کہ رب السموات والارض سے اپنے رزق میں وسعت طلب کریں اور کیا اگر ہم بیمار یا مصیبت زدہ ہیں تو کیا بارگاہ شافی مطلق سے صحت وعافیت طلب نہ کرینگے۔

برادران ملت! اگر کوئی دوسری بارگاہ ہوتی اگر کوئی دوسرا رزاق خدا ہوتا اگر کوئی دوسرا شافی مطلق ہوتا تو خیر شب چہاردہم کی مغفرت وبخشش اور عطا ومغفرت کی صداؤں سے اعراض کرنا صحیح ہوتا مگر جب ہمارا یقین و ایمان یہ ہے کہ بس وہی ایک خدا ہے جس کا پتہ رسول عربیؐ نے دیا ہے تو وہی قادر مطلق خدا ہے صرف وہی عطا ومرحمت کے لائق ہے اور اسی کے خزانہ غیب میں مغفرت رزق اور صحت وعافیت کی دولت ہے جس کو وہ چاہے عطا کرے اور جس کو چاہے محروم فرمادے تو ہمارے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں رہ جاتا کہ ماہ شعبان المعظم کے اس مبارک ومسعود موقع کو ضائع نہ ہونے دیں اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق دن کو روزہ رکھیں، اور رات عبادت وبندگی توبہ واستغفار اور دعاء ومناجات میں گذاریں اور عجز ونیاز کا سر فرش خاک پر رکھکر اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کریں اور نہ صرف زبان سے بلکہ آنکھوں سے کہیں تو بہی اچھا زبان تو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو تمہاری صدا زیادہ محبوب ہے جو آنسوؤں کی شکل وصورت میں جلوہ گر ہوتی ہے اور دل سے کہیں کہ تو بہی اپنی زبان اخلاص وتضرع اور خشوع وخضوع میں عرض کرکہ اے مالک یوم الدین اور اے غفور الرحیم اپنے اس عاجز اور درماندہ بندہ پر رحم فرما اور اس کے گناہوں کو معاف کر اور آیندہ کے لئے توفیق عطا فرما کہ وہ معصیت سے دامن حیات بچا رہے

برادران اسلام! ایسی مقدس راتیں روز روز نہیں آتیں اور زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے معلوم نہیں پھر یہ مبارک شب دیکھنی نصیب ہو یا نہ ہو اس لئے قوموا لیلہا وصوموا نہارہا پر ہمیں پوری طرح عمل کرنا چاہیئے اور اس طرح اپنی روح کو رمضان المبارک کے برکات وحسنات کے لئے تیار کر لینا چاہیئے۔

برادران ملت! نہایت اختصار کے ساتھ شعبان المعظم کے اس حصہ پر روشنی ڈالی گئی ہے جس کا تعلق سنت رسول اللہ اور اسوۂ حسنہ سے ہے یعنی یہ کہ اس ماہ مبارک اور اس کی چودھویں شب کو ہمیں کیا کیا کرنا چاہیئے۔

لیکن ذرا ہمیں اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیئے کہ اس ماہ مقدس میں جو عمل ہمارا ہونا چاہیئے وہی ہے اور وہی رہتا ہے یا کچھ اور بخت افسوس اور ندامت کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارا عمل اس کے عین برعکس ہوتا ہے جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ہدایت فرمائی ہے ہم تو ہما تو یہ ہے کہ چودھویں شب اللہ عزوجل کی عبادت بندگی میں گذاریں مگر بجائے اس کے طور سے لہو ولعب کا اہتمام کرکے مزخرافات میں شب بسر کرتے ہیں اصلی بدبختی یہ ہے کہ ایک طرف خدائی پروگرام ہے جس پر عمل کرنے کے لئے ہم کو حکم دیا گیا ہے مگر نہ صرف یہ کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے بلکہ اس کے بالمقابل ہم نے ایک دوسرا پروگرام وضع کر لیا ہے جو یکسر شیطانی پروگرام ہے یہ ایسی سرکشی اور کھلا ہوا تمرد وعدوان ہے کہ اس کی جو سزا بھی خداوند قہار کے دربار سے ہم کو دی جائے وہ کم ہے۔ غور فرمائیے حضرات کہ ایک طرف تو یہ حکم کہ دن کیں روزے رکھو اور شب کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اور اس کے حضور میں عجز ونیاز کا سر جھکا کر اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرو اور اگر رزق میں کمی ہے تو رزق کی کشادگی کی التجا پیش کرو اور اگر بیمار ہو یا مصیبت زدہ ہو تو صحت وعافیت طلب کرو اگر خشوع وخضوع سے طلب کروگے تو اللہ رحمن ورحیم ہماری تمہاری دعائیں اور التجائیں قبول فرمائینگے تمہارے گناہ معاف فرمائینگے تمہارے رزق میں وسعت دینگے اور تم کو صحت وعافیت عطا فرمائینگے اور دوسری طرف ہمارا عمل یہ کہ اس حکم کے بعین برعکس شیطانی عمل اختراع کر لیتے ہیں اور اعمال حسنہ کو چھوڑ کر اعمال سیئہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

برادران اسلام! شب برات کی آتشبازی وحلوا خوری یہ کیا مسنون اعمال ہیں اور کیا خدا اور رسولؐ کے احکام سے ان کو ترجیح دینا کھلی ہوئی ناقابل عفو سرکشی نہیں ہے لاکھوں روپیہ آگ اور دھوئیں کی نذر کر دینا اور اسی طرح ہزاروں لاکھوں روپیہ حلوا بنا کر اور غریبوں کو اس سے محروم رکھکر آپس میں تقسیم کرکے برباد کر دینا یہ کیا اسراف وتبذیر نہیں ہے اور کیا

آپ کو معلوم نہیں کہ خدا نے فضول خرچوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔

بہر حال یہ سخت بدبختی ہماری ہے کہ ہم اس پروگرام پر تو عمل نہیں کرتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے اور اس کی بجائے ایک دوسرا ازسرتا پا شیطانی پروگرام بنا کر اس پر عمل کرنے لگے ہیں جس کا نتیجہ اس کے سوا اور کیا نکل سکتا ہے کہ جہنم ہم کو نگل لے اور دوزخ ہماری ہڈیاں جلا کر خاک سیاہ کر دے اللہ تعالیٰ ہم کو ان خرافات سے بچائے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

بارک اللہ لنا ولکم فی القرآن العظیم ونفعنا وایاکم بالآیات والذکر الحکیم انہ تعالیٰ جواد کریم ملک بر رؤف رحیم۔

خطبہ ثانیہ

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ اما بعد برادران اسلام! درود و سلام بھیجو سرکار دو عالم محمد رسول اللہ پر جنکے صدقے میں ہمیں خیر و شر حسن و قبح نیک و بد ظلمات اور ہدایت و ضلالت کا علم ہوا اور جس نے ہمارے لئے ایک پروگرام بنا دیا جس پر چل کر ہم سعادت دارین حاصل کر سکتے ہیں اور جس کی زبان وحی بیان سے ہمیں لیالی و ایام کے خیر و شر کا علم ہوا اور اس علم کے ذریعہ ہم برکتوں والی راتوں اور حسنات والے دنوں میں اس کے مقرر کردہ پروگرام پر عمل کر کے سعادت و حسنات بیشمار کا خزانہ جمع کر سکتے ہیں۔

درود و سلام بھیجو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ آل و اصحاب و ازواج مطہرات خصوصا خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت مولا علیؓ پر اور آنحضرتؐ کی محبوب و لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ زہراؓ اور ان کے صاحبزادوں حضرات حسنینؓ اور امہات المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت حفصہؓ پر اور بقیہ تمام اصحاب عشرہ مبشرہ اور جملہ صحابہ و صحابیات پر کہ یہ سب ماہ شعبان المعظم کی فضیلت اور شب چہار دہم کی برکات سے واقف و آگاہ تھے اور اسوۂ حسنہ رسول اللہؐ کے مطابق اس ماہ اور اس کی چودھویں شب میں قوموا لیلہا وصوموا نہارہا پر عمل کرتے تھے۔

اے اللہ تمام مسلمانوں کو توفیق عطا فرما کہ وہ رسول اللہؐ کے بتلائے ہوئے طریقہ و راستہ پر چل کر سعادت دارین حاصل کریں اور ضلالت و گمراہی سے بچیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون اذکروا اللہ یذکرکم وادعوہ یستجب لکم ولذکر اللہ تعالیٰ اعلیٰ واولیٰ واعز واکبر۔

سرمایہ داری اور افلاس کا مقابلہ

یورپ کی مالدار قومیں، اور سرمایہ دار سوسائٹیاں بائیبل کی تقسیم میں لاکھوں پونڈ خرچ کر کے لاگت سے کم قیمت پر انجیل فروخت کرتی ہیں ان کے لیئے یہ بات ذرا بھی اہم نہیں، دیکھنا یہ ہے کہ مسلمان قوم باوجود اپنے افلاس اور بے مائگی کے قرآن شریف کی اشاعت میں کس درجہ منہمک ہے اور اس کی قوم نہیں افراد اتنا ایثار کرتے ہیں کہ حیرت ہو جاتی ہے، آپ ذرا

کارڈ سائز عکسی حمائل کو دیکھئے، جس کی چھپائی، کتابت اور کاغذ بہتر سے بہتر بائیبل سے بھی بہتر ہے اور اتنی عمدہ چھپی ہوئی اتنے اعلیٰ کاغذ کی حمائل کی لاگت جب وہ ہزار ہا چھپے تو ۱۲ سے کم نہیں ہو سکتی، کیونکہ ۲ ہزار روپے سے زائد تو اس کے بلاک بنانے پر خرچ ہوئے ہیں، پھر یہ مسلمانوں کا ذوق اور دینی شغف ہے کہ وہ قرآن پاک کی ترویج و اشاعت میں مغربی سوسائٹیوں سے بھی بڑھ گئے ہیں، اور لطف یہ ہے کہ مفلسی نے افراد اور قوم دونوں کو گھیر رکھا ہے، اب یہی حمائل جس کا کاغذ آرٹ پیپر ہے، جس کی ضخامت بھی چھ سو آٹھ صفحات ہیں، چھپائی بھی تصویروں کی سی ہے اور جلد بھی بہت خوشنما ہے، اور ہدیہ صرف ۱ آٹھ آنے اور دس جلدیں منگائیں تو ساڑھے چار روپے کی، ایک جلد پر ۸ ہی محصول ڈاک خرچ ہوتا ہے، کسی نے روپے سے مدد کی آپ اشاعت کا ثواب لیجیے،

حمیدیہ پریس دہلی سے منگایئے

واحدی صاحب کا منجن
اکسیر دندان

یہ منجن اس نسخہ سے بنایا گیا ہے جو ملا واحدی صاحب کو ان کی ایڈیٹری طبیب کے زمانہ میں یعنی ۱۹۱۴ء میں مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم نے عنایت فرمایا تھا اس سے مسوڑھوں کی تمام خرابیاں اور تکلیفیں رفع ہو جاتی ہیں چودہ پندرہ سال سے واحدی صاحب اسے خود بھی استعمال کرتے ہیں اور اپنے شہر کے ہر ضرورتمند کو بھی دیتے ہیں ہر شخص اس کا ثناخواں ہے اور سب سے اچھا منجن تسلیم کرتا ہے سینکڑوں ہلتے ہوئے دانت اس منجن نے جوڑ دیئے متعدد آدمی جنھیں پائریا کی شکایت تھی اور پیپ کھانے کے ساتھ مسوڑھوں کا خون اور مسوڑھوں کا پیپ پیٹ میں اتر اتر کر جن کی صحت کو برباد کر رہی تھی صرف اس منجن کے ملنے سے ان کے مسوڑھے اچھے ہو گئے اور آج وہ خدا کے فضل سے تندرست ہیں جس منجن سے پائریا جیسے موذی مرض کو آرام ہوتا ہو اور جس منجن سے ہلتے ہوئے دانت جڑ جاتے ہوں اس کے دوسرے معمولی فوائد بیان کرنے فضول ہیں یہ خیال کر کے کہ دہلی سے باہر کے لوگوں کے پاس اس منجن کو پہنچا دیا جائے ہم نے واحدی صاحب سے منجن کا نسخہ مانگ لیا ہے اور لاگت کی لاگت پر اسے فروخت کر رہے ہیں قیمت فی شیشی ۸ محصول ڈاک ۵ دو شیشیوں پر محصول ڈاک صرف ۷ تین پر بھی۔

ملنے کا پتہ **احمد مجتبیٰ ۱۷ کوچہ چیلاں دہلی**

شذرات

کانگریس کا عظیم الشان اجلاس

دو سال کے بعد انڈین نیشنل کانگریس کا سالانہ اجلاس ۲۶ اکتوبر کو ساحل بمبئی پر سمندر کے کنارے منعقد ہوا یہ اڑتالیسواں اجلاس تھا گذشتہ دو سال یعنی ۱۹۳۲ء اور ۱۹۳۳ء کے باقاعدہ اجلاس حکومت نے منعقد نہیں ہونے دیئے ورنہ یہ پچاسواں اجلاس ہوتا اگرچہ ۱۹۳۲ء اور ۱۹۳۳ء میں دہلی اور کلکتہ میں اجلاس منعقد کرنے کی کوشش کی گئی مگر حکومت نے کوشش کی کہ اجلاس منعقد نہ ہوسکیں اس کشمکش میں دہلی اور کلکتہ دونوں جگہ ہزاروں کی تعداد میں گرفتاریاں ہوئیں۔

بہرحال راجی کانگریس کے بعد بمبئی میں باقاعدہ اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کے انعقاد کا فیصلہ ماہ مئی میں کیا گیا تھا کچھ دن تو صرف اس میں لگ گئے کہ حکومت کانگریس کو قانونی قرار دے اس کے بعد پھر اجلاس کے لئے زمین حاصل کرنے میں دیر لگی حکومت سے جو زمین طلب کی گئی تھی اس نے اس کے دینے سے انکار کیا اس وجہ سے دوسری زمین تلاش کرنی پڑی جو کہ بمبئی سے پانچ میل دور تھی غرضکہ بمشکل دو مہینے انتظامات کے لئے ملے مگر دنیا یہ دیکھکر حیران رہ گئی کہ صرف ایک مہینہ کے قلیل عرصہ میں ایک ویران جنگل کس طرح ایک عظیم الشان شہر میں تبدیل ہوگیا کانگریس کے اجلاس کے لئے جو پنڈال بنایا گیا تھا اس میں ایک لاکھ آدمیوں کے لئے گنجائش رکھی گئی تھی اور ہر ایک اجلاس میں اسی نوے ہزار انسان شریک ہوتے رہے جہاں اجلاس منعقد ہوا اس کا نام خان عبدالغفار خاں کے نام پر عبدالغفار نگر رکھا گیا تھا اس نگر کی تیاری پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ صرف ہوا اور کانگریس کے اجلاس سے پونے تین لاکھ آمدنی ہوئی یعنی ۲۵ ہزار روپیہ کی بچت ہوگئی۔

عبدالغفار نگر کے چہل پہل اور رونق کا یہ عالم تھا کہ جدھر نظر جاتی تھی انسان ہی انسان نظر آتے تھے اجلاس میں اسی نوے ہزار آدمیوں کے علاوہ ہر وقت عبدالغفار نگر میں چار پانچ لاکھ آدمی کھڑے رہتے تھے غفار نگر سمندر کے کنارے تھا اور بجلی کی روشنی نے وہاں کی رات بھی دن سے زیادہ روشن اور پر رونق تھی۔

بمبئی کے اجلاس کانگریس کی خصوصیات

کانگریس کے اس اجلاس کی چند خصوصیتیں قابل ذکر ہیں مثلاً اس عظیم الشان اجلاس کے جنرل سکرٹری مسٹر عابد علی تھے والنٹیروں کے جنرل کمانڈنگ افسر بھی مسلمان ہی تھے اور لیڈی والنٹیروں کی افسر انچارج بھی مسلمان خاتون تھیں یعنی مسز صفیہ سومجی کانگریس پنڈال کا نام عبدالغفار نگر تھا۔

سب سے اہم خصوصیت اس اجلاس کی یہ تھی کہ پنڈت مدن موہن مالویہ کو نہایت فاش شکست ملی سوشلسٹ پارٹی کی بھی تمام ترمیمیں گر گئیں اور ان کو بھی شکست ملی کانگریس کے آئین و دستور میں نہایت اہم تبدیلیاں اس اجلاس میں کرلی گئیں اب آئندہ سے بجائے ۶ ہزار کے صرف ۲ ہزار ڈیلیگیٹ ہوا کرینگے اور کانگریس کمیٹیوں کے ممبران کیلئے جسمانی محنت لازمی قرار دیدی گئی یعنی مہینے میں کانگریس کے لئے کم از کم آٹھ گھنٹے کوئی نہ کوئی جسمانی محنت کرنی پڑے گی مثلاً چرخہ کاتنا کپڑا بننا تکلی چلانا۔

اس اجلاس کی سب سے بڑی خصوصیت جو ہمیشہ یادگار رہے گی یہ ہے کہ مہاتما گاندھی کانگریس سے علیحدہ ہوگئے اور کانگریس ہی کے ایک رزولیوشن کے ذریعہ اپنے لئے ایک جدید ایسوسی ایشن بنالی جو آپ کی رہنمائی میں کام کریگی اس ایسوسی ایشن کا کام دیہاتی صنعتوں کا احیاء ہوگا۔

یہ بھی اس اجلاس کی خصوصیت تھی کہ آجتک جس قدر کانگریس کے اجلاس ہوئے ہیں بمبئی کا اجلاس شان رونق انتظام وسعت وغیرہ کے لحاظ سے سب سے بڑھا ہوا تھا اس اجلاس کی وسعت وعظمت کا اعتراف کانگریس کے دشمنوں نے بھی کیا ہے یعنی اینگلو انڈین اخبارات نے تسلیم کیا کہ یہ نہایت عظیم الشان اجلاس تھا۔ انتظام کی خوبی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ پنڈال میں اسی نوے ہزار آدمیوں کا سمندر موجزن تھا مگر اسٹیج پر اگر کوئی سانس بھی لیتا تھا تو ہر ایک شخص اپنی اپنی جگہ بیٹھا ہوا سن لیتا تھا مقرر کی شکل تو نظر نہیں آتی تھی مگر آواز ہر ایک کان سن سکتا تھا۔

اتنے بڑے ہجوم میں کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش نہیں آیا کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی غرض اجلاس بمبئی نے بتلادیا کہ کانگریس ایک زندہ اور طاقتور ملک کی واحد نمایندہ جماعت ہے حکومت اس زعم میں تھی کہ اس نے اپنے جبر و تشدد سے کانگریس کو کچل کر رکھدیا ہے مگر جلسہ کے زعم باطل کا جواب بمبئی کے پر جوش ساحل نے دیدیا ہے کہ کانگریس کو دنیا کی کوئی طاقت کچل نہیں سکتی اب وہ ایک ایسی طاقت ہے جس کا سرچشمہ ہندوستانی آبادی کے قلوب میں ہے اس کے دفاتر پر قبضہ کیا جاسکتا ہے اس کو غیر قانونی جماعت قرار دیا جاسکتا ہے اس کی جائداد نیلام کی جاسکتی ہے اس کے جلسے اور جلوس ممنوع قرار پاسکتے ہیں مگر ان سب پابندیوں کے باوجود کانگریس ہمیشہ ایک جیتی جاگتی قوت اور زندہ جاوید طاقت رہے گی۔

راجندر بابو کا خطبۂ صدارت

مولوی کے ناظرین بابو راجندر پرشاد سے واقف ہوں گے یہ وہی بزرگ ہیں جن کے نام سے بہار کا زلزلہ فنڈ جاری ہوا تھا اور جنھوں نے سب سے پہلے مصیبت زدگان بہار کیلئے اپیل کی تھی اور ریلیف کمیٹی بناکر بہار کے تمام مصیبت زدوں کی بلاتفرید مذہب و ملت بے لوث خدمت انجام دی تھی اس دفعہ کانگریس کی صدارت کیلئے آپ کا انتخاب عمل میں آیا تھا بابو راجندر پرشاد صوبہ بہار کے مسلمہ لیڈر ہیں ان کی خوش خلقی اور بے تعصبی نے ہندو مسلمان ہر ایک کے اندر ان کو ہر دلعزیز بنادیا ہے کانگریس اور گاندھی جی کے وفادار سپاہی ہیں اور ۱۹۲۱ء سے اپنی عظیم الشان وکالت چھوڑکر صرف کانگریس کی خدمت انجام دیتے ہیں نہایت

قابل وکیل نہایت سادہ زندگی اور شب و روز قومی خدمت کے سوا اور کسی کام سے کام نہیں رکھتے ملک نے بالاتفاق آپکو صدر منتخب کیا اور آپ کی عظیم خدمات کا اس طرح اعتراف کیا۔

بمبئی میں راجندر بابو کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا اور نہایت ہی عظیم الشان جلوس نکالا گیا جس میں کئی لاکھ آدمی شریک تھے جلوس کے شاندار ہونیکا اندازہ صرف اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ سڑکوں پر جو دروازے اور محرابیں بنائی گئی تھیں ان پر پچاس ہزار روپیہ صرف ہوا اور یہ روپیہ خود لوگوں نے صرف کیا تمام بازار نہایت آراستہ کئے گئے تھے اور سارا شہر دلہن کی طرح سجا ہوا تھا۔

راجندر بابو کا خطبہ صدارت ہر ایک لحاظ سے قابل تعریف تھا اول خوبی تو یہ تھی کہ مختصر اور جامع تھا آسانی کے ساتھ ایک گھنٹے میں پڑھا جاسکتا ہو اور پھر لطف یہ کہ تمام ضروری مسائل پر جامع اور مدلل طریقہ پر تبصرہ کیا گیا ہے زبان اور لب و لہجہ اشتعال انگیز نہیں ہے بلکہ سنجیدگی و متانت کے ساتھ اظہار خیال کیا گیا ہے چنانچہ اینگلو انڈین اخبارات نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ خطبہ قابلیت کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

خطبہ صدارت کے اہم عناصر

خطبہ صدارت جن اہم مسائل پر مشتمل ہے ان میں وائٹ پیپر کمیونل آوارڈ، اٹاوا پیکٹ، داخلہ کرنسل حکومت کے تشدد وغیرہ ہیں سب سے پہلے آپ نے حکومت کی جابرانہ پالیسی کا ذکر کیا ہے آپ نے فرمایا کہ گاندھی ارون سمجھوتہ کو ہندوستان کے سول سروس والے اور انگلستان کی قدامت پسند پارٹی نے حکومت کی شکست اور کانگریس کی فتح سے تعبیر کیا تھا اور دونوں قوموں کو یہ سمجھوتہ ایک آنکھ نہیں بھایا تھا اس لئے ان کی یہ دلی خواہش تھی کہ موقع ملتے ہی اس سمجھوتہ کی دھجیاں اڑادیں چنانچہ لارڈ ارون کے جاتے ہی اس سمجھوتہ کی خلاف ورزی شروع ہوگئی ادھر انگلستان میں مزدور گورنمنٹ کے بجائے نیشنل گورنمنٹ قائم ہوگئی جو عملاً بالکل قدامت پسندوں کے ہاتھ میں ہے ان دونوں امور کا نتیجہ یہ نکلا کہ کانگریس کو کچل ڈالنے کا فیصلہ کرلیا گیا اور خواہ مخواہ کے بہانے تلاش کرکے یعنی یوپی میں عدم ادائیگی لگان کی تحریک کی آڑ لیکر پنڈت جواہر لال نہرو مسٹر تصدق احمد خاں شروانی اور بابو پرشوتم داس ٹنڈن کو گرفتار کرلیا گیا اور صوبہ سرحد میں خان عبدالغفار خاں اور ان کے بھائی کو گرفتار کرکے ہزاری باغ جیل میں نظر بند کردیا اور خدائی خدمتگاروں کو خلاف قانون جماعت قرار دیا اس کے علاوہ بنگال میں انقلابی تحریک کو دبانے کے بہانے سے انتہائی تشدد کیا گیا اور کانگریس کی تحریک کو کچلنے کی کوشش کی گئی گول میز کانفرنس سے واپس آنے کے بعد ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ہوا اور مہاتماجی کو اختیار دیا گیا کہ وائسرائے سے مل کر ان امور متنازعہ کے متعلق گفت و شنید کریں چنانچہ مہاتماجی نے وائسرائے کو خط لکھا کہ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں مگر وائسرائے نے یوپی اور سرحد کے متعلق کسی قسم کی گفتگو کرنے سے انکار کردیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سول نافرمانی جو ابھی سمجھوتہ کے ماتحت ملتوی کردی گئی تھی پھر شروع کردی گئی اس موقع پر بابو راجندر پرشاد نے حسب ذیل الفاظ استعمال کئے ہیں۔

کانگریس پر اچانک حملہ ہوا تھا اور گورنمنٹ کو امید تھی کہ تمام تحریک کو پندرہ روز کے اندر دبا دیگی لیکن باوجودیکہ کوئی تیاری نہ تھی اور چند روز کے اندر سارے ملک کے ممتاز کانگریسی لیڈر اور کارکن گرفتار کرلئے گئے تھے جنکہ وہ تحریک کو چلانے کے متعلق کسی قسم کی ہدایات بھی نہ دے سکے تھے پھر بھی قوم کے لئے یہ فخر کی بات ہے کہ اس نے ورکنگ کمیٹی کی ہدایت پر فوراً نہایت وفاداری سے عمل کیا ہزاروں آدمی جیل چلے گئے اور ہزاروں نے لاٹھی چارج کو لیاں، جرمانے جائداد کی ضبطی اور مار پیٹ کو برداشت کیا مگر تحریک کچلی نہیں جاسکی بلکہ مہینوں تک جاری رہی حکام کو یہ دیکھکر حیرت تھی کیونکہ ان کا خیال تھا کہ چند روز کے اندر اس کو کچل کر رکھدینگے لاٹھی چارج اور گرفتاریوں کے درمیان دہلی اور کلکتہ کے اسپشل اجلاس منعقد ہوئے حالانکہ حکومت نے ان کو روکنے کی انتہائی اور سر توڑ کوشش کی۔

قرطاس ابیض صدر کانگریس کی نظر میں

بابو راجندر پرشاد نے کمال قابلیت مگر انتہائی اختصار کے ساتھ وائٹ پیپر پر اظہار خیال کرکے اس کو ناکارہ لغو اور قابل استرداد قرار دیا ہے آپنے اس پر چار حیثیتوں سے نظر ڈالی ہے۔

(۱) مجوزہ کونسلیں ملک کی کہانتک نمایندہ ہوں گی۔

(۲) مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں میں منتقل شدہ اختیارات کہانتک حقیقی اور واقعی ہیں (۳) مالیات کے سلسلہ میں ہندوستان کو کیا اختیارات دیئے گئے ہیں اور نئی اصلاحات کے عوض میں ملک کو کتنا مزید بار برداشت کرنا پڑے گا (۴) کیا مجوزہ آئین میں ترقی کی کوئی صلاحیت ہے۔

(۱) راجندر بابو نے چاروں عنوانات پر علیحدہ علیحدہ بحث کرکے دکھلایا ہے کہ وائٹ پیپر ہر ایک لحاظ سے رجعت پسندانہ اور ناقابل قبول ہے۔

مرکزی جماعت قانون ساز کی ترتیب کے بارے میں آپنے اعداد و شمار سے ثابت کیا کہ وہ موجودہ اسمبلی سے بھی بدتر ہوگی آپ نے فرمایا کہ۔

اس وقت کونسلوں میں جو نامزد شدہ سرکاری اور غیر سرکاری ممبر ہیں آئندہ ان کے بجائے دیسی ریاستوں کے نمایندے رکھے گئے ہیں برطانوی ہند کے نامزد شدہ ممبر اگرچہ رائے عامہ کی نمایندگی نہیں کرتے لیکن پھر بھی وہ ایک حد تک وسیع الخیال ہیں اور دیسی ریاستوں کے نمایندے ان کے مقابلہ میں رائے عامہ سے قریب تر ہیں انھیں ذمہ داری کا کسی حد تک احساس بھی ہوتا ہے خواہ ہندوستانیوں کی طرف سے نہ سہی حکومت ہی کی طرف سے سہی کیا ریاستوں کے نمایندوں کو برطانوی ہند سے بالکل علیحدہ رکھا جاتا ہے اس لئے اس تبدیلی کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ برطانوی قبضہ اور زیادہ مضبوط ہو جائیگا۔ اس کے علاوہ یہ لوگ مطلق العنان حکومت اور رائے عامہ کی تحقیر کی روایات اپنے ساتھ لائینگے پھر اس سے بھی قطع نظر تعداد میں بھی وہ اس وقت کے نامزد شدہ ممبروں سے زیادہ ہونگے۔

آگے چل کر اعداد و شمار دیکر راجندر بابو نے ثابت کیا ہے کہ موجودہ اسمبلی کے مقابلہ میں آیندہ مجوزہ اسمبلی کہیں زیادہ سرکاری اسمبلی ہوگی کیونکہ سرکاری و نامزد شدہ ممبران کی بجائے ریاستوں کے نمایندے ۳۳ فی صدی زیادہ ہوں گے جو سرکاری و نامزد شدہ ممبران سے بھی زیادہ

مطلق العنان اور بدتر ہوں گے نیز جداگانہ انتخاب کو بھی وسعت دیدی گئی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ صحیح قسم کے نمایندے کم منتخب ہوسکینگے۔

بہرحال قرطاس ابیض والی فیڈرل اسمبلی موجودہ اسمبلی سے کہیں زیادہ کم ترقی پذیر اور استبداد کا نمونہ ہوگی اور ایوان ثانی تو اس سے بہت زیادہ رجعت پسند ہوگا۔

منتقل شدہ اختیارات

اول تو مدافعت بیرونی تعلقات اور محکمہ جات مذہبی کو گورنر جنرل کے لئے محفوظ کرکے ویسی ہی جو دیا گیا ہے وہ نہ دینے کے برابر کر دیا گیا ہے لیکن اس سے قطع نظر جو محکمے منتقل کردیئے گئے ہیں ان کی نسبت راجندر بابو نے مدلل طریقہ پر ثابت کر دیا ہے کہ ان پر بھی گورنر جنرل اور گورنروں کا پورا پورا قبضہ رہیگا اور گورنر جنرل یا گورنروں کی مرضی کے خلاف بیچارے وزرا تنکا بھی نہ ہلا سکیں گے کیونکہ ان کے متعلق یہ موجود ہے کہ گورنر جنرل وزراء کے مشورہ کا پابند نہ ہوگا اگر اس سے محفوظ محکموں یا اس کی مخصوص ذمہ داریوں پر اثر پڑتا ہوگا۔

گورنر جنرل کو ذمہ داریوں کے نام سے جو مطلق العنانی کے اختیارات دیئے گئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ہندوستان یا اس کے کسی حصہ میں بدامنی کو روکنا زیادہ تر اس دفعہ سے آزادی کی تحریک کو کچلنے کا کام لیا جائے گا۔ (۲) مالی ذمہ داری کا تحفظ اور فیڈریشن کا کریڈٹ قائم رکھنا اس دفعہ پر راجندر بابو فرماتے ہیں:۔

”گذشتہ تجربہ یہ ثابت کرتا ہے کہ مالی استحکام اور ہندوستان کا کریڈٹ برطانوی نفع کے مترادف الفاظ ہیں اور ہندوستانی استحکام اور کریڈٹ کے نام سے اتنی مرتبہ کھلم کھلا برطانوی مفاد کا انتظام کیا گیا ہے کہ اب کوئی ہندوستانی ان الفاظ سے دھوکہ نہیں کھا سکتا۔

(۳) اقلیتوں کے جائز مفاد کا تحفظ۔ یہ دفعہ آپس میں لڑانے کیلئے ہے۔

(۴) پبلک سروس کے ممبران کے لئے وہ حقوق حاصل کرنا جو آئین کی رو سے انھیں دیئے گئے ہوں اور ان کے جائز حقوق کا تحفظ کرنا۔

اس دفعہ سے جو رہی سہی خود مختاری ہے وہ بھی خاک میں مل جائیگی یعنی ہم صرف اپنے گھر کے مالک ہوں گے مگر نوکروں کو کوئی حکم دینے کا اختیار نہ ہوگا جن کی ناقابل برداشت بڑی بڑی تنخواہیں، پنشنیں، ترقیاں اور چھٹیاں اور خدا معلوم کیا کیا ہمیں دینا پڑے گا۔

(۵) تجارتی تعصب کو روکنا۔

اس دفعہ کی رو سے ہندوستانی تجارت کو پنپنے اور ترقی کرنے کا کبھی موقع نہ دیا جائے گا جہاں ہندوستانی تجارت وصنعت کی ترقی کے لئے کوئی قدم اٹھایا گیا جس سے انگریزی تجارت پر اثر پڑتا ہو تو فوراً اس دفعہ کے ذریعہ اس کو روک دیا جائے گا۔

(۶) ہندوستانی ریاستوں کے حقوق کا تحفظ

(۷) کوئی معاملہ جس کا اثر گورنر جنرل کے ماتحت محکموں پر پڑے۔

یہ ساتویں دفعہ ہر ایک معاملہ کا گلا گھوٹ سکتی ہے کیونکہ جس معاملہ کے متعلق گورنر جنرل چاہے کہہ سکتا ہے کہ اس کا اثر اس کے ماتحت محکموں پر پڑ رہا ہے۔

مالیات کے متعلق بابو راجندر پرشاد صاحب فرماتے ہیں:۔

”یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ مرکزی حکومت کی آمدنی کا ۸۰ فی صدی حصہ تو فوج قرضہ لازمی تنخواہیں پنشنیں اور الاؤنس ہڑپ کر جائینگے اور یہ سب اسمبلی کے اختیار سے باہر ہوں گے باقی رہا ۲۰ فیصدی تو بس یہی بیس فی صدی وزراء کا کھلونا ہوگا راجندر بابو فرماتے ہیں کہ وائٹ پیپر کی اصلاحات سے مزید بار ہندوستان پر پڑے گا یعنی جتنا خرچ اب ہے اس سے زیادہ خرچ ہونے لگے گا جس کے معنے ہیں کہ مزید ٹیکس لگائے جائینگے صدر کانگریس نے اس نئے مالی بار کی نسبت فرمایا کوئی ہوشمند شخص آسانی کے ساتھ اس نئے بوجھ کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا خصوصاً ایسی اصلاحات کے عوض میں جو سراسر ردی ہوں کامیں ترقی معکوس کا نمونہ ہیں اور ملک کے گلے کی پھانسی کو اور زیادہ مضبوط اور مستقل کرتی ہیں۔

صدر کانگریس اور فرقہ وارانہ فیصلہ

کمیونل اوارڈ کے بارہ میں راجندر بابو نے فرمایا کہ آپس میں کوئی سمجھوتہ نہ ہوسکنے کی وجہ سے یہ اوارڈ ہم پر ٹھونسا گیا ہے اس فیصلہ کو قبول کرنا اس لئے ناممکن ہے کہ یہ قوم پرستی کے منافی ہے اور اس سے ملک کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوگی لیکن اسی کے ساتھ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بعض اقلیتیں خصوصاً مسلمان اسے نامنظور کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں کیونکہ ان کا خیال ہے کہ اس سے ان کے مفاد کا تحفظ ہوتا ہے اس لئے ورکنگ کمیٹی کو ایک ایسے مسئلہ میں فیصلہ کرنا پڑا جس میں ہندوؤں اور سکھوں کی بہت بڑی تعداد ایک طرف اور بعض مستثنیات کو چھوڑ کر تمام مسلمان اور بعض دوسری اقلیتیں دوسری طرف ہیں ہندو اور سکھ کہتے ہیں کہ اس کو نامنظور کردو اور مسلمان اسی شدومد کے ساتھ تاوقتیکہ کوئی باہمی سمجھوتہ نہ ہو اس کے منظور کرنے پر زور دیتے ہیں اس صورت میں ورکنگ کمیٹی کے سامنے کوئی چارہ کار نہ تھا بجز اس کے کہ اس فیصلہ کے ناقابل اطمینان کیفیت اور قومیت کے منافی ہونے کی حیثیت کو بتلا دیا جائے اور اس امید کا اظہار کیا جائے کہ متفقہ فیصلہ کرانے کی کوشش کی جائے گی اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ ملک کی توجہ اس کو منظور یا نامنظور کرنے کے ایجی ٹیشن کی طرف نہ منعطف کی جائے۔

متفرقات

ان امور کے علاوہ راجندر بابو نے گذشتہ تین چار سال کی کانگریس کی تاریخ پر بھی تبصرہ کیا ہے۔ اٹاوہ پیکٹ پر روشنی ڈالی ہے ہندوستان سے باہر جو غیر ملکوں میں ہندوستانی آباد ہیں اور ان کے ساتھ وحشیانہ سلوک کیا جاتا ہے اس پر بھی بحث کی گئی ہے داخلہ کونسل کا مسئلہ، شوشلزم اور مہاتما گاندھی کے بیانات اور ان کی علیحدگی ان سب مسائل پر نہایت مختصر وجامع تنقیدی نظر ڈالی ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ خطبہ کانگریس کے بہترین خطبوں میں سے ہے۔

معارف القرآن

(بسلسلہ گذشتہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی حضرت مریمؑ کی گود میں جو گفتگو کی تھی اس کا ذکر سورۂ مریم میں آوے گا جس کا حاصل یہ ہے کہ بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا حال دیکھ کر جب لوگوں نے حضرت مریمؑ کو طرح طرح سے اولاہنا دینا شروع کیا تو حضرت مریم علیہا السلام نے اس اولاہنے کا جواب دینے کا اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف کیا اس پر وہ اولاہنا دینے والے لوگ بڑے تعجب سے کہنے لگے کہ گھڑی دو گھڑی کے پیدا ہوئے بچے سے ہم کیا بات چیت کریں گے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے معجزہ کے طور پر فوراً ان لوگوں کو سمجھا دیا کہ میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں اور اس کا رسول ہونے کے سبب سے جس طرح اس نے اپنی قدرت سے مجھ کو یہ معجزہ دیا ہے کہ خلاف عادت پیدا ہوتے ہی میں تم سے باتیں کر رہا ہوں اسی طرح یہ بھی اس کی قدرت کا ایک نمونہ اور میرے نبی ہونے کا ایک معجزہ ہے کہ اس نے مجھ کو بغیر باپ کے پیدا کر دیا اس قصہ کو یاد دلا کر نصاریٰ کو یوں قائل کرنا منظور ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے منہ سے تو جو بات پہلے پہل نکلی وہ یہ تھی کہ میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں ان کی امت کا یہ حال ہے کہ کچھ لوگ ان کو اللہ کہتے ہیں اور کچھ اللہ کا شریک ٹھیراتے ہیں روح القدس جبرئیل علیہ السلام کا نام ہے جبرئیل علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حفاظت اور ہر طرح کی مدد کے لئے ہر وقت ان کے ساتھ رہتے تھے حضرت مریم علیہا السلام کے پاس چھوٹی سی عمر میں جنت کے میووں کے آنے کا اور ان کو اس زمانہ کی عورتوں میں افضل ٹھیرانے کا ذکر سورۂ آل عمران میں گذر چکا ہے اسی طرح کے اللہ تعالیٰ کے بہت سے احسان حضرت مریم پر ہیں انہی احسانات کا ذکر مبہم طور پر ان آیتوں میں ہے جس سے مقصود یہ ہے کہ اس برگزیدہ بی بی کو یہود جو الزام لگاتے ہیں وہ بالکل غلط ہے انجیل کے ذکر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے ذکر سے یہود کو یوں قائل کرنا منظور ہے کہ جس طرح توراۃ موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ظہور ہوا اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام سے ہوا باوجود اس کے یہود کی یہ بڑی قابل سزا نافرمانی ہے کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو اور انجیل کو نہ مانا اور عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو جادو بتلایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کی تفسیر اور حواریوں کے حال کی تفسیر سورۂ آل عمران میں گذر چکی ہے اور یہود نے عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا جو ارادہ کیا اور ان کے اس ارادہ کو اللہ تعالیٰ نے رد کیا اس کا ذکر سورۂ نسا میں گذر چکا ہے صحیح مسلم کے حوالہ سے انس بن مالک کی حدیث ایک جگہ گذر چکی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن بہ نسبت اور انبیا کے میرے پیرو لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگی یہ حدیث ان آیتوں کی اور بڑی آیت کی گویا تفسیر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر امت کے فرمانبردار اور نافرمان لوگوں کی جانچ جو قیامت کے دن ہوگی اس جانچ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے فرمانبردار لوگوں کی تعداد اور امتوں کے فرمانبردار لوگوں سے

بڑھی ہوئی نکلے گی۔

إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۖ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ ؏

(ترجمہ) وہ وقت قابل یاد ہے جبکہ حواریین نے عرض کیا کہ اے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کیا آپ کے رب ایسا کر سکتے ہیں کہ ہم پر آسمان سے کچھ کھانا پکا پکایا نازل فرما دیں آپ نے فرمایا خدا سے ڈرو اگر تم ایماندار ہو۔ وہ بولے ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو خاطر پورا اطمینان ہو جاوے اور ہمارا یقین اور بڑھ جائے کہ آپ نے ہم سے سچ بولا ہے اور ہم گواہی دینے والوں میں سے ہو جائیں عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی اے اللہ اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرمائیے کہ وہ دن ہمارے لئے یعنی ہم میں جو اول ہیں اور جو بعد میں سب کے لئے ایک خوشی کی بات ہو جائے اور آپ کی طرف کی ایک نشانی ہو جائے اور آپ ہم کو عطا فرمائیے اور آپ سب عطا کرنے والوں سے اچھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں وہ کھانا تم لوگوں پر نازل کرنے والا ہوں پھر جو شخص تم میں سے اس کے بعد ناحق شناسی کریگا تو میں اس کو ایسی سزا دونگا کہ وہ سزا دنیا جہان والوں میں سے اور کسی کو نہ دونگا۔

تفسیر:- اوپر ان احسانات کا ذکر تھا جو احسانات عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی ماں مریم علیہا السلام پر اللہ تعالیٰ نے فرمائے انہی احسانات میں سے ایک احسان کا ذکر ان آیتوں میں ہے جو احسان اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام پر فرمایا جس کا حاصل یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے یہ خواہش کی کہ وہ کھانے کا بھرا ہوا ایک خوان آسمان سے اترنے کی دعا اللہ تعالیٰ کی جناب میں کریں۔ قرآن شریف میں جس قدر مطلب ہے وہ یہی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اس خوان کے اترنے کی دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اس شرط سے اس خوان کے اتارنے کا وعدہ فرمایا کہ خوان کے اترنے کے بعد اگر اللہ تعالیٰ کے اس احسان

کی ناشکرگزاری پورے طور پر ان لوگوں سے ادا نہ ہوسکی تو ان لوگوں پر سخت عذاب آجاویگا۔ تابعیوں میں سے مجاہد اور حسن بصری کا قول تو یہ ہے کہ اس شرط کو سخت جانکر پھر ان لوگوں نے خوان کے اترنے کی خواہش چھوڑ دی اسلئے وہ خوان نہیں اترا باقی کے سب سلف کا یہ قول ہے کہ وہ خوان اترا اس میں طرح طرح کے کھانے تھے اور یہ حکم تھا کہ ان کھانوں میں سے کوئی کھانا دوسرے دن کے لئے اٹھا کر نہ رکھا جائے جن لوگوں نے اس حکم پابندی نہیں کی ان پر یہ عذاب آیا کہ ان کی اصلی صورت بدل کر سور اور بندر جیسی صورت ہوگئی اور پھر تین دن کے بعد وہ سب ہلاک ہو گئے۔ صحابہ کے قول تو اس خوان کے اترنے کے باب میں بہت ہیں لیکن ترمذی میں عمار بن یاسر کی ایک حدیث بھی اسی مضمون کی ہے جس کو عمار بن یاسر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا ہے ترمذی نے اس حدیث کی روایت کے بعد کہا ہے کہ سوائے ایک راوی حسن بن قزاعہ کے اور کسی راوی نے اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچایا تقریب میں حسن بن قزاعہ کو صدوق لکھا ہے اس لئے حسن بن قزاعہ کی روایت کو بالکل نامعتبر نہیں کہا جاسکتا۔ اس تفسیر کے مقدمہ میں یہ بیان کیا جاچکا ہے تفسیر کے باب میں صحابی کا قول بھی حدیث نبوی کے برابر ہے اس قرارداد کی بنا پر صحابہ کی ایک جماعت کے قول سے عمار بن یاسر کی حدیث کو اور بھی تقویت ہوجاتی ہے اصل انجیل کا تو پتہ نہیں اور انجیل کے ترجموں میں اس قصہ کا کہیں ذکر نہیں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجاہد اور حسن بصری کے قول کی طرح نصرانی سلف کا خیال بھی یہی تھا کہ وہ خوان نہیں اترا اسی واسطے ترجموں میں انھوں نے اس کا ذکر چھوڑ دیا یہ تو اوپر گذر چکا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے حواری پکے ایماندار تھے اس لئے اُن کی یہ خوان کے اترنے کی خواہش اس لئے نہیں تھی کہ ان کو اللہ کی قدرت میں یا عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت میں کچھ شک و شبہ تھا بلکہ حواریوں کی یہ خواہش اس قسم کی تھی جس طرح مردہ کے اپنی آنکھوں کے سامنے زندہ ہونیکی خواہش حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کی تھی جس کا قصہ سورہ بقر میں گذر چکا ہے لیکن ظاہری اسباب کو چھوڑ کر خلاف عادت اللہ کی قدرت کو آزمانا بندہ کو نہیں پہنچتا اسی لئے عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں کو ہدایت کی کہ اس خواہش سے پرہیز کرنا اور خدا کا خوف کرنا ایماندار آدمی کا شیوہ ہے حضرت ابراہیم کے قصہ میں صحیح بخاری و مسلم کے حوالہ سے ابوہریرہ کی حدیث گذر چکی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حالت شک کا انکار فرمایا ہے وہی حدیث حواریوں کی حالت کی گویا تفسیر ہے کیونکہ ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے حواریوں کی خواہش کی کچھ مذمت نہیں فرمائی اب یہ ظاہر ہے کہ ان کی خواہش قدرت الٰہی میں شک کے پیدا ہونے سے ہوتی تو بڑی مذمت کے قابل یہ حالت تھی۔

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۤ بِحَقٍّ ڲ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۭ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۭ وَاَنْتَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۭ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ۭ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(ترجمہ) اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماویں گے کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تم نے ان لوگوں سے کہدیا تھا کہ مجھکو اور میری ماں کو بھی علاوہ خدا کے معبود قرار دے لو عیسیٰ علیہ السلام عرض کرینگے کہ (توبہ توبہ) میں آپکو شریک سے منزہ سمجھتا ہوں مجھکو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا کہ جس کے کہنے کا مجھکو کوئی حق نہ تھا اگر میں نے کہا ہوگا تو آپ کو اس کا علم ہوگا آپ تو میرے دل کی اندر کی بات بھی جانتے ہیں اور میں آپکے علم میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا تمام غیبوں کے جاننے والے آپ ہیں میں نے تو ان سے اور کچھ نہیں کہا مگر صرف وہی جو آپنے مجھ سے کہنے کو فرمایا تھا کہ تم اسکی بندگی اختیار کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا پھر جب آپ نے مجھکو اٹھا لیا تو آپ ان پر مطلع رہے اور آپ ہر چیز کی پوری خبر رکھتے ہیں اگر آپ ان کو سزا دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ ان کو معاف فرماویں تو آپ زبردست ہیں حکمت والے ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماویں گے کہ یہ وہ دن ہے کہ جو لوگ سچے تھے ان کا سچا ہونا ان کے کام آویگا ان کو باغ ملیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور خوش اور یہ اللہ تعالیٰ سے راضی اور خوش ہیں یہ بڑی بھاری کامیابی ہے اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی اور ان چیزوں کی جو ان میں موجود ہیں اور وہ ہر شے کی پوری قدرت رکھتے ہیں"

تفسیر:- یہاں سے آخر سورہ تک اللہ تعالیٰ نے نصاریٰ کے الزام دینے اور قائل کرنے کو یہ آیتیں نازل فرمائی ہیں جن کا حاصل یہ ہے کہ جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں رہے نصاریٰ کو توحید سکھاتے رہے اور نگرانی کرتے رہے کہ سوا توحید کے اور کوئی بدعت اور نئی بات ان کی امت میں پیدا نہ ہو ان کے آسمان پر چلے جانے کے بعد تثلیث اور شرک کی باتیں جو نصاریٰ نے اپنے دین میں پھیلالیں اور ان باتوں کو اللہ کا حکم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم خیال کرتے ہیں اور باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے نبی آخر الزمان کو دنیا میں اس قسم کی خرابیاں رفع کرنے کی غرض سے بھیجا اور نبی آخر الزماں نے نصاریٰ کے علماء اور بڑے بڑے پادریوں سے بحث کی اور ان کو قائل کیا باوجودیکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت بھی کہ ان کی امت کے سب لوگ نبی آخر الزماں کی پوری اطاعت کریں۔

بخاری شریف اُردو

(بسلسلہ گذشتہ)

ابواب الوتر

باب نمازِ وتر کے بارہ میں کیا وارد ہوا ہے (یعنی وتر کی نماز میں کے رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔

۹۲۱۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازِ شب کی بابت پوچھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازِ شب کی دو دو رکعتیں ہیں پھر جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا خوف ہو تو وہ ایک رکعت پڑھ لے یہ ایک رکعت جس قدر نماز وہ پڑھ چکا ہے سب کو وتر بنا دیگی اور نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ ابن عمر وتر میں ایک رکعت اور دو رکعت کے درمیان میں سلام پھیر دیتے تھے تاکہ اپنی کسی ضرورت کے لئے کچھ بات کریں۔

۹۲۲۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہو کہ وہ ایک شب ام المؤمنین میمونہ کے گھر میں رہے اور وہ ان کی خالہ تھیں (ابن عباس کہتے ہیں) میں مسند کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی اس کے طول میں لیٹیں پس آپ سو رہے یہاں تک کہ نصف شب ہو گئی یا قریب اس کے پھر آپ اپنے چہرہ سے نیند کو ملتے ہوئے بیدار ہوئے اس کے بعد آل عمران کی (آخری) دس آیتیں آپ نے پڑھیں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک لٹکی ہوئی مشک کی طرف متوجہ ہوئے اور وضو کیا پھر اچھا وضو کیا بعد اس کے نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے تو میں نے بھی ایسا ہی کیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا پس آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے کان کو پکڑ کر مروڑنے لگے (غرضکہ مجھے اپنی بائیں جانب کھینچ لیا) پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت پڑھی پھر دو رکعت نماز پڑھی بعد اس کے وتر پڑھے اور لیٹ رہے یہاں تک کہ مؤذن صبح کی اذان دے کے آپ کے پاس آیا اور آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور دو رکعت (سنت فجر) پڑھی پھر باہر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

۹۲۳۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازِ شب دو دو رکعت ہے پھر جب تم ختم کرنا چاہو تو ایک رکعت پڑھ لو یہ ایک رکعت جس قدر نماز تم پڑھ چکے ہو سب کو وتر بنا دے گی قاسم (بن محمد بن ابی بکر) کہتے ہیں ہم جب سے بالغ ہوئے جن لوگوں کو دیکھا وہ تین رکعت وتر پڑھتے تھے اور (میرے نزدیک) سب جائز ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ کسی بات میں کوئی حرج نہیں۔

۹۲۴۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے یعنی یہ آپ کی نمازِ شب ہوتی تھی پس اس نماز میں سجدہ (اتنا طویل) کرتے تھے کہ کوئی تم میں سے پچاس آیتیں پڑھ لے قبل اس کے کہ آپ اپنا سر اٹھائیں اور دو رکعتیں قبل نمازِ صبح کے پڑھا کرتے تھے پھر اپنے بائیں جانب لیٹ رہتے تھے یہاں تک کہ مؤذن (نماز کی اطلاع) کے لئے آپ کے پاس آتا۔

باب نمازِ وتر کے اوقات اور حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ میں سونے سے پہلے نمازِ وتر پڑھ لوں۔

۹۲۵۔ ابن سیرین کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمرؓ سے کہا کہ آپ کی کیا رائے ہے نمازِ فجر سے پہلے جو دو رکعتیں (مسنون) ہیں میں ان میں قرات کو طول دیتا ہوں ابن عمرؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت نماز پڑھتے تھے ایک رکعت وتر پڑھتے تھے اور دو رکعتیں قبل نماز صبح کے پڑھتے تھے اور ان میں اس قدر کم قرات کرتے تھے کہ گویا اقامت (کی آواز) آپ کے کانوں میں ہوتی حماد کہتے ہیں یعنی سرعت کے ساتھ پڑھ لیتے تھے۔

۹۲۶ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رات کے ہر حصہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھی ہے (کبھی اول شب میں کبھی نصف شب میں کبھی آخر شب میں)

باب وتر کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے گھر والوں کو بیدار کرنا (وتر کے ضروری ہونے پر دلالت کرتا ہے)۔

۹۲۷۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) پڑھتے ہوتے تھے اور میں آپ کے فرش پر عرض میں لیٹی ہوئی سوتی ہوتی تھی پس جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تھے تو مجھے جگا دیتے تھے میں بھی وتر پڑھ لیتی تھی۔

باب چاہیئے کہ اپنی آخر نماز وتر کو کرے (یعنی سب نمازوں کے آخر میں وتر پڑھے)

۹۲۸ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا (اے لوگو) تم رات کے وقت اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ۔

باب سواری پر وتر پڑھنا درست ہے۔

۹۲۹۔ سعید بن یسار کہتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ہمراہ مکہ کے راستہ میں چل رہا تھا سعید کہتے ہیں جب مجھے صبح ہو جانیکا خیال آیا تو میں (سواری سے اتر پڑا) اور میں نے وتر پڑھ لئے بعد اس کے پھر عبداللہ بن عمرؓ سے مل گیا تو عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ تم کہاں رہ گئے تھے میں نے کہا مجھے صبح ہو جانے کا خوف ہوا تو میں اتر پڑا اور میں نے وتر پڑھ لئے تو عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ کیا تمھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال میں اقتدا نہیں ہے میں نے کہا بیشک خدا کی قسم ہے تو انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو اونٹ پر وتر پڑھ لیتے تھے۔

باب۔ سفر میں وتر کی نماز ترک نہ کرنا چاہیئے۔

۹۳۰۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اپنی سواری پر

لہ حنفیہ کے نزدیک وتر کی نماز مغرب کی طرح تین رکعتیں ہیں ان کے نزدیک ایک رکعت جائز نہیں ان احادیث کا جو امام بخاری نے روایت کی ہیں حنفیہ یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ فعل آنحضرت کا اوائل اسلام میں تھا آخر فعل آپ کا یہی تھا کہ تین رکعت وتر آپ پڑھتے تھے اور اکثر صحابہ سے یہی منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تو اس بارہ میں خاص اہتمام تھا (باؤ)

نمازِ شب اشارہ سے پڑھ لیا کرتے تھے سوا فرائض کے اور وتر بھی اپنی سواری پر پڑھتے تھے۔

باب رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد دونوں طرح (قنوت کا پڑھنا ثابت ہے)

۹۳۱ - محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھا تھا انھوں نے کہا ہاں پھر پوچھا گیا کہ کیا رکوع سے پہلے آپ نے قنوت پڑھا تھا انہوں نے کہا رکوع کے بعد کچھ دنوں تک۔

۹۳۲ - عاصم کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے قنوت کی بابت پوچھا تو انھوں نے کہا کہ بیشک قنوت (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پڑھا جاتا) تھا میں نے کہا کہ رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد انھوں نے کہا رکوع سے پہلے عاصم کہتے ہیں میں نے کہا کہ فلاں شخص نے مجھے آپ سے نقل کرکے یہ خبر دی کہ آپ نے کہا رکوع کے بعد حضرت انسؓ بولے کہ وہ جھوٹا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھا تھا میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے کچھ لوگوں کو جو قاری (قرآن) کہلاتے اور قریب ستر کے تھے (نجد کے) مشرکین کی طرف بھیجا ان لوگوں کی طرف جنھوں نے ان کو قتل کیا اور ان کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان میں عہد (صلح) تھا مگر ان لوگوں نے بیوفائی کی اور ان قاریوں کو بے وجہ قتل کر دیا۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ تک ان کے لئے بددعا کرتے رہے۔

۹۳۳ - حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت پڑھا (قبیلہ) رعل اور ذکوان کے لوگوں کے لئے بددعا کرتے رہے

۹۳۴ - حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ قنوت مغرب اور فجر کی نماز میں پڑھا جاتا تھا۔

ابواب الاستسقاء

باب استسقاء[1] کا بیان اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا استسقاء میں تشریف لیجانا۔

۹۳۵ - عباد بن تمیم اپنے چچا عبداللہ بن زیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لئے (جنگل کی طرف) تشریف لے گئے اور (اس وقت) آپ اپنی چادر الٹ لی۔

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا (کفار مکہ کو) بددعا دینا کہ یا اللہ ان پر ایسی قحط سالی ڈال جیسے یوسفؑ (کے زمانہ کی قحط سالی تھی)

۹۳۶ - حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آخری رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تھے تو فرماتے تھے کہ اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے اے اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات دے اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دے اے اللہ تمام کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ اپنی پامالی (قبیلہ) مضر کے کافروں پر سخت کردے اے اللہ ان پر ایسی قحط سالی ڈال جیسے یوسفؑ (کے زمانہ) کی قحط سالی تھی اور اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قبیلہ) غفار کو اللہ بخش دے اور (قبیلہ) اسلم کو اللہ سلامت رکھے ابو الزناد کے بیٹے نے اپنے باپ سے اسی طرح یہ سب نقل کیا اور کہا کہ حضرتؐ یہ دعا صبح کی نماز میں مانگتے تھے

۹۳۷ - مسروق کہتے ہیں ہم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس (بیٹھے ہوئے) تھے تو انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (قبول دعوت اسلام سے) لوگوں کا پیچھے ہٹنا دیکھا تو (اللہ سے) کہا کہ اے اللہ ان پر سات برس (قحط) ڈالدے جیسے یوسفؑ کے زمانہ میں سات برس (قحط پڑا تھا) پس اس دعا کا بہت جلد اثر ظاہر ہوا کہ قحط نے انھیں آلیا جس نے ہر چیز کو نیست و نابود کر دیا یہانتک کہ لوگوں نے کھالیں اور مردار اور سڑے جانور کھانا شروع کئے اور بھوک کے سبب سے ضعف کی یہ حالت ہو گئی کہ جب کوئی ان میں سے آسمان کی طرف دیکھتا تو بے دھواں سا دکھائی دیتا پس ابو سفیان آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ اے محمد آپ تو خدا کی عبادت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور بیشک یہ آپ کی قوم کے لوگ ہیں جو مارے بھوک کے) مرے جاتے ہیں آپ اللہ سے ان کے لئے دعا کیجئے (اس پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا:-

فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین الی قولہ انکم عائدون یوم نبطش البطشۃ الکبرٰی (حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں البطشہ بدر کے دن ہوا اور بیشک دخان اور بطشہ اور لزام اور آیت روم سب واقع ہو چکے۔

۹۳۸ - لوگ جب قحط زدہ ہو جائیں تو ان کا امام سے استسقا کی درخواست کرنا (درست ہے)

۹۳۹ - حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے تھے۔

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ ثمال الیتامٰی عصمۃ للارامل

اور حمزہ بن حمزہ کہتے ہیں ہم سے سالم نے اپنے باپ (حضرت ابن عمرؓ) سے روایت کی کہ وہ کہتے ہیں کہ اکثر میں شاعر کے قول کو یاد کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ (مبارک) کی طرف دیکھتا تھا جبکہ آپ (دعائے) استسقا مانگتے ہوتے تھے پس آپ (منبر سے) نہ اترنے پاتے تھے کہ تمام پرنالے بہنے لگتے تھے (وہ شاعر کا شعر یہ ہے) وابیض یستسقی الغمام بوجہہ ثمال الیتامٰی عصمۃ للارامل اور یہ ابو طالب کا کلام ہے ترجمہ اس کا یہ ہے محمدؐ سفید رنگ کے ہیں ان کے منہ کے طفیل میں ابر سے پانی مانگا جاتا ہے یتیموں کی پرورش کرنے والے اور بیوہ عورتوں کے بچانے والے ہیں

---

[1] حنفیہ کے نزدیک سوا وتر کے اور کسی نماز میں قنوت کا پڑھنا جائز نہیں ان احادیث کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ احادیث ایک خاص موقع کی ہیں جیسا کہ آئندہ حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحابہ شہید کر دیئے گئے تھے لہذا مشرکین کے لئے بددعا کرنے کو آپ نے قنوت پڑھا تھا پھر ترک کر دیا جیسا کہ دوسری احادیث سے ثابت ہے اور کسی حادثہ کے وقت حنفیہ کے نزدیک بھی وتر کے سوا اور نمازوں میں قنوت پڑھنا درست ہے

[1] اے نبی تم اس دن کا انتظام کرو جس دن آسمان ایک صریح دھواں ظاہر کریگا اگر ہم ان کافروں سے عذاب دور کر دیں تو یہ پھر کفر کریں گے اس کی سزا ان کو اسی دن ملیگی جس دن ہم ایک سخت گرفت میں ان کو پکڑیں گے ۱۲

[2] یعنی اس آیت میں جو بطشہ یعنی سخت گرفت کا ذکر ہے وہ تو بدر کے دن ہو چکی اور دخان یعنی دھواں اس قحط سالی میں ہو گیا اور لزام اور آیت روم یعنی فتح روم دیگر آیت میں وہ بھی ہو چکا۔ ابن مسعود کے علاوہ اور لوگ کہتے ہیں کہ دخان قرب قیامت کے ہوگا یعنی ایک دھواں آسمان سے ظاہر ہوگا جس کو لوگ دیکھیں گے واللہ اعلم بالصواب ۱۲

كتاب الفقه

(باب الصوم)

(بسلسلۂ گذشتہ)

ہر اس صورت میں جس میں شرعاً کفارہ واجب نہیں اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ فعل جو فاسد کر دیتا ہے روزہ کو اس سے اگر صادر ہوا تو اس کی اصلاح کے واسطے کفارہ واجب ہوگا۔

اگر روزے میں غلطی سے یا زبردستی کیا جانیسے کھائے پیئے یا مجامعت کرے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس روزہ کی صرف قضا دینی ہوگی۔

دلائل۔ اگر کوئی شخص غلطی یا زبردستی کیا جانے سے کچھ کھائے تو اس پر اس روزہ کی قضا ہے برخلاف شافعی کہ وہ غلطی بھی بھول ہی میں شمار کرتے ہیں چنانچہ علماء شافعی کہتے ہیں کہ خطا یعنی غلطی کثیر الوقوع نہیں ہے ہاں بھول اکثر ہو جایا کرتی ہے اور نسیان اس کی طرف سے ہوتی ہے جس کے حق میں روزہ رکھا جاتا ہے (یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے) اور زبردستی صاحب حق کی طرف سے نہیں ہوتی تو فرق اس طرح سے سمجھنا چاہیئے جیسا کہ مقید اور مریض کی نماز میں ہوتا ہے (یعنی اگر مقید بسبب قید کے بیٹھ کے نماز پڑھے تو ان نمازوں کو بعد میں قضا کرے گا اور مریض مرض کے دفع ہونے کے بعد ان نمازوں کو جس کو اس نے بوجہ مرض کے بیٹھ کر پڑھا ہے قضا نہیں کرے گا اور جب کہ نسیان اور اکراہ میں یہ فرق ظاہر ہوا تو دونوں یکساں نہیں ہو سکتیں۔

جو چیز کھائی جائے نہ کھانے کی چیز ہو یا نہ ہو اور مجامعت صحیح معنوں میں ہو یا نہ ہو غلطی یا زبردستی کی صورت میں صرف اس روزہ کی قضا ہی دینی ہوگی۔

اگر روزے میں بھول کر کھا پیئے یا پیئے یا مجامعت کرے تو روزہ نہیں ٹوٹیگا لہٰذا اس روزہ کی نہ قضا دینی ہوگی اور نہ کفارہ

اگر روزہ دار بھول کر کچھ کھلے یا پی لے یا جماع کرے تو روزہ نہیں ٹوٹیگا مگر قیاس یہ چاہتا ہے کہ روزہ ٹوٹ جائے گا چنانچہ اس کی تائید امام مالک نے کی ہے کیونکہ جو چیز روزہ میں منع کی گئی ہے وہ واقع ہو گئی ہے گویا یہ ایسا ہی ہے کہ اگر کوئی شخص نماز میں بھول کر کلام کرے تو ضرور ہے کہ نماز ٹوٹ جائیگی لیکن استحساناً اس وجہ سے نہیں ٹوٹے گا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارہ میں جس نے بھول کر کھایا اور پیا تھا۔ فرمایا تھا کہ اپنے روزہ کو تمام کر کیونکہ تجکو خدا تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے تو جب کہ اکل و شرب کے بارہ میں یہ ثابت ہو گیا تو جماع کے متعلق بھی ثابت ہے کیونکہ ترک جماع بھی رکن روزہ ہے بخلاف نماز کے کہ صلوٰۃ ایسی چیز ہے کہ اس میں کلام نہ کرنا یاد رہتا ہے تو نسیان کا دخل ہو نہیں سکتا اور روزہ ایسی چیز ہے کہ اس میں بھول واقع ہو سکتی ہے اس معاملہ میں فرض اور نفل روزہ برابر ہیں کیونکہ حدیث جو اس باب میں آئی ہے اس میں فرق ظاہر نہیں کیا گیا

روایت کی ابن حبان نے ابو ہریرہ سے انه علیه الصلوٰة والسلام قال من افطر فی رمضان ناسیا فلا قضاء علیه ولا كفارة یعنی جس نے افطار کیا رمضان میں بھولے سے تو اس کے ذمہ نہ قضا ہے اور نہ کفارہ روایت کیا اس کو حاکم نے اور صحیح کہا۔

بھول یا غلطی اس کو کہتے ہیں کہ روزہ یاد ہو اور اس کے توڑنے کی قصد نہ ہو اور کچھ کھانے کی چیز حلق میں چلی جائے اور بھول اس کے خلاف ہے اگر کوئی شخص دیکھے کہ کوئی روزہ دار بھولے سے کھانا کھا رہا ہے تو اگر اس فقدا میں نہ اتنی طاقت پائے کہ روزہ کو وہ شام تک تمام کر سکے گا تو ضرور اس کو یاد دلائے ورنہ اس کے متعلق یاد نہ دلانا مکروہ ہے اگر اس میں اتنی طاقت نہ پائے اور دیکھے کہ بہت ضعیف ہے تو اس کو یاد نہ دلائے یہ جائز ہے۔

شیخ فانی جو روزہ نہ رکھ سکے اس کو نہ رکھنا جائز ہے اور ہر روزہ کے بدلے مسکین کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا کھجور کھلائے جیسے کفارہ میں کیا جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف میں آیا ہے وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين۔

شیخ فانی اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کے قابل ہو گیا تو فدیہ کا حکم باطل ہوا اور اس کو روزہ رکھنا واجب ہوگا یعنی جن روزوں کی فدیہ دیا ہے اب نہ اصل روزہ رکھے۔ جو فدیہ دیا جا چکا ہے وہ دیا گیا۔

قاعدہ کلیہ ہے کہ جو روزہ کہ خود اصل ہو اور کسی کا بدل نہ ہو تو اگر اس کے بدلے روزہ رکھنے سے مایوس ہو گیا تو کھانا دے سکتا ہے اور جو روزہ کسی کا بدل ہو اور خود اصل نہ ہو اس کے بدلے میں کھانا نہیں دے سکتا اگرچہ بدل دیتے وقت روزہ رکھنے سے مایوس بھی ہو گیا ہو مثلاً قسم کے کفارہ کے روزہ کے بدلے میں کھانا دینا جائز نہیں اس واسطے کہ وہ خود دوسرے کا بدل نہیں۔

کفارہ ظہار اور کفارہ رمضان کے روزہ رکھنے کے وقت اگر فقیر ہو گیا کہ غلام آزاد نہیں کر سکتا اور شیخ فانی ہو گیا کہ روزہ نہیں رکھ سکتا تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلا سکتا ہے کیونکہ یہ فدیہ روزہ کی عوض نص سے ثابت ہے۔

اگر قسم یا قتل کے کفارہ کے روزہ رکھنے تھے کہ شیخ فانی ہو گیا اور روزہ نہ رکھ سکا تو ان کے بدلے کھانا کھلانا جائز نہیں۔

کن صورتوں میں قضا یا کفارہ لازم ہے کن میں یہ نہ وہ

ان صورتوں میں روزہ کا کفارہ دینا لازم ہے کوئی چیز جو دوا یا غذا ہو سکتی ہو عمداً کھالی۔ مثلاً مشک۔ زعفران۔ کافور۔ غالیہ۔ گل ارمنی۔ بھون کر کھانے کی مٹی کھالی مثلاً دودھ۔ گھی۔ تیل۔ پانی۔ شوربا۔ آب زعفران۔ باقلے کا پانی۔ گنا۔ سرکہ کھٹا پانی لسی۔ بارش کا پانی۔ برف اولہ۔ درخت انگور کا پچوڑا بیا مثلاً پستہ خشک گری دار چبا کر۔ خربوزہ۔ خربوزے کا تر چھلکا کھانے کے قابل۔ ککڑی کھیرا۔ بچیڑا خربوزہ۔ انگور کھٹے۔ انگور ثابت یا توڑ کر دیا دام تانہ ثابت بادام یا اخروٹ تازہ یا خشک چبا کر بھول جس کو کھا سکتے ہیں۔ روٹی تازہ یا بھولی

جوار کا آٹا مسکہ میں ملا کر۔ جوار کا پودا۔ جو بھنا ہوا (نہ کچا)۔ کچا گوشت۔ کچی چربی۔ گوشت بدبودار۔ گوشت بجتہ۔ باقلہ۔ نمک۔ لعاب دہن محبوب کھایا۔ سحری صبح کاذب میں کھائی مگر خیال ہوا کہ روزہ نہیں ہوا تو صبح کو کھانا کھایا۔ سحری کھائی گمان ہوا کہ صبح نہیں ہوئی اور احتمال تھا کہ صبح ہو چکی تھی۔ مگر واقعی صبح طلوع ہو گئی تھی۔ سحری کھائی جبکہ دو آدمیوں نے کہا تھا کہ صبح ہو گئی اور دو نے کہا تھا کہ نہیں ہوئی پھر معلوم ہوا کہ فجر طلوع تھی۔ افطار کیا جبکہ غروب آفتاب میں شک تھا پھر معلوم ہوا کہ آفتاب غروب نہیں ہوا تھا۔ افطار کیا جبکہ غروب آفتاب میں شک تھا پھر معلوم ہوا کہ آفتاب غروب نہیں ہوا تھا۔ افطار کیا جبکہ گمان عدم غروب آفتاب کا تھا پھر بعد میں تصدیق ہوئی یا نہ ہوئی۔ مجامعت کی قبل یا دبر میں عمداً انزال ہو یا نہ ہو۔ عورت مجامعت میں راضی ہوئی انزال ہو یا نہ ہو۔ عورت نے خانہ سے صبح ہوتے کو چھپایا اور ہمبستر ہوئی۔ عورت کسی مجنون یا لڑکے سے راضی ہوئی۔ سرمہ لگایا یا تیل ملا یا غیبت کی یا احتلام ہوا۔ یا شہوت سے نظر کی اور انزال ہوا یا حجامت کی یا فصد لیا یا مسواک کی یا نہایا یا داخل کیا مرتبہ میں یا چوپایہ میں اور منزل ہوا یا خشک انگلی دبر میں داخل کی اور سب صورتوں میں خیال ہوا کہ روزہ ٹوٹ گیا ہے تو عمداً توڑ لیا تو اگر عالم ہے تو قضا و کفارہ لازم ہوگا اور جاہل ہے تو صرف قضا لازم ہے۔ اپنے تئیں زخمی کر کے بیمار بنایا پھر روزہ توڑا۔

ان صورتوں میں صرف روزہ کی قضا دینی لازم ہے

کسی کی زبردستی سے کھانا کھایا یا غلطی سے کھایا یا پیا پھر اس خیال سے کہ روزہ ٹوٹ گیا ہے عمداً بھی کھالیا۔ اولہ یا پانی کی بوند حلق میں چلی گئی۔ خون پی گیا۔ (بعض روایات میں کفارہ بھی ہے) سونا یا چاندی یا مروارید یا اور جواہرات یا گوشت چنے کے برابر جو صبح تک دانتوں میں اٹکا رہ گیا تھا کھالیا۔ پتھر کا ٹکڑا یا کنکر یا مٹی یا چھوارے کی گٹھلی یا ڈھیلا یا روئی یا گھاس یا کاغذ یا اخروٹ تر یا خشک یا بادام تر یا خشک یا انڈا چھلکے سمیت یا ثابت انگور یا مونگ یا مسور یا چاول نگل گیا۔ آنسو یا پسینہ بہ کر حلق میں گیا اور نمکینی محسوس ہوئی۔ تھوک (سوائے اپنے محبوب کے تھوک کے) کر نگل گیا۔ دانتوں میں گوشت کی بوٹی اٹکی ہوئی رہ گئی تھی اور چنے سے کم مقدار میں تھی کر منہ میں سے نکال کر نگل گیا۔ روزہ یاد تھا کہ کلی کی اور حلق میں پانی چلا گیا۔ حقنہ کیا (بعض کے نزدیک کفارہ بھی ہے) دوا یا پانی ناک میں لیا۔ کان میں قطرہ قطرہ کر کے دوا ڈالی۔ روزہ کی نیت کر کے سفر کیا پھر افطار کیا۔ دوا تر یا خشک سر یا پیٹ کے زخم میں لگائی اور پیٹ یا دماغ کے اندر پہنچی اگر تر ہے تو نہ پہنچنے پر بھی روزہ فاسد ہے۔ دانستہ منہ بھر کے قے کی۔ سحری کھائی یا افطار کیا اس گمان پر کہ ٹھیک وقت ہے مگر غلط نکلا۔ عورت سے کسی نے صحبت کی سوتے میں۔ تمام رمضان میں روزہ کی نیت کی نہ افطار کی۔ روزہ کی نیت نہ تھی کہ صبح ہو گئی تو پھر قصداً بھی کھالیا۔ مردہ یا زن صغیرہ غیر مشتہات سے مجامعت کی یا چارپایہ سے یا غیر قبل یا دبر میں یا بوسہ لیا یا مس کیا، یا جلق یا مباشرت فاحشہ اور سب صورتوں میں انزال ہوا۔ افطار کیا جبکہ دو آدمیوں نے آفتاب کے موجود ہونے اور دو نے نہ ہونے پر گواہی دی اور درحقیقت آفتاب ظاہر ہوا۔ مسافر اپنے شہر میں زوال سے پہلے آ گیا اور روزہ کی نیت کر لی پھر جماع کیا عمداً یا مجنون نے صحت پائی زوال سے پہلے اور روزہ کی نیت کی پھر جماع کیا قصداً۔ سحری کھائی جبکہ ایک آدمی نے گواہی دی کہ صبح ہو گئی تھی اور دو نے کہا تھا کہ نہیں ہوئی تھی اور درحقیقت صبح ہو گئی تھی۔ سوتے میں پانی پی گیا۔ تمباکو پیا۔ یا کھایا غروب آفتاب میں شک تھا کہ افطار کر لیا پھر آفتاب کی نسبت کچھ نہ معلوم ہوا (فقیہ ابو جعفر اس صورت میں کفارہ بھی واجب سمجھتے ہیں) افطار کر لیا جبکہ غروب آفتاب پر یقین تھا یا سحری کھائی جبکہ یقین تھا کہ وقت ہے پھر غلطی ظاہر ہوئی۔ دو عورتوں نے آپس میں مساحقہ کیا تو جس کو انزال ہوا۔ روزہ میں کچھ کھا رہا تھا کہ کسی نے یاد دلایا کہ تو روزہ دار ہے اس نے کہا کہ روزہ دار نہیں ہوں اور کھایا پھر یاد آیا کہ روزہ تھا۔ اپنی دبر میں لکڑی کی اور سرا ہاتھ میں نہیں رہا۔ عورت نے اندام نہانی کے اندرونی حصہ میں انگلی داخل کی اور کچھ حصہ بھی بیرونی حصہ میں نہ رہا (اگر کچھ حصہ باہر رہا تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔ کسی نے جماع کیا جبکہ اس پر زبردستی کی گئی تھی۔ عورت سے زبردستی جماع ہوا چاہے وہ پھر راضی ہوئی یا نہیں ہوئی۔ کسی خود پکڑ کر کھایا گیا۔ عمل دستی خود یا بذریعہ عورت اور انزال ہوا۔ آٹا گوندھ کر کھایا گیا۔ اندام نہانی میں عورت نے قطرہ قطرہ پانی یا تیل ڈالا۔ غسل میں حلق میں پانی چلا گیا۔ کسی نے کوئی چیز پھینکی کہ روزہ دار کے منہ میں چلی گئی۔ مرد نے عورت سے پوچھا کہ صبح تو نہیں ہوئی اس نے کہا کہ ابھی نہیں تو اس نے اس پر مجامعت کی (تو مرد پر کفارہ نہیں ہے)۔ سحری کھاتے وقت ایک جماعت نے آکر کہا کہ صبح ہو گئی تو اس خیال سے کہ روزہ تو فاسد ہوا ہی ہے اس نے اس کے بعد بھی کھالیا پھر معلوم ہوا کہ سحری کا وقت پہلے موقع پر باقی تھا (اگر ایک شخص نے آکر صبح ہونے کی خبر دی اور پھر اس شخص نے اس خیال پر کہ روزہ تو فاسد ہوا ہی ہے کھا بھی لیں تو کفارہ بھی دینا ہوگا۔ کپڑا حائل کر کے مجامعت کی۔ تو دوسرے بدن کی گرمی محسوس نہ ہوئی (اگر گرمی محسوس ہوئی تو کفارہ بھی دینا ہوگا۔) بھنے ہوئے گوشت کی بوٹی حلق میں لے گیا مگر ڈورا بندھا ہوا تھا فوراً باہر نکال لی لکڑی حلق میں کی اور باہر سے پکڑے رہا۔ استنجا پانی سے خوب دیر تک کیا کہ پانی اندر چلا گیا۔ کسی شخص کے اگلے ہوئے نوالہ کو کھا لیا۔ ملتانی مٹی کھائی (اگر اس کے کھانے کی عادت ہے تو کفارہ بھی ہوگا) لقمہ منہ میں تھا کہ سحری کا وقت ختم ہوا صبح نمودار ہوئی یا روٹی کا ٹکڑا (منہ میں) چبا یا روزہ میں پھر روزہ یاد آنے پر منہ سے نکال کر نگل گیا (اگر منہ کے اندر ہی اندر نگل گیا یا نہیں نکالا تھا تو کفارہ بھی لازم ہوگا) خود بخود منہ بھر کر قے ہوئی اور واپس اندر نگل گیا (اگر منہ بھر سے کم ہو اور اس کو پھر نگل گیا روزہ فاسد نہ ہوگا) مردار کھایا جس میں کیڑے پڑ گئے تھے (اگر کیڑے نہ پڑے تھے تو کفارہ بھی لازم ہوگا)۔ ریشم منہ میں لیا کہ رنگ تھوک میں مل گیا اس کو پی گیا۔ پستہ خشک نگل گیا (اگر پستہ تر ہے یا اخروٹ ہے تو نگل گیا تو صرف قضا لازم ہوگی اور اگر چبا کر کھایا تو قضا و کفارہ دینا ہوگا۔ غازی نے ضعف کے خوف سے افطار کیا مگر لڑائی پیش آئی۔ جو چیز دوا یا غذا نہیں کھائی جاتی اس کے کھانے سے صرف قضا لازم ہوگی نہ کفارہ۔

اسماء الرجال

اُن صحابہ کرام و عظام و تابعین عورتوں اور مردوں کے حالات جنسے احادیث رسول جمع ہوئیں

(ایک جدید کتاب خاص مولوی کیلئے)

فصل صحابیات کے بیان میں

اسماء بنت ابوبکر صدیق ذات النطاقین ان کا نام ہے کیونکہ جس رات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کی نیت سے نکلے ہیں اس رات انھوں نے اپنے نطاق (کمر بند) کو پھاڑ کر آدھے سے حضرت کی مشک اور آدھے سے آپ کا سامان سفر باندھا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ آدھے سے انھوں نے حضرت کا اسباب باندھا تھا اور آدھا اپنے کام میں رکھا تھا۔ اسماء موصوفہ حضرت عبداللہ بن زبیر کی والدہ ہیں مکہ میں اول ہی اول اسلام لائی تھیں اور بعض کہتے ہیں کہ سترہ آدمیوں کے مسلمان ہونے کے بعد یہ مسلمان ہوئی تھیں اور اپنی بہن ام المومنین حضرت عائشہ رض سے دس برس بڑی تھیں انتقال ان کا ۷۳ھ میں ان کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کے قتل کے دس دن یا بیس دن بعد جب وہ دار پر سے اتار لئے گئے تھے ہوا ہے بہت لوگوں نے اسماء موصوفہ سے حدیثیں روایت کی ہیں اور سو برس کی ان کی عمر ہوئی ہے۔

اسماء بنت عمیس یہ اپنے خاوند جعفر بن ابی طالب کے ساتھ ملک حبشہ میں چلی گئی تھیں اور وہیں ان کے ہاں محمد اور عبداللہ اور عون پیدا ہوئے اور جب حضرت جعفر شہید ہو گئے تو ان سے حضرت ابوبکر صدیق نے نکاح کر لیا اور جب ان کا بھی انتقال ہو گیا تب حضرت علی نے ان سے شادی کی اور ان سے ان کے ہاں بچے پیدا ہوئے۔ ان اسماء سے بڑے بڑے صحابہ نے حدیث روایت کی ہے۔ عمیس ع کے پیش اور میم کی زبر کے ساتھ ہے۔

امیمہ بنت رقیقہ ان کے باپ عبداللہ اور ماں رقیقہ بنت خویلد تھیں یہ حضرت ام المومنین خدیجہ حضرت کی زوجہ مطہرہ کی بہن ہیں اور اہل مدینہ میں ان کا شمار ہے۔ رقیقہ ر کی پیش اور دونوں قافوں کی زبر کے ساتھ ہے۔

امامہ بنت ابی العاص بن ربیع ان کی والدہ زینب بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور حضرت علی بن ابی طالب نے حضرت فاطمہ کے بعد ان سے شادی کی تھی کیونکہ حضرت فاطمہ نے خود حضرت علی کو اپنے بعد اپنی بھانجی امامہ موصوفہ سے شادی کرنے کا حکم کیا تھا اور زبیر بن عوام نے ان کی شادی کرائی تھی کیونکہ امامہ کے والد نے اس کی ان کو وصیت کی تھی باب "مالا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ" میں ان کا ذکر ہے۔

فصل صحابہ کے ذکر میں

ابوبکر صدیق رض نام آپ کا عبداللہ بن عثمان ابو قحافہ ہے ق کی پیش کے ساتھ اور نسب آپ کا اس طرح ہے عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ ساتویں پشت میں یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے ہیں اور آپ کا نام عتیق اس وجہ سے ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو یہ چاہتا ہو کہ دوزخ سے آزاد آدمی کو دیکھے تو ابوبکر کو دیکھے۔ ابوبکر صدیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کل موقعوں میں حاضر تھے اور کبھی جاہلیت میں اور اسلام میں حضرت سے علیحدہ نہیں رہے اور آپ مردوں میں پہلے مسلمان ہیں۔ رنگ آپ کا سفید اور جسم نحیف تھا چہرہ کی رگیں دکھائی دیتی تھیں آنکھیں دبی ہوئی اندر کو تھیں پیشانی ابھری ہوئی تھی حنا اور وسمہ کا خضاب لگاتے تھے خود آپ اور آپ کے والدین اور آپ کے بیٹے اور پوتے حضرت کی صحبت سے سرفراز ہوئے اور یہ فضیلت کسی صحابی کو نصیب نہ ہوئی پیدائش حضرت ابوبکر کی عام الفیل کے دو برس بعد مکہ میں ہوئی تھی اور انتقال مدینہ میں منگل کی رات بائیسویں جمادی الاولیٰ ۱۳ھ مغرب اور عشا کے درمیان میں ہوا عمر آپ کی تریسٹھ برس کی تھی اور آپ نے یہ وصیت کی تھی کہ آپ کو آپ کی بیوی اسماء بنت عمیس غسل دیں چنانچہ انھوں نے ہی غسل دیا اور حضرت عمر نے جنازہ کی نماز پڑھائی کل دو برس اور چار مہینے آپ نے خلافت کی بہت سے صحابہ اور تابعین نے حضرت ابوبکر سے روایت کی ہے مگر چونکہ بعد حضرت کے آپ زندہ نہ رہے تھے اس سبب سے تھوڑی حدیثیں آپ سے مروی ہیں۔

ابوبکرہ نفیع بن حارث بن کلدہ ثقفی کے یہ غلام تھے اور کنیت ان کی ان کے نام سے زیادہ مشہور ہے کہتے ہیں ابوبکرہ طائف کی جنگ کے دن اسلام لائے تھے اور خود حضرت نے ان کی ابوبکرہ کنیت رکھی تھی اور ان کو آزاد کر دیا تھا اسی سبب سے یہ حضرت کے آزادوں میں شامل ہیں۔ بصرہ میں رہنا انھوں نے اختیار کیا تھا اور وہیں ۵۱ھ ہجری میں ان کا انتقال ہوا بہت لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

نفیع ن کی پیش ف کی زیر اور ی کی سکون کے ساتھ ہے۔

ابوبرزہ نضلہ بن عبید اسلمی قدیم مسلمانوں میں سے ہیں اور یہی شخص ہیں جنھوں نے عبداللہ بن خطل کو قتل کیا تھا اور حضرت کے ہمراہ ہر لڑائی میں شریک ہوئے یہاں تک کہ جب حضرت کی وفات ہو گئی تو یہ بصرہ میں چلے آئے اور پھر خراسان پر جا کر جہاد کیا آخر شہر مرو میں وفات پائی ۶۰ھ میں۔

ابوبردہ ہانی بن نیار یہ عقبہ ثانیہ میں منجملہ اور ستر آدمیوں کے شریک تھے اور بدر میں اور اس کے بعد کل لڑائیوں میں شریک ہوئے تھے براء بن عازب کے آپ چچا ہیں اور خود آپ کے کوئی اولاد تھی اور حضرت علی کے ہمراہ کل لڑائیوں میں شریک ہو کر معاویہ کے شروع زمانہ میں انتقال کیا بار

اور جابر نے ان سے روایت کی ہے۔ ہانی ن کی زیر اور اس کے بعد ہمزہ کے ساتھ ہے۔ نیار ن کی زیر اور ی کی تخفیف کے ساتھ ہے۔

ابوبصیر عتبہ بن اسید ثقفی۔ قدیم الاسلام اور قدیم الصحبت ہیں غزوہ حدیبیہ میں آپ کا ذکر ہے اور حضور کے سامنے ہی آپ نے انتقال کیا۔ اسید ہمزہ کی زبر اور س کی زیر سے ہے حرف السین میں ان کا ذکر آوے گا۔

ابوبصرہ ب کی زبر اور ص کی سکون کے ساتھ ان کا نام حمیل بن بصر غفاری ہے اور حمیل حمل کی تصغیر ہے۔

ابوبشیر قیس بن عبید انصاری مازنی۔ ابن عبدالبر صاحب الاستیعاب کہتے ہیں کہ ان کا نام ٹھیک طور پر معلوم نہیں اور نہ کسی ایسے شخص نے بیان کیا ہے جس پر اعتماد اور وثوق کیا جائے ابن مندہ نے اپنی کتاب الکنی میں ان کا ذکر کیا ہے مگر ان کا نام نہیں لکھا واقعہ حرہ کے بعد بہت لوگوں نے ان سے روایت کی ہے اور عمر بھی ان کی بہت لمبی ہوئی ہے۔

ابوالبداح ان کے نام میں اختلاف ہے بعض عاصم بن عدی اور بعض ابوالبداح بن عاصم بن عدی کہتے ہیں ابوالبداح ان کا لقب اور ابوعمرو ان کی کنیت ہے مگر لقب کے ساتھ ہی زیادہ مشہور ہیں ان کے صحابی ہونے میں بھی اختلاف ہے بعض تو کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت کی صحبت پائی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ان کے والد نے صحبت پائی تھی مگر صحیح یہی بات ہے کہ یہ صحابی ہیں اور یہ قول ابن عبدالبر کا ہے۔

بداح ب کی زبر اور د کی تشدید کے ساتھ ہے ۱۱۷ھ میں چوراسی برس کی عمر پاکر انہوں نے انتقال کیا۔ ابوالبداح موصوف نے اپنے باپ سے اور خود ان سے ابوبکر بن عبدالرحمن نے روایت کی ہے۔

براء بن عازب ابوعمارہ انصاری حارثی یہ کوفہ میں آن رہے تھے اور ۲۴ھ ہجری میں انہوں نے ہی شہر رے کو فتح کیا ہے اور حضرت علی کے ساتھ جمل اور صفین اور نہروان کی لڑائیوں میں شریک ہوئے ہیں کوفہ میں مصعب بن زبیر کے زمانہ میں براء موصوف نے انتقال کیا بہت لوگوں نے ان سے حدیث روایت کی تھی۔ عمارہ۔ ع کی پیش اور میم کی تخفیف کے ساتھ ہے

بلال بن رباح آزاد کردہ حضرت ابوبکر صدیق قدیم مسلمانوں میں سے ہیں اور یہی پہلے شخص ہیں جن کا اسلام اول مکہ میں ظاہر ہوا تھا بدر اور اس کے بعد کی کل لڑائیوں میں یہ شریک تھے اور آخر عمر میں شام میں جا رہے تھے بلال موصوف کی کوئی اولاد نہ تھی بہت سے صحابہ اور تابعین نے ان سے روایت کی ہے شہر دمشق میں تریسٹھ برس کی عمر پا کر ۲۰ھ ہجری میں آپ نے انتقال کیا اور مقبرہ باب الصغیر میں مدفون ہوئے۔ بعض کہتے ہیں کہ بلال موصوف نے حلب میں انتقال کیا اور باب الاربعین میں دفن ہوئے صاحب الکاشف کہتے ہیں پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے بلال موصوف وہ شخص تھے جن کو اہل مکہ نے اسلام لانے پر بڑے سخت عذاب کئے تھے اور ان سب تکلیفوں کا پہنچانے والا امیہ بن خلف تھا جس کو خدا کی قدرت سے بلال نے بدر کی لڑائی میں قتل کیا۔ جابر کہتے ہیں کہ حضرت عمر حضرت ابوبکر کو کہا کرتے تھے کہ ابوبکر سیدنا و اعتق سیدنا یعنی ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار یعنی بلال کو خرید کر آزاد کیا ہے۔

بلال بن حارث ابوعبدالرحمن مزنی۔ آپ اشعر میں رہتے تھے اور آپ سے آپ کے بیٹے حارث اور علقمہ بن وقاص نے روایت کی ہے۔ انتقال آپ کا اسی برس کی عمر میں ۶۰ھ ہجری میں ہوا۔

بریدہ بن حصیب اسلمی اگرچہ یہ بدر سے پہلے اسلام لائے تھے مگر بدر میں شریک نہ ہوئے تھے اور بیعت الرضوان انہوں نے کی تھی۔ اصل میں مدینہ کے رہنے والے تھے مگر پھر بصرہ میں چلے گئے تھے اور پھر وہاں سے خراسان پر جہاد کو گئے اور وہیں شہر مرو میں ۶۲ھ ہجری میں یزید بن معاویہ کے زمانہ میں انتقال کیا بہت لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔ حصیب حصب کی تصغیر ہے۔

بشر بن معبد معروف با بن خصاصیہ یہ ان کی ماں تھیں اور ان کا اصلی نام کبشہ تھا لوگ انہیں کی طرف ان کو منسوب کرکے ابن خصاصیہ کہتے تھے اور بشیر موصوف کا بصریوں میں شمار ہے۔

بسر بن ارطات کنیت ان کی ابوعبدالرحمن اور نام عمیر العامری قرشی ہے بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بچپن کے سبب سے کوئی حدیث نہیں سنی مگر اہل شام ان کے سماع کو ثابت کرتے ہیں واقدی کہتے ہیں کہ یہ حضرت کی وفات سے دو برس پہلے پیدا ہوئے تھے کہتے ہیں کہ بسر موصوف کی آخر عمر میں حواس باختہ ہو گئے تھے اور وفات ان کی معاویہ یا عبدالملک کے زمانہ میں ہوئی ہے۔

بدیل بن ورقاء خزاعی قدیم مسلمانوں میں سے ہیں ان کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور سلمہ وغیرہما نے ان سے روایت کی ہے اور حضرت کے سامنے ہی یہ شہید ہو گئے تھے مگر بعض کہتے ہیں کہ یہ جنگ صفین میں قتل ہوئے اور بعض کہتے ہیں صفین میں ان کے بیٹے عبداللہ قتل ہوئے تھے۔ بدیل بدل کی تصغیر ہے۔

ابنا بسر عطیہ اور عبداللہ یہ دونوں بسر کے بیٹے ہیں اور کھجور کے کھانے کے بیان میں ان سے ایک حدیث روایت ہے حرف العین میں ان کا مفصل ذکر آئے گا۔

بیاضی نام ان کا عبداللہ بن جابر انصاری صحابی ہے اور بیاضہ بن عامر کی طرف یہ منسوب ہیں۔

فصل تابعیوں کے ذکر میں

بلال بن یسار بن زید آزاد کردہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ زید زید بن حارثہ نہیں ہیں بلال موصوف نے اپنے باپ اور اپنے دادا سے روایت کی ہے اور خود ان سے عمرو بن مرہ نے اور حدیث ان کی بصریوں کے پاس ہے۔

بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ قشیری بصری ان کے بارہ میں علماء کا بڑا اختلاف ہے انہوں نے اپنے والد اور دادا سے روایت کی ہے اور خود ان سے بہت لوگوں نے مگر بخاری اور مسلم نے ان سے اپنے صحیحوں میں کچھ نہیں لکھا ابن عدی کہتے ہیں میں نے ان کی کوئی حدیث منکر نہیں دیکھی۔

حیدہ ح کی زبر اور ی کی سکون کے ساتھ۔

تاریخ اسلام

(بسلسلہ گذشتہ)

سعد بن معاذؓ کا فیصلہ ہمیں منظور ہے

جب محاصرہ سے بنو قریظہ تنگ آگئے تو انھوں نے مجبور ہو کر آنحضرت صلعم کے پاس پیغام بھیجا کہ مدینہ کے سردار سعد بن معاذ رضی ہمارے قدیمی اتحادی ہیں اور ان کی قوم انصار سے ہماری پرانی دوستی ہے اس لئے وہ جو فیصلہ کریں ہمیں منظور ہے حضور نے اس تجویز کو قبول کر لیا۔ سعد بن معاذ مجروح اور زیر علاج تھے ان کو پالکی میں لشکر اسلام میں لایا گیا آپ سے کہا گیا کہ آنحضرت صلعم نے تمہارے قدیمی دوستوں بنی قریظہ کا معاملہ تمہارے سپرد کر دیا ہے آپ نے اپنی قوم کے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا کہ تم سب خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اقرار کرو کہ میرے فیصلہ کو بخوشی منظور کرو گے اور کسی چون و چرا نہ کرو گے میں انشاء اللہ انصاف و عدل کے مطابق فیصلہ کروں گا سب نے اقرار کیا کہ ہم تمہارے فیصلہ کو منظور کریں گے اس کے بعد یہی اقرار حضرت سعد بن معاذؓ نے آنحضرت صلعم اور مہاجرین سے بھی لیا اور اس طرح تمام مہاجرین و انصار نے آپ کے فیصلہ پر رضامندی کا اظہار فرمایا۔

اس کے بعد حضرت سعد بن معاذ نے اپنا فیصلہ صادر فرمایا کہ بنی قریظہ کے تمام مرد قتل کر دیئے جائیں اور ان کے بیوی بچوں کے ساتھ اسیران جنگ کا سا برتاؤ کیا جائے۔ اس فیصلہ پر عمل کرنا مسلمانوں کے لئے لازمی ہو گیا تھا چنانچہ بنو قریظہ کو قلعہ سے باہر نکلنے کا حکم دیا گیا ان کو حراست میں مدینہ لایا گیا اور ان کے مرد قتل کر دیئے گئے یہودیوں کا سردار اور غدر کا بانی حی بن اخطب جب قتل کے لئے لایا گیا تو اس نے بصد حسرت و یاس کہا "مجھے اس بات کا کچھ افسوس نہیں کہ میں نے محمدؐ سے دشمنی کی لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ میں نے خدا کو چھوڑ دیا اور اس کے حکم کے خلاف غداری کی اب جو کچھ ہونے والا ہے میرے کئے کی سزا ہے اور خدا کے حکم کے موافق ہے" اس کے بعد یہ باغی قتل کر دیا گیا۔

فتنہ کی جڑ کٹ گئی

بنی قریظہ کی فوجی قوت اور اسلام دشمنی ہمیشہ مسلمانوں کو پریشان کرتی رہتی تھی اور یہ لوگ اہل مدینہ کے لئے مار آستین بنے ہوئے تھے اگر ان باغیوں سے نرمی کا سلوک کیا جاتا اور ان کو زندہ چھوڑ دیا جاتا تو یقیناً اسلام اور مسلمانوں کو جان بوجھ کر تباہی میں ڈالنا تھا دنیا کی کونسی ایسی مہذب قوم تھی جو ان مار آستین دشمنوں کو چھوڑ کر خود کو ہلاکت میں ڈالتی پس ان باغیوں کو قتل کرنے سے فتنہ کی جڑ کٹ گئی اور مسلمانوں کو ان سے نجات مل گئی۔

سیف البحر میں ایک قبیلہ جہنیہ آباد تھا ان کی طرف سے بھی حضور کو اندیشناک خبریں پہنچ رہی تھیں اس فتنہ کی روک تھام کے لئے رسول مقبول صلعم نے ماہ ذی الحجہ ۵ھ میں حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو حالات کی تفتیش کے لئے روانہ کر دیا حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اور آپ کے ہمراہیوں کو اس سفر میں کھانے پینے کی سخت تکلیف پہنچی یہانتک کہ دو دو تین تین چھواروں پر ایک ایک دن گذارا کرنا پڑا۔ آخر ساحل سمندر پر ایک بہت بڑی مچھلی دستیاب ہو گئی جو سب کے لئے کافی ہو گئی۔

بنی کلاب کی نسبت بھی یہ خبر پہنچی کہ وہ غدر کا ارادہ رکھتے ہیں چنانچہ اسی ماہ ذی الحجہ ۵ھ میں محمد بن مسلمہ تیس آدمیوں کی جمعیت کے ساتھ اس طرف روانہ کئے گئے بنی کلاب نے ان کا مقابلہ کیا مگر ان کے دس آدمی مارے گئے باقی بھاگ گئے۔ پچاس اونٹ اور تین ہزار بکریاں مسلمانوں کے ہاتھ آئیں نیز اسی ماہ میں ایک مختصر گروہ نجد کی جانب بھی بھیجا گیا جو ثمامہ بن اثال کو گرفتار کر کے لایا اس نے بخوشی صدق دل کے ساتھ اسلام قبول کر لیا۔

حضرت سعد بن معاذ کی شہادت

حضرت سعد بن معاذؓ جنگ خندق میں زخمی ہو گئے تھے رسول کریم صلعم نے ان کو صحن مسجد نبوی میں ہی رکھ لیا تھا تاکہ ان کی خدمت اور خبر گیری میں آسانی ہو چنانچہ حضور اپنے دست مبارک سے زخموں کو دھوتے تھے اسی طرح چند یوم تک علاج ہوتا رہا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا بلکہ زخم اور زیادہ کھل گیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اسی تکلیف میں شہادت کا درجہ عطا فرمایا۔ اس سال کا ایک قابل تذکرہ واقعہ یہ ہے کہ اسی سال پردہ کا حکم بھی نازل ہوا اور رسول کریم صلعم کو حکم دیا گیا کہ اگر مسلمانوں کی عورتیں گھروں سے باہر جائیں تو ایک بڑی چادر اوڑھ کر گھونگٹ نکال لیا کریں غیر مرد سے بات کریں تو پردہ کی آڑ کر لیا کریں راستہ میں چلیں تو لوگوں کو متوجہ کرنے والی چال نہ چلیں یعنی پازیب وغیرہ کی جھنکار نہ ہونے دیں۔

علاوہ ازیں قرآن پاک میں طلاق کے احکام نازل ہوئے پہلا طریقہ بند کیا گیا۔ اسی سال منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح جائز ہوا۔ پانی نہ ملنے کی حالت میں تیمم کرنے کی اجازت ملی۔ پاکباز عورتوں پر تہمت لگانے والوں کی سزا اسی کوڑے مقرر ہوئی اور زنا کی سزا میں سو کوڑے لگانے کا حکم ہوا۔

اسی سال آپ نے ان مہاجرین کو جو ملک حبش میں نجاشی کے پاس ہجرت کر گئے تھے واپس مدینہ میں بلوایا اور مسلمانوں کی کچھ تعداد حبش ہی میں رہ گئی۔

ہجرت کا چھٹا سال

عینیہ بن حصین کی احسان فراموشی اور بدمعاشی

جس وقت حضور غزوہ دومۃ الجندل سے واپس ہو رہے تھے تو راستہ میں عینیہ بن حصین نے آنحضرت صلعم سے اجازت مانگی تھی کہ اسے مدینہ کی چراگاہ میں اونٹ چرانے کی اجازت

ہوآپ نے بخوشی اجازت دیدی اس اجازت کے مطابق اس شخص نے ایک سال تک بخوبی فائدہ اٹھایا اور اس احسان کا معاوضہ اس صورت میں دیا کہ ایک روز موقعہ پاکر آنحضرت صلعم کے اونٹوں پر چھاپہ مارا اور بنوغفار کے ایک شخص کو قتل کرکے اس کی عورت کو بھی پکڑ کر اونٹوں کے ساتھ لے گیا جب اسلمہ بن عمرو کو اس حادثہ کی خبر ہوئی تو انہوں نے بلند آواز سے مدینہ والوں کو اس واقعہ کی خبر دی اور خود تن تنہا ان بدمعاشوں کے تعاقب میں روانہ ہو گئے ذرا ان کا حوصلہ ملاحظہ فرمائیے کہ اکیلے بدمعاشوں کے تعاقب میں روانہ ہو رہے ہیں اور ان کی کثرت سے ذرا بھی مرعوب نہیں مگر جناب ان کو تو خدائے قدوس پر ایسا بھروسہ اور اعتماد تھا کہ دشمن کی کثرت و قوت کو نظر میں بھی نہ لاتے تھے ایک ہم ہیں کہ ہم ہندوؤں کی کثرت سے ہر وقت لرزاں رہتے ہیں اور ان سے ڈر کر تثلیث کے سایہ میں رہتے ہی میں اپنی خیر سمجھتے ہیں جبھی تو ہماری شوکت بھلت جاتی رہی اور ہم دنیا کی نظروں میں ذلیل ہو گئے۔

غرض اسلمہ کی آواز سنکر خود آنحضرت صلعم عینیہ کی گرفتاری اور تعاقب کے لئے روانہ ہو گئے۔ آپ کی روانگی کے بعد مقداد بن الاسود، عباد بن بشر، سعد بن زید، عکاشہ بن محصن، محرز بن نضلہ اور ابو قتادہ وغیرہ بھی روانہ ہو گئے اور آنحضرت سے راستے ہی میں جا ملے آپ نے سعد بن زید کو اس جماعت کا سردار مقرر کرکے آگے روانہ کر دیا اور خود جشمہ ذو قرد پر قیام فرمایا اسلمہ جو بدمعاشوں کے تعاقب میں روانہ ہوئے تھے انھوں نے آخر ان کو جا لیا اور پیچھے سے مذکورہ بالا جماعت بھی جا پہنچی۔ ادھر عینیہ بن حصین کو بھی کمک پہنچ گئی اور ان سے مقابلہ ہوا اس مقابلہ میں ایک صحابی شہید ہوئے اور دشمنوں کو شکست ہوئی وہ سب فرار ہو گئے اور مسلمانوں نے اپنے اونٹوں کے علاوہ دشمنوں کے اونٹوں پر بھی قبضہ کر لیا اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ایک روز قیام کرکے مدینہ کو واپس ہوئے۔

بنو بکر کی سازش

رسول اللہ کو اسی سال خبر پہنچی کہ بنو بکر خیبر کے یہودیوں کے ساتھ سازش کرکے مدینہ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں آپ نے اس خبر کی تصدیق اور تحقیق حال کے لئے حضرت علی کو دو سو سوار دیکر اس کی سرکوبی کو روانہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ روانہ ہو گئے اتفاق سے راستہ میں بنو بکر کا ایک جاسوس ملا جو گرفتار کر لیا گیا جاسوس نے کہا کہ اگر آپ مجھے امان دیں تو میں آپ کو بنو بکر کے اجتماع کا پتہ دوں اس کو امان دیگئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پتہ پوچھکر اس کو رہا کر دیا۔ بنو بکر مقام فدک پر جمع تھے حضرت علی یہیں آ پہنچے اور بنو بکر سے سخت مقابلہ ہوا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سب فرار ہو گئے اور غنیمت میں پانسو اونٹ اور دو ہزار بکریاں مسلمانوں کے ہاتھ لگیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ مال غنیمت کو لیکر مدینہ منورہ واپس تشریف لائے۔ نواح دومۃ الجندل کے لوگ ابھی تک مسلمان نہ ہوئے تھے حضور کو جب جدال و قتال اور بغاوتوں کی سرکوبی سے فرصت ہوئی تو آپ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کو اطراف دومۃ الجندل کی طرف تبلیغ اسلام کے لئے روانہ کر دیا یہ نواح دومۃ الجندل میں پہنچے اور سرگرمی کے ساتھ تبلیغ اسلام کا کام شروع کر دیا آپ کی تبلیغ کا اثر یہ ہوا کہ اسی علاقہ

کا سردار اصبغ بن عمر کلبی جو عیسائی تھا مسلمان ہو گیا اور اس کی تقلید میں اور بھی بہت سے سرداروں نے اسلام قبول کیا اور باقی لوگوں نے جزیہ دینا منظور کیا اصبغ بن عمر کلبی کی ایک بیٹی تھی جس کا نام تماضر تھا اس کا نکاح حضرت عبد الرحمٰن بن عوف سے ہو گیا جن کے بطن سے ابو سلمہ نامی فقیہ جو اکابر تابعین میں شمار کئے جاتے ہیں پیدا ہوئے۔

قبیلۂ عکل کے چند لوگوں کی شرارت

اس قبیلہ کے چند لوگ مدینہ میں آکر بظاہر مسلمان ہو گئے اور کچھ دن مدینہ میں ہی رہے ایکدن انہوں نے حضور سے عرض کیا کہ ہم لوگ دیہات کے رہنے والے ہیں ہمارا گذارہ مویشی کے دودھ پر ہے اور یہاں ہمیں غلہ کھانے کو ملتا ہے اسلئے ہمارے جسموں میں خارش ہو گئی ہے اور ہمیں یہاں رہنے میں سخت تکلیف ہے۔ آنحضرت صلعم نے ان کو قبا کی پہاڑیوں میں جہاں آپ کے اونٹوں کی چراگاہ تھی بھیجدیا یہاں یہ لوگ دودھ پی پیکر خوب توانا اور تندرست ہو گئے بھلا ان بدباطنوں کو یہ دودھ کیوں ہضم ہوتا انہوں نے یہ شرارت کی کہ آنحضرت کے خادم یسار کو بیرحمی سے قتل کر دیا اس کے ہاتھ پاؤں کاٹے آنکھوں میں ببول کے کانٹے چبھو دیئے اور دست و پا بریدہ لاش کو ایک درخت کی شاخ سے باندھکر لٹکا دیا اور تمام اونٹوں کو ہانک کر لے گئے جب مدینہ میں یہ خبر پہنچی تو آنحضرت صلعم نے کرز بن جابر الفہری کو بیس سوار دیکر ان کی سرکوبی کو روانہ کر دیا چنانچہ یہ لوگ راستہ میں گرفتار کر لئے گئے جب گرفتار ہو کر مدینہ میں پہنچے تو حضور نے ان کو قتل کر دینے کا حکم دیا اور یہ ظالم اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔

اس واقعہ کے بعد ماہ شوال تک کوئی واقعہ قابل تذکرہ ظہور پذیر نہیں ہوا کیونکہ حج کے دن قریب تھے اور کفار بھی خانہ کعبہ کی عظمت کے خیال سے ایام حج میں لڑائیوں کو ملتوی کر دیا کرتے تھے۔ اس خیال کے مطابق مسلمانوں کو بھی کچھ دنوں آرام کرنے کا موقعہ مل گیا۔

ماہ شوال میں رسول اللہ صلعم نے خواب دیکھا کہ میں مسلمانوں کے ساتھ خانہ کعبہ کا حج کر رہا ہوں آنحضرت صلعم اور صحابۂ کرام کو پہلے ہی خانہ کعبہ کی زیارت کا شوق تھا اس خواب سے اور بھی زیادہ شوق بڑھ گیا چنانچہ حضور نے عمرہ یعنی زیارت کعبہ کا عزم فرمایا اور آپ ماہ ذیقعدہ ۶ھ میں ایک ہزار چار سو صحابہ کی جمعیت کے ساتھ مکہ کو روانہ ہو گئے عمرہ کا احرام باندھا اور قربانی کے ستر اونٹ ہمراہ لئے یہ تمام باتیں اس بات کی روشن ثبوت ہیں کہ یہ سفر آپ کا جنگ کے ارادہ سے نہیں بلکہ صرف زیارت بیت اللہ کے لئے تھا۔

ڈھائی ماہ میں انگریزی آجائیگی

اگر آپ ملک صاحب کی نیو انگلش ٹیچر کا روزانہ ایک سبق پڑھ لیں روزانہ ایک گھنٹہ محنت کی ضرورت ہے کسی استاد کی بھی حاجت نہیں۔

ضخامت ایک سو چھبیس صفحات قیمت ۸ محصول ۶ کل ۱۴

منیجر حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

برکات شعبان المعظم

(از جناب مولوی سید عبدالرزاق صاحب [illegible] دہلی)

شعبان المعظم کا مہینہ وہ مقدس مہینہ ہے جسکے متعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شعبان شهری و رمضان شهر اللہ شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ تعالےٰ کا ہے اس کا مفہوم و مطلب اسکے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ رمضان کے بعد سب سے افضل مہینہ شعبان کا مہینہ ہے اور اسے وہ فضیلت حاصل ہے جو رمضان کے سوا اور کسی مہینہ کو حاصل نہیں جن کے قلوب و ابصار پر کثرت معاصی اور شدت تغافل سے مہریں لگی ہوئی ہیں اور جو ختم اللہ علےٰ قلوبھم و علےٰ ابصارھم کے مصداق ہیں وہ نہ ہمارے مخاطب ہیں اور نہ ہمیں ان سے کوئی غرض و سروکار ہے لیکن جنھیں خدائے قدوس نے حساس دل عطا کیا ہے اور ان دل میں ہی تڑپ موجود ہے ان کے قلوب کو تو وجد میں لانے کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ مہینہ رسول کا مہینہ ہے اور اسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مہینہ بتایا ہے۔

ہمیں گمراہی و ضلالت کی گھٹاٹوپ گھٹاؤں سے نکالنے والے کفر و عدوان کی گہرائیوں سے باہر لانے والے ہمارے رنج و تکلیف سے تڑپ جانے والے جس مہینہ کو اپنا بتائیں اپنا کہیں اپنی ذات گرامی سے منسوب کریں اس کی عظمت و جلالت کی رعنائیوں کو بجز وہی افراد سمجھ سکتے ہیں جن کے دل میں محبت کی چسک اور عشق کی آگ موجود ہو رسول کی محبت عین اللہ کی محبت ہے اور آپ کا اتباع قادر ذو الجلال کا اتباع ہے خوب سمجھ لیجئے کہ مسلمانوں پر جس طرح اللہ کی اطاعت فرض ہے اسی طرح رسول کی اطاعت بھی فرض ہے اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ اس مہینے کی فضیلت و عظمت کا اعتراف ہر مسلمان کے لئے اسی طرح واجب ہے جس طرح کہ رمضان کا اور جس طرح کہ رمضان کی عبادت بندوں کو اللہ کا محبوب بنا دیتی ہیں اسی طرح انسان شعبان کی عبادات سے سرکار دو عالم کا محبوب بنجاتا ہے جو اللہ کی محبوبیت ہی کے مترادف ہے یہ ممکن ہی نہیں کہ اللہ سے محبت کرنے والے شہنشاہ حقیقی کی محبت کے جرعوں سے محروم رہجائیں۔

اللہ کی شان کریمی

جس مسلمان کے قلب میں ذرہ برابر بھی ایمان باقی ہے ممکن نہیں کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مہینہ کا احترام نہ کرے اس کی فضیلت کی عظمتوں کو نہ سمجھے اور اس میں نوافل و عبادات کی سعادتوں سے محروم رہے بلکہ جب بھی اُسے یہ خیال ہو گا کہ یہ مہینہ میرے سرکار کا مہینہ ہے تو اس پر معاً ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جائیگی وہ جھومنے لگے گا اور اس کا ذوق و شوق اور بڑھ جائیگا جن کے دل کی آنکھیں بند ہیں ان کے لئے واقعی یہ حدیث ایک معمولی چیز ہے لیکن سرشاران محبت اور اہل دل حضرات کے لئے تو اس کے منقصہ اور بظاہر معمولی الفاظ سمند شوق کے لئے ایک مہمیز عمل سے کم نہیں آپ فرمایا کرتے تھے خذوا من العمل ما تطیقون

فان اللہ لا یمل حتی تملوا یعنی اس ماہ میں اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو اور اپنی طاقت سے زیادہ عمل کی طرف قدم نہ بڑھاؤ کہ نباہ نہ سکو اور تھک جاؤ مگر اللہ تعالےٰ وہ ہے جو بندوں کو عطا کرنے سے کبھی نہیں تھکتا کیسی بصیرت افروز کتنی دربا اور کس قدر پیاری حدیث ہے۔

اس کے اندر اتنی کشش اتنی جاذبیت اور ایسی رعنائی ہے کہ بیاختہ قربان ہو جانے کو دل مچلنے لگتا ہے ایک ایک حرف اور ایک ایک لفظ سے محبت و بندہ پروری ٹپک رہی ہے اور آقائیت کی شان کرم نمایاں ہے تاکید عمل بھی ہے اور ساتھ ہی خیال ہے کہ ضعیف بندے کہیں تھک نہ جائیں ان پر بار نہ پڑ جائے انھیں عبادت و عمل گراں نہ گذرنے لگے کیونکہ اس سے ایک طرف تو انھیں تکلیف ہو گی اور دوسری طرف یہ خیال بھی ہے کہ ناگواری کا احساس کہیں ثواب سے محروم نہ کر دے گویا نہ بندوں کی تکلیف گوارا ہے اور نہ اجر و ثواب سے محرومی بعض لوگوں کے قدرتاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ جتنا عمل ہو گا اتنا ہی ثواب ملیگا اور اسی لئے وہ تکلیف اٹھا کر بھی عمل و عبادت میں مصروف رہتے ہیں اللہ اور اللہ کے رسول کو یہ منظور نہیں اسلئے انھیں اطمینان دلایا جا رہا ہے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ زیادہ عبادت کرنے ہی پر زیادہ ثواب ملتا ہے اللہ تعالیٰ کے یہاں سب کچھ ہے اس کے یہاں کچھ کمی نہیں وہ نیت دیکھتا ہے اگر تم اپنی نیت کے مطابق خلوص دل سے عبادت و عمل کرو گے تو وہ مزید ثواب بھی عطا کریگا۔

عبادت حسب استطاعت

ظاہر ہے کہ اگر عبادت میں طبیعت پر گرانی پیدا ہونے لگے اور اکتاہٹ پیدا ہو جائے تو وہ کیف اور وہ وجدانیت باقی نہیں رہتی تھوڑی ہی عبادت ہو مگر ہو ذوق و شوق کے ساتھ پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ بندہ جوش فدائیت و وارفتگی میں ہر طرف سے بے پرواہ ہو جاتا ہے اور عبادات ہی کا ہو رہتا ہے اس سے اس فدائیت پر بھی اُسے تکلیف ہوتی ہے دوسرے دنیا کے کاروبار کو نقصان پہنچتا ہے اس لئے یہی بہتر ہوتی ہمرے پوچھئے تو ہم تو یہی کہیں گے کہ ذوق و محبت کی دو رکعت ان ہزار رکعت سے کہیں بہتر ہیں جو بے کیفی کے ساتھ صرف خانہ پری اور تعداد و مقدار بڑھانے کے لئے پڑھی جائیں۔

الغرض رسول امین نے اس حدیث میں مسلمانوں کو سمجھایا ہے کہ عمل ضرور کرو عبادت بھی کرو اللہ کے سامنے جھکو بھی مگر اپنی استطاعت و قدرت سے زیادہ عمل نہ کرو بندے تو تھک جاتے ہیں مگر اللہ تعالےٰ ثواب دینے سے نہیں تھکتا سب سے اہم امر یہ ہے کہ وہ کام کیا جائے جو نبھ سکے۔ ایک کام نہ نبھانا اور چھوڑ دینا گناہ نہ ہی سہی تو بھی عمل و عبادت کی توہین تو ہے ہی مسلمانوں کو یہ حدیث غور سے پڑھنی چاہیئے بار بار پڑھنی چاہیئے اور اس پر ضرور عمل کرنا چاہیئے عمل کم ہو، تھوڑا ہو مگر تو اتر کے ساتھ دل کے ساتھ ہو کیف و ذوق کے ساتھ ہو تو وہ اس بہت سے عمل سے یقیناً بہتر ہے جو

بنایا نہ جاسکے اور بنا ہی جائے تو اس میں تواتر کا رنگ باقی نہ رہے یا بے کیفی کے ساتھ ہو۔

عبادات نبوی کی شان

فرض کیجیے شعبان کا مہینہ ہے گرمی شدت کے ساتھ پڑھ رہی ہے یا جسم میں طاقت نہیں یا مصروفیات معاش اتنی زیادہ ہیں کہ جسم کو چلنا چور کر دیتی ہیں تو کوئی ضرورت نہیں کہ بیس بچیس ہی روزے رکھے جائیں پوری پوری راتیں عبادات و نوافل کی نذر کر دی جائیں پندرہ رکھو بارہ رکھو پانچ رکھو تین رکھو ممکن نہ ہو تو ایک ضرور رکھو کہ اس بلند منزلت ماہ کی برکتوں اور سعادتوں میں تمہارا بھی حصہ ہو جائے اگر اس ماہ میں زیادہ عبادات نہ کر سکو تو کم از کم پندرہویں شب تو ضرور ہی نوافل کے لئے معین و مقرر کر لو گراں گزرنے لگے تو نصف شب تک تو ضرور ہی مصروف رہو کہ یہ بڑی سعادت ہے۔

بلاشبہ یہ روزے اور یہ عبادات فرض نہیں لازمی نہیں مگر محبت نبوی اور وارفتگی شیفتگی کا اقتضا یہ ہے کہ کم از کم پندرہویں شب کی سعادتوں میں ضرور ہی شمولیت کی جائے کہ تقاضائے غیرت و محبت یہی ہے ہمارے رسول کریم کی تو یہ حالت تھی کہ آپ شعبان میں بکثرت روزے رکھتے تھے اکثر پوری پوری راتیں عبادت اور یاد الٰہی میں گذار دیتے تھے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ۔ آپؐ کی عادت تھی کہ آپ نفلی روزے بکثرت رکھا کرتے تھے اور جب آپؐ روزے رکھنے شروع کر دیتے تھے تو خیال ہوتا تھا کہ اب آپ زندگی بھر روزے ہی رکھتے چلے جائیں گے اور جب آپ چھوڑ دیتے تھے تو یہ محسوس ہونے لگتا تھا کہ اب آپؐ نے روزے رکھنے ہی ترک کر دیئے ہیں۔ رمضان میں سب کے سب روزے رکھتے تھے اور شعبان میں بکثرت رکھتے تھے۔

شب برات کی عظمت و منزلت

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رجب اور رمضان کے مابین ایک مبارک مہینہ ہے جس کی فضیلت و بلندی اور عظمت و تقدیس سے بندے بے خبر ہیں یہ مہینہ شعبان کا مہینہ ہے اس میں بندوں کے اعمال اللہ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں میں مناسب و بہتر سمجھتا ہوں کہ جب میرے اعمال اللہ جل شانہ کے سامنے پیش ہوں تو میں روزہ دار ہوں

شب برات کی یہ عظمت و فضیلت کتنی اہم اور کتنی بلند ہے کہ اس شب میں خالق ارض و سما سب سے نچلے آسمان پر نزول اجلال فرماتا ہے اسی شب میں اس کے سامنے دنیا والوں کے اعمال نامے پیش ہوتے ہیں اور ساتھ ہی اس سال میں پیدا ہونے والے اور مرنے والوں کی فہرستیں بھی پیش ہو جاتی ہیں رزق تقسیم ہوتا ہے مغفرت کی بشارتیں ملتی ہیں امن و عافیت کی دولت لٹائی جاتی ہے اور بندوں سے خطاب ہوتا ہے کہ الا من مستغفر فاغفر له الا من مسترزق فارزقه الا من مبتلی فاعافیه الا کذا و کذا حتی یطلع الفجر ہے میرے بندوں میں کوئی بے بخشش و مغفرت کا طلبگار کہ میں اسے بخش دوں ہے کوئی رزق طلب کرنے والا کہ میں اسے رزق عطا کروں اور ہے کوئی مصیبت زدہ کہ میں اسے عافیت و صحت مرحمت کر دوں اللہ تعالیٰ صبح تک یونہی اپنے بندوں کو مخاطب کرتا رہتا ہے کتنی غیرت و شرم کا مقام ہے کہ آقائے حقیقی تو رات بھر بندوں کو بخشش و عطا کے لئے پکارتے رہے مانگنے والوں کو ڈھونڈتا رہے طلب کرنے والوں کے انتظار میں رہے اور ہم ہوں کہ اپنے بستروں پر پڑے خواب خرگوش میں خراٹے لیتے رہیں کیا بندگی کی شان یہی ہے کہ آقا پکار رہا ہو آواز دے رہا ہو بلا رہا ہو، دینے کے لئے بخشنے کے لئے نوازنے کے لئے اور ہمیں ہوش بھی نہ ہو آج اگر حضور نظام رائے سینا میں آ جائیں اور وہ اسی طرح پکارنا اور لٹانا شروع کریں تو دہلی والے ایک شب کیا سو راتوں کی نیند حرام کر دیں اور ہر طرف کے مسلمان اس طرف دیوانہ وار دوڑتے اور جاتے نظر آئیں اس لئے کہ انھیں اس کا حتمی یقین ہو گا اور نہ سوچنے لگے اور ہزار تکلیف و مصائب اٹھا کر وہاں پہنچیں گے۔

شب برات یا شب مسرت

لیکن اس کی پکار سننے والے ہزاروں میں نہیں لاکھوں میں چند ہی نکلتے ہیں اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ کثرت گناہ اور شدت معاصی سے قلب سیاہ ہو گئے ہیں اور طائر ایمان آشیانہ قلب کو چھوڑ کر اڑ گیا غیب کی باتوں پر ایقان ایمان والوں کا کام ہے ایمان ہوتا اور اس میں قوت و طہارت باقی ہوتی تو مسلمانوں کو اس کا یقین بھی فوراً آ جاتا اور وہ کم از کم اس رات میں تو سونے کا نام بھی نہ لیتے اور اللہ کی پکار پر دوڑتے اور اس کی عطا و بخشش سے بہرہ مند ہونے کی سعی کرتے لیکن حقیقت پوچھئے تو اب ایمان کا تو محض نام رہ گیا ہے یہ چیزیں کسی کے نزدیک اب کوئی یقینی صورت نہیں رکھتیں یا پھر یہ ہے کہ ایمانوں میں اتنی قوت ہی نہیں رہی کہ وہ ان سے کوئی کام لے سکیں سب کچھ جانتے سمجھتے اور یقین کرتے ہوئے شب برات کی فائز المرامی سے بہرہ اندوز ہونے کی سعی نہ کرنے کے معنے اس کے سوا اور ہو ہی کیا سکتے ہیں جب ایمان قوی تھے تو دنیائے اسلام میں یہ رات ایک امتیازی شان کی حامل تھی۔

"شب برات" کا نام تو سنتے ہو اور کچھ کچھ اسے جانتا اور سمجھتا ہے شب برات نام اس لئے نہیں پڑا کہ اس شب میں خوب حلوے پکتے اور آتشبازیاں چھوٹتی ہیں یہ اس لئے ایک خوشی کی رات مشہور ہو گئی بلکہ اس لئے کہ اس شب میں بندوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت، رزق اور عافیت و صحت بکثرت تقسیم ہوتی تھی اور مسلمانوں کو اس کا حتمی یقین تھا وہ اس پر خوشیاں مناتے تھے یہی وجہ ہے کہ نام دنیائے اسلام میں شب برات مشہور ہو گیا اور ہے بھی یہ رات واقعی شب برات جس شب میں بندے اللہ کی تقسیم نعائم سے بہرہ اندوز ہوں اور دینے والا انھیں پکار پکار کر اور بلا بلا کر دے تو اس سے زیادہ اور کونسی وہ خوشی ہے جس کا انسان نام بتا سکتا ہے نہ اس سے زیادہ فی الواقع کوئی خوشی اور نہ فی الحقیقت کوئی خوش قسمتی کاش مسلمان اسے سمجھیں بیدار ہوں اور آنکھیں کھولیں کہ بہت سو چکے بہت رو چکے اور بہت کھو چکے اب بیدار ہوں اور اپنے بننے کا سامان مہیا کریں اور کھوئے ہوئے کو دوبارہ حاصل کریں۔

شعبان کی پندرھویں شب

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ارشاد ہے کہ :۔
ینزل اللہ تعالیٰ الی سماء الدنیا لیلۃ النصف من شعبان فیغفر لکل الا رجل مشرک او قلبہ شحناء یعنی شعبان کی پندرھویں شب میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر اپنی خاص توجہ مبذول کرتا ہے اور مشرک و کینہ ور کے سوا اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو بخش دیتا ہے حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ شعبان کی پندرھویں شب کا مرتبہ شب قدر کے بعد تمام راتوں سے بلند و افضل ہے حقیقت یہ ہے کہ سب عالم لاہوت کے انتظامات ہیں جو بندوں کی بہتری و مغفرت کے لئے قائم ہیں اور سچ پوچھیئے تو یہ سب کچھ خلاق کریم کی بندہ نوازیوں کے مظاہر جلیل ہیں وہ نہایت مہربان و کریم آقا ہے جانتا ہے کہ میرے بندے ظلوم و جہول ہونے کے ساتھ ضعیف الخلقت بھی ہیں غریبوں کے پیچھے نفس و شیطان لگا ہوا ہے بہ آسانی گمراہ ہو جاتے ہیں ان سے اگر حساب لیا جائے باز پرس کی جائے اور اسی حالت میں اٹھا لیا جائے تو ظاہر ہے کہ بہت کم جنت کے اہل نکلیں اس لئے وہ مغفرت کے بہانے تلاش کرتا رہتا ہے۔

خوب سمجھ لیجئے کہ وہ "قاہر و جبار" سب کچھ سہی مگر اس کی رحمت و رافت بہت وسیع ہے وہ اپنے بندوں سے بہت محبت کرتا ہے اُن کی ذرہ برابر بھی تکلیف بھی اُسے گوارا نہیں واللہ رؤف بالعباد اسی لئے اس نے ہمیں یہ دو راتیں شب قدر و شب برات ایسی عطا کر دی ہیں کہ بندے اگر ذرا بھی توجہ کریں تو وہ اپنے سال بھر کے تمام گناہ ان میں بخشوا سکتے ہیں ایک ایک رات کی عبادت ہزار ہزار راتوں کی عبادت کی برابر ہے یہ اس کی کریمی نہیں تو اور کیا ہے کہ ایک طرف تو ان راتوں کی عبادت پر بشرطیکہ بندہ بندہ بنکر اپنے آقائے حقیقی کے سامنے گڑگڑا کے اور معافی چاہے وہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے اور دوسری طرف ہزار ہزار راتوں کی عبادت کا ثواب عطا کر دیتا ہے یہ اسی کی شان کرم ہے اور اسی کی بندہ نوازی اور کون اس خصوص میں سامنے نکل سکتا ہے پھر بھی بندے نہ سمجھیں اور شب برات میں عبادات و نوافل کے بجائے لغویات و معاصی میں مبتلا رہیں تو اس کا تو کوئی مداوا ہی نہیں کاش مسلمان اس کی اہمیت سمجھیں اور اس متبرک مہینہ کی منزلت و اہمیت سمجھیں۔

خوش نصیب ہیں وہ افراد جنھیں اس شب میں عبادات و استغفار کی سعادت حاصل ہوتی ہے اور وہ اللہ کی پکار پر لبیک کہتے ہیں۔

قلب و روح کی پاکیزگی و صفائی

ہم نے اپنے مضامین میں اس امر پر بہت زور دیا ہے اور دیتے رہتے ہیں کہ انسان کو سب سے پہلے اپنی اندرونی صفائی اور باطنی تزکیہ پر توجہ مرکوز کرنی چاہیئے۔ مسلمان ظاہری صفائی کا تو بہت اہتمام کرتے ہیں نہاتے ہیں وضو کرتے ہیں پاک کپڑے پہنتے ہیں اور ان پر ایک چھینٹ بھی نہیں پڑنے دیتے لیکن باطنی صفائی اور پاکیزگی قلب و روح کی طرف ان کا خیال ہی منتقل نہیں ہوتا اور کسی کا نہیں باری تعالیٰ کا ارشاد ہے ان الصلوۃ تنہیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی نماز بے حیائیوں، برائیوں اور بد اعمالیوں سے روکتی ہے مگر شاید وہ ہے کہ نہیں روکتی اللہ تعالیٰ کا کلام تو غلط ہو نہیں سکتا خرابی درحقیقت ہمارے ہی اندر کوئی ہے ہماری نماز نماز ہی نہیں رہی جو ہمیں برائیوں سے روکے ہم نے غلطی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ گندگیاں اور غلاظتیں بس یہی ہیں جو ہمیں آنکھوں سے نظر آتی ہیں اور "مطہرین" وہی ہیں جن کے جسم و لباس پاک و صاف ہوں ایک چھینٹ بھی جسم پر پڑ جاتی ہے تو کئی کئی بار دھوتے اور پاک کرتے ہیں۔

لیکن روح و قلب کی غلاظتوں سے بچنے کی فکر ہزار میں کیا لاکھ میں بھی کوئی نہیں کرتا کپڑے میں غلاظت لگی ہو تو کون نماز پڑھنے کھڑا ہوگا سب جانتے ہیں کہ نماز نہیں ہوگی لیکن دل کی غلاظت کی ہی کسی کو پرواہ ہے ہم گندی روح اور غلیظ قلب کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہو جاتے ہیں اس لئے نہ نماز ہوتی ہے اور نہ اس میں کوئی لطف حاصل ہوتا ہے نماز پڑھئے تو پابندی شرائط اور پاکی کے ساتھ پڑھئے مسلمان ہیں ایک حد تک بے قصور ہیں سب جسمانی صفائی پر زور دیتے چلے آتے ہیں کوئی یہ نہیں بتاتا کہ جھوٹ، شرک، حسد، کینہ، غیبت، بہتان، عداوت اور افترا، روح و قلب کی غلاظتیں ہیں جو ظاہری غلاظتوں سے زیادہ ناپاک ہیں اب اگر کوئی ان متعفن غلاظتوں کو سینے میں لیکر اللہ کے سامنے کھڑا ہو جائے تو اس پر پھٹکار پڑے گی یا وہ ذات قدسی اسے گلے لگائیگی۔

کسی دنیوی دربار میں بھی کسی غلیظ انسان کو بار مل سکتا ہے نہیں مل سکتا اور یقیناً نہیں مل سکتا تو اللہ کے دربار میں کیونکر مل سکتا ہے نماز نہیں ہوتی اور نہ ہم برائیوں سے رکتے ہیں البتہ اگر ہم ظاہری و باطنی پاکیزگی کے ساتھ نماز ادا کریں تو قبول ہونا تو ایک طرف اس میں وہ کیف و سرشاری حاصل ہو کہ پھر دنیا کے تمام لذائذ و نعائم ہیچ ہو جائیں آپ اتنا کیجئے کہ اس مرتبہ اپنے قلب و سینہ کو تمام کینوں، حسدوں، عداوتوں اور اسی قسم کی تمام کدورتوں اور غلاظتوں سے صاف کر کے اور خالص دل سے توبہ کر کے شب برات میں نماز کے لئے کھڑے ہو جایئے پھر دیکھئے کہ کیا لطف آتا ہے کیسی لذت ملتی ہے کیا مسرت ملتی ہے۔ بس ہماری ناچیز استدعا پر صرف ایک مرتبہ اس کا تجربہ کر لیجئے پھر آپ انشاء اللہ تعالیٰ آپ خود ہی سمجھ لیں گے خود ہی دیکھ لیں گے وہ سرشاری طاری ہوگی کہ پکار اٹھیں گے کہ ؎

دل من داند و من دانم و داند دل من

غیر مسلموں میں اسلام کی عظمت

بٹھانے کے لئے آپ کو اسلام کی امتیازی معاشرت کا مطالعہ کرنا چاہیئے دوسرے لوگوں پر ہمارے مذہب کا کوئی اثر ہو سکتا ہے تو وہ ہماری اچھی معاشرت ہی ہے جب وہ دیکھیں گے کہ مسلمان اچھے شہری اچھے پڑوسی اچھے آدمی اچھے باپ اچھے بیٹے اچھے بھائی ہیں تو خواہ مخواہ ان پر اسلام کی خوبیوں کا اثر ہوگا اور یہ خوبیاں آپ میں جب ہی پیدا ہو سکتی ہیں کہ آپ مذکورہ بالا کتاب کا مطالعہ کر کے اس پر عمل بھی کریں۔ قیمت دس آنے محصول ۲ کل ۱۲

منیجر حمید یہ پریس دہلی

شب برات کی رسوم

(از جناب مولانا عبدالمنان صاحب دہلوی)

اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی میں مسلمانوں کو متنبہ کردیا تھا کہ دیکھو نفس و شیطان کے ہتھکنڈوں اور گمراہ کن انگیختوں سے بچے رہنا ورنہ وہ تمہاری زندگی اور زندگی کی آسائشیں سب تباہ ہوکر رہ جائینگی اور دنیا و آخرت میں محرومی تمہارا مقدر ہوگی صاف حکم ہے یا ایھا الذین امنوا لا تتبعوا خطوات الشیطان فانہ یامر بالبغی و المنکر۔ مسلمانو شیطان کی ترغیبات کا شکار نہ بنو اس کے کہنے پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہیں بے حیائیوں اور برے کاموں کی طرف راغب کرتا ہے جب تک مسلمان خطوات الشیطان سے بچے رہے اس وقت تک ان کی زندگی ایمان و عمل کی زندگی رہی اور وہ برابر مراحل ارتقاء مدنیت طے کرتے چلے گئے لیکن جب سے انھوں نے شعائر اللہ سے غفلت برتنی شروع کی اللہ کے احکام کو بھلایا اور اپنے "وعدہ الست" کو بھولے اس وقت سے ذلت و ادبار نے انھیں گھیر لیا اور خدا کے بندے بننے کے بجائے نفس و شیطان کے بندے بن گئے سب سے بڑی مصیبت یہ مصیبت ہے جسے انسان اپنے سر سے بآسانی ٹال سکتا ہے لیکن نہیں ٹالتا اور اسلئے نہیں ٹالتا یا ٹالنے کی طرف اس کا قدم نہیں اٹھتا کہ وہ حقیقتاً اس کی شامت اعمال ہے کی ایک دوسری صورت ہے اور اس وقت تک نہیں ٹالی جاسکتی جبتک کہ انسان خلوص دل سے تائب نہ ہو۔

قلوب و ابصار پر ربانی مہر

شبرات آتی ہے، شعبان کا چاند دکھائی دیتا ہے تو مسلمانوں میں از خود ایک چہل پہل پیدا ہوجاتی ہے ہر طرف ایک گہما گہمی سی نظر آنے لگتی ہے بچے اچھلنے کودنے لگتے ہیں عورتیں انتظام میں اور مرد فکر میں مبتلا ہوجاتے ہیں بازاروں میں نئی نئی دکانیں کھلنے لگتی ہیں محلوں کی خالی دکانیں آباد ہونے لگتی ہیں اور زیادہ مدت نہیں تو سال میں پندرہ دن کے لئے تو مسلمان بھی تاجر بنجاتے ہیں اور اگر کسی اور تجارت کے اہل نہیں تو کم از کم آتشبازی کی تجارت میں تو یہ پورے مشاق ہیں اور یہ کچھ کم کمال نہیں کہ وہ پندرہ روز میں سال بھر کی روٹیاں تو نکال ہی لیتے ہیں یہی ہیں مسلمانوں کی ہماہمی کے باعث بازار میں رونق آجاتی ہے۔

پنساریوں کی دوکانوں سے سینکڑوں روپیہ کی گندک شورہ، منسل اور پٹاس ایک ایک شہر میں فروخت ہوتی ہے۔ حلوائیوں اور بنیوں کی دوکانوں سے صدہا روپے کی سوجی و شکر فروخت ہوکر مسلمانوں کے گھر پہنچ جاتی ہے پھر یہی نہیں جاپانیوں جرمنوں اور ابتو امریکہ والوں کو بھی مسلمانوں کی اس "دہشت" سے کافی منافع ہوجاتا ہے وہ بھی کروڑوں روپے پھلجھڑیاں، قسم قسم کے پٹاخے نئے نئے انداز کی آتشبازیاں بھیجکر مسلمانوں کو لوٹتے ہیں اور مسلمان لٹتے اور رضامندی سے لٹتے ہیں اور لٹکر خوش ہوتے ہیں۔ بلا شبہ ایک ہندوستان کے اندر صرف شعبان کے ایک مہینہ میں کروڑوں روپیہ مسلمانوں کی جیب سے نکل کر آگ اور دھوئیں کی نذر ہوجاتا ہے مسلمان سب کچھ جانتے اور سمجھتے ہیں مگر احساس نہیں کرتے۔

شب برات کے ہفتہ کی چہل پہل

آپ شب برات سے چار پانچ روز پیشتر ہندوستان کے کسی شہر میں گذریئے آپ کو نیا رنگ اور نئی رونق نظر آئیگی جا بجا آپ کو آراستہ دوکانیں نظر آئینگی دس بیس نہیں سو پچاس دکانیں آپ کو ایسی نظر آئینگی جنھیں آگے بڑھا کر اور تختے لگاکر ان پر سفید شفاف چادریں ڈالی گئی ہیں جن پر نمایاں طور پر قرینہ و سلیقہ سے سوجی و شکر کی خوشنما ڈھیریاں لگی ہوئی ہیں اور دھڑادھڑ فروخت ہورہی ہیں پنساریوں کی دکانوں پر اس طرح ناریل کشمش چھواروں باداموں اور پستوں کے انبار نظر آئینگے اور دکانوں پر ایک ہجوم لگا ہوگا۔ بنیوں کے یہاں گھی کے پیپے بھرے رکھے ہونگے اور ہر درجہ کے مسلمانوں کی دیگچیاں رکھی ہونگی لمحہ بلمحہ نرخ بڑھ رہا ہوگا لبا طیوں کی دکانوں پر جائیے تو وہاں اور نیا منظر دکھائی دیگا ہر قسم کے ولایتی پٹاخے۔ پھلجھڑیاں اور مہتابیاں سامنے ہی خوش اسلوبی کے ساتھ رکھی، لٹکی اور آویزاں نظر آرہی ہونگی اور بچوں کا ایک ہجوم ہوگا۔ آخر میں آتشبازوں کی جدید دوکانیں ہونگی جن میں ڈوریوں پر اور رسیوں میں، دیواروں پر چرخیاں، چھچھوندریں، کچھ ہوائیاں وغیرہ بکثرت دکھائی دینگی۔ اناروں اور چکیوں کے انبار لگے ہونگے اور آتشباز صاحب بڑی مشغولیت اور انہماک سے پٹاخے اور گولوں کے کسنے میں مصروف ہوگا اور اس کے بچے چیزیں اٹھا اٹھاکر لانے اور ساتھ ہی فروخت کرنے میں بری طرح مصروف ہونگے۔

صرف انہی پر منحصر نہیں ہے کمہاروں کی بھی چاندی ہوتی ہے رات دن محنت دکام کرتے ہیں اور دنوں میں اتنا کما لیتے ہیں جو کئی ماہ کو کافی ہوگا۔ شب برات سے کئی کئی روز پیشتر مکانوں گلیوں کوچوں اور سڑکوں میں رونق شروع ہوجاتی ہے کہیں سے ایک انار چھوٹ گیا، کسی گھر میں پھلجھڑی چل رہی ہے شب برات سے کئی کئی روز پیشتر مکانوں، گلیوں، کوچوں اور سڑکوں میں رونق شروع ہوجاتی ہے یہ سب گویا شب برات کی رسوم ہیں اس کے اہم اور قابل ذکر مقدمات ہوتے ہیں۔

کروڑوں روپے کی ضاعت

شب برات میں کیا ہوتا ہے صبح ہوتے ہی گھر گھر حلوے کے انتظام شروع ہوجاتے ہیں تمام سامان یکجا کئے جاتے ہیں چینی کی کابیاں طشتریاں دھلنی اور صاف ہونی شروع ہوجاتی ہیں اور سب انتظام مکمل کرلیا جاتا ہے دوپہر گذری اور کڑاہیاں، دیگچے چڑھ گئے گھر کی تمام عورتیں اس میں ہمہ تن مصروف ہوگئیں اور حلوے بننے شروع ہوگئے۔ حلوہ بناتے وقت کسی کو اپنی ناداری، تنگی یا بے استطاعتی کا خیال بھول کر بھی نہیں آتا سب کو یہی خیال ہوتا ہے کہ جتنا حلوہ بنایا جاسکے بنا لیا جائے اور جتنے اقسام بھی تیار ہوسکیں

تیار ہو جائیں اور عزیزوں اور محلہ داروں میں تقسیم کر دیئے جائیں اتنی مصروفیت ہوتی ہے کہ اول تو نماز پڑھنے ہی والے کتنے ہیں اور جو پڑھتے ہیں انھیں بھی اس اہم فریضہ مذہبی کی ادائیگی کے جوش و انہماک میں خیال نہیں رہتا کہ عصر کب ہوا اور مغرب کی اذان کس وقت ہو گئی۔ عورتیں ادھر مصروف ہیں اور مرد بچوں کو لئے بازاروں میں آتشبازی خرید رہے ہیں۔ بڑی مسرت ہے۔

شام ہو گئی۔ سورج غروب ہوا شفق کی سرخی سیاہی سے بدلنے لگی تو کس کی نماز کیسی عبادت حلوہ تشتریوں اور خوانوں میں چنا اور ادھر ادھر بھیجا جانے لگا گھر میں ایک عورت حلوہ سامنے رکھکر اور چودہرائن بنکر بیٹھ گئی اور باقی اس کے حکم کی تعمیل کے لئے دوسرے کاموں پر متعین ہو گئیں نہ کھانے کا ہوش اور پینے کا خیال کہیں سے حلوہ آرہا ہے اور کہیں جا رہا ہے عورتیں اس میں مصروف ہیں اور بچے اور ان کے ساتھ مرد آتشبازی میں مصروف ہیں ہر طرف پٹاخے چھوڑ رہے ہیں انار چل رہے ہیں ہوائیاں اڑ رہی ہیں نصف شب تک شہر بھر میں یہ سلسلہ جاری رہتا ہے اور جتنی رونق ممکن ہے ہو جاتی ہے اس آتشبازی اور حلوے کے کھیل میں انفرادی طور پر ہندوستان کے اندر جو خرچ ہوتا ہے اس کی مجموعی تعداد اتنی بڑی رقم بن جاتی ہے اس سے ایک اچھی سے اچھی یونیورسٹی قائم ہو سکتی ہے۔ کئی کالج کامیابی کے ساتھ چل سکتے ہیں متعدد بڑے بڑے صنعتی ادارے قائم ہو سکتے ہیں ہزارہا بے روزگار مسلمانوں کے روزگار کو مہیا کیا جا سکتا ہے ہزاروں مسلمانوں کو کامیاب تجارتیں کرائی جا سکتی ہیں اور ہماری تمام بڑی ملی و مذہبی تحریکات ہمیشہ کے لئے کامیابی کے ساتھ چل سکتی ہیں۔

یہ صرف ایک سال کے نہیں ایک ماہ کے نہیں ایک ہفتہ کے نہیں ایک دن رات کے خرچ کا تخمینہ ہے جو کروڑوں روپے تک پہنچتا ہے اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہندوستان کے اندر صرف ایک شب برات میں بحیثیت مجموعی پانچ چھ کروڑ روپیہ سے کم مسلمان خرچ نہیں کرتے اور یہ اتنی بڑی اور کثیر رقم بالکل ضایع جاتی ہے یہ اس قوم کے اسراف و تبذیر کا حال ہے جو ہندوستان کی سب سے نادار و مفلس اور پسماندہ قوم ہے اور جسے قدم قدم پر روپیہ کی ضرورت داعی ہوتی رہتی ہے اور جسکے صد ہزار اہم و ضروری کام قلت زر کے باعث تشنۂ تکمیل پڑے رہتے ہیں نہ سہی بفرض محال اس رقم کو ایک کروڑ بھی سمجھ لیا جائے تو بھی یہ ایک اتنی بڑی رقم ہے جس سے دنیا میں بڑے سے بڑے کام لئے جا سکتے ہیں لیکن بدبخت مسلمان بنانا نہیں بگاڑنا جانتے ہیں۔

حلوہ اور شب برات

اگر اتنی عظیم الشان رقم سے کوئی خیر و خیرات ہی مد نظر ہوتا اور ثواب ہی مد نظر ہوتا اور ثواب پہنچایا جاتا تو بھی صبر آجاتا لیکن نہیں خرچ بھی کیا جاتا ہے اور الٹی آفتیں گلے میں پڑتی ہیں اور گنہگار ہوتے ہیں۔ آتشبازی کو چھوڑئیے حلوے ہی کو لے لیجیے شاذ و نادر ہی کوئی اسے فاتحہ سمجھکر پکاتا اور تقسیم کرتا ہوگا فاتحہ کا مقصود کیا تھا یہی نہ کہ لوگوں کی زبان پر اللہ کا نام آجائے مسلمان قرآن سن لیں غربا کو رزق مل جائے زندوں کو موت کا تصور قائم ہو کر عبرت حاصل ہو اور بس آپ اپنے سینہ پر ہاتھ رکھکر بتائیں کہ حلوہ پکاتے اور تقسیم کرتے وقت کسی کو موت کا تصور بھی ہوتا ہے کوئی بھی عبرت حاصل کرتا ہے مقصود محض ایک رسم کی ادائیگی اور برادری میں جھوٹی شہرت کا قیام ہوتا ہے دل بھی دکھتا ہے پریشانی بھی ہوتی ہے مگر رسم و رواج سے مجبور ہیں ہمچشموں اور محلہ والوں کے مطاعن سے خوفزدہ ہیں۔

اللہ کا ڈر نہیں بندوں سے خوف ہے مسلمان اور پڑوسیوں کے یہاں حلوہ پک رہا ہو خوشبوئیں آرہی ہوں آتشبازی چھوٹ رہی ہو اور ان کے یہاں حلوہ نہ پکے کسی کو منہ کیسے دکھائینگے انھیں کیسے اونچی ہو گی بھرم کیونکر قائم رہے گا۔ گھر کی عورتیں کس طرح مانیں گی کیونکر جینے دیں گی بچوں کی خوشی کس طرح ہو گی چنانچہ برادری میں ناک رکھنے اور گھر میں گھڑی بھر کی رونق پیدا کرنے کے لئے ادھر ادھر سے قرض دام لیا جاتا ہے محلہ والوں اور کارخانہ داروں کی خوشامدیں کی جاتی ہیں منتیں لیجاتی ہیں سود پر روپیہ اٹھایا جاتا ہے اس طرح بھی نہیں ملتا تو گھر کے برتن ہی رہن رکھدیئے جاتے ہیں سو سو جتن ہوتے ہیں اور عورتوں کی خوشی اور حلوے کا انتظام کیا جاتا ہے گھر میں کھانے کو ہو یا نہ ہو مگر حلوہ ضرور پکے ہزارہا مسلمان ایسے ہیں جن کی گذر بھی نہیں ہوتی گرما کی جھلسا دینے والی دھوپ اور سہاکے کڑاکے جاڑے میں دن بھر محنت کرکے اور اپنی چوٹی کا پسینہ ایڑی تک بہاکے پیسہ پیدا کرتے ہیں اور وہ اس طرح ضایع ہوتا ہے آپ ہی غور کیجیے کہ جو حلوہ اس طرح بنایا جائے اسے ثواب کہا جائے گا یا عذاب گردوپیش کے حالات پر غور کرکے دیکھ لیجیے کہ جنھیں دونوں وقت پیٹ بھر کر روٹی بھی نہیں ملتی اور جن کا بال بال قرض میں بندھا ہوتا ہے ان کے یہاں بھی حلوہ پکتا ہے۔

گھر کی آگ سے گھر کی رونق

یہ حلوے کی رسم ایک عالمگیر اور تباہکن صورت اختیار کر چکی ہے انتہا ایک عامی سے لیکر ایک عالم اور ایک غریب سے لیکر ایک امیر تک سب کے سب اس میں ڈوبے ہوئے ہیں اور شب برات کو کسی کے یہاں اور کچھ ہو یا نہ ہو مگر حلوہ ضرور پکتا ہے اور چونکہ صدیوں سے ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے آبا و اجداد کو یہی کرتے دیکھا ہے شہر میں محلہ میں عزیزوں میں پاس پڑوس میں ہر جگہ ہر سال اس روز حلوہ پکتا ہے اس لئے اس کی جڑیں اندر اندر پھیل کر ملک کے چپہ چپہ پر اپنا قبضہ کر چکی ہیں اور اس کے خلاف کچھ زبان سے نکالنا فوراً وہابی کے ترشے ترشائے خطاب سے سرفراز ہو جاتا ہے اصلیت یہ ہے کہ جو رسم مذہبی و قومی صورت اختیار کر لیتی ہے اور تواتر کے ساتھ جاری رہتی ہے وہ فطرت انسانی اور عادات بشری کا ایک جزو بنجاتی ہے شہر اور محلہ کے ہزار بالشت گھروں میں [illegible] چڑھی ہوں تو دو چار گھروں کا اس سے باز رہنا بڑا اٹھن کام ہوتا ہے علی الخصوص اس صورت میں کہ عورتیں گھر میں موجود ہوں جن کی توہم پرستی اور ضد و اصرار ضرب المثل کی نوعیت اختیار کئے ہوئے ہے اور

جو جہالت و رسوم کی بندیاں اور دیویاں بنی ہوئی ہیں اس پر مستزاد یہ کہ وہ فطرتاً ہنگامہ دوست اور رونق پسند ہوتی ہیں سوائے اس کے گھر کی رونق کون بڑھائے اس دنیا میں تو ہزارہا سال سے انہی کا راج چلا آیا ہے اور مرد مجبور محض ہیں۔

برابر کے دس بیس گھروں میں رونق ہو گئی حلوہ پک رہا ہوگا تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ انھیں رشک نہ پیدا ہو جوش نہ اٹھے اور ان کی گھر سونا رہے ایک سال نہ بھی سہی تو دوسرے سال تو وہ اپنی ضد میں ضرور کامیاب ہو جائینگے بچے بھی ضد کرینگے مائیں ان کی حامی ہوں گی پھر حلوہ بھی پکیگا اور آتشبازی بھی چھوٹیگی لیکن اللہ تعالیٰ علام الغیوب ہے اس کے سامنے عورتوں اور بچوں کی یہ فطرت تھی اس لئے اس نے مسلمانوں کو متنبہ کر دیا تھا اور نام لیکر متنبہ کیا تھا ان من ازواجکم واولادکم عدو لکم فاحذروهم یعنی تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں ان سے بچتے اور پرہیز کرتے رہو دوسری جگہ پھر متنبہ کیا یا ایھا الذین امنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ دیکھو مسلمانو کہیں تمہاری بیویاں اور تمہارے بچے تمھیں اللہ کے ذکر اور اوامر و نواہی سے غافل نہ کر دیں اور تم ان کی "خوشنودی اور دلجوئی" کے لئے اپنے رب قدیر کی طرف سے بے پرواہ نہ ہو جاؤ افسوس ہے کہ خوشنودی اور دلجوئی تو جوں کی توں قائم ہے مگر تعلیمات قرآنی اور آیات مذکورہ کے مفہوم کو سب بھول گئے نہ بھولجاتے تو یہ مصائب سر نہ پڑتے۔

غربا اور حلوہ

غور کیجئے جو حلوہ پکتا ہے اس میں غربا کا کتنا حصہ ہوتا ہے اور ان کے پلے کیا پڑتا ہے بالعموم پیٹ بھروں ہی کے پیٹ میں جاتا ہے اور عزیزوں اور دوستوں میں تقسیم ہو جاتا ہے اچھا اگر فاتحہ ہی دلانی اور مرنے والوں کو ثواب ہی پہنچانا مقصود ہے تو انواع و اقسام کے حلوؤں نفیس نفیس طباقی ونقرئی ورقوں اور چینی کی طشتریوں کا یہ التزام کیوں ہے اور حلوے ہی کی خصوصیت کیوں رکھی گئی ہے۔ ثواب تو ہر چیز پر پہنچ سکتا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں کہ نصف چھوارہ ہی ممکن ہو تو دو کہ یہی تمہاری قبر کے روشن کرنے کے لئے کافی ہے حقیقت یہی ہے کہ اس وقت ایصال ثواب کا تو کسی کو خیال ہی نہیں آتا حلوہ تیار ہو جاتا ہے تو اس پر رسماً فاتحہ دلا دی جاتی ہے اور غریبوں اور مستحقوں کو نہیں "پیٹ بھروں" کو تقسیم کر دیا جاتا ہے کیا یہ ثواب ہے خوب سمجھ لیجئے کہ یہ محض ایک رسم بن گئی ہے جس کے پجاری سب مسلمان ہیں اور اس کی حیثیت ایک ہنگامہ ایک رونق ایک تماشے اور ایک شور نمود و نمائش سے زیادہ ہرگز نہیں فاتحہ کے لئے اس کی ضرورت تو نہیں کہ خواہ بیوی کی بالیاں ہی رہن رکھنی پڑیں قسطیں ہی لینی پڑیں کل کے لئے کھانے کو کچھ نہ رہے مگر فاتحہ ضرور ہو اور وہ حلوہ ہی پر ہو۔

یاد رکھئے کہ یہ رسم یہ التزام اور یہ جوش و سرگرمی اضاعت زر اور معصیت کے سوا کچھ نہیں اللہ تعالے نے روپیہ فضول اڑانے کے لئے نہیں دیا یہ ایک امانت ربی ہے جس کا اس طرح اڑانا اسراف و تبذیر اور خطوات الشیطان کی زد میں آتا ہے حیثیت و ضرورت سے زیادہ خرچ ہوتا ہے یہ اسراف ہو رسماً مروج ہوتا ہے یہ معصیت ہے نمود و نمائش کیلئے خرچ ہوتا ہے یہ قطعاً حرام ہے۔

حلوے کی شرعی حیثیت

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ "شب برات میں جو کچھ کیا جاتا ہے اس کی حیثیت ایک بدعت شنیعہ سے کم نہیں۔ ایک بہت بڑی رسم ہے جو غالباً ہندوں کی دیوالی کے جوڑ اور مقابلہ پر ایجاد ہو گئی ہے جس کی سند میں کوئی ضعیف تو ضعیف بلکہ موضوع حدیث بھی سامنے نہیں لائی جا سکتی اور نہ کسی معتبر و مستند کتاب یا کسی غیر معتبر رسالہ سے بھی کہیں تائید نہیں ہوتی" کیا کوئی مسلمان ہمیں بتلا سکتا ہے کہ کبھی صدر اول میں صحابہ کرام تابعین تبع تابعین نے یہ حلوہ سازی کی ہو پھر جس چیز کی شریعت میں سرے سے کوئی اصل ہی نہ ہو اس پر مسلمانوں کا اس سختی و پابندی کے ساتھ انتہائی گمراہکن طریقہ سے قائم رہنا ایک ضلالت و معصیت نہیں تو اور کیا ہے مسلمان کھائیں پئیں حلوے کو دل چاہتا ہے اللہ نے دیا ہے تو ضرور پکائیں اور کھائیں مرنے والوں کی فاتحہ بھی اس پر دلا سکتے ہیں مگر یہ نہیں کر سکتے کہ میسر ہو یا نہ ہو حلوہ ضرور پکایا جائے شب برات ہی کو پکایا جائے اور اسی پر فاتحہ دلائی جائے اور اسے رسم بنا کر سب کچھ کیا جائے کسی کو میسر نہیں ہے تو وہ کیوں نہ دال روٹی اللہ کے نام پر دیدے اپنے کھانے کو نہیں ہے تو کیوں زیادہ دکھ تکلیف اٹھائیے۔

شب برات شادی، غمی، ختنہ، چھٹی چلے میں نمود و نمائش کے لئے جتنے کھانے پکتے ہیں سب خطوات الشیطان و معصیت ہیں۔ آخر خطوات الشیطان اور کسے کہتے ہیں؛ ایسی متبرک و مقدس عبادات کی رات کو مسلمان ہر چند ادائیگی سے غافل ہو کر حلوے اور آتشبازی میں مصروف ہو جاتے ہیں شیطان نے ان کے کان میں یہ پھونک دیا ہے کہ شب برات ایک مذہبی تہوار ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں لیکن اگر آپ کسی مسلم بچہ سے بھی سوال کرینگے تو وہ آپ کو بے تکلف یہی جواب دیگا کہ عید بقرعید شب برات اور محرم ہمارے مذہبی تہوار ہیں اللہ تعالے نے تو مسلمانوں کے صرف دو تہوار عید و بقرعید رکھے تھے مسلمانوں نے دو تہوار اور اپنے اوپر ٹھونس لئے اور برباد ہونے لگے۔

مقدس رات کے منحوس مشاغل

جس رات کو یہ سب کچھ رسمیات و خرافات کی جاتی ہیں وہ نہایت مقدس رات ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ آپ اس شب میں اٹھکر قبرستان تشریف لیجایا کرتے تھے اور مردوں کے لئے مغفرت کی دعائیں مانگا کرتے تھے دن بھر روزہ رکھتے اور شب کو عبادت میں مصروف ہو جاتے۔ پندرھویں شب آپ پوری کی پوری عبادت و نوافل میں گذار دیا کرتے تھے حدیثوں میں اس پورے مہینے کی بہت فضیلت آئی ہے آپ اسی مہینہ میں اکثر تواتر کے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رمضان تو اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا ہے اس میں شامل کر دو آپ نے اس مہینہ کو عبادت کے لئے مخصوص کر لیا تھا۔

آپ نے صاف الفاظ میں یہ بھی فرما دیا تھا کہ شعبان کی پندرھویں شب بڑی متبرک اور بڑی ہی فضیلت کی شب ہے اس میں اللہ تعالیٰ سب سے پہلے آسمان پر جلوہ فرما ہوتا ہے اور بندوں کے اعمال کا محاسبہ کرتا ہے سال میں پیدا ہونے اور مرنے والوں کی فہرستیں اسی شب میں مرتب ہوتی ہیں یہی نہیں بلکہ خدائے قدوس خود بندوں کو مخاطب کرتا ہے اور پکارتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت مانگنے والا کہ میں اسے بخشدوں کوئی ہے رزق طلب کرنے والا جسے میں رزق دوں ہے کوئی امن و عافیت کی دعا کرنے والا کہ میں اسکی دعا قبول کروں مسلمان بجائے اس کے یہ کرتے ہیں کہ تند حلوے میں مصروف ہوتے ہیں اور مردوں کی طرف آگ پھینکتے ہیں کیا اس سے بڑھکر اور کوئی گستاخی و معصیت تصور میں آسکتی ہے کہ اللہ تعالے تو محاسبۂ اعمال کے لئے تمام

روزہ کے احکام و مسائل

(از جناب مولوی ریاست علی صاحب قبلہ خیرآبادی)

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ
محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد

برادران اسلام! اس سے پہلے میں فضائل ماہ رمضان المبارک اور روزوں کے متعلق دیگر نہایت ضروری باتیں عرض کر چکا ہوں اب میں روزوں کے مسائل عرض کرتا ہوں چنانچہ کتب فقہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ کے ارکان دو ہیں یعنی اول رات سے لیکر آفتاب ڈھلنے سے پہلے تک روزہ کی نیت دل میں کر لینا اور زبان سے اس کا ادا کرنا دوم مفطرات ثلثہ (یعنی کھانے پینے اور جماع سے بچنا۔

مسئلہ روزہ کی نیت کرنا نہایت ضروری ہے اگر رات کو نیت کی جائے تو اس کے الفاظ یہ ہیں بالصوم غدٍ نویت یعنی میں کل کے روزہ کی نیت کرتا ہوں اور اگر رات کو نیت کرنا کوئی شخص بھول جائے تو دن میں آفتاب ڈھلنے سے پہلے ان الفاظ میں نیت کرے۔ نویت ان اصوم ھذا الیوم للہ تعالیٰ من فرض رمضان یعنی میں اللہ کے واسطے رمضان کے فرض روزوں میں سے آج کے روزہ کی نیت کرتا ہوں **مسئلہ** اگر کسی نے بھول کر رات میں نیت نہیں کی اور دن میں آفتاب ڈھلنے سے پہلے نیت کرنا یاد نہیں رہا بعد آفتاب ڈھلنے کی نیت کی تو روزہ نہیں ہوگا **مسئلہ** اگر کوئی شخص زبان سے نیت کے الفاظ نہ کرے صرف دل میں نیت کرے تو بھی جائز ہے روزہ ہو جائیگا اور اگر زبان سے بھی نیت کے الفاظ کہہ لے تو اور بھی اچھا ہے **مسئلہ** اگر کسی مجنون یا سڑی کو رمضان کی کسی رات میں ہوش آیا اور پھر صبح جنون کی حالت میں ہوئی یا زوال کے بعد ہوش آیا تو اس پر روزہ کی قضا نہیں جبکہ تمام رمضان اسی جنون میں گذر جائے اور اگر ایک دن بھی ایسا وقت مل گیا جس میں نیت کر سکتا ہے تو پورے رمضان کی قضا لازم ہوگی۔

مسئلہ اگر کسی نے رات میں روزہ کی نیت کی اور صبح کو غشی طاری ہوئی اور یہ غشی کئی دن تک طاری رہی تو ایسی حالت میں پہلے دن کا روزہ ہو گیا اور باقی دنوں کی قضا۔ گو اگرچہ پورے رمضان غشی کی حالت طاری رہی ہو اور نیت کا موقع نہ ملا ہو **مسئلہ** چونکہ تمام روزوں کی نیت کا وقت آفتاب ڈوبنے کے بعد دوسرے دن آفتاب ڈھلنے سے پہلے تک وقت ہے اس وقت میں جب نیت کی جائیگی روزہ درست ہوگا لہذا اگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے نیت کی کہ کل روزہ رکھوں گا اس کے بعد بیہوش ہو گیا اور بعد زوال (یعنی دوپہر کے بعد) ہوش آیا تو ایسی صورت میں روزہ نہ ہوگا اگر آفتاب غروب ہونے کے بعد نیت کی ہوتی تو ہو جاتا۔ **مسئلہ** جبکہ آفتاب خط نصف النہار پر آگیا یعنی ٹھیک ٹھیک دوپہر کا وقت ہو گیا یا سورج ڈھل گیا اور ان وقتوں میں نیت کی تو روزہ نہ ہوگا۔ **مسئلہ** دن میں سورج ڈھلنے سے پیشتر نیت کرتے وقت یہ خیال بھی رکھنا چاہیے کہ میں صبح صادق سے روزہ دار ہوں ورنہ روزہ نہ ہوگا **مسئلہ** رات میں نیت کرنے کے بعد بشرطیکہ وقت ہو کچھ کھایا پیا تو اس سے نیت نہ جائیگی **مسئلہ** عورت حیض یا نفاس میں تھی اس نے رات میں کل کے روزہ کی نیت کی اور صبح صادق سے پہلے پاک ہو گئی تو روزہ ہو جائے گا **مسئلہ** اگر کسی نے رات میں نیت کی پھر پختہ ارادہ کر لیا کہ کل روزہ نہ رکھیگا تو نیت ٹوٹ گئی پھر اس پر اگر بغیر دوسری نیت کئے ہوئے روزہ رکھیگا تو روزہ نہ ہوگا **مسئلہ** سحری کھانا سنت ہے اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھا سکے تو کم از کم دو تین چھوارے یا کوئی اور چیز ایک ہی لقمہ کھا لے اور یہ بھی نہیں تو ایک دو گھونٹ پانی پی لینا چاہیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سحری کھانا سراسر برکت ہے بس سحری کھانا ترک نہ کرو اگر کچھ نہ ہو تو ایک گھونٹ پانی ہی پی لیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمارے اور یہودیوں کے روزے میں فرق یہ ہے کہ ہم سحری کھاتے ہیں اور وہ سحری نہیں کھاتے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سحری نہ کھانا یہودیت کی ایک علامت ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ سحری ضرور کھائیں اور یہودیوں کا طریقہ نہ اختیار کریں **مسئلہ** سحری میں جہانتک ہو سکے دیر میں کھانا چاہیے کہ اس میں ثواب ہے لیکن اتنی دیر تک نہیں کہ اس میں صبح صادق ہونے لگے اور روزہ میں شبہ پڑ جائے ابن ماجہ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر فجر کی نماز میں کھڑے ہو گئے اس پر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ سحری کھانے اور نماز شروع کرنے کے درمیان کتنی دیر کا فاصلہ تھا حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جتنی دیر میں پچاس آیتیں پڑھی جائیں۔

مسئلہ اگر کسی نے سحری ذرا جلدی کھائی اور اس کے بعد دیر تک چائے یا پان وغیرہ کھاتا پیتا رہا جب صبح صادق ہونے میں تھوڑی دیر رہ گئی تو کلی کر کے فارغ ہو گیا تب بھی دیر تک سحری کھانے کے ثواب کا مستحق ہو گیا **مسئلہ** اگر رات کو سحری کھانے کے واسطے آنکھ نہ کھلی سب سو گئے تو بغیر سحری کھائے ہوئے بھی روزہ رکھنا چاہیے سحری کے چھوٹنے سے روزہ نہیں چھوٹ سکتا روزہ ایسی صورت میں چھوڑنا بڑی کم ہمتی اور گناہ کا کام ہے **مسئلہ** اگر کسی کی آنکھ دیر میں کھلی اور یہ خیال ہوا کہ ابھی رات باقی ہے اس گمان پر سحری کھا لی پھر معلوم ہوا کہ . . . صبح ہو جانے پر سحری کھائی تو ایسی صورت میں روزہ نہیں ہوا قضا رکھنا پڑے گا کفارہ واجب نہیں پھر بھی دن بھر کچھ کھائے پیئے نہیں روزہ داروں کی طرح رہے **مسئلہ** اگر کوئی شخص پان کھا کر سو گیا اور ایسے وقت سو کر اٹھا کہ صبح ہو چلی تھی تو اس کا روزہ نہیں ہوگا قضا کا روزہ رکھنا ہوگا مگر یہ بھی دن بھر کچھ کھائے پیئے نہیں **مسئلہ** جس طرح سحری دیر تک کھانے میں ثواب ہے اسی طرح آفتاب کے غروب ہوتے ہی فوراً روزہ افطار کر

میں بھی ثواب ہے لیکن اتنی جلدی نہیں افطار کرنا چاہیئے کہ آفتاب غروب ہونے میں شک ہو البتہ جب غروب ہو جانے کا یقین کامل ہو جائے تو افطار کرنا چاہیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب دن پچھم کی طرف چلا جائے اور رات کی سیاہی پورب سے نمودار ہو جائے اور آفتاب غروب ہو جائے پس روزے کے افطار کا وقت ہو گیا۔ بخاری شریف اور ابو داؤد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ فرمایا جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ برابر غلبہ رہے گا اس دین کا جبتک کہ لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ افطار میں دیر کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ روزہ افطار کرنے میں دیر کرنا یہود و نصاریٰ کی مشابہت ہے لہذا ان کی مشابہت نہیں کرنا چاہیئے **مسئلہ** جس دن آسمان پر ابر زیادہ ہو اور سورج نظر نہ آتا ہو تو اس دن احتیاطاً ذرا دیر کرکے روزہ افطار کرنا چاہیئے گھڑی گھڑیال کا کچھ اعتبار نہیں کیونکہ یہ اکثر غلط ہو جاتی ہیں اگر کوئی اذان بھی کہدے لیکن ابھی وقت آنے میں کچھ شبہ معلوم ہو تب بھی روزہ افطار کرنا درست نہیں غرضکہ جب تک تمہارا دل گواہی نہ دے اس وقت تک روزہ افطار نہ کرو **مسئلہ** ابر کے دن اگر سورج ڈوبنے کے خیال سے روزہ کھول لیا پھر سورج نکل آیا تو روزہ جاتا رہا اس کی قضا کرے یعنی قضا کی دوسرا روزہ رکھنا ہوگا کفارہ نہیں مگر اب سورج ڈوبنے تک کچھ کھانا پینا درست نہیں **مسئلہ** چھوارہ سے روزہ کھولنا بہتر ہے یا اور کوئی میٹھی چیز ہو اس سے کھولے لیکن یہ سب چیزیں پاک کمائی سے مہیا کی گئی ہوں ورنہ دن بھر کی محنت سب بیکار ہو جائے گی اور خدا کے ہاں مواخذہ ہوگا اور اگر چھوارہ یا میٹھی چیز نہ ہو تو پھر سب سے بہتر چیز پانی ہے اس کے حلال ہونے میں کسی کو کلام نہیں نیز اس کا ثواب بہت ہے . . . . اس سے ہی روزہ افطار کرنا چاہیے **مسئلہ** بعض مرد اور عورتیں اکثر نمک سے روزہ افطار کرنے میں بڑا ثواب سمجھتے ہیں یہ عقیدہ غلط ہے **مسئلہ** ابر نہ ہونے پر بھی جب تک سورج ڈوبنے کا کامل یقین نہ ہو جائے تب تک روزہ کھولنا درست نہیں **مسئلہ** افطار اس دعا کو پڑھکر کرنا چاہیئے اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ **مسئلہ** اگر کوئی شخص بحالت روزہ بھول کر کھا پی لے یا جماع کر بیٹھے تو روزہ نہیں ٹوٹتا ہاں اگر قصداً ایسا کریگا تو روزہ ٹوٹ جائیگا اور قضا کا روزہ رکھنا ہوگا اور کفارہ لازم آئیگا **مسئلہ** کفارہ یہ ہے کہ متواتر دو ماہ کے اللہ کے واسطے روزے رکھے اور اگر اس درمیان میں بلا عذر شرعی ایک روزہ بھی ٹوٹ جائیگا تو کفارہ ادا نہ ہوگا پھر دو ماہ کے روزے رکھنے پڑیں گے یا اللہ واسطے ایک غلام آزاد کرے اور اگر کسی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا تو ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلائے اور دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلائے یا ایک ہی محتاج کو ۶۰ دن دونوں وقت کھانا کھلائے ہاں عورت کفارہ کے روزہ رکھتی ہو تو جتنے روزے ایام حیض میں جاتے رہیں ان کو بعد پاک ہونے کے فوراً رکھنا شروع کرے اور ساٹھ روزے پورے کرے اس عذر کے سبب سے قضا ہونے پر کفارہ پر اثر نہ ہوگا اور اگر نفاس کی وجہ سے درمیان میں روزہ کفارہ کے ٹوٹ گئے تو قضا رکھنے سے بھی کفارہ صحیح نہ ہوگا پھر سے ساٹھ روزے رکھنے پڑینگے

مسئلہ اگر ادائے کفارہ کے درمیان بیمار ہو گیا اور روزے ٹوٹ گئے تو بعد صحت روزہ رکھنے کی قوت پیدا ہو جانے پر فوراً روزہ رکھکر پورے ساٹھ روزے کرے کفارہ میں نقص نہ ہوگا اگر ضعیف العمری کی وجہ سے کفارہ کے روزہ نہیں رکھ سکتا تو ساٹھ مسکینوں کو حسب قاعدہ مذکورہ بالا کھانا کھلادے **مسئلہ** مسکینوں میں بچوں کی شرکت سے کفارہ درست نہیں ہوتا ہے سب محتاج جوان اور پوری عمر کے ہوں **مسئلہ** کفارہ میں کچھ غلہ بقدر صدقہ فطر ۲ سیر گندم یا ۴ سیر جو فی روزہ دینا چاہیئے **مسئلہ** کفارہ کے درمیان اگر رمضان آجائے گا تو کفارہ درست نہ ہوگا **مسئلہ** ان عذروں کی وجہ سے اگر روزہ نہ رکھے تو کوئی حرج نہیں ہے پھر جب عذرات جاتے رہیں تو قضا روزے رکھ لے وہ عذرات یہ ہیں مرض۔ سفر، حمل، بچے کو دودھ پلانا، بھوک پیاس سے جان جانے کا ڈر بہت بڑھا یا حیض و نفاس وغیرہ **مسئلہ** اگر کوئی شخص ایسا بیمار ہو گیا ہو کہ اس کو روزہ نقصان کرتا ہو یا مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا دیر میں اچھا ہوگا یا جان جاتی رہے گی تو روزہ چھوڑدے پھر جتنے قضا ہو گئے ہوں رکھ لے لیکن فقط اپنے دل سے ایسا خیال کر لینے سے روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے بلکہ جب کوئی مسلمان دیندار حکیم یا ڈاکٹر کہدے کہ روزہ تم کو نقصان کریگا تو روزہ چھوڑنا اور توڑنا درست ہوگا کافر اور غیر شرع حکیم و ڈاکٹر کی بات قابل اعتبار کے نہیں اور اگر ڈاکٹر یا حکیم کچھ رائے نہ دے تو خود اپنے تجربہ سے کچھ نشان نقصان کی معلوم کرکے روزہ ترک کرے اور بلا وجہ و علامات نقصان کے روزہ ترک کرنے پر گنہگار ہوگا اور توڑنے پر کفارہ لازم ہوگا اور جہاں حکیم یا ڈاکٹر مسلمان نہ ہو وہاں بھی اپنے تجربہ سے روزہ ترک کردے اور پھر بعد صحت قضا روزہ رکھ لے **مسئلہ** اگر سفر تین منزل کا ہو اور اس میں تکلیف کا زیادہ اندیشہ ہو تو روزہ ترک کر سکتا ہے اور اگر اس سے کم ہو اور تکلیف کی اندیشہ نہ ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے لیکن روزہ ترک کرنے پر بھی سب کے سامنے علانیہ کھانا پینا حقہ پان وغیرہ استعمال کرنا منع ہے اس سے اور رمضان کی حرمت جاتی ہے **مسئلہ** اگر کوئی ضعیف اور کمزور آدمی روزہ بھول گیا ہو اور کچھ کھا رہا ہو تو دیکھنے والے کو چشم پوشی کرنی چاہیئے اور اگر جوان اور طاقتور بھول کر کھائے پیئے تو دیکھنے والے کو چاہیئے کہ اس کو روزہ یاد دلا دے **مسئلہ** اگر قضا روزہ رکھنے کی کسی میں وسعت یا طاقت نہ ہو تو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا ایک محتاج کو ہر روزہ کے بدلے کھلا دے **مسئلہ** تیل اور سرمہ لگانے اور مسواک کرنے سنگھی کرنے، پچھنے لگوانے فصد کھلوانے اور خوشبو سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہاں میٹھی مسواک کرنا مکروہ ہے **مسئلہ** کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا مکروہ نہیں ہے غسل کرنا یا بھیگے ہوئے کپڑے ٹھنڈک کے واسطے پہننا بھی جائز ہے **مسئلہ** روزہ دار کو کوئی چیز چکھنا یا چبا کر تھوک دینا مکروہ ہے ہاں اگر کسی عورت کا خاوند بدمزاج ہو اور کھانے میں نمک کی کمی بیشی پر خفا ہوتا رہتا ہو تو اس عورت کو سالن وغیرہ سے ذرا انگلی تر کرکے نمک چکھ لینا مکروہ نہیں اسی طرح جبکہ بچہ چھوٹا ہے اور روٹی نہیں چبا سکتا اور اس وقت نہ کوئی دوسری غذا ہے اور نہ کوئی بے روزہ عورت یا مرد ہے اور بچہ بھوکا ہے تو روٹی چبا کر اس کو کھلانا بھی درست ہے اور اسی طرح کسی کھانے والی چیز کے خریدتے وقت جبکہ خراب چیز ہونے کا اندیشہ ہو اور نقصان کا خیال ہو تو

اس کے چکھنے میں کوئی حرج نہیں مگر حتی الامکان ایسی باتوں سے بچنا چاہیے اور چکھتے وقت چیز حلق کے اندر نہ جانے پائے **مسئلہ** عورت کا بوسہ لینا اس سے ملنا جلنا روزہ میں مکروہ نہیں مگر جب انزال کا خوف ہو تو مکروہ ہے **مسئلہ** اگر کسی عورت کی شرمگاہ کی طرف نظر کی اور انزال ہو گیا یا محض خیال سے انزال ہو گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا ہاں اگر قصداً ایسا کرے گا تو روزہ ٹوٹ جائیگا اور قضا کا روزہ رکھنا ہوگا **مسئلہ** حقہ سگریٹ بیڑی پینے اور ناس سونگھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے مگر ہوا میں اڑتا ہوا غبار ہوا اں غبار چکی پیستے ہوئے آٹا یا دوا کوٹنے میں اس کا غبار حلق کے اندر چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا **مسئلہ** جھوٹ چغلی غیبت بہتان اور فحش کلامی سے روزہ سخت مکروہ ہو جاتا ہے **مسئلہ** روزوں میں رات کو غسل کرنے کی حاجت ہو تو مستحب ہے کہ سحری سے پیشتر ہی غسل کرے اور اگر اس وقت غسل نہیں کیا دن کو نہایا تب بھی روزہ نہیں گیا بلکہ اگر دن بھر نہ غسل کرے تو اس سے روزہ نہیں جائیگا البتہ ناپاک رہنے سے جو نمازیں قضا ہونگی اس کا گناہ ہوگا اور روزہ کا ثواب کم ہو جائیگا **مسئلہ** ناک اور منہ کا تھوک اس قدر زور سے سڑک کر حلق میں چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا مگر فوراً کنکار کر تھوک دینا چاہیے اور اگر کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا گیا اور روزہ یاد تھا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا کا روزہ رکھنا واجب ہو گیا کفارہ نہیں **مسئلہ** اگر آپ ہی آپ قے ہو گئی تو روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے تھوڑی سی قے ہو یا زیادہ البتہ اگر اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر کے قے ہوئی تو روزہ جاتا رہا اور اگر کم ہے تو روزہ نہیں گیا اور اگر تھوڑی سی قے منہ میں بغیر لوٹائے خود حلق میں لوٹ گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر قصداً لوٹائی تو روزہ ٹوٹ گیا جسکی قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں **مسئلہ** اگر ایسی چیز کھائی جو دوا میں کھائی جاتی ہے نہ اور کسی طرح تو روزہ جاتا رہا قضا واجب ہوئی جیسے لوہے کا ٹکڑا کنکری وغیرہ اور اگر ایسی چیز کھائی جو دوا میں بھی کھائی جاتی ہے اور یوں بھی تو اس کے قصداً کھانے سے روزہ جاتا اور قضا و کفارہ دونوں واجب ہوئے **مسئلہ** اگر دانتوں میں رات کے کھانے سے کوئی چیز اٹک رہی اور وہ چنے سے کم ہے تو وہ اگر دانت سے نکلی اور حلق میں چلی گئی اور روزہ دار نے اس کو نگل گیا تو ایسی صورت میں روزہ نہیں گیا کیونکہ یہ فعل قصداً نہ تھا اور اگر چنے سے زیادہ تھی تو روزہ ٹوٹ گیا اور وہ چیز اگرچہ چنے سے زیادہ نہ تھی مگر منہ سے باہر نکال کر پھر کھالی تو بھی روزہ ٹوٹ گیا اور اگر دانتوں میں سے یا کسی وجہ سے منہ میں خون نکل آیا اور خون تھوک سے زیادہ ہے اور حلق میں چلا گیا اور اس کی نمکینی معلوم ہوئی یا خون اور تھوک برابر ہے یا خون کم ہے مگر حلق سے اترتے وقت خون کا مزہ محسوس ہوا تو روزہ ٹوٹ گیا قضا لازم آئیگی اور اگر اتنا کم ہے کہ مزہ نہ محسوس ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹا **مسئلہ** اگر حلق کے اندر اڑتی ہوئی مکھی یا اور کسی قسم کا کوئی اڑنے والا کیڑا چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا **مسئلہ** اگر کوئی شخص اپنے پاخانہ کے مقام میں اور عورت اپنی شرمگاہ میں خشک انگلی داخل کرے تو روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن اگر انگلی تیل یا پانی سے تر ہوگی تو روزہ ٹوٹ جائیگا اسی طرح اگر کسی کی مقعد نکل آتی ہے تو اگر بعد آب دست لینے کے پانی کی تری کے ساتھ داخل ہو گئی تو روزہ ٹوٹ جائیگا ان سب صورتوں میں قضا لازم آئے گی کفارہ نہیں **مسئلہ**

اگر عورت نے اپنی شرمگاہ میں کوئی چیز رکھی اور اس کا دوسرا سرا باہر رہا یا کسی وجہ سے روئی یا کپڑا اندر رکھا اور اس میں کا بھی کچھ حصہ باہر نہ رہا یا پھیل کر بیٹھ کر آبدست لیا اور پانی اندر چلا گیا یا اندر تیل ڈالا تو ان سب صورتوں میں روزہ ٹوٹ جائیگا اور قضا لازم آئے گی لیکن اگر مرد اپنے عضو خاص کے سوراخ میں تیل یا پچکاری سے دوا ڈالے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا **مسئلہ** دریا میں نہانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہاں اگر غوطہ لگانے سے منہ اور ناک میں پانی چلا جائے گا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم آئیگی **مسئلہ** اگر کوئی مرد کسی سوئی ہوئی عورت سے یا کسی بیدار عورت سے زبردستی بدفعلی کرے تو دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے مگر مرد پر قضا اور کفارہ دونوں لازم آتے ہیں اور عورت پر صرف قضا لازم آتی ہے **مسئلہ** ناک میں تیل ٹپکانے یا کھینچنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہاں اگر ناک سے کوئی دوا یا تیل یا پانی دماغ تک پہنچ جائے گا تو روزہ ٹوٹ جائے گا **مسئلہ** کسی نے سرخ یا اور کسی رنگ کا لڈو منہ میں رکھا اور تھوک رنگین ہو گیا اور حلق سے اتر گیا یا پسینہ اور آنسو زیادہ تھے اور ان کی نمکینی منہ میں معلوم ہوئی یا عورت نے بچہ کو چوسا یا حقنہ یعنی عمل لیا یا دماغ اور شکم کے زخم سے دوا پہنچائی جو معدہ تک پہنچ گئی دوا خشک ہو یا تر اور خواہ معلوم نہ ہو کر دوا دماغ یا شکم تک پہنچی جبکہ دوا تر ہو خشک نہیں، یا کان میں تیل ڈالا یا ناک میں تیل ڈالا (پانی سے نہیں) یا ناک میں نسوار چڑھائی ان سب صورتوں میں روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم آئے گی۔ **مسئلہ** اگر عورت نے مرد کو چھوا اور مرد کو انزال ہو گیا یا مرد نے عورت کو کپڑے کے اوپر سے چھوا کہ جسم کی گرمی تک محسوس نہیں ہوتی مگر انزال ہو گیا تو ان دونوں صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا ہاں اگر بحالت روزہ عورت و مرد نے برضا و رغبت دل ہمبستری کی تو دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا اور قضا و کفارہ دونوں پر لازم ہو گیا البتہ بعد آفتاب غروب ہونے کے سحری تک ہمبستری جائز ہے اس میں کچھ گناہ بھی نہیں **مسئلہ** کسی روزہ دار کے منہ میں کسی نے زبردستی اور جبراً کوئی کھانے پینے والی چیز ڈال دی اور وہ چیز حلق سے اتر گئی تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا لازم ہو گئی **مسئلہ** عورت کو روزہ رکھنے کے بعد حیض یا نفاس آ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا بعد طہارت قضا روزے رکھے **مسئلہ** حاملہ عورت یا دودھ پلانے والی عورت کو اپنی یا بچے کی جان کا خوف ہو تو روزہ نہ رکھے بلکہ جب یہ عذر رفع ہو جائے تو قضا رکھے **مسئلہ** شیخ فانی یعنی بہت بوڑھا شخص جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو اور نہ طاقت آنے کی آئندہ امید ہو ایسے شخص ہر روزہ کے بدلے روزانہ دونوں وقت ایک محتاج کو پیٹ بھر کر کھانا بطور فدیہ کے کھلائے یا کچا غلہ بقدر صدقہ فطر یعنی گیہوں یا گیہوں کا آٹا یا ستو اسی روپے کے وزن کے سیر سے پونے دو سیر اور جو یا جو کا آٹا یا ستو ساڑھے تین سیر یا یوں سمجھئے کہ گیہوں نصف صاع یعنی ۱۳۵ تولہ اور جو ۲۷۰ تولہ روزانہ ہر روزہ کے بدلہ دیدے بعض علماء کا قول ہے کہ مریض اور مسافر بھی بجائے قضا شدہ ہر ایک روزہ کے عوض مذکورہ بالا فدیہ دے سکتا ہے مگر جمہور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ قضا شدہ روزوں کے عوض روزہ ہی رکھنا چاہیے فدیہ دینے سے روزہ ادا نہیں ہوگا **مسئلہ** بغیر نیت کے اگر کوئی شخص روزہ رکھے تو اس کا روزہ ادا نہ ہوگا۔ **مسئلہ** اگر کسی نے بھولے

سے کھا پی لیا اور سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا یا بغیر ارادہ کے قے ہو گئی اور خیال کیا کہ روزہ جاتا رہا اور دونوں صورتوں میں کچھ قصداً کھا پی لیا یا جماع کیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا لازم ہوئی کفارہ نہیں **مسئلہ** اگر کسی نے سرمہ یا تیل لگایا یا فصد کھلوائی اور سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کچھ کھایا پیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا و کفارہ دونوں لازم ہو گئے **مسئلہ** رمضان شریف میں خواہ کسی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے تب بھی دن کو کھانا پینا منع اور ناجائز ہے بلکہ روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے **مسئلہ** اگر کسی نے ایک رمضان شریف کے مہینے میں دو تین روزے قصداً توڑ ڈالے تو صرف ایک کفارہ سے سب روزے ادا ہو جائینگے اور تین یا اس سے زیادہ رمضان کے مہینوں میں قصداً روزے توڑے تو ہر ایک ماہ رمضان کا الگ الگ کفارہ ادا کرنا پڑے گا مگر ایک رمضان کے مہینے میں جس قدر روزے بلا قصد ٹوٹ جائینگے اسی قدر قضا کے روزے رکھنے پڑینگے **مسئلہ** فدیہ اور کفارہ کے بدلے نقد رقم بقدر قیمت غلہ دینا درست ہے **مسئلہ** اگر کسی شخص نے کسی سے کہدیا کہ میری طرف سے کفارہ ادا کر دو اور اس نے ادا کر دیا تو کفارہ ادا ہو جائے گا مگر بغیر کہے ہوئے دیگا تو ادا نہیں ہوگا اور کفارہ کا غلہ اگر ایک ہی محتاج شخص کو دیا جائے گا تو ادا نہ ہوگا مختلف محتاجوں کو دینا چاہیئے **مسئلہ** بلا عذر شرعی رمضان کا روزہ چھوڑ دینا درست نہیں بلکہ بڑا سخت گناہ ہے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ایک روزہ قضا کر رکھ لوں گا نہیں بلکہ حسب الارشاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس ایک روزے کے بدلے پورے ایک سال کے روزے رکھے جائیں تب بھی اس کا عوض پورا نہ ہوگا گویا اس قدر اس ایک روزہ کا ثواب ہے **مسئلہ** جب لڑکا یا لڑکی روزے رکھنے کے قابل ہو جائیں تو ان کو روزہ رکھنے کا حکم دینا چاہیئے اور جب دس برس کا سن ہو جائے تو مار کر رکھانا چاہیئے اگر نابالغ لڑکا لڑکی روزہ رکھکر کسی وجہ سے توڑ ڈالیں تو اس کی قضا اور کفارہ کچھ نہیں لیکن اتنی عمر میں نماز قضا ہونے پر قضا کی پڑھنی پڑے گی

مسئلہ اگر کوئی بدبخت اور بے نصیب اپنی پست ہمتی اور شامت اعمال سے بلا عذر شرعی کے روزہ نہ رکھے تو وہ سب کے سامنے علانیہ اپنے مکان سے باہر کھانا پانی، پان تمباکو حقہ سگرٹ وغیرہ کھاتا پیتا نہ پھرے اور نہ اپنے آپ کو روزہ خور ظاہر ہونے دے بلکہ روزہ داروں کی صورت بنائے رہے ورنہ تین گناہوں کا مرتکب ہوگا اول ترک روزہ کا گناہ دوم گناہ ظاہر کرنے کا گناہ سوم رمضان المبارک کی حرمت نہ رکھنے کا گناہ

بعض جاہل اور بیہودہ لوگ ایسے موقع پر جبکہ وہ روزہ دار نہیں ہوتے کہتے ہیں کہ جب اللہ سے چوری نہیں تو بندہ سے کیا چوری ان لوگوں کا یہ کہنا بالکل لغو اور وہ اپنے خیال کی بنا پر سراسر جھوٹے ہیں میں ایسے نادانوں سے دریافت کرتا ہوں کہ اگر تم خدانخواستہ کہیں ڈاکہ مارو جس کو خدا تو جانتا ہی ہے یا تم کسی کو قتل کرو جو خدا سے تو کسی طرح پوشیدہ نہیں اور خدا کے سوا تمہارے ان فعلوں سے کوئی بھی واقف نہیں ہے جبکہ تم قتل وڈاکہ زنی کی صورت سے بالکل بری ہو کسی شخص کو خواہ حاکم عدالت ہو یا کوئی اور اپنا غیر ا ہو تو کیا تم اپنے اس قول کے مطابق کہ جبکہ خدا سے نہیں چوری تو بندہ سے کیا چوری اس شخص یا غیر یا حاکم کی عدالت کے سامنے جو تمہاری ہی طرح بندہ ہے اپنے جرموں کو ظاہر کر دو گے حاشا وکلا کبھی ظاہر نہ کر دو گے پھر روزہ خوری پوشیدہ رکھنے پر تم ایسا کیوں کہتے ہو . . . .

. . . . جس طرح اپنے ان فعلوں کو پوشیدہ رکھا اسی طرح اپنا بے روزہ ہونا بھی پوشیدہ رکھیں۔

نماز تراویح

برادران اسلام! اس ماہ رمضان المبارک میں جہاں اور بہت سی خصوصیات ہیں وہاں ایک خصوصیت اس میں نماز تراویح کا پڑھنا بھی ہے یہ نماز سنت مؤکدہ ہے اور نماز عشاء کی چار رکعت فرض اور دو سنتوں کے بعد اور تین رکعت نماز وتر سے پہلے جماعت کے ساتھ یا تنہا بلا استثناء عورت و مرد مسافر و مقیم بیس رکعت چار چار رکعت یا دو دو رکعت کی نیت سے پڑھنی چاہیئے جماعت سے اور دو دو رکعت کی نیت پڑھنے میں ثواب زیادہ ملتا ہے ہر چار رکعت میں سلام پھیرنے کے بعد اسی طرح دو زانو اور عموماً پلتھی مارکے بیٹھے بیٹھے یہ تسبیح پڑھنا چاہیئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ يَا خَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا رَحِيْمُ يَا جَبَّارُ يَا خَالِقُ يَا بَارُّ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

مسئلہ تراویح میں ایک قرآن پاک سننا سنت اور زیادہ سننا مستحب ہے اگرچہ بعض علماء کے نزدیک تراویح کی آٹھ ہی رکعتیں ہیں مگر صحیح بیس ہی رکعتیں ہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے خصوصاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس ہی رکعتیں پڑھی ہیں رمضان شریف میں تراویح کے بعد تین رکعت نماز وتر جماعت سے پڑھنا چاہیئے الگ پڑھنا بھی جائز ہے۔

اعتکاف

برادران ملت! رمضان المبارک کی ایک خصوصیت اعتکاف بھی ہے کچھ دیر تک خدا کی خوشنودی کے واسطے نیت کر کے مسجد میں بیٹھ رہنے کو اعتکاف کہتے ہیں اس کی مدت کم سے کم ایک دن ہے اور یہ سنت علی الکفایہ ہے تمام موضع یا شہر اور قصبہ کے محلہ میں سے اگر ایک شخص نے بھی ادا کر دیا تو سب کے ذمہ سے ساقط ہو گیا ورنہ سب کے سر پر ترک سنت کی برائی رہے گی۔

مسئلہ اعتکاف کرنے والے کے واسطے روزہ رکھنا ضروری ہے بغیر روزہ رکھے ہوئے اعتکاف درست نہیں **مسئلہ** روزہ دار کو چاہیئے کہ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرے اور جتنے دن اعتکاف میں رہے خاموش اور بیکار نہ رہے بلکہ ہر وقت خدا کی عبادت میں لگا رہے نوافل نماز قرآن شریف احادیث کلمہ طیبہ درود شریف تسبیح و تہلیل اور دیگر ورد و وظائف و ذکر و شغل میں مصروف و مشغول رہے اور بغیر ضرورت خاص جیسے پاخانہ و پیشاب و غسل و نماز جمعہ کی حاجت کے بغیر مسجد کے باہر جانا جائز نہیں اور جامع مسجد میں جمعہ کی فرض نماز کے بعد سنتیں پڑھنے تک ٹھیر سکتا ہے نوافل وہاں نہیں پڑھ سکتا اور اگر کسی ضرورت خاص سے مسجد کے باہر نکلے تو خارج شرع

البتہ چلتے ہوئے سلام علیک کا جواب دے سکتا ہے کیونکہ سلام کا جواب دینا واجب ہے اور اسی طرح بغیر قدم کے روکے ہوئے چلتے چلتے بیمار پرسی کرنا جائز ہے **مسئلہ** بہتر یہ ہے کہ اعتکاف ایسی مسجد میں کرے جس میں نماز جمعہ ہو جیسے جامع مسجد ورنہ ایسی مسجد کا ہونا تو لازمی ہے کہ اس میں پنجوقتہ نماز باجماعت ہوتی ہو **مسئلہ** بحالت اعتکاف دن میں ہو یا رات میں عورت سے جماع کرنا جائز نہیں اس سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے **مسئلہ** عورتوں کو اپنے گھر کے اندر ہی ایک گوشہ میں پردہ ڈال کر اعتکاف کرنا بہتر ہے ان کے واسطے مسجد میں اعتکاف جائز نہیں مگر اس میں بھی شوہر کی اجازت ضروری ہے بغیر اجازت کے جائز نہیں ہے بے شوہر والی عورت کو جائز ہے۔

شب قدر

برادران اسلام! اس متبرک اور مقدس مہینہ میں اللہ تعالے نے اپنی مہربانی اور فضل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے صدقہ میں ہم مسلمانوں کو ایک ایسی رات عنایت فرمائی ہے جس کی فضیلت و بزرگی قرآن پاک اور احادیث صحیحہ دونوں سے ثابت ہے اور اس رات کو شب قدر کہتے ہیں یہ رات رمضان شریف کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں سے کوئی رات ہے اگرچہ یہ صحیح طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کونسی رات ہے مگر اکثر بزرگان عظام وعلماء کرام رحمتہ اللہ علیہم رمضان شریف کی ۲۶ تاریخ دن گذرنے کے بعد والی رات کو جو ستائیسویں رات ہوتی ہے شب قدر قرار دیتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ستائیسویں رات کی حدیث میں بزرگی بیان فرمائی ہے از روئے قرآن لشب قدر ہزار مہینوں سے افضل ہے جو اس رات میں جاگ کر خدا کی عبادت کرتا ہے نوافل نماز پڑھتا ہے قرآن کی تلاوت و درود شریف و دیگر ورد وظائف میں مشغول رہتا ہے اس کو ہزار مہینوں کی راتوں کی عبادت کا ثواب ملتا ہے پس مسلمانوں کو چاہیے کہ حتی الامکان اس مقدس رات میں جاگنے اور عبادت کرنے میں قصور نہ کریں۔

مسلمانوں کا بہترین تیوہار عید الفطر

برادران اسلام جب رمضان المبارک کا پورا مہینہ گذر جاتا ہے اور ۲۹ یا ۳۰ تاریخ کو نیا چاند دیکھا جاتا ہے تو اس کے دوسرے دن ماہ شوال المکرم کی پہلی تاریخ ہوتی ہے اور ہم تمام مسلمان اس پہلی تاریخ کو اپنا بہترین تیوہار عید الفطر نہایت خوشی اور شادمانی سے مناتے ہیں یہ تیوہار ہم کو پورے مہینے کے فریضہ صوم کی پوری طور پر ادا کرنے کے صلہ میں بارگاہ خداوندی سے عطا ہوا ہے درحقیقت اس تیوہار کے مستحق وہی مسلمان ہیں جنھوں نے ایک مہینہ کامل محض اللہ کے واسطے بھوک و پیاس کی تکلیفیں برداشت کر کے اور بہت سے جائز کاموں کو اپنے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے واسطے چھوڑ کر روزے رکھے اور دراصل انھیں کے واسطے یہ تیوہار اور یہ دن رحمت اور برکت ہے اور ان لوگوں کے واسطے جو روزہ خور ہیں یہ دن رحمت اور برکت نہیں ہو سکتا اور نہ وہ اس کے مستحق ہیں یہ تیوہار ایسے لوگوں کے واسطے باعث حسرت اور ندامت ہو اگرچہ وہ بھی اچھے سے اچھے اور نفیس سے نفیس کپڑے بدل کر اور دیگر آرائش جسمانی کر کے روزہ داروں کی صفوں میں شامل ہو جاتے ہیں اس سے کیا ہوتا ہے دنیا والے چاہے عزت کریں مگر اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ان کی کچھ بھی عزت و توقیر نہیں میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین توفیق عطا فرمائے اور آئندہ سال بشرط زندگی یہ بھی مستحق رحمت اور برکت بننے کی سعی بلیغ کریں آمین۔

برادران اسلام! مشکوٰۃ شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جب روزہ داروں کا عید کا دن آتا ہے تو اللہ فخر و مباہات کے ساتھ ان کی تعریف اور بڑائی فرشتوں سے بیان فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو اس مزدور کا بدلہ کیا ہے جو اپنا کام پورا کر چکا ہو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار اس کو پوری مزدوری دی جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو میرے بندوں اور بندیوں نے وہ کام پورا کر دیا جو میں نے ان پر فرض کر دیا تھا یعنی پورے مہینے رمضان کے روزے، پھر اب وہ میرے نام کی بڑائی کرتے ہوئے یعنی تکبیر کہتے ہوئے یعنی مجھ سے دعا میں مانگتے ہوئے اور زاری کی قبولیت مانگتے ہوئے اپنے گھروں سے نماز کے واسطے نکلے ہیں سو قسم ہے مجھ کو اپنے عزت و جلال کی اور بخشش کی اور قسم ہے مجھ کو اپنی بزرگی اور اپنی عظمت کی بیشک ان کی دعائیں قبول کروں گا پھر اللہ تعالے اپنے روزہ داروں سے خطاب فرماتا ہے کہ اے میرے بندو میں نے تمہارے روزے رکھنے کے صلہ میں تم کو بخش دیا تمہاری خطاؤں کو نیکیوں سے بدل دیا سبحان اللہ وبحمدہ۔

چند احکام و مسائل

برادران اسلام رویت ہلال یعنی چاند دیکھنے کے مسائل گذشتہ شعبان المعظم میں عرض کر چکا ہوں اب ان کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی اس وقت میں آپ کے سامنے عید الفطر کے متعلق چند احکام اور مسائل بیان کرنا مناسب سمجھتا ہوں اور قبل از وقت یہ مسائل و احکام اس وجہ سے عرض کئے دیتا ہوں کہ آپ ان کو یاد رکھیں اور وقت پر عمل کریں یہ جتنے مسائل و احکام پیش کر رہا ہوں سب معتبر کتب فقہ سے ماخوذ ہیں کسی معمولی کتاب سے ایک مسئلہ بھی نہیں لیا گیا اللہ تعالے آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

برادران اسلام! عید الفطر کے دن از روئے شریعت اسلام بارہ امور سنت ہیں یعنی اول بہت سویرے سے اٹھنا کہ فجر کی نماز قضا نہ ہو (۲) بعدد طاق چھواروں سے یا قدرے شیرینی سے صبح کو روزہ افطار کرنا۔

بعض مسلمان بھائیوں کا یہ دستور ہے کہ عید کے دن صبح سویرے سو کر اٹھتے ہی حقہ بیڑی سگرٹ پینے لگتے ہیں اور پان تمباکو کھا لیتے ہیں یہ بات سنت کے سراسر خلاف ہے کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ پہلے ایک یا تین چھوہارے یا تھوڑی مٹھائی کھا لینے کے بعد حقہ پان وغیرہ کھائیں پئیں اور چھواروں اور مٹھائی کا انتظام رات ہی سے کر لیں اللہ تعالیٰ توفیق بخشے (۳) غسل کرنا (۴) مسواک کرنا (۵) حسب حیثیت و استعداد عمدہ پاک و صاف کپڑے پہننا (۶) خوشبو یعنی عطر لگانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ جس نے عید الفطر کے دن غسل کیا وہ قیامت میں صور کی آواز کی دہشت سے امن میں ہو گیا اور دوسری جگہ حدیث میں فرمایا کہ جس نے عید الفطر کے دن کپڑوں میں عطر لگایا اس کو دوزخ کی آگ نہ چھو سکے گی

(۷) اپنی آرائش اور زینت کرنا یعنی خط بنوانا سر کے بالوں اور ڈاڑھی میں تیل ڈالنا کنگھی کرنا آنکھوں میں سرمہ لگانا (۸) نماز عید الفطر پڑھنے کے واسطے عیدگاہ یا جو جگہ نماز پڑھنے کے واسطے مقرر کی گئی ہو وہاں جانا (۹) عیدگاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بڑی قربانی کے جانور کو اپنا مرکب بناؤ اور صدقہ فطر کو اپنا توشہ بناؤ اور جنت کو آراستہ کرو صدقہ فطر دینے سے اور فرمایا کہ صدقہ فطر دینے والوں کے تمام روزے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور تمام گناہ بخش دیتا ہے اور مرنے کے بعد فرشتے ان کی قبر کی زیارت کو آتے ہیں اور قیامت کے دن براق پر سوار ہو کر جنت میں داخل ہوں گے اور ارشاد کیا کہ جو شخص باوجود مقدار کے صدقہ فطر ادا نہیں کرتا اس کے روزے آسمان کے نیچے ہی رہ جاتے ہیں درجہ قبولیت کو نہیں پہنچتے اور قیامت کو فقراء و مساکین ان کے دامنگیر ہوں گے اور وہ سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے اللہم احفظنا۔ (۱۰) عید کی نماز عیدگاہ میں پڑھنا بغیر معقول عذر شرعی کے شہر کی مسجدوں میں عیدین کی نماز پڑھنا جائز نہیں (۱۱) پیدل عیدگاہ کو جانا اور ایک راستے سے جانا اس کو تبدیل کر کے دوسرے راستے سے مکان واپس آنا (۱۲) عیدگاہ جاتے ہوئے رستہ میں تکبیر کہنا یہاں تک کہ تکبیر عیدگاہ کے اندر ختم ہو تکبیر یہ ہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد حضور پاک کا ارشاد ہے کہ اکرموا یوم الفطر ناجی من المعاصی والخیر یعنی عید الفطر کا اکرام کرو اور گناہوں اور نقصان سے بچتے رہو اس حدیث میں جو لفظ اکرموا ہے جسکے معنے اکرام کرو ہیں اس میں یہی مذکورہ بالا باتیں مراد ہیں

صدقہ فطر

مسئلہ برادران اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر ایک آزاد مسلمان صاحب نصاب کو جسکے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی یا اس میں سے کسی ایک چیز کی قیمت کے برابر نقد روپیہ ہو یعنی صاحب زکوٰۃ کو کہ جن زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہو اپنی طرف سے اور اپنی بیوی بچوں کی طرف سے اگرچہ کوئی بچہ شیر خوار ہی کیوں نہ ہو اور ماں باپ کی طرف سے اگر اس کے تحت ہیں نیز لونڈیوں اور غلاموں کی طرف سے صدقہ فطر دینا چاہیئے اگر ماں باپ یا کوئی اولاد خود کمانے والے اور مالدار ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر دینا ضروری نہیں وہ خود ادا کریں **مسئلہ** صدقہ فطر عیدگاہ جانے سے پہلے ہی دینا چاہیئے یا اگر عیدگاہ جانے سے پہلے نہیں دیا تو قبل نماز پڑھنے کے دیدے اور اگر کوئی خاص مجبوری سے قبل نماز نہیں دے سکا تو بعد کو بھی دینا عذر کے ساتھ جائز ہے **مسئلہ** اگر کوئی شخص صاحب زکوٰۃ تو نہیں ہے مگر صدقہ فطر دینا چاہتا ہے تو دے سکتا ہے مگر شریعت اسلام اس پر یہ بار نہیں ڈالتی۔ **مسئلہ** صدقہ فطر میں گیہوں ہر ایک کی طرف سے نصف صاع شرعی یعنی ۱۳۵ تولہ جس کے نمبری اسی روپے کے سیر سے پونے دو سیر ہوتے ہیں دینا چاہیئے اور اسی قدر گیہوں کا آٹا اور ستو بھی اگر جنا یا جو یا ان کا آٹا یا ان کا ستو یا آٹا یا کشمش و چھوہارے گیہوں کے وزن سے دوگنے یعنی شرعی پورا ایک صاع یا ۲ تولے اور نمبری مذکورہ سیر سے ساڑھے تین سیر دینا چاہیئے۔

تنبیہ اکثر دیہاتوں اور قصبوں وغیرہ میں بعض جاہل اور اس مسئلہ کو نہ جاننے والے لوگ محض رواجاً اور رسماً تھوڑا سا غلہ کپڑے میں باندھ کر عیدگاہ لیجاتے ہیں اور قبل نماز یا بعد نماز کے غیر مستحق ہٹے کٹے فقیروں کو دیدیتے ہیں یا عیدگاہ کے فرش پر ڈال کر چلے آتے ہیں جو حلقہ کا تکیہ دار سائیں سمیٹ کر لیجاتا ہے مگر اس طرح پر صدقہ فطر ادا نہیں ہوتا بلکہ بیکار جاتا ہے کیونکہ وہ غلہ مستحق محتاجوں کو نہیں ملتا جن کے کھانے سے صدقہ فطر کا ثواب نہ سہی تو معمولی صدقہ کا ہی ثواب ملتا پڑھے لکھے مقامی لوگوں کو چاہیئے کہ ایسے نادان لوگوں کو صدقہ فطر کے مسائل سے آگاہ کریں اور اس کے ادا کرنے کی ترغیب دیں **مسئلہ** صدقہ فطر لینے کے حقدار صرف غریب فقیر مسکین محتاج اور وہ یتیم اور بیوائیں ہیں جن کے کوئی وارث اور مددگار نہیں اور نہ کچھ ذریعہ معاش ہو مسجدوں مدرسوں اور کنوؤں وغیرہ کے کسی کام میں خرچ نہیں ہو سکتا بجائے غلہ کے اس کی قیمت بھی دینا درست ہے۔

نماز عید الفطر

برادران اسلام عیدین کی نماز کا وقت ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے دوپہر ہونے سے پہلے تک ہے اس عرصہ میں جس وقت چاہے پڑھے اس کے پڑھنے کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے امام اور مقتدی دو رکعت نماز واجب عید الفطر کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہیں پھر ہاتھ بدستور ناف کے نیچے باندھ کر سبحانک اللہم ولا الٰہ غیرک تک پڑھیں پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہیں پھر اس کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں باندھیں نہیں اسی طرح دو تکبیریں اور کہیں اور ہاتھ کانوں تک اٹھا کر دوسری تکبیر میں چھوڑ دیں مگر تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں پھر مقتدی تو چپ چاپ کھڑے رہیں مگر امام اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورہ فاتحہ یعنی الحمد اور اس کے بعد قرآن شریف کی چند آیتیں یا ایک سورہ پڑھے پھر امام اور مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں غرضکہ حسب معمول یہ پہلی رکعت ختم کریں پھر دوسری رکعت اسی طرح پڑھی جائے کہ مقتدی خاموش کھڑے ہوئے قرآن سنتے رہیں اور امام بسم اللہ کر کے وہی سورہ فاتحہ اور اسکے بعد چند آیتیں یا کوئی سورہ قرآن شریف کی پڑھے پھر امام اور مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور چھوڑ دیں اسی طرح کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہوئے تین تکبیریں کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر اسی صورت سے کہ جب ہاتھ چھوڑے ہوئے تھے رکوع میں جائیں اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں پھر حسب دستور یہ دوسری رکعت بھی سلام پھیر کر ختم کر دیں۔

جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد شریک ہونیوالے مسبوق کیواسطے ترکیب نماز

برادران اسلام اگر نماز عیدین پڑھنے کے واسطے جماعت کھڑی ہو جائے اور کوئی شخص ایسے وقت جماعت میں آکر شریک ہوا جبکہ امام تین تکبیریں کہکر سورہ فاتحہ یا سورۃ پڑھ رہا ہے تو اس شریک ہونے والے مقتدی کو جس کو مسبوق کہتے ہیں نیت کر کے بغیر سبحانک اللہ پڑھتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھانا اور چھوڑتا ہوا بطور مذکورہ بالا تینوں تکبیریں کہکر قرأت یعنی قرآن پاک امام سے سننا چاہیئے پھر امام کے ساتھ اس کی اقتدا میں نماز ختم کرنا چاہیئے اور اگر کوئی شخص ایسے وقت شریک ہوا کہ امام رکوع میں جا چکا ہے تو اگر شریک ہونے والے کو گمان غالب ہے کہ نیت کے بعد تینوں تکبیریں کہکر رکوع میں شریک

ہوسکیگا تو تکبیریں کہکر رکوع کی تسبیح سبحان ربی العظیم پڑھے اور اگر رکوع کی تسبیح پڑھنے کا موقع نہ ہو تو وہ بھی چھوڑ دے کچھ حرج نہیں مگر تکبیریں نہ چھوڑیں

اور اگر پہلی رکعت پوری جاتی رہی تو حسب معمول جب امام دوسری رکعت پڑھکر پہلا سلام پھیرے تو شریک ہونے والا شخص کھڑا ہو جائے اور چھوٹی ہوئی رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلے الحمد اور سورۃ پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھاتا ہوا اور چھوڑتا ہوا تینوں تکبیریں کہے پھر ہاتھ چھوڑنے کے ساتھ رکوع کرکے دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھے پھر دستور نماز کو ختم کرے یہ پہلی چھوٹی ہوئی رکعت دوسری رکعت کی طرح پڑھی جاتی ہے۔

اور اگر دونوں رکعتیں چھوٹ گئیں اور التحیات کی حالت میں یا پہلے کہ قبل سلام پھیرنے کے شریک ہو گیا تو نماز عید کی معمولی ترکیب کے ساتھ نماز پوری کرے یعنی پہلی رکعت میں الحمد اور سورۃ سے پہلے اور دوسری رکعت الحمد اور سورۃ کے بعد تکبیریں کہی جائیں اور کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور چھوڑے جائینگے جیسا کہ اوپر ترکیب نماز میں عرض کر چکا ہوں۔

اور اگر یہ نماز کسی ایک شخص کی بالکل جاتی رہے یعنی چھوٹ جائے تو بغیر جماعت کے نہیں ہوسکتی ہاں اگر اور چند آدمیوں کو بھی نماز نہیں ملی تو سب ملکر جماعت کے ساتھ پہلی جگہ نماز سے الگ پڑھ سکتے ہیں اور اگر نہیں پڑھی جاسکی تو اس نماز کی قضا نہیں ہے۔ **مسئلہ** عیدگاہ کے اندر قبل نماز عید کے کوئی نفل نماز نہیں پڑھی جاسکتی البتہ فجر کی قضا نماز پڑھنا درست ہے **مسئلہ** بعذر شرعی یا معقول جیسے چاند کی خبر دوپہر کے بعد ملنے کی وجہ سے اگر شوال کی پہلی تاریخ کو عید الفطر کی نماز نہیں ہوسکتی تو دوسرے دن پڑھنا جائز ہے اور عید الضحیٰ کی نماز بغیر عذر کے بھی بارہ تاریخ تک ہوسکتی ہے

خطبہ برادران اسلام! جمعہ کی نماز اور عیدین کی نماز کے واجب ہونے میں اس قدر فرق ہے کہ جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور قبل نماز کے پڑھا جاتا ہے اور عیدین کا خطبہ سنت ہے اور بعد نماز کے پڑھا جاتا ہے لیکن سننا خطبہ کا جس طرح جمعہ میں واجب ہے اسی طرح عیدین میں بھی واجب ہے مذکورہ فرق کے سوا واجبات جمعہ اور عیدین میں کوئی فرق اور نہیں ہے **مسئلہ** جب خطبہ ہونے لگے چاہے اولیٰ ہو یا ثانی بالکل خاموش ہوکر سننا چاہیے کیونکہ خطبہ کا سننا واجب ہے اور بالکل خطبہ ہی کی طرف کان لگائے ہوئے منہ جدھر رہے قطعی بات چیت نہ کرے اور نہ دوسرے بات کرنے والے کو زور سے بول کر منع کرے البتہ اشارہ سے منع کرنے میں مضائقہ نہیں خطبہ پڑھنے والا اگر دور ہے اور اس کی آواز سنائی نہ دیتی ہو جب بھی خاموشی کے ساتھ کان لگائے رہے باتیں نہ کرے اور بغیر خطبہ سنے ہوئے عیدگاہ سے نہ جائے ورنہ واجب ترک ہونے کا گناہ ہوگا۔ **مسئلہ** خطبہ پڑھنے والے کو چاہیے کہ وہ ایسا خطبہ پڑھا کرے کہ جس میں احکام دین اور مسائل نماز عید اور عیدین کے متعلق مسائل ہوں پہلے خطبہ اولیٰ پڑھے پھر درمیان میں بیٹھ جائے اور بقدر تین آیات کے دم لیکر کھڑے ہوکر خطبہ ثانی پڑھکر دعا مانگے۔

ششش عید کے روزے برادران اسلام! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ جس نے رمضان شریف کے پورے روزے رکھے اور اس کے بعد ماہ شوال کے چھ روزے ششش عید کے رکھے گویا اس نے پورے ایک سال کے روزے رکھے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے من جاء بالحسنة فله عشر امثالها یعنی جو ایک نیکی کریگا اس کو دس گنا بدلہ ملیگا چونکہ عربی سال تین سو ساٹھ دن کا مانا گیا ہے لہذا رمضان کے ۳۰ روزوں کو دس سے ضرب دینے سے ۳۰۰ ہوتے ہیں اور ششش عید کے چھ روزوں کو ضرب دینے سے ۶۰ ہوتے ہیں پس اس حساب سے تین سو ساٹھ یعنی پورے سال کے روزوں کا ثواب ہو گیا چونکہ عید الفطر کے دن روزہ رکھنا حرام ہے لہذا ششش عید کے روزے شوال کی دوسری تاریخ سے رکھنا شروع کر دینا چاہیے خواہ مسلسل رکھے یا علیحدہ علیحدہ کرکے شوال کے پورے مہینے میں کبھی کر دے دوسری تاریخ کو شروع ضرور کر دے حضور کا ارشاد ہے کہ جس نے رمضان کے پورے روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوا کہ گویا ابھی اپنی ماں کے پیٹ سے معصوم پیدا ہوا

تعلقات ازدواجی کا نہایت ہی شاندار پروگرام

اسلامی میاں بیوی

ازدواجی تعلقات کے سلسلہ میں یہ سب سے بہتر کتاب ہے اور بہت موثر پیرایہ میں لکھی گئی ہے یہ کتاب میاں اور بیوی دونوں کے پڑھنے کے لائق ہے اور اگر دونوں اس کو اور اس کے پروگرام کو تعلق سے ذہن نشین کرلیں تو پھر اُن کے گھر جنت بن جائیں یہ کتاب مذہبی نقطہ نظر سے لکھی گئی ہے ضخامت ۲۱۲ صفحات اور قیمت صرف ۲ روپیہ محصول ڈاک ۸ ر علاوہ

عورت کی حیثیت عورت پردہ کے مقام عورت یہودیت مجوسیت عیسائیت بدھ مت حیات ازدواجی کی تاریخ ۔ ایک لغتی نظر مختلف ممالک کے رسوم	مناکحت ایک مرد کے لئے ایک عورت عورت کی غلامی کی ابتدا تہذیب ہوا اور عورت عورت کا مغربی احترام عورت اور مسلمان۔ اسلام میں طلاق کی	حیثیت عیسائیت اور اسلامی تہذیب اور طلاق ۔ خلع ۔ پردہ اور حقائق اسلام فیشن کی بلا خیزیاں شباب وحسن کی نفسیات عشق وحسن۔	عشق و محبت کی بے اعتدالیاں ۔ قرآن اور فطرت انسان ۔ اخفائے زینت چار دیواری کا پردہ اور اسلام عہد رسالت اور پردہ آیۃ حجاب کی توضیح	جلباب اوڑھنے کا حکم ۔ مطالبہ قرآنی کی تحریف عورت اور تمدن بے پردگی کے قبیح نتائج عورت کے شرعی اختیارات زوجین کی نا اتفاقی بیوی کی نافرمانی	بدمزاجی کی خانماں سوز عادت ۔ خوش مزاجی کی فائدہ اور میاں ۔ مزاجدانی کا جوہر انتظام خانہ داری تزئین و آرائش فضول خرچی	نیک بیویوں کی محبت شوہر کے لئے ایک لمحہ فکریہ ۔ شوہر کی اطاعت برتاؤ ۔ بیوی کی اطاعت عمل ۔ بیوی کی اطاعت نرمی ۔ بیوی کے جذبات کا احترام ۔	مرد کی کامیابی میں بیوی کا حصہ ۔ ازدواجی زندگی کی قدر و منزلت اسلامی شوہر کی شاہراہ عمل اسلامی بیوی کا دستور العمل بیوی کے متعلق شوہر کے اظہار خیال۔	

زکوٰۃ کا اسلامی نظام

(از جناب ملک محمد عارف صاحب کشمیری بازار لاہور)

اسلام میں صدقات و زکوٰۃ کا جو نظام و طریقہ ہے اس کی نظیر پوری دنیا میں بھی ڈھونڈے نہ مل سکے گی۔ خدائے قدوس نے اپنی ملکیت انسان کے سپرد کرکے اسے پورا اختیار عطا کر دیا ہے کہ وہ جس طرح چاہے اس سے فائدہ اٹھائے اور اپنی حوائج ضروری پورے کرے۔ قدرتاً تمام انسان زمین اور زمین کی اشیاء سے مساوی طور پر مستفید ہونے کے حقدار تھے لیکن معذور اور محتاج افراد اپنی مجبوری و کمزوری کے باعث زمین اور اراضی اشیاء سے استفادہ میں قاصر رہ گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تندرست افراد کے ہاتھ میں معذورین کا حصہ بھی پہنچ گیا۔ دنیا جانتی ہے کہ باعتبار پیدائش و طریق پیدائش و صورت انسانی تمام انسان یکساں ہیں لیکن تغیر فضا تبدل صحبت اور اثر وراثت کے باعث ان کی عقول و صور و قویٰ میں گوناگوں فرق لاحق ہو گئے اور انہی فرقوں نے ان کے اندر مالی امتیازات بھی پیدا کر دیئے اور قوی و سرگرم افراد کو معذورین اور غیر مستعد افراد کے حقوق پر تصرف کا موقع مل گیا۔ ایک قریہ میں چار بڑھئی ہوں اور ان میں ہر ایک اوسطاً پندرہ روپے ماہوار کا کام کرتا ہو تو سب کی مجموعی آمدنی ساٹھ روپیہ ہوگی۔ پانچ سال کے بعد یہ محسوس ہوگا کہ ایک کی آمدنی چالیس روپے ماہوار ہو گئی اور دو کی دس دس روپے رہ گئی اور ایک اندھا ہو کر بیکار ہو گیا۔ گویا چالیس روپے ماہوار پیدا کرنے والا نہ صرف یہ کہ اندھے کے حق پر متصرف ہو گیا بلکہ اس نے دو تندرستوں کی آمدنی سے بھی تہائی تہائی حصہ چھین لیا اس لئے کہ ایک تو بیکار ہی ہو گیا دوسرے دو اتنی سرگرمی و دیانت سے کام نہ کر سکے۔ اب اگر یہ وارنش اور لکڑی کی فروخت کا کام بھی شروع کر دے تو ظاہر ہے کہ اس کی آمد کچھ مدت کے بعد بڑھ کر دو سو روپے ماہوار سے لیکر پانچ چھ سو روپے ماہوار ہو جائیگی اور بہت ممکن ہے کہ ایک مدت بعد یہ کمپنی بھی بنا لے۔ ظاہر ہے کہ ایک اندھا نہ ہو جاتا اور یہ دو بھی اسی سرگرمی عمل سے کام کرتے تو اول الذکر کو امیر اور کمپنی بننے اور ان تینوں کے فطری حقوق پر قابض ہونے کا موقعہ ہرگز نہ ملتا اور اس کی آمدنی بھی پندرہ روپے ماہوار ہی رہتی۔ ایک باپ کے چار بیٹے ہوتے ہیں یہ ضرور ہے کہ کسی سے وہ بہت خوش ہوتا، کسی کو دیکھ کر کڑھتا ہے اور کسی سے عام صورت ہوتی ہے۔ یہ تو ہے سلوک کا معاملہ مگر محبت سب سے برابر ہوتی ہے یہ نہیں کہ وہ کسی کا بھوکا رہنا یا تکلیف میں ہونا گوارا کرلے۔ اسی طرح گو اللہ تعالےٰ اول الذکر کو برابر دیتا اور بڑھاتا چلا جاتا ہے اور دوسرے اپنی کمزوریوں بے عقلیوں اور سست کاریوں اور معذوریوں سے نقصان اٹھا گئے ہیں مگر اسے درد تو سب کا ہے اور سب کے دکھ درد کا خیال رکھتا ہے اسی لئے اس نے مالدار کو حکم دیا ہے کہ چونکہ تمہارے پاس ضرورت سے بہت زیادہ روپیہ ہے اور یہ تم نے ہماری ہی دی ہوئی سرگرمی عقل اور مواقع سے پیدا کیا ہے لہذا اتنا کرو کہ سال بھر میں کمائی کر جو کچھ تمہارے پاس بچے اس میں صرف ۲½ فیصدی ہمارے لئے بطور شکر یہ دولت وقف کر دو اور ہماری طرف سے اسے مستحقین و معذورین کو دو۔ اسی کا نام اسلام نے زکوٰۃ رکھا ہے۔

زکوٰۃ کی اہمیت

زکوٰۃ اسلام میں بجا طور پر اتنی اہم ہے کہ اس کا منکر کافر ہو جاتا ہے اور اس کی سزا قتل کے سوا اور کچھ نہیں۔ تاریخی واقعہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے منکرین زکوٰۃ سے جہاد کیا تھا۔ دنیا میں تو سزا قتل ہے اور آخرت میں ان کی پیشانیاں، پشتیں اور پہلو انہی کی دولت سے داغے جائینگے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمیٰ علیھا فی نار جھنم فتکویٰ بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھٰذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ۔ یعنی جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرکے رکھتے ہیں اور اللہ کے نام پر خرچ نہیں کرتے انہیں بتا دو کہ عقبیٰ میں انہیں سخت عذاب دیا جائیگا۔ اس روز یہ سونا اور چاندی دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائیگا پھر اس سے ان کی پیشانیاں ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائینگی اور کہا جائیگا کہ دیکھو یہی وہ چیزیں ہیں جنہیں تم جمع کرکے رکھتے تھے اب اس جمع کرنے اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے کا مزہ چکھو۔

مسلمانوں میں اس آیت کے نازل ہوتے ہی ایک عام تشویش اور پریشانی پھیل گئی۔ بہت سے تو ایسے تھے جن کے حواس بھی برجا نہ رہے تھے۔ غیر اسلامیوں میں بھی چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں۔ اسلامیوں میں تو فکر و اضطراب کی کوئی انتہا ہی نہ تھی۔ سب حیران و سرگرداں تھے، ڈرے ہوئے تھے، کسی کی ہمت نہ پڑتی تھی کہ وہ دربار رسالت میں حاضر ہو کر کچھ عرض کر سکے۔ آخر حضرت عمرؓ جرأت کرکے بارگاہ رسالت میں پہنچے اور عرض کیا کہ آیت پر عملدرآمد تو بہت مشکل امر ہے۔ مسلمان حیران ہیں کہ کیا کریں اور اس پر کیونکر عمل کیا جائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھبرانے اور پریشان ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ کھانے پینے کے بعد جو کچھ بچے اس میں سے ایک تھوڑی سی رقم اللہ کے نام کی نکال دو۔ اس سے تمہارا مال بھی پاک ہو جائیگا اور حوادث نقصان کی زد سے محفوظ رہے گا۔ زکوٰۃ کے فرض قرار دینے میں اللہ کی بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ دوزخ کی نار کا حق صرف اسی مال پر ہے جو زکوٰۃ دینے کے بعد باقی رہے۔ آخر تم سونے اور چاندی کے خزانے جمع کرکے کرو گے کیا۔ بہتر خزانہ جو انسان جمع کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اسے ایک نیک نفس اور شریف طبیعت مل جائے ایسی کہ جب وہ اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے جب یہ حکم دے فوراً اس کی تعمیل کرے اور جب خاوند باہر چلا جائے تو وہ اس کے گھر اور اس کی آبرو کی پوری حفاظت کرتی رہے۔

حضرت عمرؓ یہ سنکر مطمئن ہو گئے اور مسلمانوں کو بھی سکون ہوا۔ دنیا میں یہ پہلا دن تھا کہ امیر و غریب کو ایک سطح پر لانے کی سعی کی گئی تھی اور دونوں میں گہرے تعلقات قائم ہوئے تھے۔ بہت کم لوگوں کو یہ معلوم ہوگا کہ نماز کی طرح زکوٰۃ کے احکام بھی تدریجی طور پر صادر ہوتے رہے۔ ابتدا میں تو یہ حکم تھا کہ ضرورت سے زیادہ جتنا روپیہ ہو وہ سب مستحقین کو تقسیم کر دو۔ جب

مسلمانوں کی حالت سنبھل گئی تو زکوٰۃ کا حکم نافذ ہوا پھر تو یہ حالت ہو گئی تھی کہ لوگ ڈھونڈتے پھرتے تھے کہ زکوٰۃ دیں کسے ہر شخص مدینہ میں صاحب نصاب ہو گیا تھا جس سے کہا جاتا وہی کہدیتا کہ میں خود صاحب نصاب ہوں۔

فرضیت زکوٰۃ کے اسباب و وجوہ

دنیا میں اسلام سے پیشتر غریب ہونا سب سے بڑی مصیبت تھی ان کی مظلومی حد سے متجاوز ہو چکی تھی زمین و آسمان میں گویا ان کا کوئی حق ہی نہ تھا یہ پیدا ہی اس لئے ہوئے تھے کہ امراء کے اشارۂ چشم و ابرو پر رقص کرتے اور ان کی ہر قسم کی جائز و ناجائز خواہشات و خدمات کو انجام دیتے رہیں امراء نشۂ نخوت و دولت میں سرشار عیش و نشاط میں مست و مدہوش یہی سمجھتے تھے کہ غرباء ہماری غلامی ہی کیلئے پیدا ہوئے ہیں ان کی تخلیق کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ وہ برابر ان کی غلامی کرتے رہیں غرباء کی جماعتیں ڈھور ڈنگر اور گدھوں کے ایک ریوڑ اور ایک گلے سے زیادہ کچھ نہ سمجھی جاتی تھیں نہ انھیں آرام و سکون سے رہنے کا کوئی حق تھا اور نہ اطمینان کے ساتھ کھانے پینے اور سونے کے مستحق سمجھے جاتے تھے۔

امراء ان سے سخت سے سخت کام لیتے گویوں اور بھینسوں کی طرح کام میں لگائے رکھتے کتے بلیوں سے زیادہ حقیر و ذلیل سمجھتے، بیگار لیتے بیٹھ کھواتے دن بھر کام کراتے اور شام کو کچھ اناج ان کی جھولی میں ڈالدیتے کہ وہ اسے پیس پکا کر کھائیں اور بال بچوں کا پیٹ پالیں جب جاہتے اور جسے چاہتے سزا دیتے گھر سے پکڑ بلوا لیتے جبراً کام لیتے اور ان کے ساتھ وحشیانہ سلوک کرتے حالات ایسے تھے کہ غریب ابھر ہی نہ سکتے تھے جو غریب تھے انھیں شبانہ روز کی محنت کے بعد بھی محض اتنی ہی اجرت ملتی تھی کہ یہ اس سے اپنے جسم و جان کی یکجائی کا موٹا جھوٹا سامان فراہم کر سکیں ان کے سنبھلنے اٹھنے اور بڑھنے کے تمام امکانات ختم ہو چکے تھے جو امیر تھے وہ حد سے زیادہ امیر تھے اور جو غریب تھے وہ حد سے زیادہ غریب تھے ظاہر ہے کہ ان حالات میں مساوات انسانی کا کوئی بعید ترین تصور بھی قائم نہ ہو سکتا۔

تاریخ انسانیت میں اسلام نے سب سے پہلے امیروں کی دولت میں باضابطہ طور پر غرباء کا حق قائم کیا اور انھیں کان الناس امۃ واحدۃ اور کل مومن اخوۃ کا درس دیکر اور یہ بتا کر کہ مسلمان خواہ غریب ہوں یا امیر ہو سب بھائی بھائی ہے اور تمام بنی نوع انسان ایک کنبہ برادری کے افراد ہیں ان میں مساوات پیدا کی اور زکوٰۃ کا حقدار انھیں بنایا غریب غرباء محنت مزدوری خدمت و چاکری سے پیٹ تو پال ہی لیتے تھے زکوٰۃ میں یہ حکمت تھی کہ اس سے وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو جائیں ذلت و خواری کی پستیوں سے ابھر کر اوپر آ جائیں اور وہ ایک غیور اور باوقار زندگی بسر کر کے اپنے اندر جوہر انسانیت پیدا کر سکیں۔

زکوٰۃ کی استثنائی شان

آپ آج جیسی حالت اس زمانہ کی نہ سمجھیں پچیس تیس سال پہلے تک ہندوستان ہی کے قصبوں میں غرباء کی یہ حالت تھی کہ مجال نہ تھی کہ وہ امراء و رؤساء کے سامنے نظریں اونچی کر سکیں برابر بیٹھ سکیں وہ دور زمین پر بیٹھتے اوک سے پانی پیتے اور بچی کھچی روکھا گذارہ کرتے اب بھی شہروں سے دور کے قصبات و دیہات میں یہی حال ہے کہ لاکھوں انسان یہ نہیں جانتے کہ سالن کس شے کا نام ہوتا ہے اور ادھر ادھر سے اناج لیا پیسا روٹی پکائی اور چٹنی سے کھالی۔ زمینداروں اور رئیسوں کے سامنے پڑنے سے ڈرتے اور زمینوں پر بیٹھتے ہیں ان حالات میں کیا توقع ہو سکتی تھی کہ یہ دنیا میں کبھی ترقی کر سکیں گے وہ غلام نہ تھے مگر غلامی کرتے تھے انسان تھے مگر ان کی زندگی حیوانوں سے بدتر تھی صدیوں کی اس غلامی نے ان کے غیورانہ اور غیر تمندانہ جذبات کی جڑیں تک اکھاڑ کر پھینک دی تھیں ان میں احساس ترقی باقی ہی نہ رہا تھا اور ان میں کیا آپ جسے ایک عرصہ تک ان حالات میں رکھیں اس کی یہی حالت ہو جائیگی اور اس کے تمام حرکات و سکنات میں دنائت پیدا ہو جائیگی۔

شریف و رذیل یا شریف و کمین دو گروہ قائم ہو گئے تھے اور غرباء کو رذیل و کمین سمجھکر بالعموم ذلت و نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اسلام نے اس تمام خرافات کا خاتمہ کر کے سب کو بھائی بنادیا مسجدوں میں غریب امیر و شریف و رذیل ایک صف میں کھڑے ہو گئے جب نمازوں ہی میں امیر غریب کا کوئی فرق باقی نہ رہا تو عام مجلسوں کا تو ذکر ہی فضول ہے دنیا نے سب سے پہلے یہ نظارہ دربار نبوی میں دیکھا کہ بڑے بڑے سرداران قریش اور حضرت بلال رض و حضرت صہیب و حضرت سلمان برابر برابر بیٹھے ہوئے ہیں نہ امیر غریب پر ذلت کی نگاہ ڈال سکتا ہے اور غریب و غلام کی نگاہ امیر کے سامنے جھکتی ہے اسلام نے تو آئین عالم ہی بدل ڈالا معیار و اصول ہی میں انقلاب پیدا کر دیا پہلے عزت و برتری کا معیار روپیہ تھا اب محض عمل ہو گیا اور اس طرح غریبوں کو امراء سے بھی معزز ہونے کے مواقع مل گئے چنانچہ حضرت بلال کو حضرت عمر فاروق جیسے جلیل القدر فرمانروا صحابی آقا کہتے ہوئے نظر آنے لگے جب مساوات کامل قائم ہو چکی تو انھیں سہارا دیکر آگے بڑھانے کی بھی ضرورت تھی اس کے لئے زکوٰۃ کا نظام قائم ہوا اور اس طرح دونوں میں گونہ تعلق مستقائم ہو گئے اور امراء ایک حد تک غرباء کے شفیق معلم بن گئے جو انھیں ذلت آمیز زندگی کی گردشوں سے نکال کر اور سہارا دیکر متمول و باوقار بنانے پر متعین ہوئے۔

غربت و افلاس وہ چیز ہے جو لاکھ کے انسان کو خاک کر دیتی ہے اور تمام عیوب اس میں پیدا ہو جاتے ہیں اگر غریب مسلمانوں پر بھی تنگدستی غالب رہتی تو یقیناً ان میں حریت نفس اور خودداری کے جذبات پیدا نہ ہو سکتے تھے کسی کے سامنے دست سوال دراز کرتے تو خوشامد و تعلق اور گداگری و دروغگوئی کی پست عادتیں پیدا ہوتیں اس لئے ایسا نظام قائم کیا گیا کہ انھیں مل ہی جائے تنگدستی ہی قائم نہ رہے اور کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا ہی نہ پڑے اسلام کی حکمتیں اور دور اندیشیاں ملاحظہ کیجئے کہ اس نے اسے بھی ایک حد تک رہنے نہ رکھا کہ اس میں بھی ایک گونہ سبکی کا پہلو نکل رہا تھا اس لئے بیت المال قائم کر کے اسے حکومت کے سپرد کر دیا گیا کہ وہ خود زکوٰۃ وصول کر کے مستحقین کو دیا کرے اور ان کے روز ینے اور ماہانے مقرر کر دیئے دنیا کا کوئی مذہب بھی ایسا بتا سکتے

ہو جس نے انسانی جذبات کے نشیب و فراز اور اتار چڑھاؤ کا اتنا لحاظ کیا ہو اور ہر ایسی چیز سے روکا ہو جو غیرت و حیا کے آئینہ کے لئے جزوی ٹھیس بھی ثابت ہو سکتی ہو۔

زکوٰۃ اقربا

ارشاد باری تعالیٰ ہے لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من امن باللہ والیوم الاخر والملئکۃ والکتاب والنبیین واتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتمی والمسکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب۔ یسئلونک ماذا ینفقون قل ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین والیتمی والمسکین وابن السبیل وات ذا القربی حقہ والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیرا وات ذا القربی حقہ والمسکین وابن السبیل ذلک خیر للذین یریدون وجہ اللہ واولئک ھم المفلحون۔ واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتمی

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا ہے کہ یہی نہیں سمجھ لینا کہ مشرق و مغرب کو منہ کرکے نماز پڑھ لینا نیکی ہے بلکہ نیکی یہ ہے کہ اللہ آخرت فرشتوں الہامی کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ اور اللہ کی محبت میں رشتہ داروں یتیموں محتاجوں مسافروں اور سائلوں وغیرہ کو روپیہ پیسہ دیتے رہو خیر خیرات کے طور پر خرچ کرو اس میں سے اپنے رشتہ داروں اور مستحقوں کو دو۔ ان کے ساتھ برابر سلوک کرتے رہو اور دیکھو عزیزوں اور مستحقوں کو ان کے حق پہنچانے میں ذرہ برابر تامل نہ کرو جو لوگ اللہ کی رضامندی اور خوشنودی کے آرزو مند ہیں انہیں ضرور رشتہ داروں وغیرہ کے حقوق انہیں پہنچاتے رہنا چاہئے ان کے حق میں یہی بہتر ہے کہ ان کی فلاح و بہبود اسی سے ہوگی۔

ان تمام آیات میں اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں اور عزیزوں کے حقوق کو مقدم رکھا ہے اللہ تعالیٰ کا صریح حکم ہے کہ زکوٰۃ و خیرات و صدقہ کے طور پر جو کچھ دیا جائے اس میں رشتہ دار مقدم رہیں اور ہر حالت اور ہر صورت میں ان کے حقوق اور ان کی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔

تہذیب جدید اور اقربا

آج دنیا پر مغربی تہذیب مسلط ہے مہذب دنیا میں اعزا کی جو مدد کی بھی جاتی ہے وہ حق کے ذیل میں نہیں بلکہ خیرات کے سلسلہ میں جو فرض و ضروری نہیں حق تو ایک طرف رہا تہذیب جدید ماں باپ بہن بھائی اور چچا ماموں سے آگے کسی رشتہ ہی کو تسلیم نہیں کرتی اور وہ بھی برائے نام مسلمہ شریعت پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ لوگ رشتہ داروں کی مدد کرکے انہیں سست بنا دیتے ہیں کنبہ میں ایک شخص خوشحال ہوا تو اچھے خاصے تندرست رشتہ دار اس کی کمائی میں حصہ لگا لیتے ہیں بیشک تندرستوں اور کاہلوں کی امداد گونہ افراط ہے لیکن آخر اس تفریط کو کس نام سے موسوم کیا جائیگا کہ اپنے رشتہ داروں سے کوئی واسطہ ہی نہ رکھا جائے ایک ہی شہر اور ایک ہی محلہ اور اکثر زیر دیوار رہتے ہوئے بھی ان کے درد دکھ کی خبر نہ رکھی جائے انہیں بحالت معذوری و محتاجی خیرات خانوں اور محتاج خانوں اور ہسپتالوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہماری اپنی کمائی ہوئی دولت ہماری ضرورتوں سے بچ رہے تو

آسے ہم بانٹ کیوں دیں لیکن آخر اس کے بند و مقفل رکھنے سے بھی کیا فائدہ ہو۔ بند خزانہ تو اینٹوں اور پتھروں سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہماری اپنی کمائی ہے اس میں دوسروں کا حق کیا ہے ہمیں اختیار ہے کہ اسے جس طرح چاہیں خرچ کریں۔ اس طرح تو پھر کوئی گناہ بھی گناہ نہیں رہے گا ایک زانی بھی یہی کہہ سکتا ہے اور عیاش بھی قمار باز بھی بدنگاہ بھی جان تو ہماری ہے مگر ہمیں اس کے کھونے کا بھی حق حاصل نہیں یہ صحت و دولت کے کھونے کا کسی کو کیا حق ہے یہ سب لغو باتیں ہیں۔ اسلام جان و مال و صحت کی اضاعت کو حرام قرار دیتا ہے پھر وہ یہی نہیں کہتا کہ آپ جائز ضرورتیں پوری نہ کریں یا اپنی بچی ہوئی تمام دولت بانٹ دیں نہ تو صرف چالیسواں حصہ مانگتا ہے اور آپ کی قوم کی ضروریات کے لئے مانگتا ہے کہ قوم ہی سے فرد کی عزت ہے۔

حقوق ذوی القربیٰ کی اہمیت

حقوق ذوی القربیٰ کی اللہ اور اس کے رسول نے بہت اور حد درجہ تاکید کی ہے اسلام نے ایسا کوئی حکم ہی صادر نہیں کیا جس میں تمدنی و معاشری حقوق کو ملحوظ نہ رکھا ہو اور معاشرت و تمدن کی بنا جلب منفعت اور دفع مضرت پر قائم کی گئی ہے اس لئے ان ہر دو امور میں امداد و استمداد کا سلسلہ جتنا زیادہ محکم و استوار ہوگا اسی قدر لوازم تمدن و معاشرت کو اچھی طرح نصیب ہوگا اسی نقطۂ نظر سے اسلام نے ذوی القربیٰ پر خاص زور دیا ہے اور اس کا نام صلہ رحمی رکھا ہے اللہ فرماتا ہے کہ میرے اسم رحمٰن و رحیم کا ایک مادہ ہے پس جو شخص صلہ رحم کو ملحوظ رکھیگا وہ میرے ساتھ اپنے تعلقات قائم کریگا اور جو انہیں قطع کریگا وہ مجھ سے بھی قطع ہو جائے گا۔

حضور سرکار دو عالم نے فرمایا ہے کہ جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی یادگار زیادہ قائم رہے فراخ روزی ملے تو اسے رشتہ داروں سے تعلقات قائم رکھنے چاہئیں آپ سے پوچھا گیا کہ سب سے بہتر انسان کون ہے فرمایا کہ جو صلہ رحم کو زیادہ ملحوظ رکھے پھر فرمایا کہ جس عبادت کا ثواب سب سے جلد عطا ہوتا ہے وہ عبادت صلہ رحم ہے اس سے دولت و خوشحالی بڑھتی ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ مساکین کو صدقہ دینے کا ثواب ایک درجہ ہے اور اپنے رشتہ داروں کو دینا دو درجہ اور دوہرا ثواب ملتا ہے۔

حضرت ابو طلحہ نے اپنے ایک شاداب اور بہترین باغ کو صدقہ میں دینا چاہا تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ ابو طلحہ بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنے اسی قریبی رشتہ دار کو دیا جائے جس کے ساتھ دشمنی و عداوت ہو۔

ایک اور حدیث بھی اسی مضمون کی ہے کہ بہترین فضیلت انسان کے لئے یہ ہے کہ وہ اس شخص سے ملے جس سے قطع تعلق کر چکا ہو اور اس شخص کو دے جسے اس نے محروم رکھا ہو اور جس نے اس پر ظلم کیا اس سے درگذر کر جائے حضرت عمر فاروق نے تو اپنے تمام گورنروں اور افسروں کو تاکیدی فرمان دے دیئے تھے کہ تم سب اپنے حیطۂ اثر و علاقہ میں رشتہ داروں کو حکم دو کہ وہ باہم ملیں جلیں اور تعلقات قائم رکھیں۔

تعلق اقربا اور مسلمان

مسلمانوں کی بدبختی ملاحظہ ہو کہ قرآن و حدیث میں اللہ اور اس کے رسول

نے زکوٰۃ و احسان میں جنھیں مقدم رکھا ہے انہی کو نہ بھولے بلکہ بالکل فراموش کئے ہیں سب کو دیں گے مگر انھیں کو نہ دیں گے سب ملیں گے انہی سے نہ ملیں گے سب کے لئے اچھے ہوں گے انھیں کے لئے برے ہوں گے صحیح حدیث ہے جو بخاری و مسلم میں موجود ہے کہ وہ جو شخص قرابت کا لحاظ نہیں کرتا اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کرتا ہے وہ جنت میں داخل نہ ہوگا؟ اسی کیساتھ حضرت عمر فاروق کے تاکیدی احکام اور حضرت ابوطلحہ والی حدیث کو ملاکر پڑھو اور پھر غور کرو کہ آجکل کے مسلمانوں میں کتنے افراد جنت کے اہل ہیں سوائے تعلق قرابت قائم رکھنے کا حکم دیں اور فرمائیں کہ قاطع الرحم کو خدا چھوڑ دیتا ہے اور مسلمان بالکل اس کے خلاف عمل کریں یہ صریح بغاوت لعن الدین اور انتہائی معصیت نہیں تو کیا ہے۔

پنجاب میں ہمنے دیکھا ہے کہ ہر خاندان میں عداوتیں ہیں اور رشتہ داروں کے لئے زبان رد شریکے کا لفظ ہے جس کے معنے ہیں ساتھ اس نے بھی کہا کہ بھائی ہم غیر کا احسان لے لیں گے شریکے کا نہ لیں گے غیر سے مل لیں گے ان سے نہ ملیں گے اور پنجاب پر کیا منحصر ہے ہندوستان بھر کے مسلم خاندانوں پر یہی بات مسلط ہے جس کی انتہا یہ ہے کہ مسلمانوں میں دو الا قارب کالعقارب کی ضرب المثل مشہور ہو گئی ہے یعنی رشتہ دار تو مثل بچھو کے ہیں جو لامحالہ ڈنک مارتے ہیں جب یہ حالت ہے اور مسلمان ہوتے ہوئے تعلیمات اسلامی کی موجودگی میں یہ حالت ہے تو پھر مسلمانوں کو اپنی بدقسمتیوں کا کیا شکوہ ہو خدا و رسول کو ناراض اور شتہ حل کرکے کوئی قوم بھی پھول پھل نہیں سکتی اس ملک میں ہندو پارسی اور سکھ بھی بستے ہیں مگر ان میں یہ بات بہت ہی کم نظر آتی ہے نہیں جسے ہم کافر و مشرک و بیدین کہتے ہیں وہ تو گویا بڑی حد تک اسلامی تعلیم پر

عامل ہیں اور جو مسلمان کہلاتے ہیں خود کو جنت کا وارث سمجھتے ہیں ان کی حالت دنیا میں سب سے بدتر ہے مسلمانو! زندگی کا کوئی اعتبار نہیں آخر ایک روز مرنا اور خدا کو منہ دکھانا ہے ہمیشہ تو دنیا میں رہو گے نہیں سنبھلو اور ہمارا ہو ہزار بار کہا جا چکا ہے کہ ہم مسلمانوں پر سارا وبال اسی کا ہے کہ وہ مذہب کو بھلا بیٹھے۔ کاش مسلمان اب بھی سمجھیں توبہ کریں اور رشتہ داروں کے ساتھ احسان و امداد پر آمادہ ہوں۔

زمانہ حال اور زکوٰۃ

اصرار ہے تو فرض زکوٰۃ نکالو اور اس میں سب سے پہلے اپنے غریب رشتہ دار کا حق سمجھو اور اس کے بعد دوسروں کا اگر مسلمان زکوٰۃ کے حکم پر کاربند ہو جائیں تو ان کا ضعف افلاس تو اسی سے ختم ہو جائے بہت کم خاندان ایسے ہیں جنھیں ایک دو خوشحال اور مستطیع افراد نہ ہوں بعض خاندانوں میں تو ان کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے اگر یہ بالالتزام زکوٰۃ دیتے رہیں تو ان کے خاندان کے قریب قریب تمام اعزہ ان کی امداد سے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو کر خاندان کی شہرت کو چار چاند لگا سکتے ہیں اس سے ایک طرف تو غربا کو امداد ملیگی اور دوسری طرف اس کی قوت میں بھی اضافہ ہو جائیگا کہ یہ سب اس کی ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں گے یاد رکھئے خون بہر نوع پانی سے گاڑھا ہوتا ہے جو ہمدردی اپنے قریب اعزا کر سکتے ہیں وہ ہرگز غیر نہیں کر سکتے اس سے دنیوی بھی فائدہ ہے اور آخرت میں بھی انسان سب کچھ یہیں چھوڑ کر چلا جاتا ہے اس لئے فرصت کو غنیمت جانو اور جو کچھ کر سکتے ہو کر جاؤ کہ اسی میں تمہاری فلاح و بہبود کا راز مضمر ہے۔

آپ کو غصہ کیوں آتا ہے

اس لیئے کہ آپ کا دماغ بھوکا رہتا ہے

کیونکہ آپ دماغ کو ہر وقت سوچنے اور لکھنے اور بولنے میں مصروف رکھتے ہیں، اور اس کو بیداری کی حالت میں اتنا وقت نہیں دیتے کہ وہ معدہ کی غذا کو ٹھیک ہضم کرنے کا علم دیکھے اور اس غذا سے اپنے لیئے جوہر حاصل کرکے اپنا پیٹ بھر سکے، لہٰذا آپ کو غصہ آتا رہتا ہے اور معمولی معمولی باتیں آپ کو بری معلوم ہوتی ہیں۔

طبی کمپنی دہلی نے انسان کی اس بڑی ضرورت کو محسوس کرکے بڑے غور کے بعد

دماغ کی غذا

ایجاد کی ہے، جو طبی تحقیقات کی موجب دماغ کو بے حد مرغوب ہے۔ اور وہ بادام کا روغن اور کاہو کا روغن ہے جسمیں فاسفورس بھی شریک کیا گیا ہے۔ اس کو اگر رات کو سوتے وقت سر پر مل لیا جائے تو دماغ کا پیٹ بھر جائے گا۔ اور اسمیں اتنی طاقت پیدا ہو جائے گی، کہ آپ کو غصہ ہی نہیں آئے گا۔ اور آپ دوگنی بلکہ چوگنی دماغی محنت کرنے لگیں گے۔

تجربہ کے لیئے صرف ایک شیشی منگا کر دیکھیے، جسمیں دو اونس یعنی ۵ تولہ تیل ہوتا ہے، خوشبودار ہے۔ رات دن میں جب چاہیے مل سکتے ہیں، فائدہ ہو تو اور منگائیے، ورنہ سب سے کہدیجیے، کہ طبی کمپنی دہلی کے اشتہار غلط ہوتے ہیں اور فائدہ ہو تو دوستوں کو اسکے خریدنے پر آمادہ کیجیے

دو اونس کی شیشی، قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصول طبی کمپنی دہلی یا اس کے ایجنٹوں سے خریدیے منیجر طبی کمپنی دہلی

نکاتِ زکات

(از جناب مولانا احمد صاحب ایم اے صدر ریاض توحید دہلی)

وکل انسان الزمنہ طئرہ فی عنقہ ونخرج لہ یوم القیمۃ کتابا یلقہ منشورا ۔ ومن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا۔

اور ہر آدمی کے بُرے کام ہمنے اسکی گردن سے لگا دیئے اور قیامت کیلئے دن ہم اس کیلئے اسکا اعمالنامہ نکالکر دکھائینگے اور جو کوئی اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا بلکہ اندھا اور گمراہ۔

(سورہ بنی اسرائیل)

آیات مندرجہ بالا میں دنیا و آخرت کا تعلق واضح کیا گیا ہے جو اسلام کی جملہ تعلیمات کی روح ہے حیات اخروی ہماری موجودہ زندگی کے سلسلے میں شامل ہے اور جنت و دوزخ ہمارے نیک و بد اعمال کے پرتو ہیں اسلام ایک عالمگیر بنیاد عمل کا نام ہے بعض دیگر مذاہب کی طرح یہ محض چند عقائد کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں انسان کی رہنمائی کرتا ہوا اسکے تمام اصول جو قرآن و حدیث میں مدون ہیں فطرت انسانی کے مطابق ہر حالت، ہر زمانے، ہر ملک و ملت میں ہر اعلیٰ و ادنیٰ بشر کے لئے یکساں قابل عمل ہیں اور یہی ہمہ گیری اس کے منجانب اللہ ہونے کی سب سے روشن دلیل ہے۔

علمی نقطۂ نظر سے اسلام کے چار ارکان ہیں نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور حج ہر مسلم پر جس طرح اپنے خالق کے حقوق ہیں اسی طرح نوع انسان کے ایک فرد ہونے کی حیثیت سے اس پر چند فرائض عائد ہوتے ہیں جو حقوق العباد کہلاتے ہیں۔ نماز روزہ اور حج حقوق اللہ میں شمار کئے جاتے ہیں حقوق العباد میں زکات سب سے اہم ہے ہر مذہب نے اپنے متبعین کو خیرات کی تعلیم دی ہے لیکن اسلام کی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے بخلاف دیگر مذاہب کے خیرات کی تاکید پر اکتفا کرنے اور دینے والے کی مرضی پر منحصر کرنے کی بجائے اس کی ایک مقدار معینہ فرض کر دی اور اس کیلئے قوانین مقرر کئے

لفظ زکات (زکوٰۃ) مشتق ہے زکا سے جس کے معنے ہیں بڑھنا یا پاک ہونا مثلاً:۔

یایحیی خذ الکتب بقوۃ و اتینہ الحکم صبیا و حنانا من لدنا وزکوۃ و کان تقیا (مریم)

اے یحییٰ اٹھا لے کتاب زور سے اور دی ہم نے اس کو حکمت لڑکپن میں اور ہمنے اس کو اپنی طرف سے شوق دیا اور پاکیزگی اور وہ پرہیزگار رہتا۔

اسلام نے زکات کی جو طریقہ بتایا ہے اس سے قوم و ملت کا تزکیہ اور نشو و نما ہوتا ہے جیسا کہ اس مقالہ میں ثابت کیا جائے گا۔

زکات کی فرضیت

زکات اسلام کا چوتھا رکن اور سب سے بڑی مالی عبادت ہے اس کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر اکثر نماز کے ساتھ ساتھ کیا گیا ہے مثلاً:۔

لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من امن باللہ والیوم الاخر والملئکۃ والکتاب والنبیین واتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتمی والمسکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ۔

نیکی یہی نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق اور مغرب کی طرف کرو بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر اور خرچ کرے مال اسکی محبت میں قرابتداروں یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں پر اور گردنیں آزاد کرنے میں اور قائم کرے نماز اور دے زکات۔

فان تابوا واقاموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ فخلوا سبیلھم (سورہ توبہ)

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے قائم کی نماز اور دی زکوٰۃ ان کو اپنے رب کی طرف سے اجر ملیگا

ذیل کی آیتوں میں زکات کو اخوت اسلامیہ کا امتیاز خصوصی قرار دیا گیا ہے:۔

فان تابوا واقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ فاخوانکم فی الدین (التوبہ)

پس اگر توبہ کریں اور قائم کریں نماز اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

یعنی کوئی ذی استطاعت شخص اپنے مال کا ایک حصہ خیرات کئے بغیر اسلامی برادری کا رکن نہیں بن سکتا چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے ان لوگوں کے خلاف جہاد کیا جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے۔

یہ امر قابل لحاظ ہے کہ اس جگہ انجیل کی طرح یہ نہیں کہا گیا کہ دولتمند آدمی جب تک اونٹ کو سوئی کے ناکے سے نہ گزارے گا آسمانی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکے گا ایسا حکم خلاف فطرت ناقابل عمل اور عالمگیر مذہب کے منافی ہے مسیحیت اور اسلام کا فرق سمجھنے کیلئے یہی ایک اشارہ کافی ہے اسلامی برادری میں شامل ہونے کے لئے اس قسم کی کوئی شرط مقرر نہیں کی گئی۔

علاوہ ازیں کلام اللہ میں جابجا تقریباً ڈیڑھ سو مرتبہ خیرات کی تاکید کی گئی ہے۔

الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنھم ینفقون

(متقی وہ ہیں) جو یقین کرتے ہیں بے دیکھے اور قائم کرتے ہیں نماز اور ہمارے دیئے میں سے خرچ کرتے ہیں

ما انفقتم من نفقۃ او نذرتم من نذر فان اللہ یعلمہ

جو خیرات تم دو گے یا جو منت قبول کرو گے وہ اللہ کو معلوم ہے۔

احادیث میں زکوٰۃ کے احکام بکثرت منقول ہیں:۔

"یعنی ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ کو یمن کی طرف روانہ کیا اور فرمایا کہ لوگوں کو تعلیم دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس کا رسول ہوں اگر وہ اس کو قبول کریں تو ان کو بتاؤ

کہ اللہ نے ایک دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس کو قبول کریں تو ان کو بتاؤ کہ اللہ نے ان پر ان کے مال میں سے صدقہ فرض کیا ہے جو دولتمندوں سے لیا جائے اور غرباء کو دیا جائے (بخاری و نسائی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی عامل زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے تمہارے پاس آئے تو تم کو چاہیئے کہ اُسے راضی کرکے واپس کرو (مسلم)

خیرات کی دو قسمیں ہیں ایک زکوٰۃ جس کی ایک مقدار معینہ ہر صاحب نصاب پر فرض ہے دوسرے صدقہ جو غیر معین اور دینے والے کی خوشی پر موقوف ہے۔ اس میں یتیم و مسکین کو کھانا کھلانا غلام آزاد کرنا یہاں تک کہ کلمۂ خیر کرنا بھی شامل ہے۔

وما ادرٰک ما العقبۃ فک رقبۃ او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ یتیما ذا مقربۃ او مسکینا ذا متربۃ	اور تو کیا سمجھا کہ وہ گھاٹی کیا ہے گردن کا آزاد کرنا یا کھلانا بھوک کے دن یتیم کو جو رشتہ دار ہو یا محتاج کو جو خاک میں لوٹتا ہو۔

غریب سے غریب آدمی بھی بقدر وسعت صدقہ دے سکتا ہے۔

زکوٰۃ نہ دینے کی وعید

جو شخص زکوٰۃ باوجود استطاعت رکھنے کے ادا نہ کرے اس کے لئے قرآن مجید و احادیث میں سخت وعید آئی ہے۔

انفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ	اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو۔
والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمی ... جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون۔	اور جو لوگ جمع رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور نہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے پس ان کو دردناک عذاب کی خبر سنا دو جس روز آگ لگائی جائے گی اس پر دوزخ کی پھر داغیں گے اس سے ان کے ماتھے اور پہلو اور پیٹھیں یہ ہے جو تم گاڑ رکھتے تھے اپنے واسطے اب مزہ چکھو اپنے جمع کئے ہوئے کا"

جس مال پر زکوٰۃ دیدی جائے وہ کنز کے حکم میں نہیں آتا۔ صحیح بخاری میں ابوہریرہ سے مروی ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالےٰ نے مالدار کیا اور اس نے زکوٰۃ نہ دی تو وہ مال اژدہا بنا کر اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔

زکوٰۃ اور صدقہ دینے میں جلدی کرنی چاہیئے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے موت کے وقت جو خیرات کی جاتی ہے وہ قبول نہیں ہوتی کیونکہ اس وقت وہ لامحالہ دوسروں کے تصرف میں چلی جاتی ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے

یا ایھا الذین امنوا انفقوا مما رزقنٰکم من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیہ ولا خلۃ ولا شفاعۃ	اے ایمان والو ہمارے دئیے میں سے خرچ کرو اس دن سے پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہے نہ دوستی نہ سفارش۔

حدیث میں ہے لان یتصدق المرء فی حیوتہ بدرھم خیر لہ من ان یتصدق بمائۃ عند موتہ (ابوداؤد)

یعنی زندگی میں بحالت صحت ایک درم خیرات کرنا موت کے وقت ایک سو درم خیرات کرنے سے بہتر ہے۔

زکوٰۃ کا مقصد

حدیث شریف میں زکوٰۃ کی غرض یہ بیان کی گئی ہے تؤخذ من اغنیاءھم وترد الی فقراءھم یعنی زکوٰۃ کا روپیہ دولتمندوں سے مفلسوں میں منتقل کیا جائے۔" اس مختصر فقرہ میں سرور کائنات صلعم نے حقیقی اشتراکیت کے نکات و معارف کا دریا بہایا ہے کہ روئے زمین کے تمام بنی آدم تاقیام قیامت اس سے بخوبی سیراب ہو سکتے ہیں آغاز عالم سے انسانوں کا ایک گروہ افلاس میں مبتلا رہا ہے لیکن ہمدردی تقاضائے انسانیت ہے اس لئے حکماء کی ایک جماعت نے امیر و غریب کے اس امتیاز کو اول الذکر کے جور و استبداد پر محمول کرکے اس کے خلاف احتجاج کیا افلاطون اور ارسطو نے اس خرابی کے انسداد کے لئے قوانین وضع کئے جو عوام کی خود غرضی کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکے بعد ازاں یونان و روما کے دیگر حکماء نے اس کی اصلاح کرنی چاہی مگر ان کا بھی وہی انجام رہا متاخرین میں روسو۔ کارل مارکس کرو پوٹکن اور لینن خصوصیت سے قابل ذکر ہیں انہوں نے اشتراکیت کے موضوع پر کتابیں تصنیف کیں اور حتی الوسع اپنے خیالات کو عملی جامہ بھی پہنایا لیکن جرمنی اور روس میں ان کی سرگرمیوں کا جو حشر ہو رہا ہے وہ ظاہر ہے۔

اسلام اور اشتراکیت

حکماء متقدمین و متاخرین جس پیچیدہ عقدے کو سمجھ بھی نہ سکے اس کو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل ایک امی عربی نے سلجھایا تھا۔ روسو۔ سائمن۔ بل اووِن۔ مارکس وغیرہم کے نزدیک اشتراکیت کی بنیاد حریت اخوت اور مساوات پر ہے اسلام نے اب سے تیرہ صدی قبل دنیا کو انہی اصول کی تعلیم دی تھی اور قرآن مجید نے "انما المومنون اخوۃ" کہکر تمام امتیازات یکقلم موقوف کر دیے اور شاہ و گدا کو دوش بدوش ایک سطح پر لا کھڑا کیا۔

یا ایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثیٰ وجعلنٰکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم	اے انسانو! ہم نے تم کو ایک نر اور ایک مادہ سے پیدا کیا اور تم کو خاندانوں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو اللہ کے نزدیک تم میں سے وہی زیادہ بزرگ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

اس آیت کی رو سے تمام انسان ایک خاندان ہیں جس میں امیر و غریب صغیر و کبیر۔ قوم۔ رنگ اور نسل کا کوئی امتیاز ملحوظ نہیں رکھا جاتا شرافت اور بزرگی کا معیار صرف تقویٰ ہے سب کے حقوق مساوی ہیں کسی کو دوسرے کے حقوق غصب کرنے کا اختیار نہیں ہے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جب تک اس کا بھائی اس کے ہاتھ اور زبان سے محفوظ نہ رہے اس برادری میں جو شخص دوسرے کی حق تلفی کرتا ہے خدا کا منکر سمجھا جاتا ہے۔

یہ محض زبانی اور اصولی تعلیم نہیں تھی بلکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کو عملی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا فاروق اعظم کے اشتراکی طرز حکومت کی نظیر آج تک نہیں مل سکی

آپ کے عہد مبارک میں ہر مرتبے اور حیثیت کے مسلمان ایک نظر سے دیکھے جاتے تھے کسی بڑے سے بڑے عہدہ دار کو بھی کوئی گرانقدر تنخواہ نہیں ملتی تھی اور کسی کے ساتھ کوئی رعایت روا نہیں رکھی جاتی تھی قانون کی پابندی ہر شخص پر یکساں واجب تھی کوئی طاقتور آدمی کسی کمزور پر دست درازی نہیں کرسکتا تھا اگر ایک بادشاہ بھی کسی کے ساتھ بیجا سلوک کرتا تھا تو قانونی سزا کا مستوجب ہوتا تھا اس سلسلہ میں شاہ جبلہ کا مشہور ہے

جملہ سیاسی امور مسلمانوں کے مشورہ سے انجام پاتے تھے اور خلیفہ وقت بھی اپنے ذاتی اجتہاد سے جمہور کے خلاف کوئی حکم نافذ نہیں کرسکتا تھا مجلس شوریٰ میں امیر و غریب کی رائے برابر مانی جاتی تھی بلکہ اگر خلیفہ بھی کوئی غلطی کرتا تھا تو ایک ادنیٰ مسلمان یا ایک بڑھیا اس کو تنبیہ کرنے کا حق رکھتی تھی جس مسئلے میں باہم نزاع ہوتی تھی اس کا فیصلہ کتاب و سنت کی روشنی میں ہوتا تھا مسلمانوں کا احکم الحاکمین اللہ تعالیٰ تھا اور خلیفہ وقت اس کا نائب اور گماشتہ تھا زمین کسی خاص شخص کی ملکیت نہ تھی اگر کوئی کاشتکار کچھ عرصہ کے لئے اپنی زمین چھوڑ کر چلا جاتا تھا تو اس کا ہمسایہ اس کی بجائے کاشت کرسکتا تھا۔

باہمی محبت و ہمدردی کا جذبہ پیدا کرنے اور تجارت، محنت اور کفایت شعاری کو فروغ دینے اور سرمایہ داری کا قلع قمع کرنے کی غرض سے اسلام نے سود کی ممانعت کی اور ساتھ ہی تجارت کی ترغیب دی اور ہر قسم کا جوا حرام کیا گیا کیونکہ اس میں نفع و نقصان کا انحصار اتفاق پر ہے اور ایک شخص دوسرے کے رنج کے بغیر محنت کے دولت حاصل کرلیتا ہے ہر کام کی اجارہ داری ممنوع قرار دی گئی رسول اللہ صلعم نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی ہے جو آئندہ گراں قیمت پر فروخت کرنے کی نیت سے غلہ جمع کرتے ہیں۔ خلفائے راشدین کے زمانہ میں زکوٰۃ کا تمام روپیہ بیت المال میں جمع کیا جاتا تھا اور اس سے ضعیفوں، محتاجوں اور مسکینوں کی امداد کی جاتی تھی جو سپاہی جہاد میں شہید ہوتے تھے ان کے پسماندہ اہل و عیال کو وظیفہ دیا جاتا تھا تعلیم عام اور مفت تھی۔

اسلام کا قانون وراثت دنیا کے لئے ایک نمونہ ہے اس کی رو سے متوفی کا ترکہ اس کے متعدد قرابتداروں میں تقسیم ہو جاتا ہے اور نسلاً بعد نسل یہ سلسلہ جاری رہتا ہے بعض کوتاہ اندیش اس شاندار اصول کو مسلمانوں کی پستی اور افلاس کا موجب خیال کرتے ہیں لیکن ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اسلام آدمی کو دولت پر مقدم رکھتا ہے وہ کئی آدمیوں کو ان کے حقوق سے محروم کرکے ایک شخص کو ضرورت سے زیادہ دولتمند بنانا نہیں چاہتا اس کے نزدیک دولت مقصود بالذات نہیں بلکہ ایک ذریعہ ہے دس آدمیوں کا حسب ضرورت آسودہ ہونا اس سے بہتر ہے کہ ان میں سے ایک تو بہت مالدار ہو اور باقی نان شبینہ کو محتاج ایک شخص کسی قومی ادارہ کے لئے اپنی تمام جائداد وقف کرسکتا ہے مگر عموماً اپنے مال کے تہائی حصے سے زیادہ کے لئے وصیت نہیں کرسکتا اسی سلسلہ میں زکوٰۃ فرض کی گئی ان تمام قواعد و ضوابط کا منشا اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ امراء و غرباء کے مابین توازن قائم رکھا جائے اور دولت کا ایک حصہ مؤخر الذکر کے پاس پہنچتا رہے۔

مغربی اشتراکیت کے نقائص

افلاطون، ارسطو، روسو، کارل مارکس وغیرہ نے اپنی اشتراکیت میں کسی شخص کو ذاتی ملکیت کا حق نہیں دیا افلاطون نے تو یہ قیامت کردی کہ اہل و عیال کو بھی مشترک قرار دے دیا۔ مغربی اشتراکیوں کی رائے ہے کہ تمام مال حکومت کی ملکیت ہو اور وہ اپنی طرف سے مساوی طور پر ہر شخص کی معاش کا انتظام کرے اس اصول کا ناقابل عمل ہونا ظاہر ہے اور اگر بالفرض اس پر عمل کیا جائے تو نظام عالم درہم برہم ہو جائے اور تجارت و صنعت و حرفت کی سرد بازاری ہو جائے اور کوئی شخص کسی کام میں پوری دلچسپی نہ لے کیونکہ اس صورت میں لائق اور نالائق میں کوئی امتیاز نہیں رہ سکتا اسی اصول نے مغربی اشتراکیت کو بہت کچھ بدنام اور ناکام کیا ہے بس مونے دیا۔ اسلامی اشتراکیت اور مغربی اشتراکیت میں بہت بڑا فرق یہی ہے اسلام نے ہر شخص کی ذاتی ملکیت کا حق تسلیم کیا ہے لیکن ساتھ ہی امراء پر غرباء کے متعدد حقوق مقرر کردیئے ہیں یہی اس عقدے کا واحد حل ہے۔

کارل مارکس اور لینن کی اشتراکیت کا ایک جزو لامذہبیت ہے یہی مغربی اشتراکیت کی ناکامی کا ایک بڑا سبب ہے کیونکہ لامذہبیت اور دہریت خود غرضی اور استبداد کی جڑ ہیں جو شخص حشر و نشر اور حیات بعد ممات کا قائل نہ ہو اس سے کسی قسم کی ایثار و قربانی کی توقع رکھنا عبث ہے اسلام نے اس امر عقیدت پر زور دیا ہے وکل انسان الزمنٰہ طائرہ فی عنقہ و نخرج لہ یوم القیٰمۃ کتابا یلقٰہ منشورا ۵ اقرأ کتابک کفیٰ بنفسک الیوم علیک حسیبا (بنی اسرائیل)

درحقیقت مغربی اشتراکیوں کے پیش نظر صرف عیسائی مذہب تھا جس سے ان کی روحانی اور دنیوی ضروریات پوری نہیں ہوتی تھیں انہوں نے مذہب کو محض مسیحیت کا مترادف سمجھ کر سرے سے مذہب کا انکار کردیا اگر وہ اسلام کی طرف متوجہ ہوتے تو اس سے یقیناً خاطر خواہ تسکین حاصل کرتے۔

حرمت سوال

فرقہ انفرادیہ کا اعتراض

مغرب میں فرقہ اشتراکیہ کے بالمقابل ایک فرقہ انفرادیہ بھی ہے جس کی رائے ہے کہ ہر فرد کو اس کے حال پر چھوڑ دینا چاہیئے دنیا صرف زبردست کیلئے ہے کمزور کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے جو شخص کسی کمزور کی مدد کرتا ہے وہ قوم میں کمزوروں کی تعداد بڑھانے کا مرتکب ہوتا ہے کیونکہ اس طرح انکی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور ان کا وجود باقی رہتا ہے پس قوم کی فلاح و بہبود اسی میں ہے کہ نااہلوں کی دستگیری نہ کی جائے اور ان کو جلد از جلد فنا ہونے دیا جائے اس فرقہ کا سب سے بڑا مشہور نمایندہ ہربرٹ اسپنسر تھا۔

اس فرقہ کا اعتراض ہے کہ اسلام نے زکوٰۃ اور خیرات وغیرہ کی تعلیم دیکر بیکاری میں اضافہ کیا اور لوگوں کو بھیک مانگنے کی ترغیب دی۔

یہ اعتراض ناواقفی پر مبنی ہے اسلام میں کسب کی بڑی فضیلت ہے چنانچہ

کہا گیا ہے کہ مزدور اللہ کا دوست ہے۔ اور مزدور کو اس کے پسینے کے خشک ہونے سے پہلے مزدوری دینی چاہیئے مندرجہ ذیل آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ در بدر بھیک مانگنے کو کس قدر ناپسند کیا گیا ہے۔

للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبهم الجاهل اغنیاء من التعفف تعرفهم بسیماهم لا یسئلون الناس الحافا (البقرہ)

خیرات ان مفلسوں کے لئے ہے جو اللہ کی راہ میں رک گئے اور ملک میں چل پھر نہیں سکتے ناواقف آدمی ان کے سوال نہ کرنے سے ان کو غنی خیال کرنے لگتا ہے تو ان کو ان کے تیلنزے سے پہچان لیگا وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے

حرمت سوال کے بارہ میں احادیث بکثرت منقول ہیں امام بخاری کی روایت ہے باب قول اللہ تعالیٰ لا یسئلون الناس الحافا وکم الغنی وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یجد غنی یغنیہ۔ للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ۔ حدثنا حجاج بن منہال قال حدثنا شعبۃ قال اخبرنی محمد بن زیاد قال سمعت ابا ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین الذی تردہ الاکلۃ والاکلتان ولکن المسکین الذی لیس لہ غنی ویستحیی او لا یسئل الناس الحافا یعنی نبی صلعم نے فرمایا کہ مسکین وہ نہیں ہے جو بھیک مانگتا پھرے بلکہ مسکین وہ ہے جو محتاج اور غیرت مند ہو یا لوگوں سے لپٹ کر سوال نہ کرتا ہو۔

حدثنا یحیی ابن بکیر قال حدثنا اللیث عن عبید اللہ بن ابی جعفر قال سمعت حمزۃ بن عبد اللہ بن عمر قال سمعت عبد اللہ بن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یزال الرجل یسئال الناس حتی یاتی یوم القیمۃ لیس فی وجہہ مزعۃ لحم (بخاری)

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بلا ضرورت بھیک مانگے گا قیامت کے روز اس کے چہرہ پر مطلق گوشت نہ ہوگا۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کرہ لکم ثلثا قیل وقال واضاعۃ المال وکثرۃ السوال (بخاری)

یعنی اللہ تعالیٰ کو تین باتیں ناپسند ہیں بے ضرورت زیادہ کلام اسراف اور کثرت سوال۔ اسی سلسلہ میں یہ حدیثیں قابل ہیں۔

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لان یاخذ احدکم حبلہ فیحتطب علی ظہرہ خیر لہ من ان یاتی رجلا فیسئالہ اعطاہ او منعہ (بخاری)

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لان یاخذ احدکم حبلہ ثم یغدو احسبہ قال الی الجبل فیحتطب فیبیع فیاکل ویتصدق خیر لہ من ان یسئال الناس (بخاری۔ ترمذی)

یعنی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لکڑیاں جمع کر کے اپنی پیٹھ پر لاد کر فروخت کرنا بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔

حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن عبد الملک ابن عمیر عن زید بن عقبۃ عن سمرۃ ابن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسئلہ کد یکد بہا الرجل وجہہ الا ان یسئال الرجل سلطانا او فی امر لا بد منہ (ترمذی)

یعنی سوال کرنا زخم ہے جس سے آدمی اپنے چہرہ کو زخمی کرتا ہے البتہ حاکم سے یا مجبوری کی حالت میں سوال کرنا جائز ہے کیونکہ بیت المال حاکم کی تحویل میں ہوتا ہے اور وہ حاکم کا نہیں بلکہ تمام رعایا کا حق ہے۔

حدثنا محمد بن بشار عن عبد اللہ ابن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحل الصدقۃ لغنی ولا لذی مرۃ سوی (ترمذی)

یعنی غنی اور صحیح و تندرست آدمی کو خیرات لینا جائز نہیں ہے۔

انس روی ہے ان رجلا من الانصار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسئالہ فقال اما فی بیتک شیء ان المسئلۃ لا تصلح الا لثلثۃ لذی فقر مدقع او لذی غرم مفظع او لذی دم موجع

یعنی ایک انصاری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا آپ نے اس سے دریافت کیا کہ تمہارے گھر میں کچھ ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں ایک کملی ہے جس کا کچھ حصہ ہم اوڑھ لیتے ہیں اور کچھ بچھا لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ان دونوں چیزوں کو لاؤ پس وہ لایا آپ نے ان کو لیکر صحابہ سے فرمایا ان چیزوں کو کون خریدتا ہے ایک شخص نے کہا کہ میں ان کو ایک درہم میں لیتا ہوں آپ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا کیا کوئی ایک درہم سے زیادہ دینے کو تیار ہے؟ ایک اور شخص نے دو درہم پیش کئے آپ نے دونوں چیزیں اس کو دیدیں اور اس سے دو درہم لیکر انصاری کو دیئے اور فرمایا کہ ایک درہم سے کھانا خرید کر اپنے گھر والوں کو کھلاؤ اور ایک درہم سے ایک کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ جب وہ شخص کلہاڑی لایا آپ نے اس میں لکڑی کا دستہ لگا دیا اور اس سے فرمایا جاؤ لکڑیاں کاٹ کر بیچو اور پندرہ روز تک میرے پاس نہ آؤ چنانچہ وہ شخص لکڑیاں بیچتا رہا اور جب دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کے پاس دس درہم تھے جن میں سے بعض سے اس نے کپڑا خریدا اور بعض سے کھانا رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ تیرے حق میں اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن تیرے چہرہ پر بھیک مانگنے کا نشان ہو۔ سوال کرنا تین شخصوں کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں اول فاقہ کرنے والا دوم مقروض سوم جسکے ذمہ خونبہا ہو۔

ان تمام روایتوں سے حسب ذیل نتائج اخذ کئے جا سکتے ہیں:-

(۱) جو شخص محنت کے لائق ہو اس کو خیرات نہیں دینی چاہیئے۔

(۲) ایسے شخص کو خیرات دینے کی بجائے محنت مزدوری کی تاکید کرنی چاہیئے اور اس کام میں اس کا ہاتھ بٹانا چاہیئے

(۳) ہر شخص کو تا حد مقدور سوال سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ کیا ان امور کے پیش نظر فرقہ انفرادیہ اسلام پر یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ اس نے اپنے متبعین کو کاہلی اور سستی اور سوال کی تعلیم دی۔

افسوس ہے کہ مسلمان قرآن و حدیث کو پس پشت ڈال کر امور زکوٰۃ کے نکات کو نظر انداز کر کے ہٹے کٹے تندرست و توانا اور پیشہ ور سائلوں کو زکوٰۃ اور خیرات دے رہے ہیں جس سے ان ننگ اسلام لوگوں کی تعداد روز بروز ترقی کر رہی ہے چنانچہ آجکل عموماً یہ حالت ہے کہ جو سائل جتنا زیادہ طاقتور

اور جب زبان ہوتا ہے اتنی ہی زیادہ خیرات حاصل کر لیتا ہے اور جیب اور جھولی بھر کر لیجاتا ہے بخلاف اس کے مستحقین اپاہج ضعفا، اور مساکین محروم رہجاتے ہیں درحقیقت فرقہ انفرادیہ کا اعتراض اسلام پر نہیں بلکہ مسلمانوں کے فعل پر ہے جس کو وہ اپنی غلطی سے اسلام پر محمول کر لیتا ہے اس قسم کے مسلمان اپنی نادانی سے معترضین کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں اور زکوٰۃ کو بیجا صرف کر کے عنداللہ قابل مواخذہ ہوتے ہیں۔

خیرات کو ضائع کرنے والے اکثر مسلمان استدلال کیا کرتے ہیں واما السائل فلا تنھر جس کا صحیح مطلب سمجھنے کی وہ پرواہ نہیں کرتے ایسے حضرات کو یہ بھی تسلیم کرنا کرنا پڑے گا کہ معاذاللہ خود رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم بھی اس آیت کے مفہوم سے بیخبر تھے یا اس کے خلاف عمل کرتے تھے کیونکہ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ آپ نے بے ضرورت سوال کی پرزور مذمت فرمائی ہے اور اس نوع کے سائلوں کا سوال پورا کرنیکی بجائے ان کو محنت و کسب کی ہدایت کی جیسا کہ انصاری مذکور کے قصے سے ظاہر ہوتا ہے۔

پس قرائن کے اعتبار سے سنت صحیح کی روشنی میں واما السائل فلا تنھر کا مفہوم یہ ہے کہ محتاج اور مستحق سائل کا سوال پورا کر دینا چاہیئے اگر سائل سے ہر سائل مراد لیا جائے خواہ محتاج ہو یا نہ ہو تو بھی اس آیت سے یہی مترشح ہوتا ہے کہ اس کو جھڑکنے کی بجائے نرمی سے انکار کر دینا کافی ہے یہ نہیں کہا گیا کہ ہر حال میں اس کا سوال پورا کرنا ضروری ہے۔

اسلام جس طرح مغربی اشتراکیت کے ہر اصول سے متفق نہیں ہے اسی طرح مغربی انفرادیت سے بھی شدید اختلاف رکھتا ہے فرقہ انفرادیہ کی جو رائے اوپر بیان کی گئی ہے وہ انتہائی خودغرضی اور بیرحمی پر مبنی ہے اپنے ہم جنس کو مصیبت میں مبتلا دیکھنا وہی شخص گوارا کریگا جو پرلے درجے کا سنگدل اور بیدرد ہو ہمدردی جوہر انسانیت ہے اور اس جذبہ کے بغیر کوئی شخص انسان اور اشرف المخلوقات کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

تو کز محنت دیگراں بےغمی نشاید کہ نامت نہند آدمی

یہی سبب ہے کہ ہربرٹ اسپنسر کی انفرادیت کی طرف مطلق التفات نہیں کیا گیا اور یورپ میں بھی اس کا چرچا نہیں ہے۔

درحقیقت انفرادی اور اشتراکی فرقے افراط و تفریط میں مبتلا ہو کر گمراہ ہو گئے اسلام نے ان کے درمیان اعتدال کا جو راستہ اختیار کیا وہی منزل مقصود کی طرف جاتا ہے۔

رسول اللہ صلعم بنی آدم کی ہدایت کے لئے رحمۃ اللعالمین بنا کر مبعوث کئے گئے تھے آپ مظلوموں کے دستگیر یتیموں اور بیواؤں کے والی اور غلاموں کے نجات دہندہ تھے آپ کے دامن رحمت میں اقوام عالم کو پناہ ملی آپ سے کیونکر یہ توقع کی جا سکتی تھی کہ آپ کمزوروں کو ان کے حال پر چھوڑ کر تباہ ہونے دیتے آپ کی ذات ذوالاصفات خاک کو کندن اور ذرہ کو آفتاب بنانے والی تھی آپ کا سب سے بڑا معجزہ یہ تھا کہ آپ نے ایک جاہل ذلیل اور جنگلی قوم کو علم و ہنر کے اوج کمال پر پہنچا کر ہفت اقلیم کا شہنشاہ بنا دیا۔

کذالک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس۔

یہ سب اس تعلیم کا کرشمہ تھا جس کا اصل اصول اخوت و اشتراکیت ہے۔

مسلمان اس تعلیم پر عمل کر کے آج بھی اسی مبارک عہد کی یاد تازہ کر سکتے ہیں۔

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم (الرعد)

مسائل

ہر قسم کی نقدی، چاندی سونے اور تجارت کی تمام اشیاء پر زکات واجب ہے ان کے نصاب اور شرح مختلف ہیں غلام اور سواری کے گھوڑے زکوٰۃ سے مستثنے ہیں (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد)

جواہرات، نگینے، خانہ داری کے سامان اور روزمرہ استعمال کی چیزوں کو انہی پر قیاس کرنا چاہیئے لیکن اگر یہی چیزیں تجارت کے لئے ہوں تو ان پر زکات واجب ہے۔

اگر کسی کے پاس کم سے کم باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس میں سے ڈھائی فیصدی یعنی چالیسواں حصہ بطور زکات ادا کرنا چاہیئے اس اثناء میں اگر نصاب میں کمی واقع ہو گئی ہو لیکن سال کے خاتمہ پر وہ کمی پوری ہو گئی ہو تو بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

زیور بھی نقدی اور سونے چاندی کا حکم رکھتے ہیں اس لئے ان پر بھی اسی نصاب اور شرح کے مطابق زکوٰۃ واجب ہے خواہ وہ روزانہ استعمال میں آتے ہوں یا نہ آتے ہوں صحیح حدیثوں سے یہی ثابت ہے۔

اگر چاندی اور سونے کا نصاب علیحدہ علیحدہ پورا نہ ہو مگر دونوں کی قیمت مل کر باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونے کے برابر ہو زکات واجب ہوگی۔

موتی، لعل، یاقوت اور جواہر اگر تجارت کے لئے ہوں تو ان پر بھی اسی حساب سے زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔ جو زمین بارش سے سیراب ہوتی ہو اس کی پیداوار کا دسواں حصہ اور جو نہر سے سیراب ہوتی ہو اور اس کا آبیانہ ادا کرنا پڑتا ہو اس کا بیسواں حصہ بطور زکاۃ ادا کرنا چاہیئے۔

غلہ، سبزیاں اور ترکاریاں اگر فروخت کے لئے کاشت نہ کی جائیں تو زکات سے مستثنی ہیں۔ جو روپیہ کسی کے ذمہ قرض ہے جب تک قرضدار کے پاس ہے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے لیکن وصول ہونے پر تمام گزشتہ مدت کی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔

اگر کسی شخص کو کوئی دفینہ دستیاب ہو تو اس کا پانچواں حصہ اسی وقت خیرات کرنا چاہیئے۔ مکانات کا کرایہ اگر سال میں باون روپے سے زیادہ ہو تو اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ دینا چاہیئے اگر مکان اپنے رہنے کا ہو یا اس کا کرایہ نہ ملتا ہو تو اس پر زکات واجب نہیں ہے خواہ اس کی قیمت کتنی ہی ہو۔

تجارت کے ہر سال پر زکوٰۃ واجب ہے گھوڑے اور غلام بھی اگر تجارت کے لئے ہوں تو اس سے مستثنے نہیں ہیں۔

اونٹ، گائے، بیل، بھینس، بھیڑ اور بکری پر بھی زکوٰۃ واجب ہے بشرطیکہ وہ سال کا زیادہ حصہ جنگل میں بسر کریں اگر گھر میں رہیں اور قیمت کا چارہ کھائیں تو زکوٰۃ نہیں ہے۔

چار اونٹوں پر زکوٰۃ نہیں ہے پانچ سے چوبیس تک ہر پانچ اونٹوں پر ایک سال کی بچہ ۲۵ سے ۳۵ تک ایک سال سے اوپر کا بچہ ۳۶ سے ۴۵ تک دو سال کا

بچہ ۴۶ سے ۶۰ تک تین سال کا بچہ اور ۶۱ سے ۷۵ تک چار سال کا بچہ دینا چاہیئے۔

گائے، بیل اور بھینس پر ۳۰ سے ۴۰ تک دو سال کا بچہ ۴۰ سے ۶۰ تک دو بچے اس کے بعد ہر ۴۰ کے لئے دو سال کا بچہ۔ بھیڑ بکری اگر ۴۰ سے کم ہوں تو ان پر زکات نہیں ہے ۴۰ سے ۱۲۰ تک کے لئے ایک بکری ۱۲۰ سے ۲۰۰ تک کے لئے دو بکریاں ۲۰۱ سے ۳۰۰ تک کے لئے تین بکریاں بعد ازاں ہر سو پر ایک بکری۔

گھوڑوں کا نصاب ۵ ہے یعنی ان کی قیمت کا چالیسواں حصہ۔ تجارت کا مال اگر فروخت نہ ہو سکے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے لیکن فروخت ہونے پر ایک سال کی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔

زکات کے مصارف آٹھ ہیں:۔ (۱) فقرا یعنی اپاہج (۲) مساکین جن کے پاس کسب کے ذرائع ہوں (۳) زکوٰۃ وصول کرنے والے عاملین جو اپنا وقت دوسرے کاموں میں صرف نہیں کر سکتے (۴) محتاج نو مسلم جو اپنے تمام تعلقات قطع کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ اہل اسلام کا فرض ہے کہ سردست ان کے گزارہ کا انتظام کریں (۵) غلاموں کی آزادی کے لئے فدیہ کیونکہ اسلام حریت کا حامی ہے (۶) غریب قرضداروں کو قرض کے بار سے سبکدوش کرنا (۷) فی سبیل اللہ یعنی اشاعت اسلام خواہ کسی ذریعہ سے ہو (۸) ضرورتمند مسافر۔

اولاد، والدین، دادا، دادی، خاوند، بیوی اور اپنے غلام کو زکوٰۃ نہ دینی چاہئے کیونکہ وہ بجائے خود حقدار ہیں دیگر قرابتدار اگر ضرورتمند ہوں تو ان کو زکات دینا مقدم ہے اور بہتر یہ ہے کہ ان کو یہ علم نہ ہو کہ یہ زکات ہے خیرات گھر سے شروع ہوتی ہے اس لئے جو شخص اپنے محتاج عزیزوں کو چھوڑ کر غیروں کو دیگا گناہگار ہوگا اسی طرح اپنے شہر کے محتاجوں کو دوسرے شہروں کے محتاجوں پر ترجیح دینی چاہیئے۔

رسول اللہ صلعم بنی آدم کے عظیم محسن تھے آپ کے ہر قول و فعل کی بنیاد دوسروں کی خیرخواہی اتنی جس میں ذاتی غرض کی شائبہ [illegible] چنانچہ خیرات کے معاملہ میں آپ نے اپنے اور اپنے خاندان کے لئے زکوٰۃ اور صدقہ ممنوع قرار دیا۔ آپ نے عمر بھر اکثر فاقے کئے لیکن صدقہ قبول نہیں کیا یہی بے غرضی آپ کی صداقت کا روشن ثبوت ہے اس بنا پر بنی ہاشم یعنی حضرات عباس جعفر، عقیل، حارث اور علی کی اولاد کے لئے زکوٰۃ و صدقہ ناجائز ہیں۔ جو بنی ہاشم ایمان نہیں لائے مثلاً ابولہب ان کی اولاد مستحق ہو سکتی ہے کیونکہ ان پر "لیس من اہلک" صادق آتا ہے۔

نابالغ اگر صاحب نصاب ہو تو اس کے ولی کو زکات ادا کرنی چاہیئے یتیم اگر ضرورتمند ہے اور مستحقین کے حکم آتا ہے تو اس کے لئے زکات جائز ہے ورنہ نہیں محض یتیمی افلاس و احتیاج کو [illegible] قرآن مجید میں جن مستحقین کا ذکر کیا گیا ہے ان میں یتیم کا نام نہیں لیا گیا۔

زکات و خیرات کی مد میں ہمیشہ اچھا مال صرف کرنا چاہیئے جو جانور خیرات میں دیا جائے اس میں جسمانی عیوب نہ ہونے چاہئیں اس مسئلے کو قربانی کے مسائل پر قیاس کرنا چاہیئے

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون [illegible] خیرات [illegible] سے خیرات ضائع ہو جاتی ہے یا ایھا الذین آمنوا لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی۔

فاخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

خطبات حیات

اردو نظم و نثر کے بے نظیر جمعہ کے موثر خطبات حنفی مجلد

حالات حاضرہ کے مطابق ادارہ مولوی نے حال میں شایع کئے ہیں یہ وہ خطبات نہیں ہیں جو مولوی میں شایع ہوتے ہیں بلکہ سال بھر کی اسلامی ضروریات اور مسلمانوں کی حسب حال اصلاح کے لئے جدید عنوان قائم کر کے لکھوائے گئے ہیں، عام فہم عبارت اور دلچسپ انداز میں لکھے گئے ہیں، خدا کے فضل سے ہندوستان کی ہر مساجد میں داخل ہو چکے ہیں، ان خطبات سے مسلمانوں میں حیات تازہ پیدا ہو جانے گی جمعہ کی نماز بظاہر خدا کا علم اور سعادت کا زینہ ہے لیکن اس میں خطبہ کا وجوب بتلاتا ہے کہ خدا کو ہماری دنیاوی اصلاح بھی مقصود ہے خطبہ کا مقصد محض یہ ہے کہ شہر و قصبات کے رہنے والے مسلمان ہفتہ وار یکجا جمع ہو کر خطیب کے بہترین مشورہ پر عمل پیرا ہوں گویا وہ ان کے آئندہ ہفتہ کی کامیاب زندگی کا ایک پروگرام ہوتا ہے جو خطیب کی زبان سے دہرایا جاتا ہے علمائے ہند اس پر متفق ہو گئے ہیں، خطبات حیات کی طرز نگارش علما کے اختلاف متعلق اردو خطبات سے بالاتر ہے کیونکہ ہر خطبہ کی ابتدا میں عربی تحمید اور قرآن پاک کی آیات ہیں جن کی تفسیر اردو خطبہ ہے، مذا لئے جاتا تو اس خطبہ کے افادہ سے لوگ محسوس کر لیں گے، کہ خطبات حیات مسلمانوں کے لئے ایک نعمت ہے ۹۶ سو صفحات کی مجلد کتاب ہے قیمت ایک روپیہ

محرم
۱۔ محرم الحرام کے اوصاف
۲۔ مقدمی کی کامل تقویم
۳۔ مسلمانوں کا نرالا معیار فتح
۴۔ ہر اسلامی سال محرم سے کیوں شروع ہوتا ہے

صفر
۱۔ ضرورت مذہب
۲۔ تصور الٰہی
۳۔ اسلامی توحید
۴۔ تردید شرک

ربیع الاول
۱۔ مشرکانہ عقائد کی تردید
۲۔ شرک کے مضار اور توحید کے منافع
۳۔ بانی اسلام کی عظمت
۴۔ مجالس میلاد کی اصلاح

ربیع الثانی
۱۔ اتباع سنت اور مسلمان
۲۔ اتباع رسول سے منہ موڑ نیوالے
۳۔ رسم و رواج کی لعنت
۴۔ اہل سنت کا امتیاز

جمادی الاول
۱۔ کفایت شعاری اور افلاس
۲۔ اسلام اور مال و دولت
۳۔ اسلام اور ترقی دولت کے ذرایع
۴۔ توکل اور قناعت

جمادی الثانی
۱۔ بزرگان دین اور اولیائے عظام
۲۔ حضرت محبوب سبحانی
۳۔ حضرت خواجہ معین الدین
۴۔ مصنوعی پیشوائی کا انہدام

رجب المرجب
۱۔ معجزات انبیا علیہم السلام
۲۔ واقعہ معراج شریف
۳۔ معراج روحانی ہوئی یا جسمانی
۴۔ مومنوں کی معراج

شعبان
۱۔ حقیقت صلوٰۃ
۲۔ شعبان المعظم کی فضیلت
۳۔ طہارت و پاکیزگی
۴۔ اسلام اور اخلاقی زندگی

رمضان المبارک
۱۔ رمضان المبارک کی فضیلت
۲۔ زکوٰۃ کا نصب العین
۳۔ زکوٰۃ خیرات وصدقات
۴۔ لیلۃ القدر تراویح، اعتکاف
۵۔ صدقہ فطر اور خوشی کا دن

شوال
۱۔ خطبہ عید الفطر عید خوشی کا دن
۲۔ اسلامی جہاد
۳۔ جہاد کے فضائل اور شوق کا جذبہ
۴۔ حقوق والدین

ذی قعدہ
۱۔ حقوق العباد کی تکمیل ملت
۲۔ قوم کا مستقبل بچوں کی تربیت پر ہے
۳۔ اسلامی پردہ
۴۔ تعلیم نسواں اور حقوق نسواں

ذی الحجہ
۱۔ حج اور اس کی [illegible]
۲۔ [illegible] و احکام عید
۳۔ عید الضحیٰ کا دوسرا خطبہ [illegible]
۴۔ قرآن پاک اور مسلمان
۵۔ ایک نادر خطبہ [illegible]

قیمت ایک روپیہ محصول ۸ / کل ۱/۸ دفتر رسالہ مولوی حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

عذاب قبر

(از جناب مولوی شریف احمد صاحب مراد مارہروی)

ملحدین اور زنادقہ نے تو اپنے زعم باطل میں مالک حقیقی کے وجود سے انکار کیا ہے پھر وہ حیات بعد الموت اور حشر و نشر کے قائل کیونکر ہو سکتے ہیں انھوں نے اپنی تسکین اور خود فریبی کے لئے یہ مان لیا ہے کہ روح جسم سے علیحدہ کوئی چیز نہیں اور ترتیب و نظام جسمانی سے جو چیز پیدا ہوتی ہے اسی کا نام روح رکھ لیا گیا ہے جس کی فنائیت فنائیت جسم کے ساتھ یقینی ہے حالانکہ ایک عامی بھی بیک نظر سمجھ سکتا ہے کہ روح ایک علیحدہ اور جداگانہ شئے ہے اس لئے کسی ٹھوس اور مادی چیز سے خواہ وہ کتنی ہی مرتب و منظم ہو ازخود آواز پیدا نہیں ہو سکتی امام الحرمین علامہ عبدالملک جوینی نے صاف لکھا ہے کہ روح ایک لطیف و شفاف جسم ہے جو زندہ ہے اور ہمارے مادی اجسام میں اسی طرح رواں و ساری ہے جس طرح ایک سرسبز و شاداب میں پانی ہوتا ہے حضرت امام جعفر صادق کا بھی یہی خیال ہے۔ با دنیٰ غور معلوم ہو سکتا ہے کہ ٹھوس اور مادی اور ... قطعی طور پر بیجان ہوتا ہے اور وہ بذات خود کسی ... نہیں ہو سکتا ... پتھر درخت اور دیگر مادی اشیاء کو کسی نے بھی کبھی متحرک بالارادہ دیکھا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ عود اور ہارمونیم کے اندر جو نغمے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی تو نظم و ترتیب ہی کے رہین منت ہوتے ہیں یہی سہی مگر کیا کسی نے انھیں خود بخود متحرک ہوتے بھی دیکھا ہے یہ تصرف روح اور صرف روح کا ہے جو جسم انسانی پر متصرف ہو کر نیک و بد اور مفید و مضر کا احساس کرتی ہے اور اسے متحرک بناتی ہے۔

محسوسات خارجہ کا ادراک ٹھوس مادہ ماضی و مستقبل کے متعلق ہرگز کوئی صحیح اندازہ نہیں کر سکتا لیکن انبیاء اور اولیاء کے متعلق اس قسم کے صدہا واقعات مذکور و مشہور ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کے صحیح حالات مکہ معظمہ میں بیٹھے ہوئے بیان کر دیئے نجاشی کی موت اور خسرو پرویز کے قتل کی خبر دیدی حضرت عمرؓ نے اپنے سپہ سالار ساریہ کو نہاوند میں سیکڑوں میل کے فاصلہ سے ہدایت کر دی حضرت معین الدین چشتیؒ رائے پتھورا کے ارادہ سے واقف ہو کر پہلے ہی سے فرما دیا کہ ہم نے اسے شہاب الدین غوری کے سپرد کر دیا کسی ٹھوس مادی جسم سے یہ امور ممکن نہیں ہرگز نہیں یہ اسی جوہر نورانیہ کا کرشمہ تھا جسے روح کہا جاتا ہے۔ مرنے کے بعد یہ روح برزخ میں چلی جاتی ہے۔ حجۃ الاسلام امام غزالی لکھتے ہیں کہ روح جسم سے جدا ہونے کے بعد محسوسات خارجہ کا ادراک برابر کرتی رہتی ہے کیونکہ اس میں وصف نطق موجود ہے۔ موت کے وقت وہ اپنی موت کا شعور بھی رکھتی ہے اور بعد موت وہ خود کو عالم خیال کی صورت میں مشاہدہ کرتی ہے یہانتک کہ وہ اپنی مادی زندگی میں جن عقائد کی حامل تھی ان کا تصور بھی اُسے قائم رہتا ہے اور قبر میں سوالات کا بھی پورا احساس رکھتی ہے۔

شیخ محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں کہ موت ہر چند قسم کی زندگیوں کے مابین ایک حالت برزخی کا نام ہے مرنے کے بعد ایسی حالت ہوتی ہے جیسے نیند کی حالت میں انسان کی ہوا کرتی ہے برزخی جسم میں قیامت کے دن ایک نئی ولادت حاصل کریگا حدیث میں جو آیا ہے کہ مرنے والے کی موت پر اس کی قیامت قائم ہو جاتی ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ عالم آخرت کے لئے آثار کا ظہور ہو جاتا ہے عالم برزخ کو قیامت کے دن سے وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ میں رہنے کی حالت کو دنیوی زندگی سے ہے۔

حافظ ابن قیم لکھتے ہیں کہ "انسانی روحیں بھی انسانی شکلوں کی طرح مختلف ہیں یہ نتیجہ ہے ان کے اجسام سے متعلق رہنے کا جسموں سے علیحدہ ہونے کے بعد وہ باہم متعارف بھی ہوتی ہیں"۔

حیات ثانی اور معلمین روحانی حالات مابعد الموت دو چیزیں ہیں جنکے متعلق عقلاً کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا اور ہمارے معلمین روحانی انبیاء نے جو کچھ فرما دیا ہے ہمیں اسی پر انحصار کرنا پڑتا ہے اور کرنا چاہیئے اس لئے کہ دنیا میں علمی مسائل اور فنی نظریات کے متعلق جو آرا قائم ہوتی ہیں جو اصول بنتے ہیں وہ بھی چند ہی لوگوں کے بنائے اور تحقیق کئے ہوئے ہوتے ہیں فلکیات و ارضیات کا علم ہر شخص کو نہیں ماہرین و محققین اپنی کاوش دماغی سے جو اصول قائم کر گئے وہی مسلمات بن گئے مسئلہ ارتقا کے متعلق جو کچھ نیوٹن لکھ گیا ہے اُسے ماننے لگے جب دنیا میں دنیوی امور اور مشاہدات و نظریات کے متعلق یہ اصول مسلم ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ آخرت کے متعلق ہم انبیاء اور علماء باطن کے اقوال کو تسلیم نہ کریں۔ ہمارا مذہب ہمیں بتا رہا ہے کہ مرنے کے بعد انسان اس دنیا اور عالم مادی سے منتقل ہو کر عالم برزخ میں چلا جاتا ہے اور ایک نئی زندگی حاصل کرتا ہے اور اس کے بعد بروز حشر انسان کو ایک اور کامل زندگی حاصل ہوگی جو ہر طرح کامل و اکمل ہوگی یہ بھی ثابت ہے کہ مرنے اور حشر کے دن جی اٹھنے کے درمیانی زمانہ میں بھی ہم سب میں انسان کے اندر بکثرت انقلاب ہوں گے اور جہانتک ہم سمجھ سکے ہیں لتلبکن طبقاً عن طبق کی یہی تفسیر ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے متعلقین اسے دفن کر کے واپس آتے ہیں تو مرنے والے ان کی آہٹ سنتا ہے اور اس کے کانوں میں ان کے چلنے کی آواز برابر آتی رہتی ہے پھر قبر میں دو فرشتے نمودار ہوتے ہیں جو میت کو اٹھا کر بٹھا دیتے ہیں اور اُس سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے؟ اور تو کس کی امت میں ہے؟ مومن تو جواب دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہے اور میں انہی پر ایمان لایا ہوں اس پر فرشتے نم کنومۃ العروس کہکر واپس چلے جاتے ہیں یعنی دلہن کی طرح عیش و اطمینان کی نیند سو جا۔ لیکن فجار و منافقین کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم کچھ

نہیں جانتے ہم نے تو جو کچھ لوگوں کو کہتے سنا خود بھی کہنے لگے اس پر آہنی گرز والے فرشتے اُسے اپنے آتشیں گرز سے مارنا شروع کر دیتے ہیں"۔

سوال و جواب گور

اتنا تو متفق اور مسلم ہے کہ قبر میں سوال و جواب ہوگا لیکن اس میں اختلاف ہے کہ یہ سوال و جواب صرف روح سے ہوں گے یا روح اور بدن دونوں سے لیکن صحیح یہ ہے کہ سوال روح و بدن دونوں سے ہوگا۔ کہا جا سکتا ہے کہ جو شخص ڈوب کر مرا آگ میں جل کر خاکستر ہو گیا یا درندے کھا گئے اس کا تو جسم باقی ہی نہیں رہا اس کی شرکت کیونکر ہو سکتی ہے؟ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ بعض قبور کھل گئیں بیٹھ گئیں یا کھودی گئیں لیکن مشاہدہ میں عذاب و ثواب کی کوئی حالت بھی نہیں آئی جس سے یہی واضح ہوتا ہے کہ سوال صرف روح سے ہوگا۔ لیکن یہ محض نادانی ہے دیکھئے کہ دو شخص ہیں اور دونوں سو رہے ہیں اور دونوں خواب دیکھ رہے ہیں ایک تو خواب میں خود کو راحت و سرور میں مصروف پاتا ہے اور دوسرا محسوس کرتا ہے کہ وہ شدید عذاب میں مبتلا ہے جو لوگ ان کے پاس بیداری کے عالم میں بیٹھے ہوتے ہیں انھیں ان دونوں کے متعلق کچھ بھی احساس نہیں ہوتا کہ ان پر کیا گذر رہی ہے۔

جسم مردہ سے روح کا تعلق

ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں کہ روح انسانی کو جسم کے ساتھ پانچ قسم کا تعلق ہوتا ہے اولاً بحالت جنین ثانیاً بحالت حیات ثالثاً بحالت خواب و نوم رابعاً بعد موت عالم برزخ میں کیونکہ گو وہ جسم سے علیحدہ ہو چکی ہوتی ہے مگر اسے اس کی طرف گونہ التفات رہتا ہے اور اس کی علیحدگی اس سے قطعی نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ دفن کے بعد مرنے والا دفن کر کے واپس لوٹنے والوں کے چلنے کی آواز تک سنتا ہے اور صاحب قبر کو سلام بھی کیا اور بھیجا جاتا ہے خامساً بعد حشر جب تمام اجسام زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے اور یہ آخری تعلق نہایت مستحکم و دوامی ہوگا اس لئے اس کے بعد اسے نیند یا موت جیسی چیزوں سے کسی قسم کا کوئی واسطہ نہ ہوگا اور حشر و نشر کے احکام اور جسم دونوں پر جاری رہتے ہیں۔

ملا صاحب کی یہ تصریح بالکل درست صحیح اور خبر کے مطابق ہے۔

سماع موتیٰ

ایک اور حدیث ہے جس میں حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ قبور پر سے گذریں وہ قبر والوں کو سلام کریں بدیں الفاظ السلام علیکم یا اهل القبور یغفر الله لنا ولکم سبقتمونا وانا انشاء الله بکم لاحقون اگر اہل قبور نہ سنتے ہوتے تو ان پر سلام بھیجنے کا حکم کیوں دیا جاتا اور انھیں یوں مخاطب کیا جاتا رسول کریمؐ ایک دفعہ غزوہ بدر کے موقعہ پر پہنچے تو آپ نے شہداء سے اس طرح مخاطب کیا جیسے کہ زندہ لوگوں سے کرتے ہیں حضرت عمرؓ ساتھ تھے انھوں نے آپؐ سے اسی وقت پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ مرنے والے بھی سنتے ہیں آپؐ نے جواب دیا کہ بیشک سنتے ہیں مگر جواب نہیں دے سکتے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص اپنے مومن بھائی کی قبر کے پاس سے گذرتا ہے جسے وہ جانتا ہوتا ہے اور اس پر سلام بھیجتا ہے تو صاحب قبر اسے فوراً پہچان لیتا ہے اور اس کے سوال کا جواب دیتا ہے"۔ ان آثار سے سماع موتیٰ کا مسئلہ بالکل صاف اور ثابت ہو جاتا ہے۔

تاہم منکرین سماع موتیٰ حضرت عائشہؓ کے انکار کو بطور حجت پیش کرتے ہیں جب حضرت عائشہؓ سے سماع موتیٰ کے متعلق استفسار کیا گیا تو آپ نے قرآن مجید کی ان آیات سے استدلال کیا انك لا تسمع الموتیٰ اور وما انت بمسمع من فی القبور لیکن ان آیات کا حکم عموم پر نہیں دوسری آیت کا اگلا حصہ والله یسمع من یشاء وھو علیٰ کل شیٔ قدیر ہمارے دعویٰ کا مؤید ہے علامہ ابن تیمیہ نے اپنے رسالہ میں صاف لکھا ہے کہ جو شخص سماع موتیٰ سے انکار کرتا ہے وہ گویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث سے انکار کرتا ہے علامہ موصوف حضرت عائشہؓ کے انکار کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس وقت چونکہ احادیث کی تدوین عمل میں نہیں آئی تھی اس لئے حضرت ام المومنین حضرت عائشہؓ کو صحیح احادیث بہم نہیں ہوئیں اور جبکہ جرح و تعدیل کے بعد احادیث کی صحت کی قطعی فیصلہ ہو چکا ہے اس لئے سماع موتیٰ سے انکار محض ہٹ دھرمی اور ضد پر مبنی ہے حضرت ام المومنین کا انکار ان کا محض ایک مجتہدانہ خیال تھا۔

حافظ ابن قیمؒ نے "کتاب الروح" کے نام سے اس مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے سوال قبر کے مسئلہ سے معاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ مرنے والا ضرور زندہ ہوگا ورنہ پھر سوال و جواب کے کیا معنی اس کے متعلق حافظ ابن قیم لکھتے ہیں کہ مرنے کے بعد مرنے والے کو ایک نئی قسم کی حیات حاصل ہوتی ہے اور اس کی حالت بعینہ ویسی ہی ہوتی ہے جیسی کہ سونے والے کی کہ وہ نہ تو زندہ ہی ہوتا ہے اور نہ مردہ ہی کیونکہ اس کے حواس معطل ہوتے ہیں گویا وہ حیات و موت کے مابین ایک حالت کا نام ہے رہا عذاب قبر اس کے متعلق تو نص صریح موجود ہے النار یعرضون علیها غدوا و عشیا یعنی فرعون اور اس کے رفقاء کو صبح و شام جہنم کے سامنے لایا جاتا ہے اس صبح و شام کے عذاب سے عالم برزخ ہی کا عذاب مراد ہے بہرکیف کچھ ہو ان تمام تصریحات اور احادیث سے یہ پوری طرح ثابت اور واضح ہے کہ مرنے کے بعد صورت حیات میں کچھ تغیر ہو جائے وہ اور بات ہے مگر انسان زندہ ضرور ہوتا ہے وہ سنتا بھی ہے پہچانتا بھی ہے سمجھتا بھی ہے اور اپنے اعمال کی نوعیت کے مطابق اچھی یا بری حالت میں بھی رہتا ہے۔

قبر و قیامت کا درمیانی وقفہ

امام ابن حزم ظاہری لکھتے ہیں کہ مرنے والے کے لئے امتحان اور سوال و جواب کا ہونا ضروری امر ہے جس کے بعد تا قیام قیامت یا تو وہ سرور و راحت کے عالم میں رہے گا یا عذاب اور تنگی کی حالت میں اور قیامت کے دن اسے اپنے اعمال کی پوری پوری پاداش دی جائیگی اور جنت یا جہنم میں منتقل کر دیا جائے گا قرآن کریم میں بھی عذاب قبر کا ثبوت موجود ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولو تریٰ اذ الظلمون فی غمرات الموت والملئکة باسطوا ایدیهم اخرجوا انفسکم اگر تم اس حالت کا مشاہدہ کرتے کہ ظالم لوگ شدائد موت میں مبتلا ہوتے ہیں اور ارواح کو قبض کرنے والے ملائکہ ان کے سروں پر ہاتھ پھیلائے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اپنی طرح نکالو۔

روحوں کو باہر نکالو کہ آج تمھیں اپنی سرکشیوں کی پاداش میں عذاب ذلت دیا جائیگا الیوم تجزون عذاب الھون۔

اس سے یہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ یہ حالت قبل از قیامت واقع ہوگی کہ "الیوم" سے موت کا دن مراد ہے دوسری آیت (انما توفون اجورھم یوم القیمۃ) سے بھی یہی مفہوم ہے یعنی قیامت کے روز تمہارے اعمال پر سزا و جزا کا پورا عمل نافذ ہوگا مختصر یہ کہ جس طرح پہلی زندگی میں انسان نطفہ علقہ مضغہ جنین وغیرہ کے مدارج طے کرکے ایک مدت میں شباب و جوانی کی منزل میں قدم رکھتا ہے اسی طرح مرنے کے بعد بھی وہ بتدریج پوری و مکمل زندگی حاصل کریگا اور اس وقت شرعی طور پر اس سے نیک و بد کا حساب لیکر اسے جنت یا دوزخ کی طرف بھیجدیا جائیگا۔ بنی اسرائیل میں ایک شخص نے عذاب قبر کے خوف سے اپنے اعزاء کو نصیحت کردی تھی کہ وہ مرنے کے بعد اس کی لاش کو پارہ پارہ کرکے دریا میں بہادیں لیکن مرنے کے بعد فرشتے آموجود ہوئے اور اس سے اس کے اس فعل کی توجیہ کرائی گئی اس نے جواب دیا کہ میں نے عذاب قبر و حشر کے ڈر سے یہ عمل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کردیا کہ یہ مجھ سے ڈرا تو اور یہ بڑا اس امر کا ثبوت ہے کہ اس نے ہمیں مالک و آقا تسلیم کیا۔

عالم برزخ کی کیفیات

دنیا میں جسم ظاہر ہوتا ہے اور روح مخفی اور برزخ میں جسم مخفی ہو جاتا اور روح ظاہر اس کے سمجھنے میں کچھ اشکال ہی نہیں ہر شخص اپنے خواب کی حالت کے پیش نظر اس کا اندازہ کرسکتا ہے۔ خواب میں انسان کو شدید سے شدید تکلیف بھی ہوتی ہے اور زیادہ سے زیادہ خوشی بھی مگر جسم پر بظاہر اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا البتہ بعض اوقات صدمات کا اثر بیداری میں بھی دل پر قائم رہتا ہے اور ضربات کے نشان بھی نمایاں ہوتے ہیں اس صورت میں کون ہے جو بہ ثبات ہوش و حواس برزخی حالت کے عذاب یا سرور سے انکار کرسکے خواب اور نیند گو نیند ہی ہوتی ہے لیکن احساس یہی ہوتا ہے کہ سب کچھ بیداری میں جسم پر گذر رہی ہے اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے غیبی حالات نظروں سے مستور رکھے ہیں اگر سب کچھ آنکھوں کے سامنے ہوتا تو پھر کوئی برائی کی طرف مائل ہی نہ ہوتا حسن عمل کی بزرگی ہی یہی ہے کہ بلا دیکھے توقع ایمان بالغیب سے عمل کیا جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلولا اذا بلغت الحلقوم وانتم حینئذ تنظرون ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون۔ جب مرنے والے کی روح حلق تک پہنچ جاتی ہے تم لوگ مرنے والے کے پاس کھڑے ہوتے ہو ہم تم سے زیادہ مرنے والے کے قریب ہوتے ہیں لیکن تم اُسے نہ دیکھ سکتے ہو اور نہ سمجھتے ہو۔ کبھی کبھی اللہ تعالےٰ بعض بندوں کو برزخی حالت مشاہدہ بھی کرادیتا ہے۔

حافظ ابن قیم لکھتے ہیں کہ ابو عبداللہ محمد بن رزیز حرانی نے مجھ سے کہا کہ شام کے قصبہ آمد کے ایک گورستان کی طرف میرا گذر ہوا دیکھا کہ ایک قبر سے شعلہ آتش نکل رہا ہے اور میت اس آگ میں پڑی جل رہی ہے یہ دیکھکر مجھ پر ایک خوف و دہشت طاری ہوئی پتہ لگایا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک محصل کی قبر ہے جو لوگوں پر ظلم و تشدد روا رکھتا تھا اور اسی روز مرا تھا۔ کتاب القبور میں حضرت شعبان کی یہ روایت مرقوم ہے کہ بدر کے میدان میں میں نے دیکھا کہ ایک شخص زمین سے باہر نکلتا ہے اور دوسرا اسے گرز سے مارتا ہے اور وہ پھر زمین میں دھس جاتا ہے رسول کریم نے فرمایا کہ وہ شخص ابوجہل بن ہشام ہے جو قیامت تک اسی عذاب میں مبتلا رہیگا" ابن ابی الدنیا نے اس روایت کے بعد ہشام بن عروہ کے حوالہ سے یہ روایت لکھی ہے کہ "مکہ اور مدینہ کے مابین ایک سوار سفر کر رہا تھا کہ ایک قریبی گورستان کی قبر سے شدت کے ساتھ آگ کے شعلے نکل رہے ہیں یکایک زنجیروں میں جکڑا ہوا ایک شخص اس کے اندر سے نکلا اور پکار کر کہا او مرد خدا مجھ پر پانی ڈال۔ ایک اور شخص اس کے پیچھے تھا جو کہنے لگا اس پر پانی ہرگز نہ ڈالنا سوار غش کھا کر گر پڑا اور صبح ہوتے ہوتے اس کے تمام بال خوف سے سفید ہوگئے یہ واقعہ حضرت عثمانؓ کے روبرو پیش کیا گیا تو آپ فرمانے لگے کہ تنہا سفر نہیں کرنا چاہئے اس قسم کے بہت سے واقعات مستند کتابوں میں مندرج ہیں۔

عذاب قبر کے مشاہدات

ہم نے خود رامپور ضلع بجنور میں اپنی آنکھ سے دیکھا کہ گورستان میں ایک قبر کے اندر سے دھواں نکل رہا ہے اپنے وطن دہرہ میں ایک زیادہ واقعات اسی قسم کے مشاہدہ کئے اور ہر شخص تحقیق سے اس قسم کے واقعات کا کسی نہ کسی حد تک پتہ لگا سکتا ہے لوگ چونکہ قبروں کو عام طور پر یکساں حالت میں دیکھتے ہیں اس لئے وہ یا تو عذاب قبر سے انکار کردیتے ہیں یا اس پر یقین نہیں رکھتے لیکن بہت سے امور ایسے ہیں جن کی حقیقت سے کسی کو بھی انکار کی جرأت نہیں ہوتی مگر وہ عموماً ہماری نگاہوں سے اوجھل ہوتے ہیں لاسلکی کی فضائی لہروں کو کس نے دیکھا ہے، ایتھر پر کس کی نظر ہے۔ زمین کس کو گھومتی نظر آتی ہے: بجلی بنتے اور دوڑتے کتنوں نے دیکھی ہے پھر بھی سب کو اس کا یقین ہے۔ حضرت جبرائیل امین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے گفتگو کرتے لیکن پاس والوں کو کوئی احساس نہ ہوتا تھا بعض غزوات میں ملائکہ نے مسلمانوں کے ساتھ شرکت کی، کفار کی گردنیں کٹتی تھیں لیکن انھیں ملائکہ نظر نہ آتے تھے البتہ وہ کٹے ہوئے سر زمین پر برابر گرتے دیکھتے تھے اس کی وجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ تمام انسانی طبائع ملائکہ کے مشاہدہ کی تاب لاسکتی تھیں۔

ایک کیا بہت سی باتیں ہماری نظروں سے پوشیدہ ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر شئے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے ولکن لا تفقھون تسبیحھم لیکن تم اس کا ادراک نہیں کرسکتے الم تر ان اللہ یسبح لہ من فی السموات والارض والطیر صافات کل قد علم صلوتہ وتسبیحہ یعنی تمام کائنات ارضی و سماوی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کرتی ہے اور تمام پرند فضا میں قطار در قطار اڑتے ہوئے اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور ہر شئے اپنی اپنی نماز اور تسبیح میں مصروف ہے مگر انبیا اور اولیا کے سوا کوئی اُسے نہیں سنتا اور نہ سن سکتا ہے جن کی روحانی قوت اعلےٰ ہوتی ہے وہ ضرور سب کچھ سنتے اور دیکھتے ہیں حتیٰ کہ جمال الٰہی کا بھی مشاہدہ کرتے رہتے ہیں بعض صحابہ کرام کے ایمان تو اتنے قوی تھے کہ جب کھانا ان کے سامنے رکھا جاتا تو وہ اس سے تسبیح کی آواز سنتے تھے۔

قرآن اور عذاب قبر

کچھ بن نہیں پڑتا تو لوگ کہہ دیتے ہیں کہ قرآن شریف میں عذاب قبر کے متعلق کوئی تصریح موجود نہیں بیچارہ اس قسم کے اعتراضات میں بہت دلیر واقع ہوئے ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ سنت کتاب سے کوئی علیحدہ چیز نہیں قرآن وحی ناطق ہے تو سنت وحی خفی کی حیثیت رکھتی ہے رسول کریمؐ فرماتے ہیں انی اوتیت الکتاب ومثلہ معہ مجھے کتاب بھی دی گئی اور اسی کی مانند اور چیزیں بھی تلقین فرمائی گئیں یہ اور چیزیں سنت ہیں اور سنت میں عذاب قبر کی پوری صراحت موجود ہے رہی کتاب ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ موت کے وقت فرشتے آموجود ہوتے ہیں جو روح قبض کرتے ہیں اور کہتے ہیں الیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق وکنتم عن آیاتہ تستکبرون الیوم تجزون سے وہی دن مراد ہے قیامت کے متعلق تو الیوم کہا ہی نہیں جاسکتا تھا اس لئے کہ وہ ابھی واقع ہی نہیں ہوئی دوسری جگہ فوقاہ اللہ سیئات ما مکروا وحاق بآل فرعون سوء العذاب میں اسی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ تعالے نے حضرت موسیٰ کو ان کے مکروحیلہ سے بچا لیا اور فرعونیوں کو بدترین عذاب نے آگھیرا پھر ارشاد ہوتا ہے النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب یعنے فرعونیوں کو ہر روز صبح وشام آگ کے سامنے لایا جاتا ہے اور قیامت کے روز حکم دیا جائے گا کہ انھیں جہنم کے شدید عذاب میں مبتلا کر دو اسی آیت میں یوم تقوم الساعۃ نے فیصلہ کر دیا کہ قیامت سے پہلے ہی عذاب شروع ہو جاتا ہے اور فرعونی اسی عذاب میں مبتلا ہیں۔

قیامت صغریٰ وکبریٰ

اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ مرنے کے بعد برزخ میں داخل ہو جاتا ہے جہاں اُسے قیامت تک رہنا پڑتا ہے ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون اس برزخ کی زندگی دنیا کی زندگی سے زیادہ لطیف ہوتی ہے کسی قسم کی موت ہو کوئی ڈوب کر مرے جلکر مرے درندے کھالیں اسے ضرور تا برزخ میں داخل ہونا اور قیامت تک رہنا پڑتا ہے۔ تمام عناصر اللہ تعالے کے زیر نگرانی رہیں انسانی جسم کے اعضا جہاں کہیں ہوں گے ان سے اس کا لطیف برزخی جسم تیار ہو جائیگا جو بہت لطیف ہوگا اور اسی پر عذاب وثواب شروع ہو جائے گا اس برزخ کا تعلق موقف مرگ یا قبر سے برابر رہے گا ہم بتا چکے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص پر جس نے عذاب قبر کے خوف سے اپنے بدن کے ٹکڑے کرواکر دریا میں ڈلوا دیئے تھے کیا گذری تھی اور کس طرح حکم ربی سے اس کے تمام اجزائے جسمیہ یکجا ہو کر مورد حساب ہوئے تھے یہ برزخی عالم ہی معاد اولیٰ ہے لیکن یہاں پورا عذاب وثواب نہیں ہوتا بلکہ اسے اس درمیانی مدت میں پورے عذاب وثواب کے قابل بنایا جاتا ہے اور اہلیت پیدا کی جاتی ہے کل نفس ذائقۃ الموت وانما توفون اجورکم یوم القیمۃ

موت اور برزخ کو آپ قیامت صغریٰ سمجھئے جس کا ذکر سورہ واقعہ سورہ فجر اور سورہ مومنین میں موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد رکھیے فیفتح لہ باب الی الجنۃ فیاتیہ من روحھا ونعیمھا فیفتح لہ باب الی النار فیاتیہ من حرھا وسمومھا قبر میں مومن صالح کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ ہے جو کھول دیا جاتا ہے جہاں سے اسے نعائم فردوس حاصل ہوتی اور فرحت بخش ہوائیں پہنچتی رہتی ہیں اور کافر فاجر کے لئے قبر میں جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے جہاں سے اسے دوزخ کی حرارت اور گرم ہوائیں پہنچتی رہتی ہیں اس میں جسم وروح دونوں شریک ہوتے ہیں دوسری معاد قیامت کا روز ہوگی اسی روز پورا حساب لیکر مرنے والوں کو جنت یا دوزخ میں بھیجدیا جائے گا ہم نے یہ مضمون صرف علم افزائی کے لئے نہیں لکھا بلکہ اس لئے لکھا ہے کہ مسلمان اس سے عبرت ونصیحت حاصل کریں شہدا انبیا اور اولیا اپنی قبر میں بالکل اسی طرح زندہ رہتے ہیں جس طرح کہ دنیا میں زندہ تھے ان کے اجسام کے ذرات منتشر نہیں ہوتے اور نہ نعش گلتی ہے اور نہ مٹی اسے کھاسکتی ہے۔

چنانچہ شہدائے بدر کی لاشوں کو پھولوں کی طرح شاداب نکلنا ایک تاریخی حقیقت ہے اور اکثر اخبار بین حضرات نے خود اپنی آنکھوں سے پڑھا ہوگا۔

اللہ تعالے ہر مسلمان کو نیکی کی ہدایت دے اور وہ اس نازک زمانہ میں بادۂ عمل سے ڈرتے رہیں۔

محدث کا درجہ

خدا ہی کو علم ہے کہ کتنا اجر ہوگا۔ لہٰذا ہر محدث سے زیادہ مبلغ اسلام اور کون ہو سکتا ہے، جو رسول کریم کی احادیث کی اشاعت کرے اسی لئے ائمہ متقدمین کے درجے صحابہ کے بعد ہیں، ان لوگوں کو یہ عروج اسی وجہ سے حاصل ہوا۔ کہ انہوں نے حدیث رسول کو جمع کرکے لوگوں کو پہنچایا، یہ ثبوت نہیں ہے جو آپ کو نہ مل سکے، آپ بھی اشاعت احادیث رسول کرکے محدثین کی صف میں آسکتے ہیں ہندوستان میں عربی پڑھنے اور سمجھنے والے بہت کم ہیں اور عوام احادیث رسول پڑھنے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے عاری ہیں، اگر آپ ان میں اردو احادیث کی اشاعت کریں تو محدث کا ثواب مل جائے

احادیث کی صحیح کتابیں چھ ہیں، ان میں بخاری کا درجہ سب سے بڑا ہے (۲) مسلم (۳) ترمذی (۴) ابوداود (۵) ابن ماجہ (۶) نسائی۔ میں نے خدا کے بھروسہ اور ناظرین مولوی کی امداد کے ساتھ ان کا کام شروع کر دیا ہے، بخاری چھپ رہی ہے، ترمذی کا ترجمہ ہو چکا ہے اور کتابت ہو رہی ہے، مسلم کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ خدا آپ کو ہمت دے تو صحاح ستہ پوری ہو جائے گی

ان سب کا عطر مشکوٰۃ شریف ہے۔ جو اہل سنت والجماعت میں سب سے زیادہ مقبول ہے، یہ گویا تجرید صحاح ستہ ہے، اس کا ترجمہ بھی ہو چکا ہے اور کتابت بھی بارہ سو صفحہ کے قریب ضخامت ہے، اس کی لاگت سہ جلد کے ۶ ہوتی ہے، اگر آپ لوگ اسمیں شریک ہو جائیں تو اول تو آپ کو لاگت میں کتاب مل جائے دوسرے آپ کے علاوہ بھی اور لوگوں کو یہ کتاب چھپنے کے بعد مل سکے گی، وہ گویا آپکی ہی ہمت افزائی کا صدقہ ہوگا۔ اور آپ اشاعت حدیث کا ثواب حاصل کرکے محدثین کا درجہ انشاء اللہ پائیں گے، مشکوٰۃ شریف کی طباعت میں شریک ہونے والوں کی تعداد ۲۰۰ تک پہنچ چکی ہے، اگر آپ بھی اسمیں شریک ہونا چاہتے ہیں تو ۶ لاگت مجلد کتاب اور ۴ محصولڈاک کل ... بھیج دیجئے، مشکوٰۃ چھپکر اب تک تو تیار بھی ہو جاتی لیکن بخاری کی طباعت کی وجہ سے دیر ہو گئی اور سب سے بڑی روپیہ کی قلت ہے ورنہ دونوں کا کام گھنٹوں میں ہو سکتا ہے میں امکانی عجلت سے کام لے رہا ہوں، روپیہ آپکا ہر وقت واپس مل سکتا ہے جب بھی آپ بغیر

باشندگانِ ہند کا سیاسی انحطاط

(جناب [illegible] صاحب مارہروی)

ہیں انگریزی حکومت میں سب سے بڑا اور مہلک نقصان یہ پہنچا کہ ہمارے اخلاق کی کوئی حفاظت و نگہداشت نہ کرسکے اور ان کی بے پروائی و کارفرمائی سے ہمارے اندر تمام وہ اخلاقی عیوب و نقائص پیدا ہوگئے جو اقوامِ عالم کے حق میں مہلک جراثیم سے کم خطرناک کسی صورت میں بھی نہیں سمجھے گئے اور یہ نوبت پہنچ گئی کہ ہم مدت تک ابھرنے اور ترقی کرنے کے قابل نہیں رہ سکے ہمارے اخلاق کی تباہی ہماری صنعت و حرفت اور ہماری تجارت و سلطنت سے بھی زیادہ افسوسناک ہے اخلاق کہنے کو تو ایک معمولی چیز نظر آتا ہے مگر حقیقت میں قوموں کے عروج و زوال کا راز اسی میں مضمر ہے اور قومیں اخلاق ہی کی بدولت بنتی اور بگڑتی ہیں روم و یونان کی اقوام عقل و دانش علم و فنون سطوت و شان اور طاقت و شکوہ میں ہمدوش ثریا بنی ہوئی تھیں اور تہذیب و تمدن میں شہرہ آفاق تھیں ان کے مقابلہ میں کون آتی ہیں بربر اور عرب اقوام جو تمدن و علم سے ناآشنا تھیں اور یہی متمدن ممالک انھیں اگر وحشی نہیں تو نیم وحشی کے نام سے تو ضرور ہی یاد کیا کرتی ہیں یزدجرد شہنشاہ ایران کے وہ عبرتناک الفاظ آج بھی بلکل منظوم اوراقِ تاریخ پر ثبت ہیں جو اس نے اُن کے سقوط کے بعد بصد تحسر و تاسف اپنی زبان سے کہے تھے اور جن میں نظرِ عبرت کیش اور گوش شنوا کے لئے آج بھی سوچنے اور سمجھنے کے لئے ایک قوی روح موجود ہے اور جو یہ ہیں ؎

زشیرِ شتر خوردن و سوسمار — عرب را بجائے رسید ست کار
کہ تاجِ کیاں را کنند آرزو — تفو بر تو اے چرخِ گرداں تفو

عیش و تنعم اور حیاتِ اخلاقی

شیر شتر و سوسمار کھانے والے کس طرح ایران کی تباہی کا باعث بن گئے اور کیونکر بربر جیسی وحشی اقوام نے دولتمند و متمدن نیم روم کے پرخچے اڑا کر رکھدیئے؟ اس کا جواب بھی آپ کو اقوام عالم کے اخلاق ہی میں ملیگا۔ لیبان نے بالکل درست لکھا ہے کہ:-

"تمدن خود تمدن کا دشمن ہوتا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:-

جب کوئی قوم تہذیب و تمدن کے زیور سے آراستہ اور نفوذ و قوت کے ہتھیار سے مسلح ہو جاتی ہے اور اسے ہمسایہ اقوام کے حملے کا خطرہ باقی نہیں رہتا تو وہ عیش و طرب میں ڈوب جاتی ہے جو دولت کی فراوانی کی ایک لازمی نتیجہ ہے عیش و نشاط کی زندگی بسر کرنے سے اس کے تمام فوجی محاسن برباد ہو جاتے ہیں تمدنی ترقیات کے ساتھ ضروریات میں بھی برابر اضافہ ہوتا رہتا ہے اس مرحلہ میں ہر شخص کے دل میں خود غرضانہ جذبات پیدا ہو جاتے ہیں اور ہر کا نصب العین صرف یہ ہوتا ہے کہ جتنی بھی دولت و ثروت ہاتھ آسکے اسے محض اپنے ذاتی مفاد پر سرعت کے ساتھ صرف کرے عام قومی مصالح اور مشترکہ فوائد سے کسی کو چنداں تعلق باقی نہیں رہتا"

اسی مرحلہ پر اس کی غفلت و کمزوری سے قریب و جوار کی اقوام فائدہ اٹھا جاتی ہیں اور بربری اور عربوں نے اٹھایا۔

مذہب کی طاقت اور لیبان

دولت کی فراوانی اگر غفلت و عیش و طرب پر منتج نہ ہو تو فی الواقع یہ بہت مفید چیز ہے لیکن اکثر ایسا ہی ہوا ہے ہوتا ہے اور ہوتا رہیگا عیش و طرب میں پڑکر یہی نہیں کہ قومیں کمزور و خود غرض ہو جاتی ہیں بلکہ وہ خدا اور مذہب کو بھی بھول جاتی ہیں اور نازو نعم کی زندگی انھیں تباہ کرکے رکھدیتی ہے ان کے سامنے دنیا اور لذائذ دنیا کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ مشہور فرانسیسی فاضل لیبان گو ذاتی طور پر مذہب کے اوہام سے زیادہ وقعت نہیں دیتا تاہم وہ اسے تمدنی انقلاب کے لئے نہایت ہی موثر شے خیال کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ:-

مذہب کی عظیم الشان قوت کا سبب صرف یہ ہے کہ وہ ایک زمانہ میں قوم کی قوم کے فوائد قوم کے احساسات اور قوم کے خیالات کو متحد کر دیتا ہے اس لئے وہ ان تمام عناصر کا واحد قائم مقام بنجاتا ہے جن سے قومی روح پیدا ہوتی ہے یہ مسلم ہے کہ مذہبی قوت کے استیلا سے قوم کا مزاج عقلی نہیں بدل جاتا تاہم تمام قوتوں کا رخ صرف ایک مقصد کی طرف ہو جاتا ہے یعنی تمام طاقتیں اس جارہ مذہب کی حمایت میں کھڑی ہو جاتی ہیں اور مذہب کی عظیم الشان طاقت کا راز اسی اصول کے اندر مضمر ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا کی جن قوموں نے کارہائے نمایاں انجام دئیے ہیں اسی قسم کے مذہبی انقلاب کے زمانہ میں کئے ہیں اور دنیا کی بڑی بڑی سلطنتوں کی تاسیس اسی دورِ انقلاب میں ہوئی ہے۔

رسول کریمؐ کے الہامی خیالات نے اسی طریقہ سے قبائل عرب میں اتحاد پیدا کیا اور ان لوگوں نے تمام قوموں کو زیر و زبر کرکے عظیم الشان سلطنت کی بنیاد قائم کردی۔

بداخلاق اقوام کی بربادیاں

لیبان نے مذہب کو صرف دنیوی نقطہ نظر سے دیکھا ہے مذہب سیاسی اتحاد اور وحدت مقصد ہی پیدا نہیں کرتا بلکہ اس کا سب سے بڑا کمال و کرشمہ یہ ہے کہ وہ افراد قوم کو روحانی تعاون کے ربانی کردیتا ہے جو محاسن اخلاق سے لبریز ہوتا ہے آپ ہزار اخلاق کے وعظ کہتے پھریں جب تک دلوں میں خشیت اور خدا ترسی پیدا نہ ہوگی درستی اخلاق مشکل کیا بلکہ ہمارے نزدیک غیر ممکن ہے اخلاقی فضائل کا کام مذہب ہی انجام دیتا ہے اور جب لوگ خدا و مذہب کو بھول بیٹھتے ہیں خراب ہو جاتے ہیں علامہ ابن خلدون نے لکھا ہے کہ:-

ملک غلبہ سے، غلبہ عصبیت و اتفاق سے حاصل ہوتا ہے اور دلوں میں اتحاد صرف خدائے برتر و توانا اپنے مذہب کے قیام کے لئے پیدا کردیتا ہے لو انفقت ما فی الارض جمیعاً ما الفت بین قلوبھم اگر تم زمین کی تمام دولت

بھی صرف کر ڈالتے تو بھی دلوں کو متحد نہ کر سکتے تھے اس کا فلسفہ یہ ہے کہ جب لوگوں کے قلوب ہوا پرستی اور خواہشات دنیوی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں تو ان میں رشک و حسد و اختلاف پیدا ہو جاتا ہے اور جب دنیا کو چھوڑ کر ان کا رخ خدا کی طرف ہو جاتا ہے تو ان میں وحدت مقاصد پیدا ہو جاتی ہے رشک و حسد کا خاتمہ ہو جاتا ہے اختلاف کم ہو جاتے ہیں طریقہ امداد و اعانت و اتحاد میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے اس طریقے سے جو سلطنت قائم کی جاتی ہے وہ بھی عظیم الشان ہوتی ہے"

عرب میں ہزارہا سال سے تاریخ اپنے آپ کو دہراتی رہی ہے جب مسلط و حکمران قوم نشۂ دولت اور فراوانی عیش و تنعم میں پڑ کر مغرور ہوئی اپنی ترقی کو اپنی حسن تدبیر کا ثمرہ سمجھ کر خدا و مذہب سے غافل ہوئی اس کے اخلاق بگڑنا شروع ہو گئے اس میں عیش پرستی حسد و اختلاف خود غرضی و نفس پرستی آگئی اور انجام کار وہ تباہ کر دیئے گئے اور ان پر بڑے بڑے حوادث ارضی و سماوی نازل ہوئے اگر یہ متنبہ ہو جاتے تو دستبرد روزگار سے محفوظ رہ جاتے مگر بدبختی نے انھیں سنبھلنے ہی نہ دیا عرب میں عاد کی عظیم الشان سلطنت کا خاتمہ ہوا تو قوم ثمود صاحب تخت و تاج ہوئی یہ بھی خدا فراموش ہو گئے تو عمالقہ میدان میں آ گئے ان کے بعد حمیر کی پرصولت و وسیع سلطنت قائم ہوئی۔ ان کے بعد تبابعہ، تبابعہ کے بعد اذواء کا دور ہوا اور پھر مصر وغیرہ کا فاھلکنا ھم بذنوبھم و انشانا من بعدھم قوما آخرین۔

مسلم بداعمالیوں کے سیاسی ثمرات

مسلمانوں کو ابتدا ہی میں اللہ تعالیٰ نے متنبہ کر دیا تھا کہ ہم نیکو کار اور صالح بندوں کو سلطنت دنیوی تو ضرور عطا کریں گے لیکن وہ اسی وقت تک برسر اقتدار رہیں گے جب تک وہ بندے بنے رہیں گے وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ ولیستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا کا فرمان نازل ہوا لیکن مسلمان بھی غافل ہوئے اللہ کو بھول گئے پہلے تو تباہ ہوتے رہے اور ایک مسلم قوم کی جگہ دوسری مسلم قوم ہی صاحب تخت و نگین بنائی جاتی رہی لیکن جب نہ باز آئے تو تاتاریوں اور انگریزوں کو ان پر مسلط کر کے مورد انعام بنایا گیا۔ غور کیجئے عباسیہ سلطنت کے مقابلہ میں تاتاریوں اور مغلیہ شکوہ کے مقابلہ میں انگریزوں کی حیثیت اس وقت تھی ہی کیا کون تصور کر سکتا تھا کہ وسط ایشیا کے وحشی تاتاری بغداد جیسی متمدن سلطنت پر قابض ہو جائیں گے اور انگریز سراج الدولہ کو شکست دے سکیں گے مگر انھیں اپنی بداعمالیوں کے بدلے ملنے تھے اس لئے ان پر قرآنی الفاظ میں اس طرف سے عذاب آیا جس طرف سے گمان بھی نہ تھا یہاں میر جعفر انگریزوں سے مل گیا اور وہاں ابن علقمی نے ہلاکو سے مل کر بربادی کرا دی دونوں اپنے ہی وزیر تھے اور جب اللہ تعالیٰ ناخوش ہوتا ہے تو اپنے ہی دشمن بن جاتے ہیں ان میں غفلت، خود غرضی اور گوناگوں اہم ترین اخلاقی عیوب پیدا ہو گئے تھے جو انھیں لے ڈوبے، اب بھی آنکھیں نہ کھلیں تو غدر کی بلا بلا جہان پر مسلط کر دیجیے۔

ہندستان کے دیہاتی نظام کی تباہی

امراء کے عیش و تنعم و غفلت نے سلطنت تباہ کر دی تھی بڑے بڑے عیوب ان میں پیدا ہو گئے تھے پھر بھی عوام ہندوستان میں اخلاقی برتری موجود تھی وہ دغا بازی بے ایمانی جھوٹ فریب سے بڑی حد تک نفور تھے۔ ان میں ہمدردی ایثار، خلوص، سادگی اور مذہبیت موجود تھی اور وہ عام طور پر انسان تو انسان جانوروں اور حیوانوں سے بھی اچھا سلوک روا رکھتے تھے لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انگریزی اقتدار کے دو صد سالہ دور میں اہل ہند اخلاقی اعتبار سے پست ترین درجہ پر پہنچ گئے انگریزی مصنفین خود تسلیم کرتے ہیں کہ ہندوستان کا دیہاتی نظام بہت مضبوط تھا اور ہندوستان میں وقتاً فوقتاً اٹھتی رہنے والی آندھیوں سے یہ بالکل متاثر نہ ہوا تھا اس کی ہیئت بالکل پنچایتی ریاستوں جیسی تھی یہ اپنے فیصلے آپ کرتے تھے اور انھیں گونہ حکومت خود اختیاری حاصل تھی خاص خاص اور اہم معاملات اور وہ بھی شاذ حالتوں میں دربار اور سرکاری عدالتوں تک پہنچتے تھے مالیہ اور مالگذاری ادا کرنے اور نازک وقت میں کبھی کبھی فوجی امداد دینے کے سوا انھیں ملکی حکومت سے کوئی تعلق نہ تھا۔ انگریزی حکام نے اس نظام کو درہم برہم کر دیا یہ اتنا بڑا ظلم تھا کہ افسوس کے ابنیہ کے ابنیہ اخلاق تباہ سے فروتر ہو گئے اس کا سدو جو کی نظیر آپ کو کہیں بھی ڈھونڈے نہ ملیگی"

عہد سابقہ کی اخلاقی حالت

الفاظ تو ہمارے ہیں مگر خیالات زیادہ تر انگریزوں ہی کے ہیں۔ سر ٹامس منرو نے پہلے ہی پیشنگوئی کر دی تھی کہ:-

"برطانوی تلوار سے ہندوستان کے فتح ہو جانے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ساری قوم ترقی کرنے کے بجائے ذلیل اور ادنیٰ ہو جائیگی۔ اگر برطانوی قوم پر بھی کوئی قوم اسی طرح قابض ہو جائے تو وہ بھی اپنے تمام ذخائر علمی کے باوجود ایک پشت کے بعد لازماً دغا باز اور بے ایمان بنجائیگی"

ہندوستانیوں کی اخلاقی برتری کا ثبوت اس سے زیادہ اور کیا مل سکتا ہے کہ وہ تقریباً ایک صدی تک بھی غیروں کے محکوم رہنے کے باوجود غدر ۱۸۵۷ء تک اپنے اوصاف و فضائل کو برقرار رکھ سکے اور ۱۸۵۷ء کے کسی قریبی زمانہ میں سر اسکن پیری کو ایک رپ لیٹی کے روبرو بیان دیتے ہوئے یہ کہنا پڑا تھا کہ:-

"ہندوستان میں عام ایماندارانہ مسلک کی بنا پر تجارتی بہی کھاتوں کی وہ حرمت تھی کہ کسی متنازعہ فیہ دین کے بارہ میں ان کا پیش ہو جانا عدالت کے نزدیک ناقابل تردید شہادت سمجھا جاتا تھا"

اور مسٹر ایلفنسٹن کو ہندوستانیوں کی قابلیت اور فیصلہ مقدمات کی صلاحیت دیکھکر بڑی حیرت ہوتی تھی (روداد اعمالی)

یہ کچھ کم بات نہیں بلکہ انتہا تو یہ ہے جیسا کہ معلوم ہوتا تھا کہ ہندوستان کے چور اور ڈاکو اور مجرم تک جان دیدینا اور سزا پانا گوارا کر لیتے تھے مگر جھوٹ ہرگز نہ بولتے تھے اور اپنی صفائی میں ایک لفظ بھی آج کی طرح حلف اٹھا کر جھوٹ بولنا تو ایک طرف خلاف واقعہ کہنا پسند نہ کرتے تھے۔

صداقت پر زندگی کی بھینٹ

کرنل سلیمان دہنجس ہیں جنھیں

ٹھگوں کی سرکوبی و پامالی کے لئے متعین کیا گیا تھا اور جنہوں نے اس سلسلہ میں کارہائے نمایاں انجام دیکر خاص شہرت حاصل کی تھی انہوں نے وثوق کے ساتھ لکھا ہے کہ:۔

"میرے تجربہ میں ایک دو نہیں ایسی صدہا مثالیں آچکی ہیں کہ ایک شخص کی دولت آزادی اور زندگی جھوٹ بولنے سے بچ سکتی تھی لیکن اس نے ہرگز جھوٹ بولنا گوارا نہ کیا اور تباہی گوارا کر لی۔"

یہ تو بہت پرانے واقعات اور پرانے اخلاق ہیں آج بھی دور دست علاقوں اور کوہستانی مقاموں کے باشندوں کی یہی حالت ہے کہ وہ اپنی جہالتیں وحشیانہ حالتوں اور مفلسیوں کے باوجود جھوٹ اور دغابازیوں کو بدترین عیب سمجھتے ہیں نہایت متدین ہیں جو مال ان کے سپرد کر دیا جاتا ہے راستے میں وہ اسے ہاتھ بھی نہیں لگاتے اور اگر اتفاق سے انھیں صحیح مقام کا پتہ نہیں چلتا یا بھول جاتے ہیں تو اسے پولیس کی سپردگی میں دیدیتے ہیں، جو کہہ دیتے ہیں کرتے ہیں زبان کے پکے اور ہاتھ کے سچے ہوتے ہیں۔

ہماری اخلاقی بربادی کے دردناک مناظر

ہمیں بارہا بتحقیق کے ساتھ معلوم ہوا کہ آج سے دس پندرہ سال پیشتر تک ملک میں ہر جگہ اور اب دور کے علاقوں میں بسنے والے لوگ نہایت ایماندار با اخلاق اور مخلص ہیں ہندوستان کے شہروں کے لوگ وہاں پہنچتے تو یہ انتہا درجہ خاطر و تواضع سے پیش آتے انھیں گھر میں رکھتے حتی کہ وہ ایک ہی فرش پر لیٹ رہتے جہاں ان کی نوجوان بہو بیٹیاں بھی لیٹی ہوتیں لیکن جب ان ہندوستانیوں کی بد اعمالی کے واقعات بکثرت پیش آنے لگے تو وہاں کے دیہاتی بھی چوکنے ہو گئے دنیا کے تمام غیر متمدن حصص میں اخلاق کی یہی حالت ہے۔

جو حالات ہم نے بیان کئے یہ اس وجہ سے تھے کہ دیہات کے انتظامات دیہاتیوں کے ہاتھ میں تھا پنچائتیں ان کی عدالتیں تھیں جن میں جھوٹ اور فریب کا کوئی گذر نہ تھا۔ انھیں اختیار تھا کہ وہ بدمعاشوں بدچلن لوگوں اور چوروں کو سزا دیں ایسے لوگ گاؤں میں اپنی اصلاح کئے بغیر رہ ہی نہ سکتے تھے جدید تمدن اپنے ساتھ صدہا جراثیم لیکر آیا اور اس نے ہندوستان کو پروپیگنڈا اور پالیسی کی صورت میں جھوٹ اور فریب و دغا کی تعلیم دی عدالتیں انصاف کے لئے ہوتی ہیں پہلے پولیس افسر اور عدالتی حکام مقدمات کی اصلیت کی خود تحقیقات کرنا اپنا فریضہ عمل سمجھتے تھے اور کسی کے ساتھ ناانصافی ہوجانے اور کسی بیگناہ کے سزا پاجانے کو موجب عذاب الٰہی سمجھتے تھے مگر اب سارا دارومدار گواہوں کی شہادتوں پر رہ گیا اور فریق کو یہ یقین ہوگیا کہ حکام کی ذاتی تحقیق کوئی چیز نہیں سب کچھ انحصار وکیل کی لیاقت اور شہادت کی نوعیت پر ہے اس لئے مصنوعی شہادتیں بنا کر اور اچھے وکیل کھڑے کرکے مقدمہ جیت لینے کی طرف میلان بڑھا اور تھوڑے فائدے کے لئے بڑے بڑے جھوٹ فریب اور حیلہ بازیوں سے کام لیا جانے لگا قانون ایسا پیچ بنا کہ ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہزار میں ۹۹۹ شہادتیں بھی ایسی نہیں ہوتیں جن میں کچھ نہ کچھ جھوٹ نہو۔

عدالتی نظام کی اخلاق سوزیاں

دیہاتی پنچائتوں کا نظام ٹوٹنے سے عدالتوں حاکموں اور مقدموں کی کثرت ہوگئی معمولی معمولی باتوں کے لئے عدالتوں اور کچہریوں میں جانا لازمی ہوگیا اور مقدمات کی وہ کثرت و شدت ہوگئی جس کا وہم و گمان بھی عہد سابق میں نہ کیا جا سکتا تھا ہر طرف حاکموں اہلکاروں بیرسٹروں، وکیلوں، مختاروں، عرائض نویسوں محرروں اور گواہوں کی فوجیں بھرتی نظر آنے لگیں۔ لگان اضافہ لگان، داخل خارج بیدخلی ترقی، وصولی زر، بنائے مکان، تعمیر دروازہ ہر چیز کے لئے کچہریوں اور عدالتوں کی حاضری ضروری ہوگئی ہزارہا روپیہ ضائع ہونے لگا ضیاع وقت و زر کے علاوہ ان سے سب سے بڑا نقصان اخلاقی ہوا جھوٹ بولنا ہی نہیں جھوٹے حلف اٹھانا اور جھوٹے مقدمات بنانا معمولی بات ہوگئی جہاں پہلے دس فیصدی بھی عدالتوں میں نہ جاتے تھے وہاں اب صد فی صد عدالتوں میں جانے لگے۔

اس سے مفلسی بھی بڑھی یہ بھی بداخلاقی کی جڑ ہے۔ غرض یہ کہ یا تو یہ حالت تھی کہ چور ڈاکو تک جان دیدینا گوارا کرتے تھے مگر جھوٹ نہ بولتے تھے یا یہ حالت ہوگئی کہ بڑے بڑے تقدس مآب تک عدالتوں میں جانے لگے اور معمولی نفع کی امید ہو تو ہر بات بات پر جھوٹ بولنے اور جھوٹے حلف اٹھانے لگے اور روپیہ والوں نے تو سمجھ لیا کہ ہم روپیہ کے زور سے ہر جھوٹ کو سچ بنا سکتے اور ہر جرم کرکے بچ سکتے ہیں۔ اس مسموم اور زہریلے تمدن نے ہمارے اخلاقی کاشانے اجاڑ دیئے اور ایک ہندوستان کیا بیسویں صدی کے اس تمدن نے تو عیب کو ہنر بنا دیا اور امریکہ فرانس انگلستان و جرمن جہاں دیکھو سب کے سب ایک ازار میں نظر آتے ہیں نہ کسی کو خدا کا ڈر ہے اور نہ سوسائٹی کا خوف اور نہ حیا باقی ہے نہ شرم آزادی کا نام حریت و جمہوریت رکھ لیا اللہ تعالیٰ کا مخفی عمل ہے جو اب تک یہ تہذیب اور یہ تمدن قائم ہے اگر یہی حالت رہی تو اس دن کو دور نہ سمجھئے کہ ایزد متعال کی ایک ہی بطش شدید اس کا گلا گھونٹ کر رکھ دیگی

تفسیر بیان القرآن

از علامہ اشرف علی محدث تھانوی مدظلہ

یہ قرآن پاک کی وہی اردو تفسیر ہے، جس کا رتبہ ہر عربی تفسیر سے بلند ہے کیونکہ یہ یکتائے روزگار مولانا اشرف علی صاحب کے تبحر علمی کا نتیجہ ہے اہل سنت والجماعت میں یہی تفسیر مقبول ہے اس کا ہدیہ بیس روپیہ ہے اور اس میں کبھی کمی نہیں ہوئی، سوائے پچھلے سال رمضان شریف کے جو میں نے پندرہ روپے میں ہدیہ کی تھی، پچھلے سال دو سو جلدیں کمیشن حاصل کی تھیں اس لئے پندرہ روپے میں ہدیہ ہو سکا تھا اب بھی اسی فکر میں ہوں، اگر آپ لوگ امداد کریں تو لے لوں، تین ہزار روپے کا معاملہ ہے، مجھے صرف ایک روپیہ جلد مل جائے گا، جو مولوی کے فرض کے کام آسکتا ہے، پچھلے سال تو کامیاب ہوگیا تھا، بلکہ آخر میں لوگوں سے انکار کرنا پڑا تھا، آپ آج ہی اپنی فرمائش بھیج دیجئے، اور ریل کے ذریعہ منگانا ہے پندرہ روپے آٹھ آنے کا منی آرڈر آجانا چاہئے، محصولڈاک میں چار روپے خرچ ہو جائیں گے تفسیر بیان القرآن کی بارہ جلدیں ہیں، کامل ہی مل سکتی ہے الگ الگ جلدیں نہیں ملیں گی، ہدیہ رعایتی پندرہ روپیہ، بہت جلدی کیجئے۔

حمیدیہ پریس دہلی

بیت المال

(نوشتہ مولانا محمد انوار الحق صاحب خیسری)

اسلام میں بیت المال کو ہر زمانہ میں بہت بڑی اہمیت حاصل رہی ہے اور اس سے فرزندان توحید کے بڑے بڑے کام نکلے ہیں۔ ضرور ایک مدت ہوئی اس نے خزانے اور ذاتی ملکیت کی صورت اختیار کرلی اور اس کا مقصد ایک حد تک فوت ہوگیا لیکن پھر اس وقت ہمارا پرچم اسلام دنیا کے ایک بڑے حصہ پر لہرا رہا تھا ہمارے سر پر حکومت چپہ چپہ پر بچھے ہوئے تھے اقبال ہمارے جلو میں تھا ہمارا کوئی کام بند نہ رہتا تھا اور ہمیں روپیہ کی ضرورت نہ پڑتی تھی دوسرے وہ وقت اور تھا زمانہ اور تھا۔ اس وقت علم و شرافت کی بھی منزلت تھی اور انھیں روپیہ پر ترجیح دی جاتی تھی۔ بڑے بڑے مملکت اسلام اور اکابر ملت نے بسا اوقات افلاس و تنگدستی میں زندگی بسر کی لیکن اسکے باوجود ان کی انتہائی عزت کی گئی اور وہ بڑے اثر و اقتدار کے حامل ہو گئے اب زمانہ بدل گیا نہ وہ زمین ہے اور نہ وہ آسمان اس وقت ہم آقا تھے اور آج غلام ہیں اس وقت حاکم تھے اب محکوم اس وقت ترقی یافتہ تھے اور آج انحطاط پذیر رفتہ رفتہ پھر زمانہ نے روپیہ کو وہ اہمیت دیدی ہے کہ آج علم و شرافت عزت حتی کہ زندگی بھی روپیہ ہی سے ہے اور روپیہ ہی ساری شانوں اور امیدوں آرزو مندیوں عزتوں اور فاقتوں کا سرچشمہ بنکر رہ گیا ہے۔

یہودیوں کا نظام مالی

آج تو ہمیں قدم قدم پر بیت المال اور ایک قومی سرمایہ کی ضرورت محسوس ہورہی ہے اور ہمارے بہت سے نہایت ضروری اور اہم کام روپیہ نہ ہونے اور کسی قومی فنڈ کے نہ ہونے سے بند پڑے ہیں اس لئے مسلمانوں کو اس کی طرف جلد از جلد اپنی بہترین توجہ مبذول کرنی چاہیئے مسلمان ہی کیا اس زمانہ میں چونکہ معیار کمال و اقتدار روپیہ ہی بن گیا ہے اس لئے دولتمند اور صاحب خدم وحشم اقوام تک ایک قومی فنڈ کی ضرورت کو لازمی قرار دے چکی ہیں اور بحث و بدنصیب مسلمانوں کے سوا دنیا بھر میں کوئی ایک قوم بھی تو ایسی نہیں جسکے پاس کسی نہ کسی صورت میں کوئی قومی فنڈ یا بیت المال نہ ہو۔

یہودیوں کو دو ہزار سال کی آوارہ گردی جلا وطنی اور خانماں بربادی کے بعد فلسطین میں بسنے اور وہاں کے غلبہ گو مسلمانوں کو اجاڑنے کا جو موقع مل رہا ہے یہ سب ان کے روپیہ اور قومی فنڈ ہی کے ثمرات ہیں ایک چھوٹی سی منکوب و مغلوب قوم ہے جو قریباً تمام دنیا میں منتشر ہے کہیں ایک چپہ زمین کی بھی مالک نہیں اور ہر ملک اور ہر وطن میں سمایا ہوا ... ہے بنا اور اجڑنا ... اس کے قومی فنڈ میں ہر وقت ... روپیہ موجود رہتا ہے اور یہی اس کے اثر و اقتدار کا منبع ہے فلسطین کی طرف آباد کاری یہودیوں کے سیلاب کا جو رخ ہوگیا ہے وہ اسی کار میں منت ہے یہودیوں کی رفاہ اور کارکن ہستیاں اپنے غریب افراد کو اس سے کرائے ... دیکر فلسطین بھیج رہی ہیں آباد کر رہی ہیں ...

خرید و فروخت کررہی ہیں اسی سے ان کی گذر ہوتی ہے اسی سے انھیں تعلیم دلائی جاتی ہے اور اسی سے انھیں کاروبار کرایا جاتا ہے۔ چند لاکھ چند کروڑ فرزندان توحید کے لئے وبال جان بنکر رہ گئے ہیں اور حکومت تک انہی کی سنتی اور انہی کی کہتی ہے۔

سکھوں کی شیرازہ بندی

سکھ ملک میں کتنے ہیں (۳۵) لاکھ ایسی کوئی عقیل و ہوشمند اور ترقی یافتہ قوم نہیں مگر پنجاب کے ڈیڑھ کروڑ مسلمانوں کو اس نے سراسیمہ بنا رکھا ہے ان کی مختلف انجمنوں کے پاس پہلے سے روپیہ تھا فنڈ تھا مگر اس نے ایک قومی فنڈ کی ضرورت محسوس کی اور اس احساس کے ساتھ ہی کھڑی ہوگئی اس نے اپنے اوقاف کو بیش قیمت سمجھکر ان کو شخصی اقتدار سے نکال کر قومی انتظام کے ماتحت لانے کے لئے والہانہ سعی و جہد کا سلسلہ شروع کردیا اس نے اپنے اس مقصد جلیل میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے انتہائی قربانیوں سے بھی دریغ نہ کیا اور اس سرفروشی اور جانسپاری کے ساتھ سعی و جہد کی کہ کامیابی خود اسکے استقبال کو بڑھی آج اس کے فنڈ میں کروڑوں روپیہ ہے اسی سے مفت کھانا تقسیم ہوتا ہے اسی سے ضرورتمندوں کی حاجت روائی کی جاتی ہے اور اسی سے تعلیم پروپیگنڈے اور دیگر قومی کام تکمیل پذیر ہوتے ہیں جتنے اسکول کالج اور ادارے ان چالیس لاکھ کے پاس ہیں اتنے ڈیڑھ کروڑ مسلمانوں کے پاس نہیں۔

ہنود کا جوش عمل

ہندوؤں کی بھی یہی حالت ہے ان کی مہاسبھا ان کی سماجیں ان کے ادارے ان کے گرو کل ان کی سمیتیں سب قومی فنڈ سے مالا مال ہیں جب کسی فساد کے سلسلہ میں ان کے افراد کی پکڑ دھکڑ شروع ہوتی ہے ان کا فنڈ ان کی مددگاری کو موجود ہوتا ہے اسی سے ان کی امداد ہوتی ہے اسی سے گواہ بنتے ہیں اسی سے مقدمے لڑائے جاتے ہیں اسی سے پروپیگنڈے ہوتے ہیں اسی سے گروکل چلتے ہیں اسی سے کالج چلتے ہیں اسی سے ملک کی مشترکہ زبان اردو کی تباہی و بربادی کی تدابیر سوچی جاتی ہیں اسی سے ہندی و سنسکرت کو جوش و خروش کے ساتھ فروغ دیا جارہا ہے غرض سب کچھ اسی سے ہورہا ہے اور ہماری آنکھوں کے سامنے ہورہا ہے ملک کے چپہ چپہ پر ان کی انجمنیں قائم ہیں اور ان کے اسکول اور کالج کھلے ہیں ان سے کارکنوں اور کام کرنے والوں کو گذارے ملتے ہیں لندن و امریکہ تک پہنچ وہاں کے اخبارات والوں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے روپیہ دیا جاتا ہے جو کام شروع کرتے ہیں کامیاب ہوتے ہیں کونسلوں اور اسمبلی تک اسی کا زور و شور اسی کی کرشمہ کاریاں نظر آتی ہیں شدھی کی تحریک اسی سے پھلی پھولی مہاسبھا کو اقتدار اسی سے حاصل ہوا ضرور اسے کوئی ... صورت حاصل نہیں لیکن وہ گونہ تقسیم میں بھی بڑا اقتدار اور بڑی اہمیت پا گیا ہے۔

کانگریس ملک کی سب سے بڑی جماعت ہے اس نے جب تحریک حریت واستقلال کو فروغ دینے کی سعی کی تو اس نے ہی سب سے پہلے فنڈ جمع کرنے کی فکر کی اور جب تک اس کے پاس ایک کروڑ روپیہ فراہم نہ ہوگیا یہ میدان عمل میں نہیں اتری کامیابی دنا کامیابی کے ذکر کو نظر انداز کرکے دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اس روپے کا ملک میں کتنا شاندار کام کیا تحریک خلافت کی کامیابی وسیع الاثری کا راز بھی یہی تھا۔

دنیا کی کوئی قوم کوئی جماعت اور کوئی ملک بھی ایسا نہیں جس کے پاس فنڈ نہ ہو اور جس قوم نے اس معاملہ میں جتنی زیادہ مرکزیت سے کام لیا اتنی ہی اسے تقویت حاصل ہوئی۔

مسلمانوں کی بےحسی

مسلمان سب کچھ دیکھتے جانتے اور سمجھتے ہیں مگر خاموش ہیں اور ان کے ہاتھ پاؤں کو کوئی حرکت نہیں ہوتی ان کے تمام اخبارے اور تمام شعبہ ہائے کار روپیہ نہ ہونے کے باعث معطل پڑے ہیں لیگ مسلم کانفرنس تعلیمی کانفرنس انجمن ہائے تبلیغ جمعیت ہائے اسلامیہ سب کی سب روپیہ کی قلت شدت کے ساتھ محسوس کررہی ہیں یہی حالت ہمارے کالجوں ہماری درسگاہوں اور ہماری سیاسی وتمدنی مجالس کی ہے ہمارے اوپر کوئی افتاد پڑتی ہے کوئی ضرورت پیش آتی ہے کوئی فساد ہوجاتا ہے کسی پروپیگنڈے کی احتیاج لاحق ہوتی ہے تو ایک ایک کا منہ تکتے ہیں دینے والوں کو اطمینان نہیں اور دیں تو کس کس کو دیں بےنظمی اور عدم مرکزیت نے اعتماد بھی اٹھادیا ہے ہندو مسلم فساد ہوئے ہندو ملزمین کے متعلقین کو کوئی تکلیف بھی نہ ہوئی ان کا پروپیگنڈا بھی خوب ہوا مقدمے بھی خوب لڑے بری بھی ہوئے جو قید ہوئے قومی فنڈ سے ان کے بال بچوں کے گذارہ کا بھی بندوبست ہوگیا۔ بخلاف ازیں مسلم ملزمین غریب ہر طرح تباہ ہوئے نہ ان کا پورا پروپیگنڈا ہوا نہ انھیں اچھی طرح قانونی امداد ملی نہ خوبی وعمدگی کے ساتھ مقدمہ لڑا جاسکا کثیر تعداد میں قید ہوئے اور سب سے زیادہ یہ کہ ان کے پیچھے ان کے متعلقین کا کوئی خبرگیر نہ رہا ہم نے اس سے پیشتر بارہا آواز بلند کی کہ ایک اسلامی بیت المال قائم کیا جائے اور اگر ہمارا حافظہ غلطی نہیں کرتا تو محترم بزرگ خواجہ حسن نظامی کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے ہی یہ تجویز پیش کی تھی مگر یہ سب صدائیں فضا کی پھیلی ہوئی لہروں میں منتشر ہوکر رہ گئیں اور مسلمانوں کی بےاحساسی نے کوئی کام نہیں ہونے دیا۔

مسلمانان عالم کا وطیرہ عمل

مسلمانوں کی بدبختی کہ اس سے زیادہ المناک اور افسوسناک منظر اور کیا ہوسکتا ہے کہ وہ اتنی بڑی قومی وملی ضرورت سے ابتک غافل پڑے ہیں حالانکہ قومی مالیات کو مرکزی صورت دینے کا اولین شرف انہی کو حاصل ہے اور وہی اس کے موجد ہیں ان کی ترقی اور بیداری کے زمانہ میں ان کے پاس ہمیشہ بیت المال یا قومی فنڈ رہا مصر میں آج بھی بڑی حد تک مسلمان اسی انتظام سے فائدہ اٹھارہے ہیں اور یہی ان کی کامیابی کا راز ہے اور ترکی افغانستان ہنگری رومانیہ اور مراکش میں مسلمانوں کی آبادی قلیل ہے اور ہماری ہی طرح وہ محکوم ہیں لیکن انھیں بہت کم ہماری جیسی دشواریوں کا سامنا ہوتا ہے انھوں نے اپنا شرعی نظام بھی قائم کر رکھا ہے ان کے اپنے قاضی موجود ہیں اماموں کو تنخواہیں ملتی ہیں اوقاف کی آمدنی بھی انہی کے ہاتھ میں ہے مگر ہندوستان کے مسلمانوں کی آنکھیں ہی نہیں کھلتیں انھیں احساس ہی نہیں ہوتا اور نہ یہ اس مقصد کی طرف کوئی قدم اٹھاتے ہیں۔

مسلم قائدین کا بدبختانہ اختلاف

اس کی سب سے بڑی اور اساسی وبنیادی وجہ تو یہ ہے کہ مسلم رہنماؤں اور قائدین اسلام میں یکجہتی ویکرنگی نہیں جتنے صاحب اثر بزرگ ہیں ان سب میں باہم اختلاف ہے اور انتہا یہ ہے کہ انھیں مقتضیات اسلام بھی شاید بمشکل ایک مرکز پر لاسکتی ہیں پھر ہمارے لیڈروں نے محض سیاسات ہی کو وقت کی سب سے اہم ضرورت سمجھ لیا ہے جس کو دیکھو نعرہ حریت وآزادی کے نعرہ ہائے بلند لگانے میں مصروف ہے اور مذہبی تمدنی معاشرتی اور ملی کام گویا اس کے لئے گونہ بےکیفی اور ضیاع وقت کا مظہر ہے ضرورت یہ ہے کہ اس وقت جمہور عوام انھیں اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اپنے بازوؤں کو حرکت دیں اور ان لیڈروں اور قائدوں کو مجبور کریں کہ وہ جہاں سیاسیات میں سارا وقت صرف کئے ہوئے ہیں وہاں ملی نظام کی تقویت کے لئے بھی موقعہ نکالیں۔

ایک مرکزی انجمن کے قیام کی ضرورت

پہلے تو ملی ضروریات کے لئے زکوۃ وصدقات سے وافر رقم مل جاتی تھی اب اس میں گونہ مشکلات ہیں ابتدائی صورت یہ ہونی چاہیے کہ ملک کے بہترین عمائد اور ہر فرقہ وطبقہ کے سربرآوردہ حضرات ایک جلسہ میں جمع ہوں اور ابتدائی بحث وتمحیص کے بعد ارض ہند کی تمام چھوٹی بڑی اسلامی انجمنوں لیگوں اور کانفرنسوں کے نمائندوں کو ایک تاریخ پر مدعو کریں اس نمائندہ جلسہ میں ایک آل انڈیا اسلامی انجمن کی قیام کی بنائیں استوار کرلی جائیں اور اسی میں صدر نائب صدر اور سکریٹریوں کا انتخاب عمل میں لایا جائے۔

ایک جنرل سکرٹری ہو اور متعدد مختلف سکرٹری مثلاً معتمد سیاسیات، معتمد اوقاف معتمد معاشیات، معتمد اصلاح رسوم معتمد مذہبیات معتمد اوقات، معتمد تبلیغ، معتمد تعلیم، معتمد صنعت وحرفت معتمد مالیات معتمد امداد غربا وغیرہ۔

ہر ایک کام کے متعلق گفتگو اس کام کے سکریٹری سے ہوا کرے جزوی معاملات کے متعلق وہ خود انتظام امور کا اختیار رکھتا ہو اور اہم معاملات انجمن کے ماہواری جلسہ میں پیش ہوا کریں اور ہر صیغہ کے سکرٹری کے پاس اس صیغہ کی تمام معلومات تمام کاغذات اور تمام اعداد وشمار فراہم رہیں سیاست تعلیم اوقاف مذہب مالیات حوادثات اعانت غربا صنعت وحرفت مجلس زراعت، معاش لنگر وغیرہ کے صیغے علیحدہ ہوں ہر عہدہ دار سے حلف لیا جائے کہ وہ اپنے فرائض کو خلوص ودیانت اور جوش وفاداری سے ادا کریگا اپنے صیغہ کی ضروریات کی وکالت وحمایت پوری شدت ووثابت کے

ساتھ کریگا اور اسے سب پر مقدم سمجھیگا۔ انتخاب ہر تیسرے یا زیادہ سے زیادہ پانچویں سال ہوا کرے۔

مالی تنظیم کا خاکۂ عمل

اپنی ترتیب کے بعد یہ انجمن اعلان کرے کہ ملک کے ہر گوشہ سے جو روپیہ جس مقصد اور جس کام کے لئے بھیجا جائے تو وہ براہ راست اس انجمن کے نام بھیجا جائے اگر روپیہ تبلیغ و تعلیم کے لئے معنون ہو تو وہ اس صیغہ کے سکرٹری کے حوالہ کردیا جائے اور اسی مقصد میں خرچ ہو۔ اگر کسی خاص انجمن کو دینا ہو تو لکھدیا جائے کہ مرکز سے وہ روپیہ اس انجمن کو بھیجدیا جائے اس کے بعد دوسرا اعلان ایک عام چندہ کے متعلق ہو ہر شخص سے استدعا کی جائے کہ وہ روپیہ ایک پیسہ سے لیکر ایک آنہ تک اپنی آمدنی سے اس مہینہ میں اس انجمن کو دے دولتمند بزرگ جو عطیات دیں وہ شکریہ کے ساتھ قبول کرکے انجمن کے خزانہ میں داخل کرلئے جائیں چونکہ اس بورڈ پر عوام کو اعتماد ہوگا اس لئے ہمارے توقعات کے مطابق اگر پوری سعی و جہد سے کام لیا جائے تو کم از کم بیس پچیس لاکھ بہت وقت فراہم ہو جانا معمولی امر ہے۔

اس کے بعد روپیہ کا سلسلہ جاری ہو جائے گا اور اگر کام اچھی طرح کیا گیا تو ایک سال کے اندر ساٹھ ستر لاکھ روپیہ کا فراہم ہو جانا کوئی مشکل امر نہیں یہ قم اتنی بڑی رقم ہوگی کہ اس سے بہت سے مفید کام ہو سکیں گے اور بہت سی ضروریات کی تکمیل کا سامان ہو جائے گا اس کے بعد سب سے پہلے ایک منظم پر کوشش اجتماعی سعی اوقاف کو انفرادی قبضہ سے نکال کر جمہور کے قبضہ میں لانے کی کی جائے وہ اس کی تمام انتظام اس انجمن کے زیر اہتمام ہو۔

اوقاف کی کارفرمائی

ملک میں ہمارے اوقاف لا کھوں روپیہ کے نہیں کروڑ روپے کے ہیں جو بہ ادنیٰ سعی جمہور کے زیر انتظام آسکتے ہیں صرف ایک زبردست منظم اور اجتماعی سعی کی ضرورت ہے انجمن اس وقت تک دم نہ لے جب تک کہ وہ تمام پر قبضہ نہ کرلے اوقاف پر قبضہ ہوتے ہی پھر روپیہ کی کمی نہ رہے گی تمام صیغے پھلنے پھولنے لگیں گے اور جو روپیہ انفرادی طور پر ضائع ہو کر فضول ضائع ہو جاتا ہے وہ جمہور کے قبضہ میں آکر سیرابی چمن کی باعث بن جائے گا۔ یہ انجمن اپنے مقاصد و اغراض میں قطعی طور پر ایک ملی انجمن ہے اور اپنا وقت زیادہ تر ملی تعمیری کاموں میں صرف ہو سیاست سے سر دست اسے صرف اتنا ہی تعلق ہو کہ یہ سیاسی انجمنوں کی تنظیم اور اشد ضرورت کے لئے مناسب رقم دیدیا کرے۔

اس کی شاخیں ہر شہر اور ہر قصبہ میں قائم کردی جائیں انہی کے زیر اہتمام مساجد، پنچایت، اصلاح مسلمین، تبلیغ، باہمی جھگڑوں کا انفصال، مدارس کا اہتمام، تجارت کا فروغ، صنعت و حرفت کی ترقی، مدارس شبینہ کا انتظام، رسوم غیر شرعی کا انسداد، مجالس سیرت و مواعظ کا انصرام، امداد مستحقین، امداد ایامیٰ و یتامیٰ وغیرہ ہو۔ انجمن کی ہر شاخ کے پاس ایک لائبریری اور ضرورت کے متعلق ایک لنگر خانہ ضرور ہو جہاں سے غرباء اور محتاجوں کو مفت کھانا ملتا رہے کم و بیش چھوٹے پیمانہ پر ایک دار الصنعت بھی ہو جو زنانہ اور مردانہ حصوں پر مشتمل ہو اور جس میں غریب اور بیکار مرد اور عورتیں محنت کرکے چار پیسے کما سکیں۔

قومی فنڈ کی عظمت

یاد رکھئے اگر یہ انجمن قائم ہو گئی اور اوقاف کو اس نے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور ایک قومی فنڈ یا بیت المال قائم ہو گیا تو پھر مسلمانوں کی پوزیشن اس ملک میں بہت مضبوط و مستحکم ہو جائے گی ان کی فارغ البالی میں یک بیک اضافہ ہو جائیگا ان پر کوئی ظلم نہ کر سکے گا ان کی تجارت ترقی کریگی وہ صنعت و حرفت میں کسی سے پیچھے نہ رہیں گے ان کے اندر ہر تحریک کامیاب ہو سکے گی ان کی بہترین تنظیم ہو جائیگی ان کے بنک قائم ہو جائیں گے انھیں ساہوکاروں کے پنجے سے رہائی مل سکے گی انھیں سچا مسلمان بنایا جاسکیگا ان کے امور مذہبی کے فیصلے کے لئے مسلم قاضیوں کا تقرر ہو جائے گا۔

ہم نے ایک خاکۂ عمل مسلمانوں کے سامنے پیش کردیا ہے مسلمان اور بزرگان ملت اس میں رنگ بھر سکتے ہیں خوب سمجھ لیجئے کہ زمانہ روز بروز نازک صورت اختیار کر رہا ہے اور مسلمانوں تیزی اور سرعت کے ساتھ اپنا اقتدار کھوتے چلے جا رہے ہیں اور اگر کوئی فوری قدم نہ اٹھایا گیا تو یہ حالت بد سے بدتر ہو جائے گی اور پھر کام مشکل سے مشکل تر ہو جائے گا۔

(۱۵)

اپنے بچوں کو غلط طریقہ تعلیم کے برے اثرات سے بچائیے اور قرآن پاک پڑھوانے کیلئے صرف قاعدہ نورانیہ

یسرنا القرآن

پڑھائیے۔ قاعدہ یسرنا القرآن کے ذریعہ چار برس کا بچہ چھ مہینے میں صرف دو گھنٹہ کی روزانہ تعلیم سے نہایت آسانی کے ساتھ بغیر دردسری کے قرآن شریف ختم کرلیتا ہے اور بغیر ہجے کے رواں پڑھتا ہے اس قاعدہ کو پڑھانے سے بجائے طوطے کی طرح رٹ لینے کے بچہ میں آنکھوں سے دیکھ کر پڑھنے کی لیاقت و استعداد آتی ہے اس لئے وہ قرآن شریف کے علاوہ ہر ایک اعراب دار عربی تحریر کو پڑھ سکتا ہے اور اس کو اردو پڑھنا آسان ہو جاتا ہے اس طرح جو استاد سبق کو نہ یاد کرنا بچہ کا قصور سمجھتے ہیں انکی مار سے بچہ محفوظ رہتا ہے اور پڑھنے سے جی نہیں چراتا۔ قاعدہ بغدادی کی طرح یہ ایک نامکمل اور صرف ابتدائی قاعدہ نہیں ہے بلکہ اس قاعدہ میں قرآن شریف پڑھنے کے تمام قواعد درج ہیں، کوئی قاعدہ باقی نہیں رہا مختصر یہ کہ اس قاعدہ کو پڑھ کر پھر قرآن شریف کو استاد سے سبقاً سبقاً پڑھنے کی حاجت نہیں رہتی اس قاعدہ کو پڑھ لینا گویا تمام قرآن شریف کو پڑھ لینا ہے۔ یہ قاعدہ بچوں کے علاوہ ان بڑی عمر والوں کے واسطے بھی غنیمت ہے جو قرآن شریف پڑھنے کے باریک قواعد سے ناواقف ہیں اور قرآن شریف کو صحیح نہیں پڑھ سکتے۔ بڑی عمر والے انگریزی خواں جو قرآن شریف نہیں پڑھ سکتے اگر وہ قرآن شریف پڑھنا چاہیں تو ان کے لئے یہ قاعدہ عجیب چیز ہے اس کی قیمت تین آنہ ہے ایک جلد علیحدہ نہیں آسکتی، یا تو دوسری کتابوں کے ساتھ منگائیے یا ٹکٹ بھیجئے مکاتب اور مدارس کے لئے ایک روپیہ کی ۸ جلدیں ملتی ہیں اور ایک روپیہ کے ۸ قاعدوں پر دس آنے محصول ڈاک خرچ ہوتا ہے پچاس قاعدے پانچ روپیہ میں ملتے ہیں

حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

تاریخی جواہر پارے

(از جناب مولانا شاہد نظامی)

ایک زمانہ تھا کہ سطوت اسلام کا آفتاب عالمتاب خط استوا پر چمک رہا تھا اور صدیوں تک چمکتا رہا اس وقت اسلام کا ہر فرزند در یکتا اور ہر دختر گوہر لالی تھی علم و فضل کے دریا بہ رہے تھے کمال و تبحر کے شہرے تھے دولت و اقبال کا دور دورہ تھا مسلمان ہی معلم تھے اور مسلمان ہی متعلم مسلمان ہی آقا تھے اور مسلمان ہی حکمران، فضل و کمال لیاقت و بصیرت جود و سخا علم و عقل میں کوئی ان کا ثانی نہ تھا۔ اسی عہد میمون اور اسی زمانہ سعید کے چند نادر گوہر فرزندان توحید کی بصیرت افروزی کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں وہ انھیں پڑھیں اور اگر ان میں ہنوز کچھ احساس غیرت باقی رہ گیا ہے تو اس سے عبرت حاصل کریں کہ اس دور انحطاط میں یہ چیزیں بھی بہت مغتنمات سے ہیں۔

فقیہانہ فہم کی ندرت

خلیفہ منصور عباسی کے عہد اقبال کا ایک درخشاں ستارہ عیسیٰ بن موسیٰ عباسی تھا اور بڑا اقتدار رکھتا تھا اس کی بیوی سلمیٰ ناز آفرینی و دلبری و حسن و جمال میں اپنا ثانی نہ رکھتی تھی ایک روز عیسیٰ نے باتوں باتوں میں اپنی بیوی سے کہدیا کہ اگر تو چاند سے زیادہ خوبصورت نہ ہو تو تجھ پر طلاق ہے" سلمیٰ یہ سنتے ہی عیسیٰ کے پاس سے اٹھی اور یہ کہکر اندر چلی گئی کہ اب میں تم پر حرام ہوں طلاق ہو چکی اس لئے کہ آدم کے کسی بیٹے اور بیٹی کا حسن و رعنائی میں چاند پر فائق ہونا غیر ممکن ہے مذاق دفعتہً ایک عذاب و اضطراب بن گیا بہت سراسیمہ ہوا خلیفہ کے پاس پہنچا اور واقعہ بیان کر کے کہا کہ میری زندگی کا انحصار تو سلمیٰ ہی کی رفاقت پر ہے اگر اس سے مفارقت ہو گئی تو پھر میری زندگی مشکل ہے خلیفہ نے تمام بڑے بڑے علماء سے استفسار کیا اور پوچھا کہ کوئی شرعی صورت ایسی ہے جس سے یہ طلاق کالعدم ہو جائے سب نے متفق الالفاظ یہی کہا کہ طلاق تو واقع ہو گئی لیکن ایک بزرگ فقیہ نے دلیری کے ساتھ کھڑے ہو کر ان سے اختلاف کیا تمام علماء و فقہاء نے کہا کہ آخر آپ فرمائیں تو کہ آپ کے پاس ایک مسلمہ سے اختلاف کرنے کی دلیل کیا ہے اس وقت دربار میں ہر شخص کی نگاہیں اس فقیہ کی طرف اٹھی ہوئی تھیں اور خلیفہ بھی غور سے اس کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے تھا اس نے کہا کہ میں قیاس نہ اجتہاد سے نہیں بلکہ نص صریح سے ثابت کر سکتا ہوں۔

حیرت کا دور اور بڑھ گیا اور دربار کا دربار پیکر تجسس بن گیا فقیہ نے اسی وقت یہ آیت پڑھی لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ہم نے انسان کو بہترین تقویم و ترکیب پر خلق کیا ہے اور کہا یہ ارشاد خداوندی ہے جس کے مطابق ایک چاند کیا تمام موجودات عالم سے انسان کا خوبصورت ہونا ثابت ہوتا ہے۔ خلیفہ منصور اس جواب اور نکات اجتہاد سے اس درجہ خوش ہوا کہ برسر دربار اس کی رسائی فہم کی داد دی اور اسے اپنے مقربین خاص میں جگہ دی۔

حضرت امام علی رضا و مامون رشید

خلیفہ مامون رشید فراوانی دولت اور شکوہ فرمانروائی میں شرف یکتائی کا حامل ہے ایک دفعہ اتفاق سے یہ علیل ہو گیا ایسا علیل کہ زیست کی تمام توقعات منقطع ہو گئی تھیں اس عالم یاس میں اس نے بارگاہ ربانی میں رجوع کیا اور منت مانی کہ اگر مجھے صحت ہو گئی تو میں دراہم کثیر فقراء و مساکین کو تقسیم کروں گا اسے فضل کرتے کیا دیر لگتی ہے دعا قبول ہوئی اور مامون کو صحت ہو گئی چونکہ عالم اضطراب میں مامون نے کوئی تعیین نہیں کی تھی صرف لفظ کثیر زبان سے نکلا تھا اب یہ سوچنے لگا کہ مجھے کتنی دولت خیرات کرنی چاہئے جس پر دراہم کثیر کا صحیح طور پر اطلاق ہو سکے علماء کو بلایا فقہاء سے استفسار کیا سب سے پوچھا لیکن کوئی بھی کوئی تعیین نہ کر سکا مجبور ہو کر مامون رشید نے حضرت امام رضا کی طرف رجوع کیا آپ نے برجستہ جواب دیا کہ صرف اسی درہم تقسیم کر دینے سے نذر پوری ہو جائیگی۔

اس پر مامون کو بھی حیرت ہوئی کہ مامون رشید بذات خود بھی اجتہاد و علم و فضیلت میں امتیازی درجہ رکھتا تھا اس کی سمجھ میں کسی طرح نہ آیا کہ ایک فرمانروا صرف ۸۰ درہم کی خیرات دیکر کس طرح لفظ کثیر کا مفہوم پورا کر سکتا ہے پوچھا کہ آپ کے پاس اس کی دلیل کیا ہے؟ حضرت امام نے فرمایا کہ خداوند قدوس خود قرآن کریم میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ اللہ تعالیٰ نے مواقع کثیرہ پر تمہاری امداد کی۔ اس آیت میں جن مواقع و مواطن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ان کی تعداد اسی سے زیادہ نہیں مامون رشید مطمئن ہو گیا خیرات تو اس نے بکثرت کی لیکن اسے اطمینان کلی ہو گیا۔

دربار شاہجہاں کا ایک رتن

شاہجہان کے زمانہ میں بڑے بڑے ممتاز شعرا دربار حکومت کی زینت بنے ہوئے تھے سعید خاں قریشی بھی اسی سلک میں منسلک تھا اور فی البدیہہ کہنے میں اپنا نظیر نہ رکھتا تھا شاہزادہ مراد کے صوبہ گجرات کے گورنر مقرر ہونے پر اسے اس کے ندمائے خاص میں جگہ مل گئی ایک دفعہ عید کے موقعہ پر کہ جشن مسرت منایا جا رہا تھا اور تمام شعرائے دربار اپنے اپنے قصائد سنا رہے تھے شاہزادہ مراد نے چشم و ابرو کے اشارہ سے سعید خاں سے پوچھا کہ تم نے بھی کچھ کہا ہے کیونکہ شہزادہ کے دل میں اس کے لئے بہت جگہ تھی سعید خاں کچھ بھی لکھ کر نہ لایا تھا لیکن موقعہ ایسا آ گیا تھا کہ انکار روا یا گستاخی و نخوت کی صورت اختیار کئے جا رہے تھے اس لئے سعید خاں نے خاموشی کے ساتھ جیب سے ایک کاغذ نکالا اور اپنے آقائے ولی نعمت کو [illegible] سے مشتمل کر کے پڑھنا شروع کر دیا ؎

روز عید است لب خشک مے آلود کنید — چارۂ کار خود اے تشنہ لباں زود کنید
[illegible] — نعرہ با شیشہ [illegible] آمیز کنید

حرف بے صرفۂ واعظ نتواں کرد بگوش گوش بر زمزمۂ چنگ و نے و عود کنید

شاہزادہ کو سعید خاں کا یہ کلام بہت پسند آیا اور سعید خاں سے کہا کہ یہ کاغذ ہمیں دیدو کاغذ ہاتھ میں لیکر جو دیکھا تو بالکل صاف تھا ہمیں ایک حرف بھی اس پر نہیں لکھا ہوا تھا اس وقت سب کو معلوم ہوا کہ سعید خاں گھر سے لکھکر کچھ نہ لایا تھا اور اس نے جو کچھ پڑھا تھا فی البدیہہ پڑھا تھا شاہزادہ اور تمام درباری یہ دیکھکر انگشت بدنداں رہ گئے کچھ سعید خاں ہی پر منحصر نہیں دہلی عہد میں کسی جگہ لائق اور ممتاز شعراء و ادبا اور علماء و فضلاء کی کمی نہ تھی۔

نعمت خاں عالی پر بھی ایک دفعہ یہی حالت گذری تھی اور وہ بھی فی البدیہہ کہنے اور سنانے پر مجبور ہوگیا تھا۔ عین دربار کے موقعہ پر اسی طرح جب سے اشارہ کیا گیا اس نے اسی وقت ۴۲ اشعار کا ایک فی البدیہہ قصیدہ سنا دیا جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

رسم عاشق نیست با یک دل دو دلبر داشتن
یا ز جاناں یا ز جاں بایست دل برداشتن

فرمانروایان اسلام کی شاعرانہ لیاقت

سلطان خوارزم شاہ اپنے باپ کی اچانک وفات کے بعد جب سریر آرائے حکومت ہوا تو تکش خاں حاکم خراسان نے جو خوارزم شاہ کی بھائی تھا اس کی شدید مخالفت کی خوارزم شاہ نے تکش خاں کو فوراً لکھا مفر اسی میں ہے کہ تم میری بیعت کرکے میری اطاعت قبول کرلو ورنہ پھر تلوار ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ کردے گی تکش خاں پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا اور جواب تک نہ آیا۔ خوارزم شاہ بھائی سے لڑنا نہ چاہتا تھا اس نے برابر سے ایک کاغذ اٹھایا اور یہ رباعی لکھکر بھیجدی ؎

ہرگہ کہ سمند عزم من پویہ کند دشمن ز نہیب تیغ من مویہ کند
اینجا بہ رسول و نامہ نیاید کار شمشیر دو رویہ کار یکرویہ کند

تکش خاں شاعر نہ تھا اس نے کبھی شعر نہ کہا تھا لیکن اس کا بیٹا ملک شاہ شاعرانہ طبیعت رکھتا تھا تکش خاں نے اس سے کہا کہ تم اسی وقت اس رباعی کا جواب لکھکر بھیجدو چنانچہ اس نے رباعی کے جواب میں قلم برداشتہ رباعی لکھی اور اپنے چچا کے قاصد کے حوالہ کردی جو یہ ہے ؎

صد گنج ترا نخجر براں مارا کاشانہ ترا مرکب و میداں مارا
خواہی کہ خصومت از میاں برخیزد خوارزم ترا و ملک خراساں مارا

اس کے جواب پہنچتے ہی خوارزم شاہ نے ایک اور ذیل کی رباعی لکھی اور فی البدیہہ کہی اور اسی وقت تکش خاں کے پاس بھیجدی۔

اے جان عم این غرہ سودا گیرد این قصۂ درشانہ در ما گیرد
تا قبضۂ شمشیر نہ بالد خون تا آتش اقبال نہ بالا گیرد

یہ تھے ہمارے ادبا و علما اور یہ تھی ہمارے فرمانرواؤں کی لیاقت علمی اور یہ ہے ہمارے دور اقبال کی ایک ہلکی سی علمی جھلک۔

شاہزادی زیب النساء کی بدیہہ گوئی

سلاطین مغلیہ میں ایک دستور تھا کہ جب شاہزادیاں سن بلوغ کو پہنچ جاتی تھیں اور چاہتی تھیں کہ ان کا عقد کردیا جائے تو وہ اپنے بالوں میں نرگس کے پھول آویزاں کرلیا کرتی تھیں زیب النساء بیگم ایک روز شام کے وقت قلعہ معلیٰ کے اندر مصروف گلگشت تھی اور خراماں خراماں خیابانوں اور پھولوں کے تختوں کی سیر کرتی اور لطف اٹھاتی چلی جارہی تھی کہ وہ تختہ نرگس پر پہنچ گئی اور اس نے عالم بے خیالی میں چند پھول توڑکر اپنے بالوں میں آویزاں کرلئے محض اتفاق تھا کہ شہنشاہ اورنگ زیب بھی ٹہلتا ہوا ادہر آنکلا زیب النساء کی نظر جو اٹھی تو اس نے جہاں پناہ کو سامنے دیکھا فوراً خیال ہوا کہ بالوں میں نرگس کے پھول آویزاں ہیں اس نے اس اظہار حقیقت کے لئے کہ بالوں میں نرگس کے جو پھول آویزاں ہیں ان سے خاندانی رسم کے مطابق خواہش تزویج مقصود نہیں بلکہ بے خیالی کے عالم میں انھیں ویسے ہی لگا لیا گیا ہے برجستہ یہ شعر پڑھا ؎

نیست نرگس کہ بروں کردہ سر از افسر من بہ تماشائے تو بیدل شدہ سر از افسر من

اورنگ زیب شاہزادی کی برجستگی و بذلہ سنجی طرازی پر بہت مسرور ہوئے بیٹی کو پیار کیا اور الطاف خصوصی سے سرفراز فرمایا۔

ایک دوشیزہ کا ذوق شعری

عروج و اقبال اسلامی کا زمانہ تھا مرد تو مرد عورتیں اور لڑکیاں تک ذوق علم سے سرشار تھیں دہلی عروس البلاد بنی ہوئی تھی ہر طرف حسن برس رہا تھا ایک روز موسم گرما کی خنک صبح کے سلسلے میں ایک نوجوان لب جمنا چہل قدمی کررہا تھا عین اسی وقت ایک بلند و بالا مکان کا نوفد کہلا یہ قبہ کی ایک نوخیز حسینہ نے منہ نکالا اور وہیں فضائی نظر جلوؤں کے مشاہدہ میں مصروف ہوگئی اور یہ احساس بھی نہ رہا کہ سامنے کوئی دیکھنے والی آنکھ چلمنی حسن نہ شروع کردے اتفاقاً نوجوان کی نگاہ اٹھی سامنے ایک شعلہ حسن فروزاں تھا وہیں ٹھٹھک کر رہ گئی اس کی نظریں اس مہ رخ زیبا کے طواف میں مصروف تھیں اور اس پیکر حسن ناز کو بے خیالی میں کچھ خبر نہیں نوجوان بھی اس کے استغراق کو سمجھا اور اس کی محویت توڑنے اور اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے فی البدیہہ یہ کہا ؎

نازنین را دیدہ ام در غرفہ مہ جبینے عشوہ چینے طرفہ
حیلہ باید برائے دیدنش

اس چوتھا مصرعہ جو رباعی کی جان ہوتا ہے موزوں نہیں ہوتا اور نہ سمجھ میں آتا ہے کہ "حیلے" کی کیا چیزیں لائی جائیں اس پریوش کے کانوں میں بھی دفعتہ یہ عاشقانہ نوا گونجی اور ساتھ ہی سمجھ گئی کہ نوجوان آخری مصرعہ کی موزونیت میں قاصر رہا ہے اداسی اور ہی جذبات میں مصروف ہے حجاب اور شاعرانہ ذوق دونوں جذبے بیک وقت پیدا ہوئے لیکن شاعرانہ جذبہ نے آن کی آن میں حجاب پر قبضہ پالیا اس مقتضیات شرعیہ کی پاسداری کرتے ہوئے اس کی طرف نظر بھی نہ ڈالی اور ؎

"گریہ یا سرفہ یا عطسہ"

کہکر غائب ہوگئی۔ نوجوان بھی صحیح ذوق کا سرمایہ دار تھا وہ اس موزونی طبع پر پھڑک اٹھا اب نوجوان پر تو وجد کی عالم طاری تھا اور غرفہ بند

ہوگیا نہ وہ نوجوان رہا اور نہ وہ پری تمثال حسینہ البتہ اپنے اسلاف کے کمالات علمی اور ذہنی شاعرانہ کی ایک یاد دلوں کو جلانے کے لئے باقی رہ گئی۔

سوداگر خاتون کی حاضر جوابی

اصمعی لکھتے ہے کہ ایک روز میں بغداد کے بازار میں ٹہلتا ہوا چلا جا رہا تھا ایک سمت کو میری نظر جو اٹھی تو کیا دیکھتا ہوں کہ آراستہ اور خوبصورت دکان جس میں بکثرت میوے رکھے ہوئے ہیں اور انھیں اس سلیقہ و قرینہ سے چنا گیا ہے کہ ترتیب میں ایک حسن پیدا ہوگیا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ میوے نہیں رنگ برنگ کے نقش و نگار ہیں ایک طرف کو شیشہ کی الماریاں ہیں جس میں مختلف پرندوں کے بھنے ہوئے گوشت ترتیب سے چینی کی قابوں میں رکھے ہوئے ہیں برابر ہی دکان کے مالک [illegible] لباس فاخرہ پہنے ہوئے [illegible] بیٹھی ہے [illegible] سامنے آتے ہی میری زبان پر قرآن [illegible] کے یہ الفاظ بے ساختہ جاری ہوگئے

وفاكهة مما يتخيرون ولحم طير مما يشتهون وحور كامثال اللؤلؤ المكنون اس زہرہ جبین نے یہ سنکر برجستگی کے ساتھ کہا جزاء بما كانوا يعملون ارباب ذوق اس برجستگی اور اس کلام کی [illegible] پر غور کریں اور اس کی دلآرائی کا لطف حاصل کریں۔ [illegible] عقل و دانشمندی اور یہ تھا قرآن اور معارف قرآنی پر اس کا [illegible] کہ دکاندار عورتیں تک [illegible] کی تیر [illegible] ہوئی تھیں۔

معارف قرآنی پر ایک لڑکی کا عبور

اصمعی کہتا ہے [illegible] حیرت و استعجاب کے ساتھ لکھتا ہے کہ میں نے دیکھا ایک لڑکی ہے جو میرا اور یہ استغفار پڑھ رہی ہے میں نے اس سے کہا کہ اے لڑکی ابھی تیری عمر ہی کیا ہے [illegible] کوئی [illegible] گناہ [illegible] ہوگا پھر [illegible] اس شدت سے استغفار پڑھنے [illegible] امید ہے [illegible] جواب دیا۔

استغفر الله لكل ذنبه	قتلت انسانا لغير حله
مثل غزال ناعم في دله	فانتصف الليل ولم اصله

میں نے کہا تجھے اس کمسنی میں یہ فصاحت کس طرح اور کہاں سے حاصل ہوگئی لڑکی پھر بولی اور برجستہ بولی کہ تم اسے فصاحت کہتے ہو حالانکہ ذیل کے ارشادات خداوندی کے بعد کونسا کلام رہ گیا ہے جسے ہم فصیح کہہ سکیں۔

واوحينا الى ام موسى ان ارضعيه فاذا خفت عليه فالقيه في اليم ولا تخافي ولا تحزني انا رادوه اليك وجاعلوه من المرسلين اس آیت کو پڑھکر وہ کہنے لگی دیکھا آپ نے یہ ہے فصاحت ان گنتی کے الفاظ میں دو امر، دو نہی، دو خبر اور دو بشارت جمع کردی گئی ہیں اور یہ فصاحت کی انتہا ہے۔“

جب عام لڑکیوں کے تبحر اور عبور قرآنی کا یہ عالم تھا تو ظاہر ہے کہ خواص کس بلند مرتبہ پر فائز ہوں گے اور یہی مسلمانوں کی ترقیات کا راز تھا۔

ایک صغیر سن لڑکے کی لیاقت علمی

ایک روز یزد کے سرکاری مدرسے میں معلم بچوں کو خوشخطی کے نکات و دوائر سمجھا رہا تھے میں سلطان محمد مظفر اسی مدرسے کے معائنہ کے لئے بےخبری کے عالم میں یکایک پہنچ گیا سلطان نے معلم سے پوچھا کہ ان تمام بچوں میں جو بچہ سب سے زیادہ خوشخط ہو [illegible] معلم نے ایک دس سالہ بچے سید جلال کو لاکر سامنے کھڑا کر دیا سلطان نے اس سے کہا میاں لڑکے تم ہمیں کچھ لکھکر تو دکھاؤ لڑکا بلا کا ذہین تھا فی البدیہہ یہ شعر کہے اور انھیں سلطان کے سامنے پیش کردیا ۔

چار چیز است کہ در سنگ اگر جمع شود	لعل و یاقوت شود سنگ از آن خارائی
پاکئ طینت و اصل گہر و استعداد	تربیت کردن مہر از فلک مینائی
با من این ہر سہ صفت ہست [illegible]	تربیت از تو کہ خورشید جہان آرائی

سلطان [illegible] اس لڑکے کی پاکیزگی [illegible] نہایت دماغی بے [illegible] کی اور اس کے اشعار کی برجستگی دیکھکر ششدر رہ گیا اور اسی وقت دس ہزار دینار سرخ انعام کے طور پر دیئے یہی لڑکا بڑھکر اور آگے چلکر ایک فرید دہر ہستی بنا اور سالہا سال تک آل مظفر کی وزارت کا منصب اس کے ہاتھ میں رہا جب ہمارے گلشن اقبال [illegible] اور [illegible] ہمارے کاشانہ اسلاف [illegible] بار و ور [illegible] اور [illegible] علوم و فنون آج بھی ہیں وہ بیشتر [illegible] بہ نسبت بکثرت و فراوانی ہیں ایک نہیں بلا مبالغہ ہزار ہا جی اے [illegible] بنیگے لیکن ذہنی و دماغی قابلیت کے اعتبار سے کورے مسلمانوں نے جب اقبال ان کا حامی اور خدا ان کا ناصر تھا ایک دنیا سے اپنی علمی شوکت اور فرمانروایانہ صولت کا اعتراف کرایا اور ہزار سال تک ہمیں آسمان کے نیچے کوس لمن الملکی بجا کر رکھ دیا اب سے عالم لقا ہوئے حقیقت یہ ہے کہ ہم مسلمان ہی نہیں [illegible] جیسے نام ضرور رکھتے ہیں کاش مسلمان بیدار ہوں اور اپنی پستی کی انتہا پر [illegible]

شرح مثنوی مولینا روم

از طوطی ہند علامہ مولوی عبدالرحمان صاحب راسخ دہلوی۔ مثنوی کی جلالت شان محتاج بیان نہیں۔ یہی وہ کتاب ہے جو تصوف کی جان ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جو تشنہ کام معرفت کو جام معرفت پلاتی ہے کوئی [illegible] یا مافی مزاج ایسا نہیں ہے جو اس کتاب سے متمتع ہو۔ مثنوی کا ہر شعر علیحدہ قلم سے بعض بعض الفاظ کو زیر زبر لگا کر لکھا گیا ہے۔ مشکل الفاظ کی تشریح ہے۔ ہر شعر کی صرفی و نحوی ترکیب کی گئی ہے۔ ہر شعر کے اندر علم بیان، علم بدیع کے جو نکات مضمر ہیں، ان کو ظاہر کردیا ہے۔ ہر شعر کا ترجمہ اس خوبی سے کیا گیا ہے کہ تحت اللفظ بھی ہے اور بامحاورہ بھی اور ہر شعر کا باہمی ربط و مطالب لکھا گیا ہے اور عجیب عرفانی تشریح کی گئی ہے جس کا انداز اس قدر والہانہ ہے کہ مثنوی کے متعلق یہ صحیح معلوم ہونے لگتا ہے کہ ہست قرآں در زبان پہلوی جابجا بلکہ تمام اشعار کو قرآن و حدیث [illegible] سے مطابق کیا ہے۔ بڑی تقطیع کے پانچ سو صفحات قیمت مجلد [illegible] محصول ۱۰ کل دو روپے حمیدیہ پریس دہلی سے طلب فرمایئے

سمی رامیس

(از جناب مولانا عبد [illegible] صاحب)

بابل کی نسبت تسلیم کیا جاتا ہے کہ اگلی دنیا کا کوئی شہر اس کی عظمت وشان کا مقابلہ نہ کرسکتا تھا جب ساری دنیا پر جہالت برس رہی تھی اور تمدن وتہذیب کا کہیں پتہ نہ تھا اس وقت دریائے فرات کے کنارے اس شہر کی رونق اور چہل پہل اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ [illegible] وہ سارے شہروں کی ملکہ بتایا گیا ہے اور [illegible] ہے کہ صدہا آسیب وغریب [illegible] بارونق عمارتوں نے زیور کا کام دے کے اسے واقعی دلہن بنا دیا تھا اس کا پہلا آباد کرنے والا اگرچہ نمرود بتایا گیا ہے جس کی بدولت حضرت ابراہیمؑ نے وطن ترک کیا اور جس نے پہلے پہل [illegible] اور سلطنت کی بنیاد ڈالی مگر اس شہر کو اصلی عروج جس کا [illegible] سے حاصل ہوا وہ جس کی خوش سلیقگی کے طفیل میں [illegible] اور دلہن [illegible] دیئے جاتے ہیں یہی ملکہ سمی رامیس تھی۔ سمی رامیس نے بابل کو ایسا سنوارا اور سجایا تھا کہ تمام عالم کے شہروں نے اس کے عظمت وجلال اور اس کی خوش نمائی وزینت کے آگے ادب سے سر جھکا دیئے اور بابل کے جس کنوئیں میں ہاروت وماروت کے فرشتے پھنس کے رہ گئے کوئی تعجب نہیں کہ وہ اسی پری جمال ملکہ کا چاہ غبغب ہو بابل کی خوشنمائی اور دولت کی داستانیں اس بات کا ثبوت دے رہی ہیں کہ کسی چیز کے بنانے سنوارنے اور آراستہ کرنے میں عورت کا سلیقہ مردوں سے کس قدر بڑھا ہوا ہے۔

سمی رامیس ولادت سرور کائنات صلعم سے ۱۸۷۱ سال پیشتر اور حضرت موسیٰ جب بنی اسرائیل کو آزاد کرا کے مصر سے نکلے ہیں اس کے ۱۹۱ سال بعد تھی اور حضرت سلیمان کی شان وشوکت اور بیت المقدس کی تعمیر سے ۴۸۲ سال پہلے دنیا سمی رامیس کے اوج وعروج اور جاہ وجلال کا تماشا دیکھ چکی تھی بابل جس مملکت کا پایہ تخت تھا وہ اشوریا یا انگریزوں کے تلفظ کے مطابق اسیریا کہلاتا ہے اور جو قوم اس ملک میں آباد تھی اور جس نے دنیا میں سب سے پہلے تہذیب وتمدن کے کرشمے دکھائے بنی سام میں سے تھی یعنی وہ لوگ سارے عرب اور بنی اسرائیل کے اور ہمارے نبی اعلام تھے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان کا عروج بھی ہمارے ہی گذشتہ عروج کی ایک پرلطف داستان ہے۔ ملک اشوریا کا قائم مقام فی الحال الجزیرہ کہلاتا ہے جو دجلہ اور فرات کے درمیان واقع ہے اور دولت عثمانیہ کی قلمرو میں شامل تھا اس ملک میں اسی قوم کی ایک اور ملکہ بھی گذری ہے جو نی طوقریس کے نام سے مشہور تھی اس نے بابل کی رونق بہت بڑھائی مگر سمی رامیس اس سے پانچ پشت پہلے سریر آرائے سلطنت تھی اور اس کی سطوت وجبروت سے دنیا کانپ رہی تھی۔

سمی رامیس کے حالات قدامت کے دھندلکے میں پڑ کے ایسے مشتبہ ہوگئے ہیں کہ اس کے واقعات میں سے بہت سی باتوں کی نسبت موجودہ مورخین کو شبہات پیدا ہوگئے ہیں مگر یونانی مورخ ہیرودوٹس اور [illegible] نے اس کے کارنامے بڑی تفصیل سے اور شرح وبسط کے ساتھ بیان کئے ہیں گو دونوں کے بیان میں اتنا اختلاف ہے کہ معلوم ہوتا ہے [illegible] اور [illegible] سیاس کی سمی رامیس اور [illegible] سمی رامیس [illegible] اس کا شوہر نی نوس اشوریا [illegible] کا تاجدار تھا جب وہ مرا تو اگرچہ اس کا [illegible] موجود تھا جو خود سمی رامیس کے بطن سے تھا [illegible] سمی رامیس نے تاج شہنشاہی [illegible] تخت نشین کرکے خود [illegible] کی [illegible] بیٹے کو محروم کرکے اور تاج [illegible] سر [illegible] اپنے ہاتھوں میں لیلی۔

[illegible] جمال بتائی جاتی ہے مگر [illegible] دامن عصمت وعفت کے زیور سے آراستہ نہ تھا اور معلوم ہوتا ہے کہ اس کے شباب کے جوش اور جوانی کی عشرت [illegible] عجیب عجیب کرشمے دکھائے کہ اس [illegible] کے ساتھ [illegible] زبردست [illegible] نہایت [illegible] بڑی [illegible] اگر [illegible] شہرت رکھتی تھی [illegible] بہت [illegible] اور شجاع تا [illegible] ہوتی تھی جشن [illegible] اور بزم [illegible] اور خوش سلیقگی کے کمالات ظاہر کرتی تھی [illegible] عمارتوں کی تعمیر میں اپنی خوش نمائی بلند [illegible] شہرت دیکھتی [illegible] اور خود اس نے معلوم ہوتا ہے [illegible] اور جو شخص [illegible] سے خوش [illegible] کرکے اشوریا کے پایہ تخت [illegible] برباد [illegible] کردیا اور شوہر کے [illegible] ساتھ ہی [illegible] شہر بابل کی آراستگی شروع کی [illegible] کا آغاز [illegible] دنیا بھر میں [illegible] شہرت تھی اور [illegible] مشہور ہے اور کوئی تعجب کی بات نہیں [illegible] بابل کی [illegible] سمی رامیس کی [illegible] اور اس کی [illegible]

اور حق یہ ہے کہ بابل میں سمی رامیس نے جو عمارتیں بنوائیں وہ ایسی [illegible] تھیں کہ ان کا خیال کرنے سے بھی ایک [illegible] کا کارخانہ [illegible] کی آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] قوت سے باہر ہیں مثلاً اس نے بابل کے گرد جو شہر پناہ بنوائی تھی اتنی بلند اور ایسی مضبوط تھی کہ [illegible] حیرت کرتا رہے گا دریائے فرات بابل کے بیچ میں سے ہو کے بہتا تھا جس کی وجہ سے آدھا

شہر اس کے مغربی کناروں پر تھا اور دوسرا مشرقی کنارے پر یہ شہر پناہ دونوں حصوں کو اپنے حصار میں لئے ہوئے تھی یہ شہر پناہ مربع تھی اور اس کا کل دور ۶۰ میل کا تھا جس کا ہر ضلع یا رخ ۱۵ میل کا تھا اور ۲۲۵ مربع میل زمین اس کا رقبہ تھا آگے بھی اس رقبہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ شہر ہی نہیں بلکہ گویا پورے ایک ضلع کے گرد ایک زبردست حصار کھینچ دیا گیا تھا اور چاروں طرف سے شہر بندی کر دی گئی تھی جس کے اندر عالی شان قصر و ایوان اور بڑے بڑے گنبد دار مندروں کے علاوہ پھل لانے والے باغ نزہت بخش چمن سرسبز مرغزار اور لہلہاتے ہوئے کھیت بھی جا بجا موجود تھے فصیل کی دیوار بھی کوئی معمولی دیوار نہ تھی اس کا عرض ۸۵ فٹ کا تھا اور ۳۰۵ فٹ بلند بتائی جاتی ہے اس کی بلندی پر برابر برابر رتھیں سہولت کے ساتھ دوڑائی جا سکتی تھیں یکساں فاصلہ پر ایک سو پھاٹک قائم کئے گئے تھے جن پر پیتل کے برنجی پٹ چڑھے ہوئے تھے شہر کے ہر رخ پر پچیس پچیس پھاٹک تھے جن سے سڑکیں نکل کے بالکل سیدھی ان کے مقابل پر جا کے آخر تک پہنچ گئی تھیں اور چونکہ ان سڑکوں کے تقاطع سے شہر کے اندر برابر کے مربع قطعات پیدا ہو گئے تھے لہٰذا یوں سمجھنا چاہئے کہ شہر کے اندر ۶۷۶ جدا جدا کوارٹر علاقے بن گئے تھے شہر پناہ کے اوپر برابر کی مسافت سے نہایت ہی خوشنما و مستحکم ساتھ ۲۵۰ عالی شان برج بنائے گئے تھے جن میں رات بھر پہرے والے پہرہ دیتے اور شہر پناہ پر فوج گشت لگاتی رہتی تھی۔

دونوں ناکے جہاں سے دریائے فرات شہر میں داخل ہوا اور نکلا تھا وہ بھی بڑے بھاری زبردست پھاٹکوں سے محفوظ کئے گئے تھے یہ پھاٹک جو دریائی سطح پر پھیلتے لوٹتے تھے اور جب کھولے جاتے تو لوٹ کے دریا کے کناروں پر سمٹ آتے اور جب راستہ روکنے کے لئے پھیلائے جاتے تو سارے دریا کے پاٹ کو باہر کی آمد و رفت سے روک دیتے دریا کے کنارے کنارے ایک سرے سے دوسرے سرے تک عمدہ اور مضبوط پشتہ بنائے گئے تھے اور جہاں دریا سڑکوں کو قطع کرتا وہاں سڑکوں کا سلسلہ قائم رکھنے کے لئے پل بنا دیئے گئے تھے اور کہتے ہیں کہ ایک راستہ دریا کے نیچے سے بھی کھود کے اس پار نکال دیا گیا تھا یہ ظاہر ہے کہ اتنی بڑی اور ایسی حیرت انگیز شہر پناہ اور ان پلوں کا بنانا کوئی معمولی کام نہ تھا اور باوجود اتنی ترقی علم و فن کے آج بھی دنیا کوئی ایسا شہر نہیں تعمیر کر سکی ہے اگرچہ لندن والے اپنے شہر کو اس عہد کا بابل کہتے ہیں مگر بابل کے جو حالات تاریخ کے صفحات پر نظر آتے ہیں ان سے لندن کو بھی کوئی نسبت نہیں۔

شہر کے عین وسط میں بعل کا مندر تھا جس کا مربع رقبہ ۳۲ ایکڑ زمین پر حاوی تھا اس کے ہر کونے پر ایک برج تھا اور چونکہ ستارہ پرستی ان لوگوں کا اصلی مذہب تھا لہٰذا ہر برج میں تلے اوپر سات طبقے تھے جو ساتوں سیاروں کے سات حرم یا سات دربار تصور کئے جاتے اور ہر سیارے کا رنگ بھی الگ الگ معین کر دیا گیا تھا سنہرا رنگ سورج کا تھا روپہلا چاند کا۔ نیلگوں مشتری کا سیاہ زحل کا۔ نارنجی عطارد کا زرد زہرہ کا اور سرخ مریخ کا سب سے پہلا طبقہ جو زمین سے قریب تر تھا زحل کا دربار قرار دیا گیا تھا جس میں ہر در و دیوار پر کالا رنگ بھرا تھا اور زحل کے تمام علامات و شعار یہاں لا کے جمع کئے گئے تھے اس کے اوپر والے طبقہ میں عطارد کا دربار تھا جہاں ہر طرف نارنجی رنگ تھا اس کے اوپر مریخ کا دربار تھا جس میں ہر چیز سرخ تھی اس کے اوپر سورج کا دربار تھا جہاں در و دیوار پر سونا بھرا تھا اس کے اوپر زہرہ کا دربار تھا جہاں ہر چیز زرد اور بسنتی تھی اس کے اوپر مشتری کا دربار تھا جہاں در و دیوار اور ہر چیز نیلگوں تھی اور سب کے اوپر چاند کا دربار تھا جہاں کے در و دیوار نقرئی تھے اور چونکہ یہ مختلف رنگ ان برجوں پر باہر کی طرف بھی بھرے ہوئے تھے لہٰذا ان پر لطف رنگ آمیزیوں سے ان برجوں میں قوس قزح کی سی رعنائی پیدا کر دی گئی تھی۔

اسی طرح ایک بہت بڑا عظیم الشان مندر ٹھیک بیچ میں بھی تھا جو سب سے بڑا اور سب سے زیادہ لمبا چوڑا تھا اس عالی شان مندر کی نسبت سمجھا جاتا ہے کہ دنیا میں آج تک اس سے اونچی کوئی عمارت نہیں تعمیر ہوئی مصر کے اہرام میں سے جو ہرم سب سے زیادہ اونچا ہے یہ برج اس سے بھی زیادہ اونچا تھا یہی وہ برج ہے جو برج بابل یا تل نمرود کے نام سے مشہور ہے اس میں ویسے ہی طبقے ویسے ہی ستاروں کے نام کے دربار اور ویسے ہی رنگ تھے جیسے کہ چاروں کونوں کے چاروں برجوں میں بتائے گئے فرق اتنا تھا کہ یہاں کی ہر چیز بہت بڑے پیمانہ پر تھی۔

یونانی مورخ ہیرودوطوس نے اس برج کا نقشہ دکھانے کی کوشش کی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ عمارت تقریباً ۶۰۰ فٹ بلند تھی جس میں ایک دوسرے سے ملحق اور اسی کے اوپر لگاتار سات برج بنتے چلے گئے تھے ہر برج کی بلندی ۷۵ فٹ کی تھی دوسرا برج جو اس کے اوپر تھا وہ اس سے ۷۵ فٹ بلند تھا اسی طرح ساتوں برج ایک دوسرے سے ۷۰ فٹ بلند ہوتے ہوتے ۵۲۵ فٹ کی بلندی کو پہنچ گئے تھے پھر اس کی چوٹی پر بعل کا مندر تھا جہاں ایک ۴۰ فٹ کی لمبی خالص سونے کی ٹھوس مورت قائم تھی اس کے پاس سونے کی ایک میز اور کرسی اتنی بڑی تھی کہ اس کی قیمت کا اندازہ ساڑھے بائیس کروڑ پونڈ کیا جاتا ہے اس بالائی معبد میں دو قربان گاہیں تھیں جن میں سے ایک سونے کی تھی اور اس میں خاص پرستش کے دنوں اور عیدوں کے موقع پر منوں عمدہ لوبان سلگایا جاتا تھا۔

اس کے علاوہ سمیرامیس نے اور بہت سے قصر و ایوان تعمیر کرائے اور سب سے زیادہ کمال یہ کیا کہ شہر کے متصل ایسے عمدہ اور پختہ تالاب بنوائے اور دریا سے کاٹ کے ایسی نہریں نکالیں جن سے ایک طرف تو ملک کی زراعت کیلئے انتہا ترقی ہوئی اور دوسری طرف شہر والوں کو دریا کی طغیانی سے بالکل اطمینان ہو گیا ادھر فرات میں سیلاب آتا ادھر ان تالابوں اور نہروں میں پانی کے بٹ جانے کی وجہ سے طغیانی کا سارا زور گھٹ جاتا خاص دارالسلطنت کے علاوہ اپنی قلمرو میں بھی اس نے بہت سے بڑے بڑے کام کئے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر دشواری اس کی ہمت کے آگے آسان تھی کہیں پہاڑوں کو کاٹ کے میدان کر دیا کہیں نہریں جاری کیں اور کہیں بڑے بڑے محل تعمیر کرائے۔

لیکن ان عمارتوں اور بڑے بڑے کاموں کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے کہ سمی رامیس کو کیونکر فرصت مل گئی کہ اس نے میڈ یا والوں، فارسیوں لیبیا والوں اہل حبشہ اور ملک مصر پر چڑھائیاں کیں جن میں وہ لاکھوں خلقت کو اپنے ہمراہ رکاب لے کے گئی اور کامیاب و بامراد خائم و سالم واپس آئی آخر میں اس نے ہندوستان کی عظمت و قوت اور یہاں کی دولت و حشمت کا شہرہ سنا اور فوج لے کے آمادہ ہوگئی کہ اس ملک کو بھی فتح کرکے اپنی قلمرو میں شامل کرلے اور یہی مہم اس کے زوال کا باعث ہوئی۔

قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

جب زبردست لشکر لے کے وہ ہندوستان کے فتح کرنیکی مہم پر روانہ ہوچکی تو ہمراہی سرداران فوج نے عرض کیا کہ ہندوستان کے راجاؤں کے پاس بڑے بڑے ہاتھی ہیں جو دم بھر میں ہزار ہا آدمیوں کو پامال کر ڈالتے ہیں اور جو لوگ ان کی پیٹھ پر سے تیر اندازی کرتے ہیں ان تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی حضور وہاں چلتی تو ہیں مگر ان ہاتھیوں سے بچنے کی کون سی تدبیر سوچی ہے؟ سمی رامیس نے اس آفت سے بچنے کے لئے یہ تدبیر سوچی کہ تین ہزار کالے بیلوں کو ذبح کرکے ان کی کھالیں کھچوائیں اور کھالوں کو جوڑ جوڑ کے بہت سے ہاتھیوں کی صورت کے خول بنوائے جو اونٹوں کو پہنا دیئے گئے اس طریقہ سے وہ اونٹوں کو ہاتھی بنا کے میدان میں لائی اور خوش تھی کہ دشمن ان مصنوعی ہاتھیوں کو دیکھ کے ڈر جائینگے اور سمجھیں گے کہ ان کے زبردست حریف کے لشکر میں بھی بڑے بڑے ہاتھی موجود ہیں۔

لڑائی کے شروع ہوتے ہی ہندوستان کے راجہ نے اپنے اصلی ہاتھیوں کے دل بادل کو لے کے حملہ کیا ادھر سے سمی رامیس اپنے مصنوعی ہاتھیوں اور بہادر سواروں کو لے کے بڑھی جب دونوں لشکر ریل گئے اور جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی سمی رامیس کی فوج کے کسی ہاتھی کے نیچے نکل جانے اور اونٹ کے بلبلا کے بھاگنے سے ہندو راجہ کو اشوریا والوں کے ہاتھیوں کی حقیقت معلوم ہوگئی اور سمی رامیس کا سارا فریب کھل گیا اس راز کے فاش ہوتے ہی راجہ نے اپنے ہاتھی ریل دیئے جنہوں نے اشوریا والوں کے مصنوعی ہاتھیوں کو دم بھر میں کچل کے رکھدیا اور سارے ہاتھی جو مصنوعی اونٹوں کے تھے بلبلاتے ہوئے بھاگے ان کا بھاگنا تھا کہ اہل بابل کو شکست ہوگئی ہاتھیوں سے ڈر ڈر کے بدحواس بھاگے یہ دیکھ کے ملکہ سمی رامیس نبرد آزمائی کے لئے بڑھی اور میدان جنگ میں آکے بڑی بہادری سے لڑی مگر اس کو کیا کرتی کہ تقدیر برسر خلاف تھی آخر آپ بھی سر سے پاؤں تک بہت سے زخموں سے چور ہوکے اور کئی کاری زخم کھاکے میدان چھوڑنا پڑا بابلی لشکر کا زیادہ حصہ قتل ہوا بہت سے بھاگتے میں مارے گئے اور سارا لشکر تباہ و برباد ہوگیا سمی رامیس کا گھوڑا چونکہ بہت تیز دم تھا لہذا رہوار تیز پا کی بدولت جان بچا کے اس بازار مرگ سے نکل آئی اور بازی ہار کے نامراد و ناکام اپنے دار السلطنت بابل میں پہنچی مگر دل شکستہ اور ملول و حزین۔ کیونکہ شکست و نامرادی سے اسے اپنی زندگی میں یہی پہلا سابقہ پڑا تھا دوسری طرف زخموں نے بھی نیم جان کررکھا تھا ان سب باتوں کا ایسا اثر ہوا کہ تھوڑے ہی دنوں میں دنیا ترک کرکے گوشہ نشین ہوگئی۔

بابل کی اکثر باتیں مشتبہ تھیں منجملہ ان کے ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ ان لوگوں کے مذہب میں نفس کشی ریاضت اور جسم کو آزار پہنچانے کا بہت رواج تھا بت خانہ کے متعلق ایک بڑا بھاری خفیہ تہ خانہ تھا جس کی ویسی ہی حالت تھی جیسی کہ قرون وسطیٰ میں ننوں کی خانقاہوں کی تھی یعنی اس کے راز نہ کھلنے پاتے تھے اور جہاں بہت سی عورتیں تارک الدنیا ہوکے اس میں سکونت اختیار کرتیں وہاں ان میں بہت سی ایسی عورتیں زبردستی بھی بھیجدی جاتیں جن کو سزا دینا یا آزار پہنچانا منظور ہوتا بتخانہ کے پوجاری اور کاہن وہاں ساری دنیا کی نظر سے چھپا کے انکے بیکس پر طرح طرح کے مظالم کرتے سمی رامیس یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسی تہ خانہ میں چلی گئی جس میں بہت کم لوگ جا کے واپس آیا کرتے تھے اس تہ خانہ کی بانی بھی سمی رامیس تھی جس نے بہتوں کو سزا دہی کے طریقہ سے اس تہ خانہ میں بھیج کے دنیا سے ناپید کر دیا تھا اور آخر خود بھی آپ ہی اس میں چلی گئی۔

اس کے بعد عنان حکومت اس کے بیٹے نی نیاس کے ہاتھ میں آئی جس کے دل میں ماں کی طرف سے بغض بھرا ہوا تھا چنانچہ تخت پر قدم رکھتے ہی اس نے کاہنوں اور مقتداؤں سے سازش کرکے سمی رامیس کو قتل کرا ڈالا۔ لیکن اس پر اس مخفی مقام میں جاہے جتنا بڑا ظلم ہوا ہو اور جس طرح قتل کی گئی ہو مگر اشوریا والوں کے دلوں پر اس کی عظمت کا جو سکہ جما ہوا تھا اس نے غیبت کے ساتھ ہی اسے اپنی قوم میں دیوی اور مظہر عظمت الٰہی تسلیم کرادیا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ بھی تناسخ کے قائل تھے چنانچہ مقتدایان دین صابئی نے لوگوں کو باور کرادیا کہ سمی رامیس نے انسانی جسم چھوڑنے کے بعد اپنے حسن و جمال کی رعایت سے ایک کبوتری کی صورت اختیار کرلی ہے اسی بنا پر اس کے نام سے خوبصورت کبوتری کی مورت بنا کے بتخانوں میں رکھی گئی ہے در و دیوار پر بھی اسی کبوتری کی تصویریں بنائی گئیں اور دیوتاؤں سے اس کی پرستش کی جانے لگی۔

کہاجاتا ہے کہ جوپیٹر آمون نے جس کا بڑا مندر ریگستان مصر میں تھا ایک فال کے ذریعہ سے یہ پیشین گوئی کردی تھی کہ سمی رامیس جب ناکام ہوگی اس وقت وہ دنیا سے غائب ہوجائے گی اور یہی ہوا۔

مورخین کا بیان ہے کہ وہ ۶۲ سال کی ہوکے مری اور ۴۲ سال تک تخت شہنشاہی پر جلوہ افروز ہوکے حکمرانی کرتی رہی یعنی جب تاج شاہی سر پر رکھا ہے اس وقت اس کی عمر بیس برس کی تھی جو شباب و جوانی کا وقت تھا اور اس کی نو عمری کی بیوگی نے اگر اس میں بعض قسم کی بے اعتدالیاں پیدا کردی ہوں تو کیا عجب ہی؟

ارمن کا شہر وان ارمینوں میں سمی رامیس کا شہر کہلاتا ہے جہاں بعض پتھروں میں ایسے کتبے برآمد ہوئے ہیں جن میں سمی رامیس کے حالات لکھے ہوئے ہیں۔

ڈھائی ماہ میں انگریزی اچھی اگر آپ ملک صاحب کی نئی انگلش ...
ایک سبق پڑھ لیں روزانہ ایک گھنٹہ مشق صرف ...
کسی استاد کی بھی حاجت نہیں ضخامت ۱۲۶ صفحات قیمت ۸ محصول ۲ کل ۱۲
منیجر حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

رعایت خاص آخر رمضان تک کتاب الاسلام کے ساتھ "اسلام کی امتیازی معاشرت" جو اس کا دوسرا حصہ ہے اور دس آنے قیمت ہے مفت دی جائیگی ۔ نہ دوسری کتاب ملے گی اور نہ نقدی کی رعایت ہے

اردو زبان میں اسلامی معلومات کی سب سے بڑی بہترین کتاب

کتاب الاسلام مجلد

ہر فرقہ اسلام کا پیرو اب صرف اسی کتاب کو پڑھنا پسند کرتا ہے یہ مناظرہ کی کتاب نہیں ہے اور نہ کسی فرقہ کے خلاف ہے یہ حنفیہ عقائد و اعمال کی کتاب ہے لیکن کسی فرقہ کی تنقید نہیں کی گئی کیونکہ اختلاف صرف فروعات میں ہیں اور جہاں ایسی صورت پیدا ہوئی ہے وہاں بتلا دیا ہے کہ فلاں فرقہ اس طرح اس کو مانتا ہے اسلئے حنفیوں کے علاوہ دوسرے بھی بخوشی اسکے ذریعہ معلومات حاصل کرتے ہیں اردو زبان میں تنہا یہی کتاب ہے جسمیں عقلی و نقلی پوری اسلامی معلومات ہے اور اتنی معلومات اردو ہی نہیں کسی زبان کی کتاب میں یکجا نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اس کا پہلا اڈیشن صرف تین مہینے میں ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اسمیں ذرا بھی مبالغہ نہیں ہے کہ آپ کو سو کتابیں پڑھ لینے کے بعد بھی اتنی معلومات حاصل نہیں ہوسکتی جو صرف اس کتاب کو پڑھ لینے کے بعد ہوسکتی ہے **ایک ہزار سو صفحات** کی مجلد کتاب ہے جو سات سال کی محنت میں چار معتبر عالموں نے تیار کی ہے اس کی احتیاط کا اندازہ اس سے کیجئے کہ ذرا سی لغزش سے پوری کتابت شدہ کتاب ردی کردی اور آٹھ سو روپیہ کی بربادی مطلق خیال نہیں کیا اسمیں اوامر و نواہی اسلام کی تفصیلات کے بعد سب سے پہلے بتلایا گیا ہے کہ مذہب کسے کہتے ہیں مذہب دنیا میں کب سے ہے اور مذہب کی صداقت کا معیار کیا ہے دنیا کو مذہب کی کیوں ضرورت ہے مذہب اور لامذہبی میں کیا فرق ہے دنیا کے مشہور مذاہب کون کون سے ہیں اور ان کی مابہ الامتیاز خصوصیات کیا ہیں اسلام سچے مذہب کے معیار پر پورا اترتا ہے یا نہیں اسلام کسے کہتے ہیں اور مسلمان کون ہوتا ہے اسلام دنیا میں کب سے ہے اور اسمیں کب تک باقی رہنے کی صلاحیت ہے دوسرے مروجہ مذاہب پر اسلام کو کیوں فوقیت ہے اسلام اور اسکی صداقت پر جو اعتراضات ہیں ان کے کیا جواب ہیں اسلام اور اسکی تعلیمات کے متعلق غیر مسلموں کی کیا رائے ہے اسلام کی اہم تعلیمات کیا ہیں اور مسلمان کس حد تک اس پر عمل پیرا ہیں اسلام کی اہم تعلیمات کن کتابوں میں ہے اور کیسے نہیں اس قدر اہم مباحث اس کتاب میں ابتدا میں ہیں جو چار سو صفحات میں آئے ہیں پھر عقائد اسکے بعد عبادات پھر معاملات متفرق ہدایات اسلامی اخلاق و آداب اور اسلامی ریاضات و مجاہدات یہ سب بارہ سو صفحات میں ہیں کاغذ کتابت کا بہت اعلیٰ بہت عمدہ مضبوط جلد کے ساتھ جو بہت ہی مہنگی ہے اور قیمت صرف **چار روپیہ** ہے ۱۴ ار آنے محصولڈاک میں خرچ ہوتے ہیں **پانچ روپے** میں گھر بیٹھے منگا لیجئے

مزید تعارف کے لئے بہت ہی مختصر فہرست مضامین یہ ہے

باب اول اسمیں چار سو صفحات تک مذہب اسلام کے سچے ہونے کے نقلی اور عقلی دلائل ہیں یہ سب صفحات پڑھ لینے کے بعد ایک مسلمان کبھی مرتد نہیں ہوسکتا اور دوسرے مذاہب کا پیرو اسلام کی صداقت کا قائل ہو جاتا ہے۔

باب ۲ عقائد اسمیں حسب ذیل مباحث ہیں اہلسنت اسلام کے بنیادی عقائد بیان کامل ذات و صفات باری تعالیٰ توحید شرک عرش دیدار الٰہی کرسی افعال الٰہی نبوت رسالت انبیائے سابق رسول کریم کی فضیلت ختم نبوت معجزات فرشتے مسئلہ تقدیر حشر و نشر عذاب و ثواب قیامت کا مہدی دجال دعا کے اثرات ہر صدی کے اولیا سب کے عقائد کا بیان واضح ہے اور یہ سب بیان ۵۶۹ صفحات تک آئے ہیں۔

باب ۳ عبادات اسمیں حسب ذیل مباحث بہت تفصیل سے ہیں تقلید کی ضرورت امام اعظم کی فضیلت اللہ کی تعریف اولیا اللہ کے حالات ائمہ اربعہ کے حالات طہارت کا بیان ہر مذہب کی طہارت سے مقابلہ طہارت جسمانی سے من کا وضو کے فرائض واجبات سنن مستحبات اور وضو شکن چیزیں صورتیں غسل نجاست حیض نفاس پانی کی مقدار اور طہارت کے پورے پورے مسائل پھر تیمم کے مسائل موزوں پر مسح نجاست کی پوری تفصیل استنجا اور طہارت و پاکی کا پورا پورا بیان ہے اسمیں نماز کا بہت ہی مفصل بیان ہے جس کے چند عنوان یہ ہیں نماز کے اسرار نماز کی ترغیب نماز کی فرضیت ترک صلوٰۃ کا حشر نماز با جماعت کا ثمرہ خطبہ خطب کی ضرورت حالات حاضرہ کیساتھ نماز کے احکام اذان کے مسائل نماز کی نیت شرائط قبلہ کے احکام بہت سے مسائل نماز کے فرائض واجبات سنن نماز امام قراءت کے مسائل نماز پڑھنے کا حنفی طریقہ فسادات کے مسائل اغلاط قرآن کے مسائل نماز کی اوقات کے مسائل امامت کے مفصل مسائل وہ امور جن کا ارتکاب مسجد میں منع ہے جماعت کے احکام و مسائل سنت موکدہ و غیرہ موکدہ وتر وں کا بیان نفلی مشہور نمازیں بارہ مہینوں کی خاص خاص نماز تراویح تفسیر قرآن خوانی کی اجرت کو وقت و خسوف سجدہ سہو کے مسائل سجدہ تلاوت سجدہ شکر نماز جمعہ نہ ہو کا مفصل بیان نماز عیدین صدقہ فطر و غیرہ کا بیان نماز مسافر کا بیان مریض کی نماز جنازہ کا طریقہ بیان عیادت قبر تک کے حالات مزارات اولیا کی زیارت سوگ و تعزیت کا بیان شہیدوں کا بیان۔

حج کا بیان حج کے تمدنی و اجتماعی فائدے حج کے تجارتی فائدے کن لوگوں پر حج فرض ہے حج کو جانے کے شرائط احکام حج مفصل حج کے ارکان و ضروری مسائل متفرقہ حج کا بیان۔

روزہ کا بیان دیگر مذاہب اور روزہ روزہ کے طبی منافع روزے کے روحانی فوائد روزہ کا منتہا [illegible] روزہ کی شرائط ارکان رمضان کے روزے رویت ہلال [illegible] روزہ مکروہات روزہ کا کفارہ فدیہ قضا روزہ کا بول [illegible] روزہ توڑنا [illegible] افطاری کے مسائل غرضکہ روزہ کے متعلق ضروری معلومات اعتکاف کا بیان شب قدر کا بیان [illegible] کا چاند دیکھنا۔

زکوٰۃ کا بیان اسلام میں سوشلزم کا پہلا آئین زکوٰۃ کیوں فرض ہے دنیا کی ساری املاک قوم کی املاک ہے غریبوں کی ہمدردی [illegible] سے محبت کیونکر ہو مصارف زکوٰۃ [illegible] مصرف نہیں [illegible] زکوٰۃ کس کو جائز ہے بھیک مانگنا کفر کے برابر ہے انسداد گداگری قرابتداری مقدم ہے [illegible] زکوٰۃ سونے چاندی کی زکوٰۃ اسباب تجارت کا حساب قرض پر زکوٰۃ کا حساب یہ سب مضامین [illegible] ۷۰۳ صفحات تک آئے ہیں۔

باب ۴ معاملات نکاح تعریف [illegible] خطبہ بیوی کو گھر میں لانا [illegible] ولادت اجازت کفو قبول مہر کا تعیین [illegible] صحیح مہر کی کمی بیشی فساد کا نکاح حقوق زوجیت کافر کا نکاح مرتد کا نکاح [illegible] بیویوں میں عدل و انصاف [illegible] رشتے اور [illegible] متفرق مسائل۔

طلاق طلاق احسن [illegible] بائن [illegible] تفویض طلاق وکالت مشروط [illegible] رجعت کا بیان [illegible] ایلا خلع قبول خلع [illegible] ظہار کفارہ لعان کا بیان سوگ [illegible] ثبوت نسب بچہ کی پرورش اور نفقہ اور متفرق مسائل۔

کتاب الحقوق حقوق اللہ حقوق نبی حقوق خلفائے راشدین صحابہ کرام اور اولیائے عظام [illegible] حقوق والدین [illegible] احباب عورت حقوق ازواج [illegible] اہل قرابت کے حقوق [illegible] ہمسایہ یتیم [illegible] کے حقوق باہم حقوق اسلام ایفائے عہد ادائے قرض حق تلفی زیادتی مزدور کا حق مالک آقا غلام راعی رعایا کے حقوق۔

ذبائح قربانی شکار صدقہ عقیقہ کے مسائل۔

لباس معاشرت کی سادگی اور سفید لباس کے فوائد۔

کھانا پینا اور اس کے متعلق تمام مسائل متفرق ہدایات [illegible] ہدایات اور اوامر و نواہی ہیں۔

باب ۵ اخلاق و آداب نفس امارہ لوامہ مطمئنہ اخلاق لذات ترک لذات [illegible] امانت و دیانت [illegible] شجاعت صبر ہمدردی و تعلق تربیت اخلاق اسلام عالم مومن تسلیم [illegible] کے آداب سونے اٹھنے نماز پڑھنے استنجا حمام مسجد کے آداب نماز جمعہ مریض وغیرہ کے آداب یہاں تک مضامین ۱۰۳۶ صفحات میں آئے ہیں۔

باب ۶ تصوف و ریاضات مجاہدات اسلام اور روحانیت صوفیائے کرام حقیقت فقر [illegible] روحانیت [illegible] قرآن علم غیب کاملوں کی صحبت ذکر و اشغال و اعمال کی تفصیل مع اقسام ختم خواجگان چشت و قادریہ [illegible] کا طریقہ [illegible] متفرق ہدایات ہیں یہ سب مضامین ۱۱۸۰ **صفحات** میں آئے ہیں۔

قیمت مجلد چرمی [illegible] محصول ۱۴ ار کل [illegible]

ملنے کا پتہ :- [illegible] حمید [illegible] (کوچہ چیلاں) دہلی ، دفتر رسالہ مولوی دہلی

بڑے سائز کا آسان ترجمہ والا قرآن مجید گلیز کاغذ نیا اڈیشن

پچھلے سال اس کا کاغذ رف تھا۔ اس مرتبہ گلیزڈ نہایت سفید ہے اور ہدیہ وہی مجلد چرمی پشتہ صرف ڈیڑھ روپیہ ہے

چار آنے

کاگو یا پچھلے سال سے فائدہ ہے۔ جہاں فی قرآن تین آنے ۔۔۔ کسی طرح بچت ہی نہیں ہوسکتی ہو، وہاں ہم رف اور گلیزڈ کاغذ کا فرق حقیقت میں اعجاز ہے۔ رف اور گلیزڈ کاغذ میں فی قرآن شریف کم از کم چار آنے کا فرق ہوتا ہے اور یہ قرآن شریف ہم کا ہونا چاہیے تھا۔ لیکن اس سال شعبان و رمضان کے لیے یہ طے کرلیا ہے کہ یہ چکنے کاغذ والا قرآن شریف بھی ۔۔۔ ہدیہ ہو ہر پڑھنے والے کو یہی بیچنے آپ کا فائدہ ہونا چاہیے۔ **ہر شخص حیرت میں ہے** کہ کہیں دیکھا نہ سنا کہ عمدہ ترجمہ والا قرآن شریف جس کے حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن ہو، خات دہو، سالہ مولوی کے صفحہ سے بڑا صفحہ ہو، مجلد چرمی پشتہ ہو، آخر کس حساب سے ۔۔۔ مل سکتا ہے حساب کرنے والے حساب کرتے ہیں کہ ہم کی ۔۔۔ پانچ چھ آنے کی جلد ہوتی۔ مگر کم از کم کاغذ ہو گا۔ اب چھپائی لکھائی، اور اشتہار کا خرچ، آخر حمیدیہ پریس دلی کرتا کیا ہے۔ اب ان کو کیا بتاؤں کہ کیا کرتا ہوں بازار کے تاجر یہ شہرت دیتے ہیں کہ حمیدیہ پریس میں غلط اشتہار ہوتا ہے ان بے چاروں کی سمجھ میں نہیں آتا کہ گھر میں یہ قرآن شریف ہدیہ ۔۔۔ منگا لیجے جب تک موجود ہے مل جائیگا، کاغذ کا نرخ اب ڈیوڑھا بڑھنے کی وجہ ۔۔۔ پھر اس ہدیہ میں کہاں ملے گا، ہدیہ ڈیڑھ روپیہ محصول ۱۲

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ پاک ہے وہ ذات کہ لے گیا بندہ اپنے کو رات کو مسجد حرام سے طرف مسجد الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ۚ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ اقصیٰ کے وہ جو برکت دی ہم نے گرد اس کے تو کہ دکھلاویں ہم اس کو نشانیاں اپنی تحقیق وہ ہے سننے والا دیکھنے والا	**ف** حق تعالیٰ اپنے ۔۔۔ کو معراج کی رات بیت اللہ سے بیت المقدس تک براق پر اور آگے لے گیا آسمانوں پر یہاں فقط اتنا ہی ذکر ہے مفصل احوال سورہ النجم میں بیان ہوا ہے جس میں معراج جسمانی کی بھی بحث ہے

دہلی کے نامور ادیب و عالم مولوی نذیر احمد کا ترجمہ والا مشہور قرآن مجید

جس کا ہدیہ کم سے کم بھی ہوا ہے تو پانچ روپے ہدیہ ہے کہ یہ بھی حمیدیہ پریس سے بنصف یعنی ڈھائی روپیہ میں ملتا ہے

یونہی تعجب کیجیے بازار میں جائیے اور کسی تاجر کتب سے دریافت کیجیے کہ مولوی نذیر احمد صاحب کے ترجمۃ القرآن مجید کتنے کا ہے اول تو ملے گا ہی مشکل سے پھر دام پوچھیے تو کوئی آٹھ کہے گا کوئی دس شاید ہی کوئی پانچ روپے بتائے۔ تب آپ کو صحیح تعجب ہوگا یہ چھوٹی تقطیع کا قرآن ہے جو ۸ انچ لمبا اور ۵½ انچ چوڑا ہے۔ یہ ترجمہ عام فہم اور شیریں زبان ہونے کی وجہ سے ۔۔۔ سال سے مقبول ہے لیکن ہر گھر میں اس لئے نہیں پہنچ سکا کہ اس کا ہدیہ بہت تھا اب کے ترجمہ کے علاوہ تفسیر بھی بہت بڑی اہم ۔۔۔ ہے ۔۔۔ سیدھی سادی سلیس اردو زبان میں قرآن شریف پڑھنا چاہتا ہے قرآن شریف منگائے

ہدیہ ڈھائی روپے محصول ڈاک ۱۲ حمیدیہ پریس دلی

۔۔۔	لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا خدا کے پیغمبروں میں سے کسی ایک کو بھی جدا نہیں سمجھتے یعنی سب کو مانتے ہیں اور بول اٹھتے ہیں کہ ۔۔۔ سنا اور تسلیم کیا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۞ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اے ہمارے پروردگار بس تیری ہی مغفرت درکار ہے اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کسی پر بوجھ نہیں ڈالتا ۔۔۔

ضعیف البصر اور بچوں کیلئے خوب جلی قلم کشادہ بلا ترجمہ قرآن مجید

حمدا شاہد ہی کہ اس کا قلم اتنا موٹا ہی اور تحریر کشادہ

تقطیع ۱۲ انچ طول اور ۹½ انچ عرض ہے گویا مولوی سے ڈیوڑھا صفحہ ہے۔ سفید کاغذ ہے بہت صاف چھپا ہوا ہے۔ بچوں اور عورتوں اور کمزور نگاہ والے مردوں کیلئے ایسا سستا اور اچھا دوسرا قرآن شریف نہیں ہے شوال سے رجب تک ۔۔۔ ہزار ہدیہ ہو چکا ایک ہزار رہ گیا ہے ۔۔۔ ہدیہ مجلد چرمی پشتہ ایک روپیہ محصول ڈاک ۔۔۔

یہ سب قرآن شریف حمیدیہ پریس دلی سے منگائیے

بہشتی زیور کامل مجلد

مجلد چرمی نہایت اعلیٰ، فقہ حنفیہ کا پورا نصاب ہے اس کے گیارہ حصے ہیں حصہ ا ب ت وغیرہ میں حصہ دوم طہارت اور نماز کے مسائل، حصہ زکوٰۃ حج قربانی حصہ طلاق نکاح وغیرہ ولی عدت حصہ معاملات حقوق و معاشرت زوجین حصہ اصلاح باطن، تہذیب اخلاق، حصہ اصلاح رسوم مروجہ شادی وغمی حصہ نیک بیبیاں اور حکایتیں حصہ ضروری اور مفید علاج، حصہ دنیا و دینی باتیں حصہ مردوں کے لئے خاص خاص مسائل سب ایک جگہ مجلد ہیں، ضخامت ۹۶۰ صفحات قیمت مجلد چرمی دو روپے محصول ڈاک ۱۴؍

اسلامی مسائل

تین سو چالیس صفحہ کی مجلد کتاب ہے اور فقہ اسلامی کی سب سے بڑی مستند کتاب ہے امام محمد یوسف خلیفہ امام ابوحنیفہ کی مشہور کتاب کنز الدقائق کا آسان ترجمہ سلیس و مربوط ہے یہ کتاب ام الفقہ کہلاتی ہے، اور جس قدر فقہ کی کتابیں ہیں وہ سب اسی سے ماخوذ ہیں، اسمیں طہارت نماز، روزہ حج، زکوٰۃ نکاح، طلاق، حقوق، آداب معاشرت، بیع و شریٰ لباس، زنکار، دیوانی فوجداری مذہبی قوانین زراعت، تجارت، حکومت صنعت غرضکہ کوئی شعبہ جات ایسا نہیں جس کے متعلق کوئی شرعی حکم نہ ہو۔ قیمت مجلد ایک روپیہ محصولڈاک ۹؍

اسلامی معاشرت

اسلام میں ہر وہ کام جو خدا کے بتائے ہوئے طریقے پر کیا جائے وہ عبادت ہے خواہ وہ بیوی کی قربت ہی ہو۔ اس لیے مسائل کے ساتھ ساتھ معاشرتی دینی حیثیت بھی معلوم کیجیے کہ آپکا رہنا سہنا چلنا پھرنا، سونا بیٹھنا سب عبادت ہوجائے یہ بہت دلچسپ کتاب ہے اس کا پڑھنے والا اچھا باپ اچھا بیٹا، بہتر خاوند، عمدہ پڑوسی لایق شہری بن جاتا ہے، دوسرے معنوں میں ایک شریف اور اسلامی بن جاتا ہے اس کے بعد اسکا ہر قدم اسی جہت کے برکت ہوتا ہے جو اسلام کے لیے میدان جنگ میں جائے قیمت دس آنے محصولڈاک ۸؍ کل ۱۲؍

اسلامی طریقت

شریعت اسلامی جسم ظاہری کو مقید کرتی ہے لیکن طریقت دل کو مقید کرلیتی ہے شریعت کے ماتحت آپ اپنے تمام احکام کی بجاآوری سے فائز ہوجائیں لیکن طریقت ہر اس رکن کو ٹھکرادیتی ہے جو بیدلی سے ادا ہو اس کا لطف آپ کو حضرت خواجہ اجمیری کی ملفوظات میں ملیگا، جو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے مرتب اسمیں بھی نماز روزہ اور احکام اسلامی ہیں لیکن ان کا بیان اور انکی ادائیگی عجیب ہے خواجہ نے ارکان اسلامی کے وہ حقایق و معارف بتلائے ہیں کہ روح وجد میں آجاتی ہے، قیمت صرف چھ آنے محصولڈاک ۶؍

تفسیر موضح القرآن

اردو تفاسیر کی موئث اعلیٰ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی کی عمر بھر کا شاندار کارنامہ اور ایسی تفسیر جسکو سب ہی نے اپنے لئے شمع راہ بنایا اب بھی ویسی ہی مقبول ہے جیسی پہلے تھی اسکے قدردان اب بھی اسکو ڈھونڈتے ہیں لاکھوں چھپتی ہے اور سب ختم ہو جاتی ہے اس سال کی طباعت سال اسبق سے بہتر ہے اور اتنی سستی پورے قرآن شریف کی اور کوئی تفسیر نہیں، بڑی تقطیع کے ۴۰۰ صفحات ہیں پہلے مجلد کا ہدیہ للعہ تھا اب عمایتی مجلد ساڑھے تین روپے ہے، محصول عہ کل صہ؍

تفسیر سورہ یاسین

یہ تفسیر اس زمانہ میں لکھی گئی ہے جبکہ بغاوت و طغیان کا زمانہ ہے قدم قدم پر مذہب کے لئے عقلی دلائل مانگے گئے ہیں یہ تفسیر اس لحاظ سے بہت شاندار ہے کہ ہر بات کو معقول طریقہ پر سمجھایا ہے اور تفسیر علامہ عبدہ مصری کی تفسیر القرآن سے مستنبط ہے اور اپنے عجیب و غریب پیرایہ میں مذہب کے اعمال کو ذہن نشین کرایا گیا ہے کہ بیان آخرت اور ایمان کے آثار صرف تفسیر کے لحاظ سے بھی یہ تفسیر بہت اہم ہے اور مفصل ہے ایک ایک آیات کو بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے گویا بہت سی تفسیرات کا عطر ہی ہے۔ قیمت صرف ۸؍ محصولڈاک ۶؍ کل ۱۴؍

تفسیر ام الکتاب

الحمد شریف کی تفسیر مسلمانوں کی ابتدائی تعلیم اسی سے شروع ہوتی ہے کوئی مسلمان ایسا ہی بدنصیب ہوگا جس کو یہ سورت یاد نہ ہو لیکن آپنے یہ سوچا بھی کہ اسمیں کیا کیا معارف ہیں اس کتاب میں الحمد شریف کے متعلق اس قدر بیانات ہیں کہ پورے دو سو صفحہ میں آئے ہیں اولیا اللہ کی حکایات تفسیر اور نکات لطیفہ ہیں کہ آپ وجد میں آجائینگے حضرت مولانا مولوی احمد سعید صاحب کی لکھی ہوئی صوفیہ عقاید کی آئینہ دار ہے اور اسمیں صدہا اعمال بھی ہیں۔ ۲۰۰ صفحات قیمت پہلے تھی اب اس کا ہدیہ مجلد بارہ آنے ہے محصول ۷؍ کل ۱۳؍

تفسیر لبت سورہ مجلد

نماز پڑھتے ہیں خدا کی حضوری پانچ وقت نصیب ہوتی ہے مولا سے راز و نیاز ہوتے ہیں لیکن ہم ہیں کہ ہمیں خبر نہیں ہوتی کہ ہم نے کیا کہا اور اس نے کیا سنا مقررہ حرکتیں کیں سلام پھیرے سجدے ختم کردیا۔ نماز میں عام طور پر جو سورتیں پڑھی جاتی ہیں یہ انکی تفسیر ہے یہ تفسیر پڑھنے کے بعد نماز کا لطف آجائیگا کیونکہ ہر دعا کا مفہوم نماز پڑھنے میں ذہن نشین ہوگا جو اس کتاب میں ہے واقعہ یہ ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکی نماز نماز ہوجائے تو پھر یہ تفسیر سورہ ضرور منگائیے ۲۴۴ صفحات مجلد کا ہدیہ صرف ۸؍ محصول ۷؍

نماز کے پورے مسائل

آپ کو ایک ہی جگہ کسی کتاب میں مل سکتے ہیں تو وہ صرف رکن دین ہے جس کے پڑھنے سے نماز کی ذرہ ذرہ کیفیت معلوم ہوجاتی ہے اور کوئی چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ بھی ایسا نہیں ہے جس کا حال اس کتاب میں بیان نہ ہو غرضکہ نماز پڑھتے ہیں تو یہ کتاب بھی منگا لیجئے ایک مرتبہ پڑھ لینے کے بعد آپ نماز کے ہر بڑے چھوٹے مسئلہ سے واقف ہوجائینگے کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس سے کیجئے کہ ہر سال دس ہزار چھپتی ہے یہ اڈیشن مصنف نے بعد نظرثانی خود چھپوایا ہے ۲۵۰ صفحات قیمت مجلد دس آنے محصولڈاک ۷؍ کل ۱۷؍

نماز کی پانچوں کتابیں مجلد

یہ کتابیں زمانہ حاضرہ کی ذہنیت اور مذہبی کمی کو مدنظر رکھکر لکھوائی گئی ہیں اور اس قدر مقبول ہوئی ہیں کہ سال بھر میں دو ایڈیشن نکلتے ہیں (۱) نماز کی حقیقت و فلسفہ عجیب و غریب کتاب ہے (۲) ترغیب نماز اسمیں نمازیوں اور بے نمازیوں کی جزائیں اور سزائیں ہیں (۳) نماز کی کتاب اس میں تمام نمازوں کے پڑھنے کی ترکیب ہے (۴) نمازیوں کی کہانیاں یہ کتاب پڑھکر نماز پڑھنے کی خوب ترغیب ہوتی ہے (۵) عقائد کی کتاب اسمیں آمنت باللہ کی تفسیر ہے یہ کتابیں الگ بھی ہیں ایک ساتھ منگانے میں مجلد ایک روپیہ

نماز کے عملی فائدے

نماز پڑھنا بظاہر خدا کے حکم کی پابندی ہے لیکن باطن میں اس کے ہزاروں فوائد پنہاں ہیں جو ایک انسان کی زندگی میں انقلاب پیدا کردیتے ہیں اس کتاب کو پڑھ لینے کے بعد آپ حیرت میں آجائینگے کہ نماز نے انسانوں کی اچھی صحت کو کس حد تک پیدا کرتی ہے اسکے علاوہ اس کتاب میں ہر عضو بدن کی علیحدہ نماز درج ہے اور بتلایا گیا ہے کہ نماز ہی حل مشکلات ہے، اور تنہا نماز ہی دینی اور دنیاوی فائز المرامی نصیب ہوتی ہے یہ ایک جدید الخیال مصری عالم کی کتاب مرصاد الصلوٰۃ کا اردو ترجمہ ہے۔ ۹۰ صفحات قیمت ۲؍ محصول ۶؍

نماز و مسائل جمعہ

مسلمانوں کے ہفتہ وار روزہ اجتماع دینی کا فلسفہ نماز جمعہ کے متعلق پوری مذہبی سیاسی و معاشرتی معلومات مولوی سید نذیر الحق صاحب مصنف کتاب اسلام کی لکھی ہوئی کتاب اس کتاب سے مسلمانوں کی معلومات میں ایک بیش بہا اضافہ ہوگا اس کتاب کے پڑھنے کے بعد اندازہ ہوگا کہ جمعہ کی کیا فضیلت ہے، اور ترجمہ کی شرکت خطبہ اگر اس کو صحیح ترتیب و اصول سے ادا کیا جائے تو کس درجہ ہماری قومی ترقی کا سبب ہو، اسکے علاوہ سب مسائل بھی ہیں۔ قیمت صرف چار آنے محصولڈاک ۶؍ کل ۱۰؍

قرآنی دعائیں مؤثر

آپ کی دعائیں کیوں نہیں قبول ہوتیں اس لیے کہ آپ دعا مانگنے کے طریقوں سے ناواقف ہیں اگر آپ اس سے واقف ہوجائیں تو پھر وہ اللہ کے فضل سے آپ کی ہر دعا قبول ہے اگر آپ بے اولاد ہیں تو صاحب اولاد بنجائیں گے مفلس ہیں تو زردار ہوجائیں گے بے روزگار ہیں تو نوکری ملینگے فراق کشیدہ ہیں تو صاحب وصال ہونگے پریشان ہیں تو مطمئن ہوجاینگے غرضکہ ہر مرادکی کنجی قرآنی دعائیں ہیں کیونکہ اسمیں طریق دعا کے ساتھ قرآن پاک کی بہت سی مجرب دعائیں ہیں بہت ہی مقبول و مؤثر کتاب ہے

مناجات مقبول مجلد

۲۹۲ صفحات کی مجلد کتاب ہے مترجمہ حضرت مولانا اشرفعلی صاحب مدظلہ کی مقبول کتاب ہے اولیائے امت کی اردو نظم میں بہت ہی مؤثر مناجات میں دعا مانگنے کے طریقے اور اولیائے عظام کی قبولیت دعا کی حکایتیں پھر قرآن شریف سے سات دن کی اولیائے کرام کی مجرب دعائیں ہیں جنکو مولانا اشرفعلی صاحب نے جمع کیا ہے پھر استعاذہ منزل پھر دعائے بعد استعاذہ شجرہ امدادیہ نظم مترجم درود شریف منظوم مترجمہ مولوی اشرفعلی صاحب بہت مؤثر انداز میں بیان کیگئی ہیں لاکھوں مسلمانوں کے زیر عمل ہیں قیمت مجلد صرف ۶ر محصول ۴ر

مجموعہ اعمال قرآنی مجلد

آیات فرقانی معہ تعویذات الاثانی از علامہ حضرت علامہ اشرفعلی صاحب حضرت مولانا شبیر علی کے اوداقفیت اسرار ربانی کا کون قائل نہیں ہے آپنے قرآن شریف کے مخصوص اعمال کو یکجا کیا ہے اور دینی و دنیاوی ضروریات میں سے ایک بھی ایسی چیز نہیں چھوڑی ہے جسکا علاج اس کتاب میں نہ ہو امراض کی شفا ہے طلبات کی دفع ہے مقدمات کی جیت ہے کشایش رزق ہے جسکے وظیفے ہیں تعویز کے نقش ہیں ۱۶۰ صفحے کی کتاب ہے مجلد ہے کاغذ اعلیٰ ہے اسکی قیمت ۱۲ ر لیکن اب ۸ ر میں ملتی ہے محصول بھی ۶ر

آداب عبادت

انسان کا ہر کام اگر وہ خدا کے بتائے ہوئے طریقہ پر ہو عبادت ہے اور عبادت وہی مقبول ہے جب اسکے آداب کے ساتھ کیجائے یہ کتاب حضرت امام محمد غزالی کی کتاب کا ترجمہ ہے اور اسمیں حسب ذیل ابواب ہیں علم کا منشا آداب طاعت آداب عبادت آداب نماز رہنے سہنے کے آداب گناہوں سے اجتناب اعضا کے گناہ دل کے گناہ کن فضائل کا مسلمانوں میں ہونا ضروری ہے یہ اس قدر ضروری کتاب ہے کہ ہر مسلمان کے گھر میں اس کتاب کا ہونا بہت ضروری ہے ضخامت ۱۴۴ صفحات قیمت ۱۲ر اور کتابوں کے ساتھ منگائیے

ہفت رنگ پنجسورہ

آپنے کپڑوں کے تھانوں پر رنگا رنگ تصویریں چھپی ہوئی دیکھی ہونگی ویسے ہی کاغذ پر رنگ برنگ متن پنجسورہ چھپا ہوا ہے اور ٹائٹل پر سونے کا رنگین کام ہے کاغذ ولایتی آرٹ پیپر ہے چھپائی متن کی خوب سیاہ ہے ترجمہ کی چھپائی سرخ ہر خالی جگہ زرد رنگ کے تصویری نقاط ہیں ہر صفحہ پر ہفت رنگ بیل ہے جسمیں بہت ہی خوشنما نقوش ہیں اور بعض جگہ سنہری کام ہے ہر ورق کے بیچ میں روغنی جھلی کا کاغذ ہے تاکہ چھپائی کی آب بھی خراب نہ ہو اگر جلد دیکھی جائے تو ایسی تو نفیس جلدیں آپ کہیں نہیں بنوا سکتے قیمت مجلد عام ۱۰ر

معجز نما مجلد دو سورہ

جدید اڈیشن معہ ہفت اعراب یہ نیا اڈیشن ابھی تیار ہوا ہے پہلا پنجسورہ ۴۸ صفحہ کا تھا اور یہ ۲۲۴ صفحہ کا ہے اسمیں ہفت روزہ مناجات خاندان چشتیہ کے علاوہ اور بھی بہت سی مجرب دعائیں ہیں جو نقلی حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا ہے اور خواص و فضائل و اعمال سورہ ہائے قرآنی از حضرت مولانا اشرفعلی صاحب تقطیع مولوی سے نصف کاغذ چھپائی مناسب اعلیٰ ہیں جسمیں حسب ذیل سورتیں ہیں سورہ یٰسین، فتح، رحمٰن، واقعہ، ملک، مزمل، کہف، فلق، ناس، ہفت ہیکل شش قفل دعا گنج العرش وغیرہ ہدیہ ۱۲ر

پنجسورہ شلم پارہ مجلد

یہ بہت عمدہ اور قلمی پارہ ہے اسمیں حسب ذیل سورتیں ہیں پنجسورہ مترجم اور ضائقہ سورہ یٰسین، سورہ فتح، سورہ مزمل، سورہ النبا، سورہ رحمٰن، سورہ واقعہ، سورہ نوح، سورہ کہف، سورہ ... سورہ ملک معہ خواص، ہفت ہیکل، ... دعائے امن، تعویذ نظر، دعا تعقیب ... دعائے گنج العرش کامل ... ۲۹۰ صفحات بہت مقبول پنجسورہ ہے ہزارہا ہدیہ ہوتا ہے تقطیع مولوی سے نصف فی صفحہ ۹ سطر خوشخط ہدیہ مجلد ... محصول ڈاک ۷ر کل ۱۴ر

جیبی عکسی مصری حمائل

مصر کا اڈسائز عکسی مطبع بلا ترجمہ جیبی حمائل بازار میں آتے ہی اس قدر مقبول ہوئی کہ اب سوائے اسکے شاید ہی کوئی حمائل ہدیہ ہوتی ہو ایسی شاندار اور دیدہ زیب چھپائی کا کاغذ کہ دیکھتے ہی روح خوش ہوجاتی ہے تین سال کے عرصہ میں اس ... کامیابی ہوئی ہے کسی اشتہار ہو سکا آپ تعجب کرینگے کہ مولوی کے ٹائٹل جیسا سفید اور چکنا کاغذ چھپائی ایسی اچھی کہ آپ تصور میں بھی آ کر ہدیہ مجلد فی جلد صرف آٹھ آنے محصول ڈاک بھی ۸ر دس جلدیں ... محصول ڈاک ایک ...

گھر کا مولوی مجلد

پانچ پیسے کی یہ وعظ کی بے نظیر کتاب ہے جو حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی مرتبہ ہے اسمیں ۱۲ وعظ ہیں جسمیں تمام امراض روحانی مثلاً حسد حب دنیا تکبر چوری تہمت بدگمانی قتل ظلم غصہ غمازی زنا لواطت غرضکہ تمام نقائص انسانی کے متعلق وعظ اور نتائج ہیں نیز اسی طرح انعامات الٰہی اور برکات ایزدی اخلاق حسنہ کے متعلق بہت سے وعظ ہیں اگر اس کتاب کو منگاکر ہر ہفتہ اپنے قصبہ یا گاؤں کے مسلمانوں کو جمع کرکے ایک ایک وعظ بیان کردیا جائے تو بہت فائدہ مند ہو قیمت ۸ر محصول ۸ر کل ۱ر

خطبات حنفی دین محمدی

یہ وہ مقبول عام حنفی خطبے ہیں جو صرف ہیئت ماہ میں مولوی کے ذریعہ سے جا بجا چھ سو مساجد میں پڑھے جانے لگے ہیں یہ خطبات ہیں جنکے سننے پر علمائے سنت والجماعت متفق ہوگئے کیونکہ انمیں پہلے عربی خطبے ہیں پھر خطبہ کا منظوم اردو ترجمہ ہے اور آخر میں نظم ہے پھر خطبہ ثانی اس کتاب کے شائع ہونیکے بعد مسلمانوں کی بہت بڑی ضرورت پوری ہوگئی اس کتاب میں ہر ماہ کے پانچ خطبے ہیں اسکے علاوہ دو خطبے عیدین کے ہیں بہت دلنشین عام فہم انداز بیان ہے ہر خطبہ تین طرح کا ہے یعنی عربی اردو نظم کا خطبہ پوری نثر ضخامت ۵۰۰ قیمت ۸ر

مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے

یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا حال معلوم کرنے کیلئے ہر انسان بے چین ہے اس سلسلہ میں سب سے زیادہ صحیح معلومات اس کتاب میں ہے مختصر فہرست مضامین یہ ہے، فلسفہ دوزخ، فلسفہ روح، حقیقت موت، عبادت، سکرات موت، جسم سے روح کی پرواز، حضرت آدم کی وفات، ایمان و کفر، نیک روحیں، علیین، ابرار مقربین، برا خاتمہ، بری روحیں، سجین، کفار کی ارواح، سوال و جواب منکر نکیر، عالم برزخ، عذاب و ثواب قبر کا عذاب، تجہیز و تکفین نماز جنازہ وغیرہ سب سے بہتر وصیت جو لینے والے کے بعد بتلائے قیمت ۱۲ر محصول ۳ر

تعزیرات دوزخ

یعنی نافرمانی کی سزائیں۔ کتاب ہر گناہ کا اور ثواب کا بڑی ہی تحقیق سے جس کا کام ہوگا اللہ کا ... وعیدات کے کلیہ کا ... جاتا ہے اس طرح سب بیان کیا ہے ... ایمان نماز ترک نماز ترک صدقہ ... گناہ کبیرہ زکوٰۃ کا بیان دنیا کی محبت ... اسکی نحبت ... بیان ... حج کا بیان خاوند بیوی کا بیان ... حسد دشمنی تکبر غضب نیک و بدخلقی نیک لوگوں کے قصے توبہ کرنا سود کھانیوالوں کا حشر شراب کا بیان جنت دوزخ کا بیان ۱۴۴ صفحہ کی کتاب ہے قیمت صرف ۱۲ر محصول ۹ر

حیرتناک رعایت معجز نما حمائل مترجم مجلد چرمی کامل چوتھائی ہدیہ

اب آخر وہ کونسا وقت آئیگا کہ آپ سستے ہدیہ کے قرآن شریف غربا میں تقسیم کرینگے

ابھی جنگ عظیم کو زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ ۱۹۱۸ء ہی معجز نما حمائل یا چھوٹی تقطیع کا ایک ترجمہ والا قرآن مترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب جب پہلی مرتبہ چھپا تھا، تو چھ روپے ہدیہ تھا، خدا کے فضل سے اب بھی ہزاروں بھائی زندہ موجود ہیں جو اس کے شاہد ہیں تدریجاً اس کا ہدیہ کم ہوتا گیا، یہ قرآن شریف اب دسویں مرتبہ چھپ کر آیا ہے اس کے ایک صفحہ کا نمونہ نیچے موجود ہے، دیکھئے اور تعجب کیجئے کہ اب یہ قرآن شریف دفتر رسالہ مولوی سے مجلد چرمی کامل **ڈیڑہ روپے میں ملتا ہے**، جو اڈیشن اول کا چوتھائی ہدیہ ہے، جو واقعتاً لاگت سے بھی کم ہے آخر نقصان سے کیوں، یہ ہو رہا ہے یہ ایک بڑی دلخراش داستان ہے، موقعہ ہے یہ نعمت لوٹ لیجئے، پھر یہ وقت کہاں، دوستوں کو اعزہ کو، محلہ والوں کو بھی خبر کر دیجئے یقین فرمائیے کہ یہ ہدیہ کبھی نہیں ہو سکتا، خدا جانے آیندہ ماہ آپ یہ اشتہار دیکھیں یا نہ دیکھیں، یعنی آیندہ ماہ یہ ہدیہ رہ سکے نہ رہ سکے اور قرآن شریف بھی باقی رہے یا نہ رہے، اس لئے اگر آپ رمضان شریف میں لینے کا ارادہ رکھتے ہوں تو ابھی منگا لیجئے، یہ آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ کبھی غلط اطلاع کبھی نہیں دیا گیا

اس کی تفسیر بڑی تقطیع کے قرآنوں سے بھی زیادہ ہے اور اس میں تو تفسیر بھی ہے، ترجمہ بامحاورہ سلیس حضرت علامہ **اشرف علی** صاحب تھانوی کا ہے، چھپائی بہت صاف ہے اور اعلیٰ ہے، جلد چرمی کامل ہے نقرئی منقش ہے، ایک ہزار صفحہ سے زائد ضخامت ہے، ابتدا میں ایک بسیط مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں

(۱) حضرت آدمؑ سے لے کر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور انکی امتوں کے حالات، اسلام سے قبل عرب کی تمام قدیم قوموں کی تاریخ اور رسول کریمؐ کی پیدائش سے لے کر وفات تک کی مفصل سوانح عمری اور ان تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپکے خلاف کیں بعد میں خلفائے راشدین کے کامل حالات

حصہ دوم میں مفتاح القرآن اور معلومات قرآنی کا بڑا کلیہ وغیرہ جو آپ نے پہلے نہ پڑھا ہوگا

حصہ سوم میں تمام خاندانوں کے سینہ بسینہ اعمال ہیں

حصہ چہارم اور پنجم میں دیگر ضروریات قرآنی

یہ آخری اور حیرت خیز رعایت ہے

دیر کا وقت نہیں ہے میرے پاس ختم ہونے کے بعد پھر دو روپے سے کم میں نہ مل سکے گا۔

الاعراف ۷ ۲۵۶ منزل ۲ ولو اننا ۸

قَدْ جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ

تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے تو تم ناپ اور تول پوری

وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ

پوری کیا کرو اور لوگوں کا اُن کی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا

اور روئے زمین میں بعد اس کے کہ اس کی درستی کر دی گئی فساد مت پھیلاؤ

ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۝ وَلَا

یہ تمہارے لئے نافع ہے اگر تم تصدیق کرو اور تم

تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ

سڑکوں پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دو

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا

اور اللہ کی راہ سے روکو اور اس میں کجی کی تلاش میں

عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوا إِذْ كُنْتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ

لگے رہو اور اس حالت کو یاد کرو جب کہ تم کم تھے پھر اللہ نے تم کو زیادہ کر دیا

وَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝

اور دیکھو کہ کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا

وَإِنْ كَانَ طَائِفَةٌ مِّنْكُمْ آمَنُوا بِالَّذِي أُرْسِلْتُ

اور اگر تم میں سے بعضے اس حکم پر جس کو دیکر مجھ کو بھیجا گیا ہے ایمان لے آئے ہیں

بِهِ وَطَائِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ

اور بعضے ایمان نہیں لائے ہیں تو ذرا ٹھہر جاؤ یہاں تک [illegible]

يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ

ہمارے درمیان میں اللہ تعالیٰ فیصلہ کئے دیتے ہیں اور وہ سب فیصلہ کرنیوالوں سے بہتر ہیں

ف قبیلہ مدین اور اصحاب ایکہ جو در اصل ایک ہی امت تھی جن میں کم تولنے اور کم ناپنے کا رواج تھا جن کی ہدایت کے لئے حضرت شعیبؑ بھیجے گئے تھے یہ لوگ پیڑوں کی بھی پوجا کرتے تھے اس واسطے ان کو اصحاب الایکہ سورہ شعرا میں کہا ہے یعنی درختوں کی عبادت کرنے والے حضرت شعیبؑ نے بڑی عمر پائی حضرت موسیٰؑ کے وقت تک زندہ تھے اور قبطی کو مار کر مصر سے مدین کو جب حضرت موسیٰؑ گئے تو ان کی ملاقات حضرت شعیبؑ سے ہوئی اور وہ دو بہنیں جن کا قصہ سورہ قصص میں آویگا انہیں حضرت شعیبؑ کی بیٹیاں تھیں جن میں سے ایک کا حضرت موسیٰؑ سے نکاح ہوا حضرت شعیبؑ بڑے فصیح تھے اسی واسطے ان کو خطیب الانبیا کہتے ہیں۔ قرآن شریف میں حضرت شعیبؑ کی امت کے عذاب کا تین جگہ ذکر ہے ایک جگہ سورہ اعراف میں زلزلہ کا ذکر ہے ایک سورہ ہود میں چنگھاڑ آسمانی کا ذکر ہے ایک سورہ شعرا میں عذاب کے بادل کا ذکر ہے جس سے آگ برستی تھی پہلے عذاب ایک ساتھ اس طرح لے لیے جب وہ لوگ اپنے گھروں میں تھے تو زلزلہ آیا سب گھر بیٹھ گئے پھر سخت گرمی معلوم ہوئی اور بادل کی صورت کا ایک گھرا سایہ سا نظر آیا پہلے ایک شخص ان میں سے اس سایہ میں گیا اور اس نے اس سایہ کی خنکی کی تعریف کی آکی تعریف سنکر سب لوگ اس چھاؤں میں چلے گئے تو ان سب کو ایک سخت چیخ کی آواز آئی اس بادل سے آگ برسی جس سے سب لوگ ہلاک ہو گئے یہ تینوں قہر ایک ہی ساتھ آئے تھے ۱۲

کامل نسخہ ہدیہ مجلد چرمی کامل نقرئی ڈیڑہ روپیہ محصولڈاک ایک ہی بار سوا بارہ آنے ہونگے حمیدیہ پریس دہلی

پتہ:- حمیدیہ پریس دہلی

أَنفُسِهِمْ ۚ

وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ ۖ وَ

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ① أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي

مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ② ع ١١ / ٩

وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ

الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا

مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ③ لَّيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ

بلا ترجمہ

دہلی کا سب سے بہتر صحت نما ۱۲ مہری قرآن شریف

ہر معری قرآن شریف تو بڑھ گیا ایسی احتیاط کون کرسکتا ہے کہ ایک ایک نقطہ ایک ایک اعراب بالکل صحیح جگہ لگے۔ یہ اس قرآن کی خوبی ہے اور ہر صحت میں اس درجہ غلو کہ ۲ مہرین نقطہ صحت کرنے والے [illegible] حافظوں اور صاحب فن کی ثبت ہوں [illegible] خدا کا فضل اور قرآن کا معجزہ ہے کہ [illegible] اس کے طبع کرنے کا اہتمام کیا ہے [illegible] سبق یاد کرنے والوں سے بازی لے جاتا ہے۔ یہ قرآن شریف ایسے ہی اہتمام والفاظ کا مقام ہے [illegible] واقعہ یہ ہے کہ اس سے پہلے کسی بلا ترجمہ قرآن [illegible] ایسی احتیاط اور حفاظت ہو ہی نہ سکی۔ خدا اس کے کارکنان کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے بچوں کے پڑھنے کے لئے ایسا نایاب قرآن پیش کیا۔

اس قرآن شریف میں صد ہا محاسن ہیں۔ کس کس کو گنواؤں۔ میرے نزدیک تو کوئی ایک بات ہی ایسی نہیں چھوڑی گئی ہے جس کے متعلق یہ خیال ہو سکے کہ فلاں بات اس میں یہ اور ہوتی [illegible] کارکنان نے ہر ضرورت کو محسوس کرکے اس کی طباعت کا اہتمام کیا ہے

کتابت مندرجہ بالا سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ قابل خطاط نے کس درجہ بچوں کی ذہنیت ملحوظ رکھی ہے۔ آپ ایک ایک حرف کا تجزیہ کیجئے اور دیکھئے کہیں بھی آپ کو کوئی اعراب ہٹا ہوا یا مشتبہ نظر آئے۔ اور یہی سب سے بڑا گر قرآن پاک کے صحیح پڑھنے کا ہے۔ اور ایسے صحیح اعراب کا قرآن شریف مل جائے تو پھر نہ استاد کی ضرورت باقی رہتی ہے نہ یاد کرانے والے کی۔ جب صحیح تلفظ [illegible] ذہن نشین ہو جائے گا تو پھر دل پر کا یاد ہونے والا سبق چند گھنٹوں میں یاد ہو جانا ذرا بھی مشکل نہیں۔ بچوں کے ذہن پر اگر معمولی بار ابتدا میں نہ پڑے تو اختتام قرآن شریف کم دن [illegible] ایسے ہی قرآن شریف لینا چاہیے جس کے اعراب [illegible]

صحت [illegible] قرآن شریف چھاپنا مسلمانوں کا ایمان ہے اور کوئی مسلمان قرآن شریف کی صحت میں دریغ نہیں کرتا۔ مگر بعض خوش قسمتی [illegible] کی صحت میں اپنی [illegible] یہ بات عام طور پر زبان زد ہے کہ دہلی میں صحت ہوتی [illegible] اس قرآن شریف کی کیا تعریف ہے [illegible] لوگوں نے اس کی غلطیاں دیکھنے میں پوری توجہ [illegible] صحت کی ضمانت کی اور اپنی مہریں ثبت کیں

طباعت یہ ایک عام بات ہے کہ دہلی میں چھپائی کا کام علی الخصوص طباعت قرآن شریف ہندوستان کے ہر خطہ سے افضل ہوتی ہے اور پھر یہ قرآن شریف تو ایسے پریس میں طبع ہوا ہے جہاں لالچ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور جس نے اپنا امتیاز قرآن پاک کی شہرت رکھا ہو جس قدر بھی اس قرآن کی چھپائی بہتر ہو کم ہے

مقدمہ ترغیب القرآن [illegible] آپ نے کسی قرآن شریف میں نہ دیکھا ہوگا۔ اس میں حسب ذیل مضامین ہیں۔ قرآن مجید نزول قرآن مجید سے [illegible] قرآن شریف کو کس نے جمع کیا۔ قانون قرات۔ آداب قرآن۔ مخارج الحروف۔ وہ کلمات جہاں اعراب کی تفریق باعث گناہ ہے [illegible] وقف و وصل کی علامتیں [illegible] قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے کے فضائل۔ نمازمیں قرآن مجید پڑھنے کے فضائل۔ قرآن مجید کتنے دنوں میں ختم کرنا چاہیے [illegible] قیمت [illegible] ایک روپیہ دو آنے پانچ جلد پانچ روپے [illegible] اسی حساب سے کوئی [illegible]

جن کتابوں پر کبھی ایک پیسہ رعایت نہیں ہوئی حمیدیہ پریس ۶۴ دہلی سے وہ بھی رعایتی قیمت پر مل سکتی ہیں ملاحظہ فرمایئے

صبح زندگی

نسوانی زندگی کا پہلا قدم جس پر انسانی قومیت کا دار و مدار ہے، علامہ راشد الخیری کی وہ بے بہا تصنیف ہے جس کے ۱۱ اڈیشن چھپ چکے ہیں، کچھ تو اسمیں ایسی خوبی ہے جو اتنی مقبول ہے اس سے پتہ چلیگا، کہ ایک لڑکی کی پیدائش سے شادی تک کیونکر تعلیم و تربیت کرنی چاہیئے۔ یہ تمہاری بیٹیوں کی اتالیق ہے تمہاری بہو بیٹیوں کی منشی ہے، اور خود تمہارے لیے ایک بیش بہا خزانہ ہے۔ اگر یہ کتاب آپکی بچیوں کی رہنما بن جائے تو پھر مسلمان گھرانوں سے یہ مسئلہ حل ہو جائیگا کہ بر نہیں ملتا۔ جب لڑکی میں نسیمہ کی خوبیاں ہوں اس کیلئے بہتری بہتر خاوند مل جائیگا۔ عہ رعایتی ۱۲

شام زندگی

از مولانا راشد الخیری

ہزار برس کی نیوبہو کو کہنا بالکل درست ہے پھر بنیاد جتنی استوار ہو اتنا ہی خاندان کا قصر شاندار ہو سکتا ہے۔ یہ بیویوں اور بہوؤں کے پڑھانے کی کتاب ہے ایک مسلمان خاتون کے شادی سے لیکر موت تک حالات ہیں، اور جو خاتون ان احوال کو اپنی زندگی کا نصب العین بنالے وہ ایسی بیوی ہے جس کا خاوند یہ دعویٰ کر سکے ایسی ماں ہے جس کی تربیت پر اسلام و مسلمان ہمیشہ ناز کریں اور مسلمان قومیت کا مستقبل قرن اول سے مماثل ہو جائے۔ اسی نیت سے یہ کتاب پڑھائی جائے تو اس کا ثواب قرآن و حدیث کے بعد ہر مذہبی کتاب سے بڑھ جائے عہ رعایتی ۱۲

منازل السائرہ

از مولانا راشد الخیری

دو حصوں میں کامل ہے۔ ایک شاندار گھرانے کی بچی جس کی غلط پرورش نے اس کی آیندہ زندگی کو تہ و بالا کر دیا، اور جو ماں باپ کی بے جا محبت کی وجہ سے برباد ہو گئی، اور جس کا خمیازہ نہ صرف خاندان بلکہ مسلمان قومیت نے اٹھایا، وہ تو کہئے کہ اسلام اور محض اسلام کا اثر تھا کہ اس غریب نے اپنا آخری وقت سدھار لیا، ورنہ اولاد کی ابتدائی بے تربیتی کا نقصان ماں باپ اور قوم کو نہیں بلکہ اسلام کو پہنچتا ہے، اور اس کتاب کے پڑھنے والے اگر اس سے عبرت اندوز ہو جائیں تو دو دو جہاں کے فوائد لوٹیں
ہر دو حصہ کامل دو روپے رعایتی عہ

بنت الوقت

بے پلائی اور بہتری اسلام کا جزو ہے جہاں سے بھی ملے ضرور لے لو۔ بالخصوص تعلیم نسواں مسلمانوں کے لیے بیحد ضروری چیز ہے اور اسمیں اگر مغربی خوبیاں مل جائیں تو اسلام کا منصب ہے ضرور حاصل کرو۔ البتہ اندھی تقلید غلط ہے، بی بنت الوقت کی داستان اسی اندھی تقلید کا مرقع ہے، پھر جو والدین اپنی اولاد کی ابتدائی اسلامی تربیت سے اغماض کرکے صرف اسکولوں علی الخصوص غیر مسلم اسکولوں کی معلموں کے رحم پر چھوڑ دیتے ہیں انکا حشر بنت الوقت کے ماں باپ سا ہوتا ہے۔ مولانا راشد الخیری کا انداز تحریر جتنا بھی موثر ہو کم ہے قیمت ۸ رعایتی ۶

سات روحوں کے اعمال

علامہ راشد الخیری کی بیش بہا تصنیف جسمیں انسانی زندگی کے سات کیرکٹروں کو دکھایا ہے جو اپنی نوعیت میں عجیب و غریب ہیں۔ مولانا کی تحریر کی بڑی خوبی اس افسانہ میں یہ ہے کہ ایک طرف تو اس کے پڑھنے سے ہچکی بندھ جاتی ہے اور دوسری طرف بعض واقعات ہنسی کے مارے پیٹ میں بل ڈالدیتے ہیں، غرضکہ حیات انسانی کے سات اہم نقشے اس افسانے میں نمایاں ہیں اور حیات و ممات انسانی کی سچی تصویر آنکھوں میں پھر جاتی ہیں یہ کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے
قیمت فی جلد آٹھ آنے، رعایتی چھ آنے

اسلام اور عورت

ڈاکٹر سعید احمد صاحب جن کے صدہا مضامین آپکی نگاہ سے گذرے ہونگے انکی تصنیف ہے، اس کتاب میں مختلف آیات و حدیث نقل کرکے یہ بتلایا گیا ہے کہ اسلام نے دنیائے انسانی میں عورت کا کیا درجہ رکھا ہے، مرد پر عورت کے حقوق کیا کیا ہیں، اور کس طرح وہ انسانی دنیا کی تکمیل میں مرد کے برابر کا حصہ لیتی ہے ضمناً یہ بات بھی معرض بیان میں آگئی ہے کہ دوسرے مذاہب نے عورت کی کیا حیثیت مقرر کی ہے، کتاب حد سے زیادہ دلچسپ ہے اور فاضل مصنف نے انتہائی عرق ریزی سے کام لے کر ایک ایک آیت اور حدیث ڈھونڈی ہے۔ قیمت دس آنے، رعایتی سات آنے

اسلام اور عبادت

یہ بھی ڈاکٹر صاحب کی بڑی موثر تالیف ہے، اپنے مالک اور خالق کے حضور میں انتہائی عاجزی کے ساتھ گڑگڑانا بھی کیسا کچھ باعث تسکین قلب ثابت ہوتا ہے لیکن اگر یہ معلوم ہو جائے کہ اس طرح گڑگڑانے کی اصلیت کیا ہے تو ظاہر ہے کہ عبادت میں دس گنا لطف بڑھ جائے اس کتاب میں ارکان اسلام کے اصلی مقاصد بتلائے ہیں اور بتلایا ہے کہ عبادت اس سے بہتر اور طریقے ہو ہی نہیں سکتے، اور اسلام کی ہر عبادت میں تسکین قلب کے ساتھ دنیاوی فوائد بھی مضمر ہیں، نیز اسلامی عبادت میں انسان ہی کی بھلائی ہے، قیمت آٹھ آنے رعایتی چھ آنے

اسلام اور مدنیت

یہ بھی ڈاکٹر صاحب کی تصنیف ہے اور اسمیں حسب ذیل مضامین ہیں مدنیت کی قسمیں، رشتہ داروں کے ساتھ برتاؤ، حقوق زوجین، اولاد کے ساتھ برتاؤ، کنبہ والوں کے ساتھ برتاؤ، پڑوسیوں کے ساتھ برتاؤ لونڈی غلام، یتیموں اور عام اغیار کے ساتھ برتاؤ ربوا، چوری، رشوت کا اثر انسانی مدنیت پر مزدوری پوری دینا، گداگری، کا اثر حیات انسانی دشمنوں کے ساتھ برتاؤ، اور ان سے صلح جوئی کا کیا اثر اسلام اور مسلمان قومیت پر پڑتا ہے، حتیٰ کہ یہ بھی بتلایا ہے کہ جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا کیوں اسلام نے بتلایا ہے قیمت عہ رعایتی ۱۵

پتھر سے ہیرا

تبلیغی افسانہ بھی ڈاکٹر سعید احمد صاحب نے لکھا ہے اس میں بتلایا ہے کہ صحبت کی ایک نگاہ انسانی زندگی میں کیسے کیسے انقلاب پیدا کر سکتی ہے اور نرم گوئی سے انسان ہی نہیں درندے رام ہو سکتے ہیں۔ یہ قصہ نہ صرف اسلام کی تبلیغ کرتا ہے۔ بلکہ یہ بھی بتائے گا کہ بچوں کی تربیت کیونکر کی جائے، نیز یہ کہ اس زمانہ میں اسلام کی تبلیغ کا طریقہ کیا ہونا چاہیئے کیونکہ مذہبی مناظروں سے ابتک کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ اب خاموش تبلیغ کی ضرورت ہے جو اسلامی کیرکٹر کے بنانے سے ہو سکتی ہے
قیمت چودہ آنے، رعایتی دس آنے

بکھرے سچے حسن

اکثر اوقات بڑے بڑے مواعظ مبسوط مضامین اور گران قدر مقالے انسان کے قلب پر وہ اثر نہیں کرتے جو چھوٹی چھوٹی باتیں اثر کر جاتی ہیں اس کتاب میں حضرت خواجہ حسن نظامی کی تقریروں اور تحریروں کا عطر جمع کیا گیا ہے، اس کے چھوٹے چھوٹے فقروں میں وہ وہ حقایق مضمر ہیں کہ دل نشین ہو جاتے ہیں، اور انسانی زندگی اور حیات اخروی کے متعدد شعبوں پر تنقید ہے یہ کتاب اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے اور اس کے استفادہ کا اندازہ تو پڑھنے کے بعد ہی ہوگا
قیمت دس آنے رعایتی چھ آنے

کائنات بیتی

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ دنیا کی ہر چیز اس کی تسبیح کرتی ہے، اور حضرت خواجہ حسن نظامی کے لٹریچر کا یہ کمال ہے کہ وہ خدا کی بے زبان مخلوق کو ناطق بنا دیتے ہیں، اس کتاب میں خواجہ صاحب نے یہ کمال کیا ہے کہ کائنات کے ہر ذرے سے خدا کی تسبیح بیان کرادی ہے نہایت دلچسپ صوفیانہ اور البیلا انداز بیان ہے، استغفار میں کہاں طاقت کہ وہ اس کی تفسیر کر سکے یوں سمجھئے کہ یہ ایک لذت ہے جس کے بیان کرنے کے لئے الفاظ عاری ہوتے ہیں، جو چکھتا ہے وہی جانتا ہے، قیمت ۱۴ رعایتی ۱۰

بیویاں اور رانیاں

حضرت مرادار ہردی کی تازہ تالیف سلطانان ہائے ہند کی وہ نامور خواتین جنکا اعزاز ابتک تاریخ ہند میں ثبت ہے اس کتاب میں چونسٹھ ان شاہی بیگمات اور رانیوں کے حالات ہیں جو اپنی اپنی جگہ کسی مخصوص شہرت کی مالک تھیں ان میں حسین تر۔ مہ جبین بھی ہیں اور شاعرہ و ادیبہ بھی، جری اور صف شکن بھی ہیں اور عصمت و عفت کی پیکر بھی اور وہ ماہ پارے بھی ہیں جن کی چاندنی صورت پر سلطنتیں اور راجدھانیاں بھی قربان ہو گئیں، بڑی دلچسپ اور سرشار لٹریچر کی کتاب ہے، اور پڑھیں تب اسکا صحیح اندازہ ہو، قیمت مجلد ۱۲ بلا جلد ۱۰

محصولڈاک بذمہ خریدار ہے ایک کتاب منگانے پر ۱۰ محصول ضرور خرچ ہوتا ہے اور کئی کتابیں منگائیں تو فی کتاب ار زائد اس لئے کئی کتابیں منگانے میں فائدہ ہے

حق مضمون اشتہار ہذا محفوظ ہے کوئی صاحب اِسے نقل کرکے فائدہ کی جگہ نقصان نہ اٹھائیں

رعایت کا مُبارک مہینہ

جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اِس سے ضرور فائدہ اُٹھائیے۔

گیارہ ماہ گذرنیکے بعد خدا کے فضل و کرم سے رمضان المبارک کا مہینہ نصیب ہوتا ہے یہ بھلائیوں اور نیکیوں کا مہینہ ہے اسلئے ہم نے بھی یہ مہینہ اپنے خریداروں کو فائدہ پہنچانے کیلئے انتخاب کر رکھا ہے۔ لہذا حسب معمول علان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل گھڑیوں و ٹائم پیسوں کی قیمت میں بیحد رعایت کر دی گئی ہے اس رعایت سے ہر شخص خواہ کسی مذہب و ملت کے ہوں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جلد سے جلد فرمائش بھیجئے ورنہ پھر ... کیا ... راقم منیجر

خوبصورت اٹھ پہل رسٹواچ

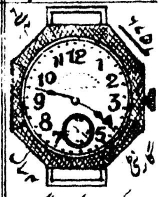

اس کا کیس ۲۲ کیرٹ گولڈن اور ڈیزائن اسکے مختلف اور بہت خوشنما ہیں پُرزے پختہ پالش دار ہیں اور وقت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ استراپ کلائی چھہ روپے چار آنے

نکل کیس ریڈیم رسٹ واچ

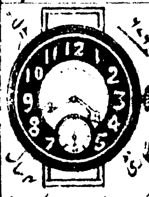

یہ گھڑی دن کے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی وقت بتاتی ہے اسمیں گلاس غیر معمولی موٹا لگا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا پرزے مضبوط پالشدار ہیں وقت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ استراپ کلائی چھہ روپے بارہ آنہ

خوشنما و پائیدار رسٹواچ

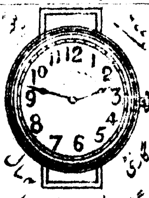

یہ گھڑی خوشنما بنی ہوئی ہے اکثر جنٹلمین بوجہ کم خرچ بالانشین ہونیکے اس گھڑی کو پسند کرتے ہیں وقت سچا بتاتی ہے پرزے اس کے مضبوط ہیں رعایتی قیمت معہ استراپ کلائی ...

۲۲ کیرٹ گولڈن فینسی واچ

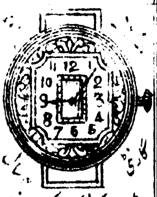

یہ رسٹواچ بالکل نئی طرز کی بید خوشنما بنی ہوئی ہے اس کا ڈائل مختلف شکلوں کا نہایت فینسی بنا ہوا ہے کیس سنہری چمکدار ہے وقت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ استراپ کلائی پانچ روپے چودہ آنے

پائیدار نیو پیٹنٹ رسٹواچ

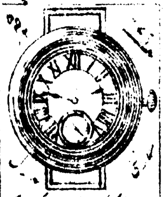

یہ کلائی کی گھڑی نکل سلور کیس کی خوشنما و پائیدار بنی ہوئی ہے اسکے پُرزے پختہ اور پالش دار ہیں ٹائم بھی صحیح بتاتی ہے اسپر گلاس ڈبل لگا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا رعایتی قیمت معہ استراپ کلائی پانچ روپیہ ...

ریلوے ریگولیٹر لیور پاکٹ واچ

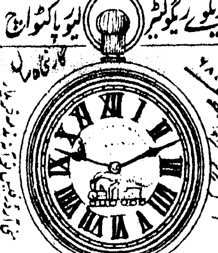

شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو جو اس پائیدار و سچا وقت بتانیوالی اصلی انجن مارک ریلوے ریگولیٹر لیور گھڑی کے نام سے واقف نہ ہو یہ گھڑیاں اپنی مضبوطی و درستی ٹائم کے باعث لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہیں اسکی تعریف لکھنا فضول ہے۔ رعایتی قیمت صرف دو روپے چودہ آنے ...

کارآمد سوتوں کو جگانیوالا الارم ٹائم پیس

گارنٹی ۴ سال

یہ صحیح وقت بتانیوالا ٹائم پیس نکل سلور کیس کا خوشنما و پائیدار بنا ہوا ہے اسمیں جو الارم لگا ہوا ہے وہ آپ کو ایک چوکیدار کا کام دیگا شب کو جس ٹائم پر آپ بجانا چاہیں یہ اسی ٹائم پر زوردار الارم بجا کر آپکو بیدار کر دے گا۔ تہجد پڑھنے۔ سحری کھانے اور ڈیوٹی پر جانیوالے حضرات کے لئے بڑے کام کی چیز ہے۔ رعایتی قیمت دو روپے پندرہ آنہ

ولٹن واچ کمپنی کی فل جویلڈ لیور سواچ

یہ گھڑی ایسی مضبوط و پائیدار بنی ہوئی ہے جو دوڑ بھاگ ٹینس وغیرہ میں بھی خراب نہیں ہوتی مشین لیور مومنٹ پندرہ جوئیل والی ہے۔ گلاس غیر معمولی موٹا لگا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا ٹائم نہایت صحیح بتاتی ہے قیمت معہ استراپ کلائی تیرہ روپے چودہ آنے ...

تمام گھڑیاں اور ٹائم پیس ملنے کا پتہ۔ ایس۔ ایم عثمان اینڈ کمپنی واچ مرچنٹس بازار چاندنی چوک ۱۶ شہر دہلی

گولڈن کیس کی خوبصورت لیور پاکٹ واچ

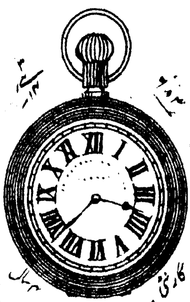

یہ گھڑی سُنہری کیس کی خوش وضع بنی ہوئی ہے مشین لیور مضبوط پرزوں کی ہے ٹائم صحیح بتاتی ہے. دیکھنے میں قیمتی گھڑی معلوم ہوتی ہے چھوٹے سائز کی خوشنما شیپ اور ہلکی وزن کی ہے کم خرچ بالا نشین چیز ہے۔ رعایتی قیمت تین روپے چودہ آنہ۔ محصول ڈاک وغیرہ ۵ر

چاندی کے کیس کی لیور ہنٹنگ پاکٹ واچ

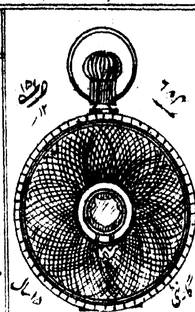

یہ گھڑی دیکھنے میں خوبصورت عمدہ شیپ سائز موزوں مشین لیور جولدار پرزے بیحد پختہ ومضبوط مدتوں بگڑنے کا نام تک نہیں لیتی ٹائم کی طرف بھی شیشے کی حفاظت کے لئے ڈھکنا لگا ہوا ہے جو بوقت ضرورت فوری چابی والی موگری کو دبانے سے کھلتا ہے اور اسیطرح بند ہوجاتا ہے بوجہ لیور ہونیکے ٹائم نہایت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت پندرہ روپے بارہ آنہ

گیس والی کارآمد خوشنما رسٹواچ

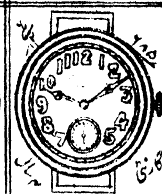

یہ گھڑی دن کے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی وقت بتاتی ہے اور اس پر گلاس غیر معمولی موٹا لگا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا اور تمام پرزے مضبوط ہیں وقت بھی صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ سٹراپ کلائی چھ روپے بارہ آنہ

خوشنما سیپ کیس کی رسٹواچ

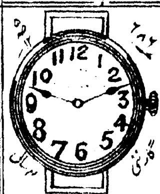

اس رسٹواچ کا کیس سیپ کا ہے جو میلا وغیرہ ہونا خراب نہیں ہوتا ہمیشہ یکساں رہتا ہے مشین سلنڈر خوش ... پرزے پختہ و پائیدار ہیں ٹائم صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ سٹراپ کلائی ۱۲؍ ۵ ؍

خوبصورت سٹ اور پاکٹ واچ

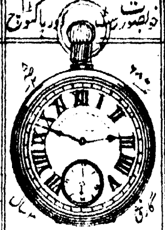

اس گھڑی کو کلائی پر باندھئے یا جیب میں لگائیے دونوں کام دیتی ہے خوبصورت پرزوں کی مضبوط ہے وقت ٹھیک بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ سٹراپ کلائی ۵ روپے ۱۲ آنہ

شاندار گولڈن فینسی رسٹواچ

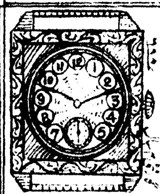

یہ رسٹواچ بہت ہی خوبصورت فینسی نقشین کیس کی بنی ہوئی ہے کیس سکا سُنہری آبدار بنا ہوا ہے پرزے مضبوط و پائیدار ہیں وقت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ سٹراپ کلائی آٹھ روپے تیرہ آنہ

نئے طرز کی سُنہری رسٹواچ

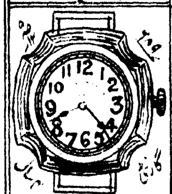

یہ رسٹواچ نہایت خوشنما مختلف ڈیزائن کی گولڈن کیس کی بنی ہوئی ہے اسکے پُرزے مضبوط اور پائیدار ہیں ٹائم صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ سٹراپ کلائی پانچ روپے بارہ آنہ

یہ نہایت صحیح وقت بتانیوالی رسٹواچ لیور مشین اور بہت مضبوط پرزوں کی بنی ہوئی ہے پندرہ جول یاقوت مشین میں دیئے ہیں جنکے باعث یہ گھڑی دوڑ بھاگ ٹینس وغیرہ میں بھی خراب نہیں ہوتی دن کے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی وقت بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ سٹراپ کلائی چودہ روپے چھ آنہ

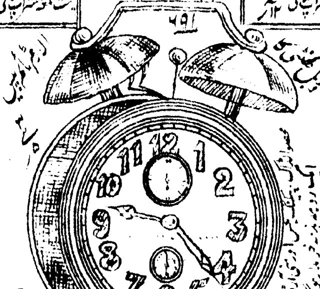

یہ ٹائم پیس نکل سلور کیس کا خوشنما پرزوں کا مضبوط اور ٹائم بتانے کا سچا ہے شب کو آپ جس ٹائم پر جاگنا چاہیں اسی ٹائم پر یہ دو گھنٹی کے باعث الارم بلند آواز سے بجاکر آپ کو خواب سے بیدار کرنے گا۔ یہ ٹائم پیس ایک چوکیدار کا کام دیتا ہے۔ رعایتی قیمت تین روپے پانچ آنے۔

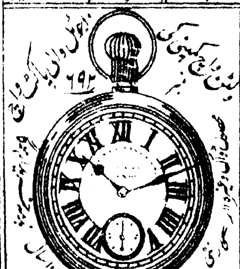

یہ گھڑی نکل سلور کیس کی نہایت مضبوط بنی ہوئی ہے مشین لیور مومنٹ پائیدار ہے اور دس جول یاقوت مشین میں آویزاں ہیں جنکے باعث دوڑ بھاگ وغیرہ میں بھی خراب نہیں ہوتی ٹائم نہایت صحیح بتاتی ہے تمام پرزے نہایت مضبوط اور پائیدار ہیں۔ رعایتی قیمت گیارہ روپے آٹھ آنے

تمام گھڑیاں اور ٹائم پیس ملنے کا پتہ ایس. ایم عثمان اینڈ کمپنی واچ مرچنٹس بازار چاندنی چوک ۱۶۲۱ شہر دہلی

پائدار اصلی سسٹم راسکوپ پیٹینٹ لیور واچ

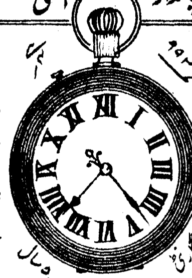

یہ گھڑی اپنی مضبوطی اور صحیح ٹائم بتانے کے باعث ایسی مقبول ہوئی ہے کہ ہر شخص اس کے نام سے واقف ہے۔ کم خرچ بالانشین گھڑیوں میں سب سے پہلی یہی گھڑی ہے بہت مضبوط پرزے الیور چال۔ بھاگ دوڑ میں نہ رکنے والی دیکھنے میں شاندار ٹائم بتانے میں قیمتی گھڑیوں کی برابری کرتی ہے۔ رعایتی قیمت تین روپے چار آنے

نقشین کیس نہایت خوبصورت ڈبل کیس کی پاکٹ واچ

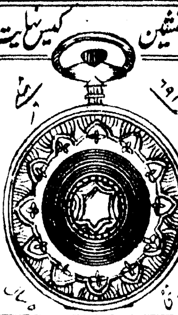

اس پاکٹ واچ کی پوری خوبصورتی یہ کاغذی نقشہ ظاہر نہیں کر سکتا اس کی پوری خوشنمائی گھڑی کے ملاحظہ سے ظاہر ہو گی ایسی خوبصورت ہے کہ بار بار دیکھنے کو دل چاہتا ہے۔ بنانے والے نے نہایت کاریگری سے اسپیشل ہوتے بناتے ہیں۔ جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں کیس سنہری و جھلکی چمک نے اسکی خوبصورتی کو دوبالا کر دیا ہے پرزوں کی بھی پائیداری اور ٹائم صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت آٹھ روپے چھ آنے

گولڈن کیس کی رسٹ واچ

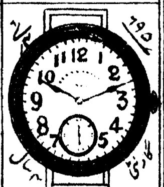

یہ گھڑی سنہری کیس کی بہت خوبصورت پرزوں کی مضبوط بنی ہوئی ہے ٹائم صحیح بتاتی ہے اسپر گلاس دبیز لگا ہوا ہے جو ضرب شدید سے بھی نہیں ٹوٹتا۔ رعایتی قیمت مع اسٹراپ کلائی چھ روپے چار آنے -

خوشنما بجلی والی رسٹ واچ

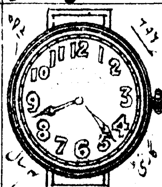

اس گھڑی کے ہندسے سوئیاں نسب کر مانند بجلی کے چمکتے ہیں جن سے دن کے علاوہ رات کے اندھیرے میں بھی وقت معلوم ہو جاتا ہے۔ ٹائم بتانے کی سچی پرزوں کی مضبوط ہے رعایتی قیمت مع اسٹراپ کلائی پانچ روپے بارہ آنے (۱۲/۵)

نو ایجاد خوبصورت سٹوواچ

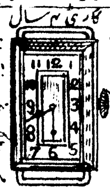

یہ گھڑی بالکل نئے فیشن کی بہت ہی خوبصورت بنی ہوئی ہے پرزوں کی مضبوط ہے۔ اور وقت صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت مع اسٹراپ کلائی۔ نو روپے پانچ آنہ

اسکوائر گولڈن رسٹ واچ

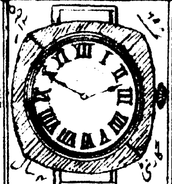

یہ رسٹ واچ نہایت خوشنما مختلف شکلوں میں سنہری کیس کی بنی ہوئی ہے پرزے اس کے پختہ اور پائیدار ہیں وقت صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت مع اسٹراپ کلائی۔ پانچ روپے بارہ آنے۔ (۱۲/۵)

کارآمد ریڈیم رسٹ واچ

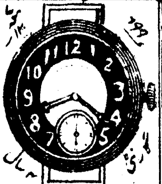

یہ گھڑی دن کے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی وقت بتاتی ہے پرزوں کی مضبوط اور ٹائم بتانیکی سچی ہے کیس اس کا گولڈن نہایت چمکدار بنا ہوا ہے۔ رعایتی قیمت مع اسٹراپ کلائی سات روپے بارہ آنے۔

اصلی ریلوے ریگولیٹر لیور کیلس واچ

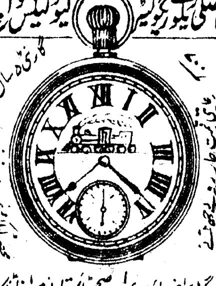

یہ گھڑی اپنی پائداری اور صحیح ٹائم بتانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تمام دنیا میں مچا چکی ہے گلاس اسپر غیر معمولی موٹا لگا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا تمام پرزے اعلیٰ درجہ کے مضبوط اور پائیدار ہیں ٹائم بالکل صحیح بتاتی ہے کیس پر انجن مارک موجود ہے رعایتی قیمت چار روپے چھ آنے علاوہ محصول ڈاک

پشت کی گھنٹی والا الارم ٹائم پیس

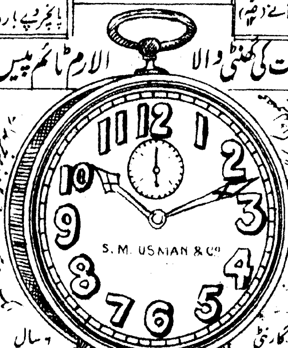

یہ ٹائم پیس پرزوں کا مضبوط اور ٹائم بتانیکا سچا ہے۔ اس میں جو الارم لگا ہوا ہے اس کی آواز ایسی تیز ہے کہ غافل نیند والا بھی جاگ اٹھتا ہے پھر الارم ٹھہر ٹھہر کر اور ایک دم دونوں طرح سے بجاتا ہے کیس نکل سلور کا خوشنما بنا ہوا ہے۔ رعایتی قیمت چھ روپے بارہ آنے (۱۲/۶)

ولٹن واچ کمپنی کی فل جویل لیور پاکٹ واچ

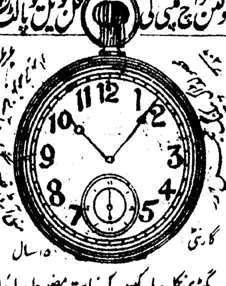

یہ گھڑی نکل سلور کیس کی نہایت مضبوط و پائدار لیور مشین کی بنی ہوئی ہے۔ ۱۵ جول یاقوت مشین میں نصب کئے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے یہ گھڑی دوڑ بھاگ ٹینس شکار وغیرہ میں بھی خراب نہیں ہوتی ٹائم صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت بارہ روپے آٹھ آنے۔

تمام گھڑیاں اور ٹائم پیس ملنے کا پتہ = ایس۔ ایم عثمان اینڈ کمپنی واچ مرچنٹس بازار چاندنی چوک ۱۶ شہر دہلی۔

خوبصورت مضبوط اوپن فیس کیلیس لیور پاکٹ واچ

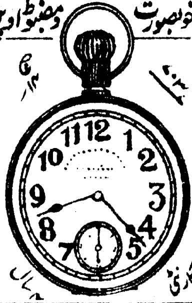

یہ گھڑی اگرچہ کم قیمت ہے مگر درستی ٹائم میں چالیس پچاس روپے کی گھڑی کا مقابلہ کرتی ہے۔ اِسی وجہ سے یہ گھڑیاں لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہیں دیکھنے میں خوشنما موزوں سائز وزن کی ہلکی اور سُبک شیپ کی بنی ہوئی ہے۔ مشین لیور ہے پرزے پختہ پالشدار ہیں رعایتی قیمت دو روپے چودہ آنہ محصولڈاک وغیرہ ۹ر

بائیس کیرٹ گولڈن فینسی پاکٹ واچ

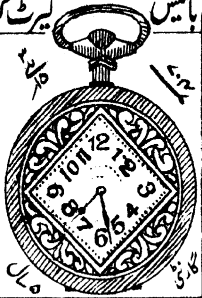

اس گھڑی کے ڈائل مختلف شکل کے خوشنما فینسی بنے ہوتے ہیں۔ کیس سُنہری چمکدار عمدہ شیپ کا بنا ہوا ہے یہ گھڑی دیکھنے میں نہایت خوشنما معلوم ہوتی ہے ہلکا وزن اور موزوں سائز کی ہے مشین لیور ہے۔ پرزہ پختہ و پالشدار ہیں ٹائم صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت تین روپے پندرہ آنہ محصولڈاک وغیرہ ۹ر

اندھیرے میں وقت بتانیوالی رسٹواچ

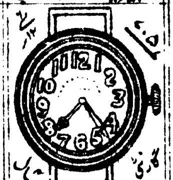

یہ سُنہری کیس کی پائیدار اور سچا وقت بتانیوالی رسٹواچ دن میں وقت بتانیکے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی وقت بتاتی ہے اس کا ڈائل و سوئیاں ریڈیم ہیں رعایتی قیمت معہ اسٹراپ کلائی چھ روپے بارہ آنہ

نیو پیٹنٹ پائیدار رسٹ واچ

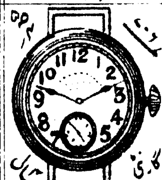

یہ سوئس ہینڈ رسٹواچ نکل سلور کیس کی دیکھنے میں خوبصورت پرزوں کی مضبوط اور رفتار کی اچھی ہو چابی ۳۰ گھنٹہ کی ہے وقت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ اسٹراپ کلائی پانچ روپے چار آنے (ﷲ)

نیو فیشن گولڈن رسٹواچ

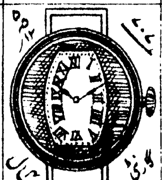

یہ سنہری کیس کی رسٹواچ بیحد خوشنما مختلف ڈیزائن کے ڈائلوں کی بنی ہوتی ہے اور محض خوبصورت ہی نہیں بلکہ پائیدار اور مضبوط پرزوں کی ہے ٹائم صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ اسٹراپ کلائی پانچ روپے بارہ آنہ

نہایت خوبصورت گولڈن رسٹواچ

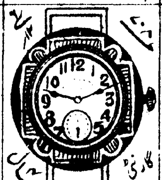

یہ رسٹواچ ایسی خوشنما بنی ہوئی ہے کہ بار بار دیکھنے کو دل چاہتا ہے۔ کیس سُنہری نہایت چمکدار مشین عمدہ مضبوط پرزوں کی ہے ٹائم صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ اسٹراپ کلائی چھ روپے بارہ آنے

پائیدار لیور مشین کی رسٹواچ

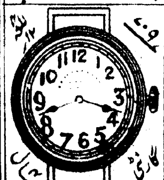

اس گھڑی کی مشین لیور ہے بوجہ لیور ہونیکے مشین و پرزے بہت پائیدار ہیں شیپ خوبصورت۔ کیس نکل سلور کا ہے وقت صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت معہ اسٹراپ کلائی چار روپے بارہ آنے

موٹے گلاس کی اصل ریگولیٹر لیور واچ

یہ گھڑیاں اپنی مضبوطی و درستی ٹائم کے باعث لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہیں ہر شخص اس ریلوے ریگولیٹر گھڑی کے نام سے واقف ہو اسپر گلاس غیر معمولی موٹا لگا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا رعایتی قیمت تین روپے دس آنے۔ محصول ڈاک پیکنگ بکس و رمنی آرڈر فیس ۹ر آنہ بذمہ خریدار

ریپٹنگ ورلانگ الارم ریڈیم ٹائم پیس

یہ ٹائم پیس دن کے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی ٹائم بتاتا ہے اس کا الارم بڑی گھنٹی کا پشت پر لگا ہوا ہے جو ٹھہر ٹھہر کر اور یکدم دونوں طرح سے بہت بلند آواز سے بجاتا ہے پرزوں کا مضبوط اور ٹائم کا سچا ہے۔ رعایتی قیمت آٹھ روپے چار آنے علاوہ محصولڈاک۔

ڈلٹن واچ کمپنی کی پندرہ جوئل والی لیور رسٹواچ

یہ رسٹواچ نہایت پائیدار بنی ہوئی ہے اسکی مشین فل جوئل یعنی ۱۵ جوئل والی ہو پرزے مضبوط پائیدار ہیں دوڑ بھاگ ٹینس وغیرہ میں خراب نہیں ہوتی ٹائم صحیح بتاتی ہے گلاس اسپر موٹا فٹ کیا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا۔ رعایتی قیمت معہ اسٹراپ کلائی تیرہ روپے چھ آنہ۔

تمام گھڑیاں اور ٹائم پیس ملنے کا پتہ۔ الیس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کمپنی واچ مرچنٹس بازار چاندنی چوک ۱۶۲ شہر دہلی

اندھیرے میں وقت بتانیوالی کیلس پاکٹ واچ

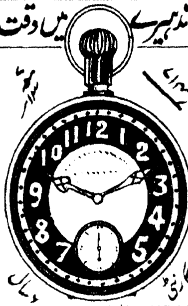

یہ گھڑی موزوں سائز کی خوشنما بنی ہوئی ہے مشین جنیوا پرزے اسکے پختہ بالشلا ہیں ڈائل اور سوئیاں اس کی ریڈیم میں چھپے باعث یہ گھڑی دن کے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی وقت بتادیتی ہے گلاس اسپر غیر معمولی موٹا لگا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا۔ ٹائم صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت سات روپے تیرہ آنے محصول ڈاک وغیرہ ۹ر

نکل سلور کیس کی کیلس ہنٹنگ پاکٹ واچ

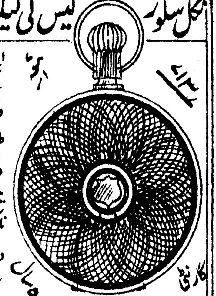

اس گھڑی کے ٹائم کی طرف بھی شیشے کی حفاظت کے لئے ڈھکنا لگا ہوا ہے جس وقت آپ ٹائم دیکھنا چاہیں اسکی چابی کی گھنڈی کو نیچے کی طرف دبائیں فوراً ڈھکنا کھل جائے گا ٹائم دیکھکر پھر ڈھکنا بند کردیں۔ یہ گھڑی دیکھنے میں خوشنما پلاٹیشیپ ہلکا وزن جو پاکٹ میں ناگوار نہ گذرے اسکے پرزے مضبوط اور پالش دار ہیں۔ ٹائم صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت سات روپے ایک آنہ علاوہ محصولڈاک

خوشوضع اٹھپہل رسٹواچ

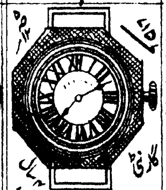

یہ رسٹواچ گولڈن کیس مختلف ڈیزائن کی نہایت خوشنما بنی ہوئی ہے مشین اسکی جنیوا اور پرزے اسکے مضبوط ہیں ٹائم صحیح بتاتی ہے اور سولہ سنٹ ہے۔ رعایتی قیمت معہ اسٹراپ کلائی پانچروپے بارہ آنے

نیوفیشن فینسی رسٹ واچ

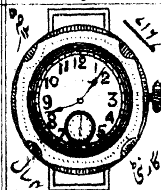

یہ رسٹواچ نکل سلور کیس کی بہت خوبصورت ہے اسکی چوڑی مختلف ڈیزائن کی فینسی بنی ہوئی ہے پرزوں کی مضبوط ہے وقت صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت معہ اسٹراپ کلائی پانچروپے بارہ آنہ

شب چراغ نکل کیس رسٹواچ

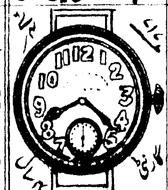

اس گھڑی کا ڈائل و سوئیاں گھس والی ہیں جن سے دن کے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی ٹائم معلوم ہوجاتا ہے ٹائم صحیح بتاتی ہے پرزے بھی مضبوط ہیں رعایتی قیمت معہ اسٹراپ کلائی چھ روپے چار آنہ

خوبصورت گولڈن رسٹواچ

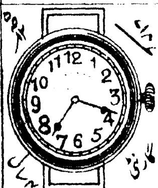

یہ رسٹواچ سنہری کیس کی خوش وضع بنی ہوئی ہے اسپر گلاس غیر معمولی موٹا لگا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا پرزے مضبوط ہیں انشاء اللہ وقت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ اسٹراپ کلائی پانچروپے بارہ آنہ

خوشنما چورس رسٹواچ

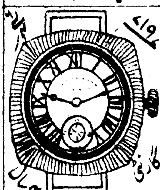

یہ رسٹواچ سنہری کیس کی مختلف ڈیزائن کی نہایت خوشنما بنی ہوئی ہے جنیوا مشین پرزوں کی مضبوط ہے۔ ٹائم صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ اسٹراپ کلائی چھ روپے چار آنے۔ محصولڈاک وغیرہ ۹ر

بندرہ جویل والی کیلس پاکٹواچ

یہ گھڑی نکل سلور کیس کی نہایت مضبوط و پائیدار لیور مشین کی بنی ہوئی ہے۔ ۱۵ جویل یاقوت مشین میں نصب کئے ہوئے ہیں۔ دوڑ بھاگ وغیرہ میں بھی خراب نہیں ہوتی۔ رعایتی قیمت بارہ روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک پیکنگ کس اور منی آرڈر فیس گیارہ آنے۔

سوتوں کو جگانیوالا الارم دار ٹائمپیس

یہ ٹائمپیس پرزوں کا مضبوط اور ٹائم بتانے کا سچا ہے اسکی پشت کی طرف الارم کی گھنٹی تیز آواز کی لگی ہوئی ہے جو وقت ضرورت بلند آواز سے الارم بجاکر سوتے ہوئے شخص کو بیدار کردیتا ہے شب کو جگانے کیلئے ایک چوکیدار کا کام دیتا ہے رعایتی قیمت پانچروپیہ بارہ آنہ۔

خوشنما بڑے سائز کی رسٹواچ

یہ رسٹ واچ ۱۵ سائز کی نکل سلور کیس کی خوشنما بنی ہوئی ہے اسپر گلاس غیر معمولی موٹا لگا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا پرزے نہایت مضبوط و پالش دار ہیں وقت صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت معہ خوشنما اسٹراپ کلائی چھ روپے بارہ آنے

تمام گھڑیاں اور ٹائمپیس ملنے کا پتہ۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کمپنی واچ مرچنٹس بازار چاندنی چوک ۲۱۶ شہر دہلی

چھوٹے سائز کی ریلوے ریگولیٹر لیور پاکٹ واچ

شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو جو اس پائدار اور سچا وقت بتانیوالی اصلی انجن مارک ریلوے ریگولیٹر لیور گھڑی کے نام سے واقف نہ ہو) یہ گھڑیاں اپنی مضبوطی و درستی ٹائم کے باعث لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہیں ۔ یہ گھڑی چھوٹے سائز اور جدید مشین و پرزوں کی بنی ہوئی ہے ۔ رعایتی قیمت تین روپے دس آنے ۔

خوشنما نکل سلور کیس کی پاکٹ واچ

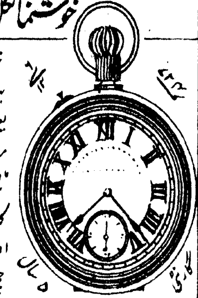

خوش وضع ۱۶ سائز ، فلاٹ شیپ بہترین رفتار ۔ سوئٹزرلینڈ کی بنی ہوئی یعنی سوئس میڈ ہے ۔ مشین سلنڈر ۔ مضبوط ۔ پالش دار پرزوں کی ہے ۔ ٹائم صحیح بتاتی ہے ۔ کیس نکل سلور کا ہے ۔ تمام جنیوا گھڑیوں میں یہ گھڑی اول درجہ کی ہے ۔ رعایتی قیمت صرف چھ روپے بارہ آنے ۔ (۱۲/۶)

نئے فیشن کی گولڈن رسٹ واچ

اس رسٹ واچ کی پوری خوبصورتی یہ کاغذی نقشہ ظاہر نہیں کر سکتا ۔ بیحد خوبصورت ہے ۔ ڈائل مختلف شکلوں کے خوش وضع کیس ۔ سنہری چمک دار ہیں اور پرزے پائدار ہیں ۔ رعایتی قیمت معہ اسٹراپ کلائی پانچ روپے چودہ آنہ

ویسٹ اینڈ واچ کمپنی کے گھنٹے ۔ ٹائم پیس ۔ گھڑیاں ہر قسم کی ہمارے ہاں نہایت اطمینان بخش درست کرائی جاتی ہیں ۔

سونیکے ملمع کی رسٹ واچ

یہ رسٹ واچ سنہری کیس کی خوشنما و پائدار بنی ہوئی ہے ۔ مشین اس کی سلنڈر سوئس میڈ ہے ۔ پرزے مضبوط و پالش دار ہیں ۔ ٹائم صحیح بتاتی ہے ، رعایتی قیمت معہ اسٹراپ کلائی صرف پانچ روپے چار آنے ۔ (۴/۵)

آٹھ روزہ چابی کا ریگولیٹر فینسی آفس کلاک

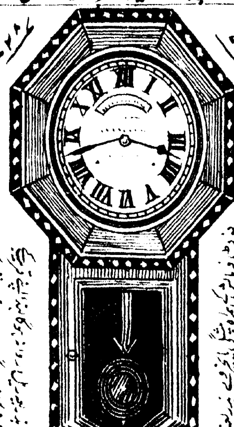

اس کا فینسی لنگر حرکت کرتا ہوا بر وقت معلوم ہوتا ہے ۔ گھنٹہ آدھا گھنٹہ آواز سے بجاتا ہے تمام پرزے مضبوط و پالش دار ہیں وقت نہایت صحیح بتاتا ہے کیس نقشین لمبوترا اور اعلی ڈیزائن عمدہ لکڑی کا پالش دار بنا ہوا ہے اس کا سائز لمبائی قریب ۲۲ ۔ انچ چوڑائی ۱۲ ۔ انچ ہے ۔ گارنٹی دس سال ۔ رعایتی قیمت صرف نو روپے (۹)

نمبر ۲۸ اس کا سائز لمبائی قریب ۲۰ ۔ انچ ۔ چوڑائی قریب ۱۴ ۔ انچ ہے گارنٹی ۱۲ سال قیمت صرف بارہ روپے (۱۲)

اطلاع بغیر پیشگی پانچ روپے وصول ہونے تعمیل فرمائش نہیں کیجائیگی ۔

فیشن ایبل رسٹ واچ

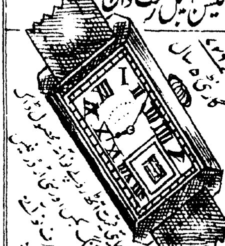

یہ گھڑی بالکل نئے فیشن کی نہایت خوش وضع بنی ہوئی ہے بوجہ نیو فیشن ہونیکے عام طور پر اب یہ پسند کیجاتی ہے ۔ اس کا کیس سنہری چمک دار بنا ہوا ہے ۔ پرزے پختہ و پالش دار ہیں ٹائم صحیح بتاتی ہے ۔ رعایتی قیمت معہ اسٹراپ کلائی آٹھ روپے نو آنے ۔ محصول ڈاک وغیرہ نو آنے ۔

قابل ریدولڈ گولڈ کیس کی فینسی واچ

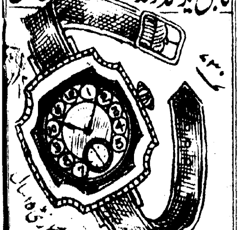

اس گھڑی کا کیس اصلی رولڈ گولڈ کا ہے اس کے طلائی رنگ قائم رہنے کی گارنٹی دس سال اس کے کیس پر کندہ ہے مشین لیور فل جوئل یعنی ۱۵ اجوئلوں والی جید مضبوط ہے خوبصورت ایسی کہ بار بار دیکھنے کو دل چاہتا ہے ۔ ٹائم نہایت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ اسٹراپ کلائی سترہ روپے آٹھ آنے ۔

تمام گھڑیاں اور گھنٹے ملنے کا پتہ ۔ ایس ۔ ایم عثمان اینڈ کمپنی واچ مرچنٹس بازار چاندنی چوک ۱۶۰ شہر دہلی

سنہری کیس کی کیونڈنگ پاکٹ واچ

یہ گھڑی دیکھنے میں خوشنما وزن کی ہلکی موزوں سائز کی بنی ہوئی ہے اسکے ٹائم کی طرف بھی شیشے کی حفاظت کیلئے ڈھکنا لگا ہوا ہے اور اس ڈھکنے پر پھر ڈائل کا نقشہ بنا ہوا ہے اور ڈھکنے کے بیچ میں ایک چھوٹا اور لگا ہوا ہے جس سے بغیر ڈھکنا کھولے ٹائم معلوم ہو جاتا ہے اگر ڈھکنا کھولنا چاہو تو ذرا سے اشارہ سے ڈھکنا کھلجاتا ہے یہ گھڑی عمدہ رفتار اور مضبوط پرزوں کی ہے رعایتی قیمت (عہ)

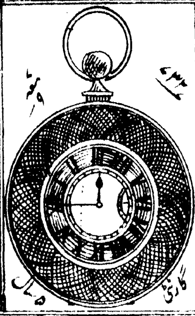

کم خرچ بالا نشین ریلوے ریگولیٹر پاکٹ واچ

اگرچہ یہ گھڑی کم قیمت ہے مگر اپنی کارگزاری ایک قیمتی گھڑی کے برابر انجام دیتی ہے کم استطاعت لوگوں کے لئے کام چلانے کے لئے بہتر گھڑی ہے اس کی مشین لیور ہے پرزہ مضبوط پائدار ہیں دیکھنے میں خوبصورت سبک خوشنما ہلکے وزن کی ہے ٹائم صحیح بتاتی ہے بجائے ڈائل کے پشت پر انجن مارک ہے۔ رعایتی قیمت دو روپے چار آنہ

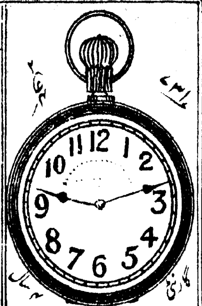

گولڈن کیس کی میراج رسٹ واچ

یہ رسٹ واچ فینسی اور نقشین ڈائل کی نہایت خوشنما بنی ہوئی ہے کیس سنہری چمکدار خوش وضع جنیوا مشین سوئس میڈ پرزوں کی مضبوط ہے۔ رعایتی قیمت معہ استراپ کلائی چھ روپے چار آنہ محصول ڈاک وغیرہ ۹ ذمہ خریدار ہوگا

ویسٹ اینڈ واچ کمپنی کے گھنٹے ٹائم پیس اور گھڑیاں۔ ہمارے ہاں ہر وقت اسٹاک میں موجود رہتے ہیں۔

آٹھ روزہ چابی کا پائیدار آفس کلاک

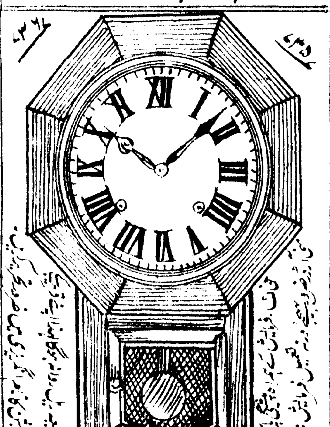

اس گھنٹہ میں چابی آٹھ روز میں ایک بار دیجاتی ہے۔ گھنٹہ آدھا گھنٹہ آواز سے بجاتا ہے۔ تمام پرزے مضبوط و پائدار ہیں۔ وقت نہایت صحیح بتاتا ہے۔ کیس اعلیٰ ڈیزائن عمدہ لکڑی کا پائدار بنا ہوا ہے۔

۳۵ اسکا سائز لمبائی قریب ۱۹ انچہ چوڑائی ۱۲ انچہ ہے۔ گارنٹی ۱۰ سال۔ رعایتی قیمت صرف سات روپیہ (للعہ)

۳۶ اسکا سائز لمبائی قریب ۲۲ انچہ۔ چوڑائی قریب ۱۴ انچہ ہے۔ گارنٹی ۱۲ سال۔ قیمت صرف نو روپے۔

اطلاع۔ بغیر پیشگی پانچ روپے وصول ہوئے تعمیل فرمائش نہیں کیجائیگی

نو فیشن پائیدار رسٹ واچ

یہ رسٹ واچ نکل سلور کیس کی خوشنما و پائیدار بنی ہوئی ہے اس پر گلاس ڈبل یعنی بہت دبیز لگا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا اور ٹائم صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت معہ استراپ کلائی پانچ روپے چار آنے (عہ)

ولٹن واچ کمپنی کی فل جول ریڈیم رسٹ واچ

یہ رسٹ واچ نکل سلور کیس لیور مشین کی نہایت پائیدار مضبوط بنی ہوئی ہے مشین میں پندرہ جول یاقوت لگے ہوئے ہیں جسکی وجہ سے دوڑ بھاگ سواری ٹینس وغیرہ میں خراب نہیں ہوتی ڈائل اور سوئیاں ریڈیم ہیں جن کے باعث دن کے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی ٹائم معلوم ہو جاتا ہے وقت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ استراپ کلائی ...

ولٹن واچ کمپنی کی پاکٹ واچ

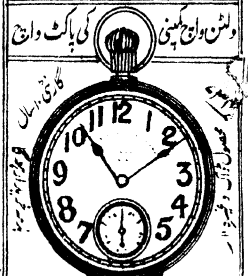

یہ گھڑی نکل سلور کیس کی نہایت مضبوط بنی ہوئی ہے مشین لیور موومنٹ پائدار ہے اور دس جول یاقوت لگے ہوئے ہیں جسکے باعث دوڑ بھاگ وغیرہ میں بھی خراب نہیں ہوتی ٹائم نہایت صحیح بتاتی ہے تمام پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں۔ رعایتی قیمت گیارہ روپے آٹھ آنے۔

تمام گھڑیاں اور گھنٹے ملنے کا پتہ ایس ایم عثمان اینڈ کمپنی واچ مرچنٹس بازار چاندنی چوک ۱۶ شہر دہلی

دسلس جوئل والی شب چراغ لیور پاکٹ واچ

۴۳۔ / ۱۴ / ۵ — گارنٹی ۵ سال

یہ گھڑی دیکھنے میں خوبصورت سائز کی موزوں عمدہ شیپ لیور مشین پرزہ مضبوط وپائدار مشین میں ۱۰ جوئل آویزاں کیے گئے ہیں جنکے باعث مضبوطی میں اضافہ ہوگیا ہے ڈائل اور سوئیاں گیس والی ہیں جنکی وجہ سے دن کے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی وقت معلوم ہوجاتا ہے وقت بالکل صحیح بتاتی ہے گلاس اسپر غیر معمولی موٹا لگا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا رعایتی قیمت بارہ روپے آٹھ آنہ

کم خرچ بالا نشین نکل کیس لیور لیس پاکٹ واچ

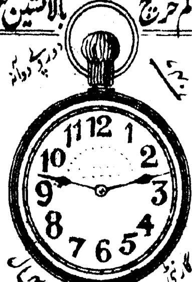

۴۲۔ / در روپے دو آنہ — گارنٹی ۲ سال

باوجود کم قیمت ہونیکے بھی وقت صحیح بتانے میں پچاس ساٹھ روپے کی گھڑی کا مقابلہ کرتی ہے مشین اس گھڑی کی لیور ہے پرزہ اسکے مضبوط اور پائدار ہیں دیکھنے میں خوشنما موزوں سائز نہ بہت بڑی اور نہ بہت چھوٹی پتلا شیپ اور وزن کی ہلکی ہے رعایتی قیمت صرف دو روپے دو آنے۔

محصولڈاک وغیرہ ۹؍

پائیدار سنہری کیس کی رسٹ واچ

۴۱۔ / ۱۲ — گارنٹی ۲ سال

یہ سوئس میڈ کلائی کی گھڑی دیکھنے میں خوشنما پرزوں کی مضبوط عمدہ رفتار کی ہے ٹائم صحیح بتاتی ہے چابی بجائے ۲۴ گھنٹہ کے ۳۰ گھنٹہ کی ہے کیس گولڈن یعنی سنہری خوبصورت بنا ہوا ہے رعایتی قیمت معہ اسٹراپ کلائی پانچ روپے بارہ آنے (۱۲؍ ۵؁) محصولڈاک وغیرہ نو آنے

ویسٹ اینڈ واچ کمپنی کے گھنٹے ٹائم پیس گھڑیاں

جیب اور ہاتھ کی ہمارے اسٹاک میں ہر وقت موجود رہتی ہیں

اٹھ روزہ چابی کا خوشنما ریگولیٹر اوفس کلاک

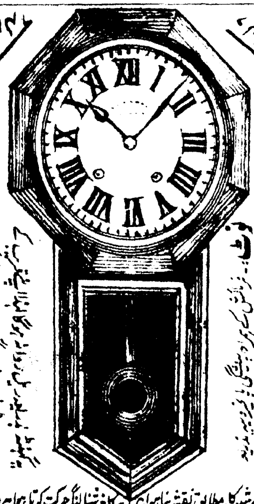

۴۴۔ — ۴۳۔

یہ گھنٹہ لیٹیسٹ مطابق نقشہ بنا ہوا ہے اسکا خوشنما لنگر حرکت کرتا ہوا ہر وقت نظر آتا ہے گھنٹہ آدھ گھنٹہ آواز سے بجاتا ہے تمام پرزے مضبوط پائدار ہیں وقت صحیح بتاتا ہے کیس اعلیٰ قسم عمدہ لکڑی کا پائدار ہے اس گھنٹہ میں چابی آٹھ روز میں ایک بار دیجاتی ہے بیس پچیس برس تک بخوبی کام دے گا۔

۴۳۔ اسکا سائز لمبائی قریب ۲۔۱۲ انچ۔ چوڑائی قریب ۱۲۔ انچ ہے گارنٹی ۱۰ سال رعایتی قیمت صرف ساڑھے آٹھ روپے

۴۴۔ اسکا سائز لمبائی قریب ۲۷ انچ چوڑائی قریب ۱۴۔ انچ ہے گارنٹی ۱۲ سال قیمت صرف ساڑھے دس روپے۔

اطلاع۔ بغیر پیشگی پانچ روپے وصول ہوئے تعمیل فرمائش نہیں کیجائیگی

کارآمد گیس والی رسٹ واچ

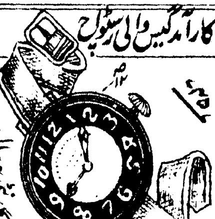

۴۵۔ / ۱۲ — گارنٹی ۲ سال

یہ گھڑی رات کو اندھیرے میں بھی مثل دن کے ٹائم بتاتی ہے اس کا کیس نکل سلور کا ہے پرزے مضبوط اور پائدار ہیں۔ ٹائم بھی صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت معہ اسٹراپ کلائی پانچ روپے بارہ آنے (۱۲؍ ۵؁)

محصولڈاک وغیرہ ۹؍

پائیدار گیس والی خوشنما رسٹ واچ

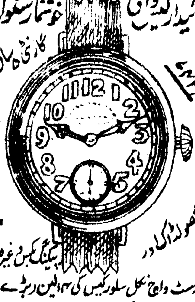

۴۶۔ — گارنٹی ۵ سال

محصولڈاک در پیکنگ کیس وغیرہ ۹؍

یہ رسٹ واچ نکل سلور کیس کی ۱۵ لین ریڈیم سائز کی ہے گلاس اسپر غیر معمولی موٹا لگا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا ڈائل اور سوئیاں ریڈیم ہیں جنکے باعث دن کے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی ٹائم معلوم ہوتا ہے وقت صحیح بتاتی ہے پرزے بھی مضبوط ہیں رعایتی قیمت معہ اسٹراپ ساڑھے پانچ روپے

اصلی ریگولیٹر لیور پاکٹ واچ

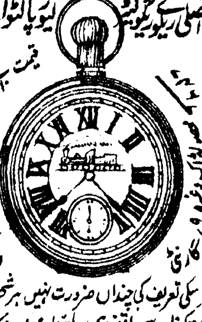

قیمت ۸؍ / ۴۷۔ — گارنٹی ۵ سال

اسکی تعریف کی چنداں ضرورت نہیں ہر شخص اسکے نام سے واقف ہے یہ پائیداری اور درستی ٹائم کے باعث تمام دنیا میں مشہور اور مقبول ہے اسی وجہ سے یہ گھڑیاں لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہوچکی ہیں۔ رعایتی قیمت تین روپے دس آنے۔ محصول ڈاک وغیرہ نو آنے

نوٹ۔ ایک یا دو گھڑیاں ...

تمام گھڑیاں اور گھنٹے ملنے کا پتہ۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کمپنی واچ مرچنٹس بازار چاندنی چوک ۱۲ شہر دہلی

ضعیف العمر اور کمزور نگاہ والوں کے لیے بہت جلی خوب قلم

آسان ید قرآن شریف مترجم مفسر

ترجمہ تحت اللفظ حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی

حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن چھپائی خوب سیاہ چمکدار کاغذ سفید ولایتی سونڈین کا بہت موٹا، وزن پانچ سیر کے قریب خانشدہ

بہت سستا

بڑے بڑے کام کرنے والے حیران ہیں کہ کسی حساب سے بھی اس قدر جلی قلم اتنی ضخامت کا قران شریف چار روپے میں نہیں چھپ سکتا، عمدہ کتابت ہے اعراب پر جا اور حروف کشادہ ہیں قلم کا نمونہ سامنے موجود ہے ترجمہ نمونہ سے بھی زیادہ جلی ہے اور ٹھیک حروف کے نیچے ہے جس سے عربی الفاظ کے معنی بھی ٹھیک طور سے معلوم ہو جاتے ہیں، یہ قران شریف چونکہ بہت موٹے حرف کا ہے اس لیے میں بھی جو ایک نمبر کی عینک لگاتا ہوں چار گز کے فاصلہ سے پڑھ لیتا ہوں، اچھی نگاہ والے تو اور دور رکھ کر پڑھ سکتے ہیں اور

ضعیف العمر بزرگ ہلکی روشنی اور چاندنی میں بے تکان تلاوت کر لیتے ہیں

یہی وجہ ہے کہ اس قران شریف کا نام آسان ید قران شریف ہے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے ابتدا میں ایک طویل مقدمہ بھی ہے اور چونکہ قران پاک بڑا ہے اسی نسبت سے یہ مقدمہ بھی بہت اہم معلومات سے پُر ہے

ہدیہ مجلد چرمی پشتہ خانشدہ چار روپے محصولڈاک ڈھائی روپے ریل کے ذریعہ منگائیں تو ہدیہ ۸ زا

یہی قران شریف بلا ترجمہ روشن ید

کے نام سے ہدیہ ہو رہا ہے اس کا قلم آسان ید سے بھی جلی ہے اور حروف خوب الگ الگ ہیں، کاغذ اتنا موٹا نہیں ہے اس لئے اس کا وزن چار سیر کے قریب ہے بہت صاف چھپائی ہے کاغذ خوب سفید بارہ کا ہے

بلا ترجمہ قران کا ہدیہ مجلد چرمی پشتہ صرف تین روپے محصولڈاک دو روپے تقطیع ۱۱ × ۱۵

اور سب قسم کے قران پاک یہ

منیجر حمیدیہ پریس دہلی

بائین طرف ایوری کاغذ والا خوب قلم مترجم

کی ایک سطر کا نمونہ ہے قلم اور ترجمہ اتنا جلی ہے، حروف بالکل الگ الگ ہیں ترجمہ تحت اللفظی ہے عام طور پر سستے قران شریف کا کاغذ رف ہوتا ہے اس لئے کہ اچھا دیسی کاغذ اس سے ڈھائی گنی قیمت کا ہوتا ہے اور دوسرا کاغذ لگانے سے قران شریف کی قیمت بہت بڑھ جاتی ہے اس کے وجود بالآخر بہترین کاغذ والا قران شریف میں یہ ہی آیا اس کا کاغذ ایوری فنی ہے اور تقطیع فلسکیب سائز ہے آپ میں سے فلسکیب کاغذ تو ہر شخص کے کام میں آتا ہوگا اور اچھا بڑا کاغذ سب کے ذہن میں ہوگا، اب تصور کیجیے کہ بہتر سے بہتر کاغذ فلسکیب جو ہو سکتا ہے ویسا اس قران شریف کا کاغذ ہے چاہیے تو یہ تھا کہ اس حالت میں اس کا ہدیہ بھی اسی نسبت سے ہوتا لیکن حمیدیہ پریس کی خصوصیت یہی ہے کہ وہ بہتر سے بہتر اور قیمتی سے قیمتی قران شریف ناظرین مولوی کے لیے سستے سے سستے ہدیہ میں فراہم کرے اس لیے اس قران شریف کا ہدیہ بھی تجویز ہے اس کی ضخامت ۸۲۸ صفحات معہ مقدمہ ہے یعنی فلسکیب کاغذ کا تقریباً ایک ریم کاغذ ایک قران شریف میں لگا ہے اور اس کاغذ کی قیمت آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ اچھا کاغذ دو روپے فی ریم ملتا ہے۔ ابتدا میں چالیس صفحات کا مقدمہ ہے جس میں مضامین قرانی کی مکمل فہرست ہے ترجمہ تحت اللفظ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا ہے اس ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ عربی الفاظ کے الگ الگ معنی معلوم ہو جاتے ہیں اس سے عربی زبان کی بھی خاصی واقفیت ہو جاتی ہے

ہدیہ مجلد چرمی پشتہ تین روپے محصولڈاک ۱۲ گویا پانچ روپے میں گھر بیٹھے منگالیجے

ریلوے کے ذریعہ جو قران شریف منگائیں اس کا روپیہ حساب کر کے پیشگی بھیجیں اور کم فی پارسل: از حمیدیہ پریس دہلی

پتہ :- حمیدیہ پریس دہلی

کوہ ہمالیہ

جہاں سونے چاندی اور لوہے کی کانیں ہوتی ہیں وہاں ان کا رست لیکر غنایت پروردگار سے سلاجیت پیدا ہوتا ہے ہم ایسے دشوار گذار مقامات سے عرصہ پنتالیس سال سے منگا کر طب وویدک کے طریقہ سے صاف کرتے ہیں جو کہ ہر موسم میں استعمال کیا جاسکتا ہے،

جس کے ہزارہا سارٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں

قوت باہ ... تمام اقسام کے جریان سلسل البول کو دور کرنے والی ...

اصلی سلاجیت اصلی

حکیم وید ڈاکٹروں نے متفق ہو کر تجربہ کر کے یہ ظاہر کر دیا ہے، کہ دنیا بھر کی ادویات میں ستھرہ سلاجیت کی برابر ہر قسم کے جریان کو دفع کر کے طاقت دینے والی کوئی دوا نہیں جس کے استعمال سے بوڑھے جوان اور جوان نوجوان بن جاتے ہیں، دو چار خوراک سے ہی فائدہ نظر آتا ہے ان سے سستی اور کمزوری یکایک غائب ہو جاتی ہے کچھ دن استعمال کرنے سے ہر قسم کی دہات وجریان، کمزوری خواب میں احتلام ہونا، نطفہ پتلا پڑنا پیشاب کے ساتھ دہات کا آنا پیشاب میں ستکر جانا پیشاب کا بار بار آنا نیند نہ آنا کمزوری نامردی، ناطاقتی ہر قسم کا درد، تھکاوٹ دماغی، کمزوریاں، سر کا درد چکر آنا، پاگل پن، مرگی وغیرہ ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتے ہیں اور پتلی دہات کو گاڑھا بناتا ہے، اس کے استعمال سے نیا خون پیدا ہوتا ہے دل ودماغ اور جسم میں طاقت اور آنکھوں میں روشنی بدن میں پھرتی اور چہرہ پر رونق آجاتی ہے ایک ہی خوراک میں پیشاب کی جلن اور پیلی رنگت دور ہو جاتی ہے، سات دن کے استعمال کرنے سے پرانے سوزاک کو آرام ہو جاتا ہے ایسے ہی خونی بادی بواسیر کو دور کر دیتا ہے، ہر قسم کے پرانی درد ہاتھ پاؤں، کمر پسلی کا درد پرانی چوٹ کا درد یعنی جسم کی ہر تکلیف کو اور ورم نزلہ زکام، کھانسی اور بلغم دمہ تپ دق، بدن پتلا پڑنا پیٹ اور سانس کی بیماری کو دور کرنے کی خاص طاقت اور خاص اثر رکھتا ہے،

اس کے اوصاف یونانی ومصری طب وحکمت کی بڑی بڑی کتابوں میں لکھے ہیں، دنیا کی کوئی بیماری نہیں جس کو سلاجیت سے نفع نہ پہنچے یہ عورتوں کی کمزوری اور پیشاب کے ساتھ سفیدی آنے کو دور کرنے کی خاص دوا ہے،

سال بھر جو شخص کم سے کم ہماری سلاجیت کو ایک، اہ میں پانچ تولہ کھاتا رہے اور بچوں کو بھی کھاتا رہے تو ہر قسم کی بیماریوں سے بچکر موٹا تازہ تندرست رہیگا، اور ... ترکیب استعمال چھ زبانوں میں چھپی ہوئی ہے جو بلا قیمت بھیجی جاتی ہے اور قیمت بھی بغرض فائدہ عام وخاص بہت کم رکھی گئی ہے،

پانچ تولہ کی قیمت سوا دو روپے ۲؎ دس تولہ کی قیمت سوا چار روپے بیس تولہ کی آٹھ روپے محصولڈاک ۵ر

... تولہ یا ڈیڑھ سیر ساڑھے پندرہ روپے ایک سیر تیس روپے علاوہ محصولڈاک پتہ: **ہمالیہ ڈپو ہردوار** ضلع سہارن پور

Himalaya Depo: Hardowar P.O. (Saharanpur)

تصدیق

ہماری سلاجیت کی صداقت میں کیمرہ یونیورسٹی مصر کے سندیافتہ جناب مفتی قاسم علی صاحب ازہری امام وصدر انجمن طلباء مراد آباد تحریر فرماتے ہیں

"آپ کا سلاجیت ہم نے ذاتی طور پر بھی استعمال کیا، نیز اکثر مریضوں کو استعمال کرایا، بڑی مسرت کے ساتھ منیجر ہردوار ڈپو مراد آباد کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ کا صاف شدہ سلاجیت فی الواقعہ بہت مفید اور بہتر چیز ہے، جریان سوزاک قیلۃ الماء اور قبلۃ الریح، فوطہ میں پانی آجانا، اور پیشاب کا بند ہونا وغیرہ مثانہ کے لئے بہترین چیز ہے،

عبدالحمید پرنٹر وپبلشر نے محبوب المطابع دہلی میں چھپوایا

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا

ماہوار جریدہ

مولوی

مدیر مولوی عبدالحمید خاں

فی پرچہ دو آنہ

چندہ سالانہ ایک روپیہ

ایک کے دس ۱۰

بنانے کا وقت آگیا، وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دیجیے، خدا جانے آیندہ رمضان ہم میں سے کون کون دیکھ سکے اس مہینے کی ہر نیکی دس کی برابر ہے، مولوی کی اشاعت اگر آپ کے نزدیک بھی ثواب ہے تو اس ماہ میں صرف ایک جدید خریدار فراہم کر دیجیے اور دس کا ثواب لیجیے

مجھے بھی آپ نے رمضان میں کچھ دیدیجیے، بہت قرضدار ہوں، نقد بلامعاوضہ نہیں چاہتا بالمعاوضہ طلبگار ہوں۔ رمضان شریف کی مقدس راتوں اور دن کے فرصت کے وقت کے مطالعہ کے لیے **کتاب الاسلام** منگالیجیے، یہی میری مدد ہے آپ اسلامی معلومات سے بہرہ در ہونگے اور میں قرضداری سے سبکدوش۔ اسوقت یہ میری سب سے بڑی مدد ہے کتاب الاسلام کا اشتہار صفحہ نمبر ۲ پر پڑھیے، بڑی عجیب کتاب ہے معہ محصول پانچ روپے کی ہے

مینیجر رسالہ "مولوی" عبدالحمید خان کوچہ چیلان دہلی

الکتب حتی اذا جاءتہم رسلنا یتوفونہم قالوا این ما
لکھے میں سے یہاں تک کہ جب آویں گے ان کے پاس بھیجے ہوئے ہمارے قبض کرتے ہوئے ان کو کہیں گے کہاں ہیں جنکو
مل جاویگا یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی جان قبض کرنے آویں گے تو کہینگے کہ وہ کہاں گئے جنکی

کنتم تدعون من دون اللہ قالوا ضلوا عنا وشہدوا
تھے تم پکارتے سوائے خدا کے کہیں گے کھوئے گئے ہم سے اور گواہی دینگے
تم خدا کو چھوڑ کر عبادت کیا کرتے تھے وہ کہیں گے کہ ہم سے سب غائب ہو گئے اور اپنے

علی انفسہم انہم کانوا کفرین ○ قال ادخلوا
اوپر جانوں اپنی کے یہ کہ وہ تھے کافر ؏ کہے گا داخل ہو
کافر ہونے کا اقرار کرنے لگیں گے اللہ تعالیٰ فرماوے گا کہ

فی امم قد خلت من قبلکم من الجن والانس فی
بیچ ان جماعتوں کے کہ تحقیق گذری ہیں پہلے تم سے جنوں سے اور آدمیوں سے بیچ
جو فرقے تم سے پہلے گذر چکے ہیں جنات میں سے بھی اور آدمیوں میں سے بھی انکے ساتھ تم بھی

النار کلما دخلت امۃ لعنت اختہا حتی اذا ادارکوا
آگ کے جب داخل ہوگی ایک جماعت لعنت کرے گی بہن اپنی کو یہاں تک کہ جب مل جاویں گے
دوزخ میں جاؤ جس وقت بھی کوئی (کفار کی) جماعت داخل دوزخ ہوگی اپنی جیسی دوسری جماعت کو لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب سب

فیہا جمیعا قالت اخرہم لاولہم ربنا ہؤلاء اضلونا
بیچ اس کے سب کہیں گے پچھلے ان کے واسطے اگلوں کے اے رب ہمارے انھوں نے گمراہ کیا تھا ہم کو
اس میں جمع ہو جاویں گے تو پچھلے لوگ پہلے لوگوں کی نسبت کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ان لوگوں نے گمراہ کیا تھا

فاتہم عذابا ضعفا من النار قال لکل ضعف
پس دے ان کو عذاب دونا آگ سے کہے گا واسطے ہر ایک کے دوگنا ہے
سو ان کو دوزخ کا عذاب (ہم سے) دوگنا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرماویں گے کہ سب ہی کو دوگنا ہے لیکن (ابھی) تم کو (خبر نہیں)

ولکن لا تعلمون ○ وقالت اولہم لاخرہم فما کان
و لیکن نہیں جانتے تم ؏ اور کہا اگلوں ان کے نے واسطے پچھلوں کے پس نہ ہوئی
اور پہلے لوگ پچھلے لوگوں سے کہیں گے کہ پھر تم کو ہم پر

لکم علینا من فضل فذوقوا العذاب بما کنتم
واسطے تمہارے اوپر ہمارے کچھ زیادتی ؏ پس چکھو عذاب کو بسبب اس کے کہ تھے تم
کوئی فوقیت نہیں سو تم بھی اپنے کردار کے مقابلہ میں عذاب کا مزہ

تکسبون ○ ان الذین کذبوا بایتنا واستکبروا عنہا
کماتے تحقیق جن لوگوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو اور تکبر کیا ان سے
چکھتے رہو۔ جو لوگ ہماری آیتوں کو جھوٹا بتلاتے ہیں اور ان کے ماننے سے تکبر کرتے ہیں

لا تفتح لہم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ حتی
نہ کھولے جاویں گے واسطے ان کے دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہوں گے بہشت میں یہاں تک
ان کے لیئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جاویں گے اور وہ لوگ کبھی جنت میں نہ جاویں گے جب تک کہ

موت کے وقت فرشتے

؏ ابن ماجہ باب ذکر الموت میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب انسان کی موت کا وقت ہوتا ہے اس کے پاس فرشتے آتے ہیں اگر وہ آدمی نیک ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے نفس پاکیزہ جو کہ بدن پاکیزہ میں رہتا تھا تو خوشی کے ساتھ نکل کر تجھکو رحمت اور روزی اور خدا کی خوشنودی کی بشارت ہے تو مبارک ہو یہاں تک کہ وہ جان نکل آتی ہے پھر اس کو لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں اور آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں آسمان والے فرشتے پوچھتے ہیں کہ یہ کون شخص ہے ساتھ والے فرشتے اسکا نام اور پتا بتلاتے ہیں آسمان والے فرشتے بھی مبارک اور خوشخبری دیتے ہیں اور دروازہ کھولا جاتا ہے اسی طرح اس آسمان تک جاتا ہے جس پر اللہ پاک ہے اور اگر وہ شخص بدبخت ہو تو فرشتے اسکو کہتے ہیں کہ اے نفس ناپاک جو کہ بدن ناپاک میں تھا تو ذلت اور رسوائی کے ساتھ نکل کہ تجھ کو ہم ہر قسم کی ذلت گرم پانی پیپ لہو کی خبر دیتے ہیں کیونکہ خدا تجھ سے ناراض ہے کہ تو اس کے حکموں پر نہ چلا روح سنتے ہی اس کو لیکر آسمانوں کی طرف چڑھتے ہیں اور دروازہ کھلواتے ہیں آسمان والے فرشتے پوچھتے ہیں یہ کون شخص ہے ساتھ والے فرشتے اسکا نام اور پتا بتلاتے ہیں پس آسمان والے فرشتے کہتے ہیں کہ مبارک نہ ہو اس نفس کو جو ناپاک تھا اور بدن ناپاک میں تھا پس تو لوٹ اور رسوا ... بھیجے گئے سے مراد یہاں ملک الموت اور اعوان ملک الموت ہیں وہ مرتے وقت کے ساتھ یہ سوال ان سے کریں گے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور جو معبود تم نے ٹھیرائے تھے وہ اب کدھر ہیں کہاں ہیں اب آئیں تم کو چھڑائیں بچائیں وہ جواب دیں گے کہ ہم نہیں جانتے کہ کدھر غائب ہو گئے اب وقت پر کچھ ہمارے کام نہ آئے یہ ان کا اقرار ہوگا وقت موت کے اپنی جانوں پر کفر کا الہم احتضار ۱۲ فتح ؏ قائل اس قول کا کہ تم داخل ہو ہمراہ امم گذشتہ کے اللہ پاک ہے حرف فی معنی مع ہے یا یہ قول مالک خازن نار کا ہے امت کو اخت یعنی بہن کہا اس اعتبار سے کہ دین یا ضلالت یا آگ میں شریک ہوں گے اخری سے اتباع اور سفلہ مراد ہیں اولیٰ سے رؤسا و کبار ۱۲ فتح البیان ؏ یعنی ایک حساب سے پہلی امت کا گناہ بڑا کہ پچھلوں کو راہ برد الا اور اگلوں کا طرح پچھلوں کو ... کہ پہلوں کا حال دیکھ کر عبرت نہ پکڑی ۱۲ موضح القرآن ؏ مجاہد رحمہ نے کہا اس فضل سے یہاں تخفیف عذاب ہے ۱۲ تفسیر فتح البیان

سب سے بہتر دو ترجمہ والے معجز نما قرآن شریف کا ایک صفحہ جواب پانچ روپے کی بجائے ڈھائی روپے میں مجلد چرمی حمیدیہ پریس دہلی سے ملتا ہے

بالکل یقینی نہیں کہ معجز نما قرآن مجید پورے رمضان میں آپ کو مل سکے جب سے

پانچ روپے کی بجائے ڈھائی روپے

نصف ھدیہ

ہوا ہے شاید ہر مسلمان ہی اس کو خرید کر رہے گا

دائیں طرف

ٹائٹل پر دیکھئے، یہ اس کے پورے ایک صفحہ کا نمونہ ہے واقعہ یہ ہے کہ یہ قرآن شریف اپنی طرز کا واحد قرآن شریف ہے جب سے اس کا نصف ہدیہ ہوا ہے ایک ہی سال میں ۲۴ ہزار ہدیہ ہو چکا ہے، ہندوستان ہی نہیں دنیا بھر میں اتنا کوئی قرآن شریف اس قدر کم عرصہ میں ہدیہ نہیں ہوا، یہ میرا اسلامی فرض ہے، کہ ناظرین کے فائدے کا کوئی موقعہ نہیں جانے دیتا، اب اس سے متمتع ہونا آپ کا کام ہے یہ جتلا دینا ضروری ہے کہ اس اڈیشن کا جس قدر بقیہ موجود ہے وہ شاید ہی رمضان شریف تک کافی ہو، اس لئے جلدی کیجئے

اس قرآن شریف کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہے اور تقطیع اس رسالہ کی برابر ہے، کاغذ سفید ولایتی نا روے کا خاص ارغوانی ہے، جلد پورے چمڑے کی نقرئی جالدار ہے، پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا تحت اللفظ لفظی ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ **اشرف علی صاحب** کا با محاورہ ہے، حاشیہ پر تفسیر کامل ہے جو نادر تفاسیر کا عطر ہے، مثل ابن کثیر، ابن جریر، در منثور، خازن ابن کبیر مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند حاکم، ابن مردویہ ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد وغیرہ، اسباب و شان نزول از جلال الدین سیوطی، اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل قصص، تاریخ، حکایات، ظاہر و باطنی اشارات غرضکہ تفاسیر کی جو مایہ الامتیاز خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں، نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصہ ہیں، اول حضرت آدم سے لے کر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں ہیں اور ان کی اُمتوں کے حال اسلام سے قبل عرب کی تمام قدیم قوموں کی تاریخ اور رسول کریم کی پیدایش سے لے کر وفات تک مفصل سوانح عمری اور ان تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دیں ہیں اور آپ کے وہ تمام خطوط معہ ترجمہ جو آپ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام برائے دعوت اسلام روانہ فرمائے بعد میں خلفائے راشدین کے حالات یہ سب تین حصوں میں، چوتھے حصہ میں فضائل قرآن و اسرار اور پانچویں حصہ میں تمام خاندانوں کے سینہ بسینہ اعمال قرآنی و تعویذات ھدیہ **مجلد چرمی نقرئی جالدار صرف ڈھائی روپے** محصولڈاک عہ کل ساڑھے تین روپے میں گھر بیٹھے منگا لیجئے ایک منگائیے یا دس مزید رعایت نہیں پتہ **حمیدیہ پریس دہلی**

اس سے بہتر موقعہ تفسیر بیان القرآن خریدنے کیلیے

مولوی اشرف علی صاحب کی — پھر ہرگز نہ ملے گا

پچھلے مہینے دو سو کی بجائے صرف سو جلدیں اس تفسیر کی لے سکا تھا، اور خیال تھا کہ روپیہ رمضان شریف کی ابتدا میں ادا کر دونگا، لوگوں نے توجہ نہ کی، اور اب ادائیگی کا وقت گذرنے لگا، چودہ روپے فی جلد کے حساب سے لی تھی ایک روپیہ نفع کے خیال سے پندرہ روپے کا اشتہار دیا تھا کہ اس ماہ میں سو روپے مولوی کے قرض میں اس ذریعہ سے ادا ہو جائیں گے لیکن یہ مقدر نہ تھا، ساٹھ جلدیں باقی ہیں اب یہ جلدیں چودہ روپے کے حساب سے ہی دیدونگا، کہ روپیہ تو ادا ہو جائے گا۔ این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر، مولانا **اشرف علی** صاحب کی شہرت سے ہی اس تفسیر کا اندازہ ہو سکتا ہے یہ تفسیر بارہ جلدوں میں ہے اس تفسیر کا اجمالی طرز یہ ہے ترجمہ قرآن مجید کا برعایت تحت لفظی کیا گیا ہے۔ اگر کہیں ترجمہ کی توضیح یا دفع شبہ یا کوئی اور بات ضروری معلوم ہوئی تو (ف) بنا کر اس کو لکھا ہے، مضامین ضروری اور قوت صحیح لکھی گئی ہیں اور اتباع سلف صالح کیا گیا ہے، تفسیر کے مطابق مسائل فقہیہ و کلامیہ کی ہر آیت کی تحقیق کی ہے، جن آیات کی تفسیر میں مرفوع حدیث آئی ہے اس کے مقابلہ میں کسی کا قول نہیں لیا گیا ہے، ربط آیات کا بیان بالالتزام ہے، فٹ نوٹ میں اختلاف قرات و لغات ضروری مذکور ہیں، اور مولانا موصوف کی نظر ثانی شدہ ہے ہدیہ اصلی میں روپیہ ہے کہیں بھی دریافت کر لیجئے **چودہ روپے** میں حمیدیہ پریس دہلی میں ہی ملے گی، ریل کے ذریعہ منگائیے وزن ۶ سیر

وعظ کی سب سے بڑی کتاب

خیر المواعظ اردو انس مجتبائی

ترجمہ اردو نزہۃ المجالس مجتبائی، واعظوں کے واسطے نہایت ہی کارآمد وعظ و نصیحت کی دوسری سب کتابوں سے بے نیاز کرنے والی مبسوط کتاب ہے اس کا ایک ایک بیان ایسا بسیط اور مسلسل ہے جس کو واعظ بہت عرصہ تک بلا تکلف بیان کر سکتا ہے، باب یا فصل کو جس عنوان سے شروع کیا ہے اس کے اول مناسب نصوص قرآن سے استدلال کر کے احادیث صحیحہ معہ حوالہ کتب بیان کئے ہیں، پھر صحابہ کرام کے صحیح صحیح آثار اور اس کے ضمن میں اکابر کے حالات اور بھی سوانح عمریاں درج ہیں گذشتہ نامورانِ اسلام کے ولولہ انگیز واقعات اور سلف صالحین کے تعجب خیز حالات اگلے زمانہ کے لوگوں کی عبرت افزا حکایات عجیب پیرایہ میں بیان کی ہیں اور ہر ایک مجلہ کے متعلق بے شمار فوائد اور لطائف بے انتہا نکات و حقائق فقہی مسائل طبی معلومات جسمانی امراض کی تحقیق ان کے متعلق مجرب و آزمودہ نسخہ جات صحیح اور اثر والے عملیات دنیا کی ہر چیز کی ماہیت اور خاصیت بیان کی ہے، آنحضرت رسول کریم کو بتا پیدایش سے سنہ وفات تک کے واقعات خلفائے اربعہ کے مناقب و فضائل خوب شرح و بسط سے درج ہیں، خلاصہ یہ کہ ابتک ایسی جامع اور واعظوں کے مفید اور کارآمد کتاب اردو میں نہیں طبع ہوئی تھی ہم نے عربی مطبوعہ مصر سے سلیس اردو زبان میں طبع کیا دو جلدوں میں معہ فہرست ہر بیان مجتبائی ہے جو اپنی صحت طباعت میں ممتاز تر ہے بڑی تقطیع کے ۹ سو صفحات ضخامت ہے اور دو جلدوں میں ہے پہلے اس کی قیمت پانچ روپے تھی، لیکن حمیدیہ پریس کی رعایت ضرب المثل ہے اس لئے ہمارے ہاں سے چار روپے میں ملے گی، واعظین کے علاوہ عوام بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں کیونکہ اس کتاب میں عجیب تر حقایق دینی ہیں، رمضان شریف سے بہتر اس کے مطالعہ کا اور کونسا وقت ملے گا، قیمت چار روپے محصولڈاک ۱۲ کل عہ

حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

رعایت خاص رمضان — کتاب الاسلام کے ساتھ اسلام کی امتیازی صاحت جو اس کا دوسرا حصہ ہے اور زیر ترتیب ہے اور رمضان کے مفت دی جائے گی

رمضان پاک کے مقدس اوقات میں مذہبی معلومات سے جی بہلائیے

کتاب الاسلام

مرتبہ

یہ ایسی کتاب ہے جس سے آپ فلاح دین و دنیا حاصل کرسکتے ہیں اسلامی معلومات کی اس سے بہتر دوسری کتاب نہیں

یہ حنفیہ عقائد و اعمال کی کتاب ہے اور اتنی بڑی فقہ حنفیہ اور دلائل عقلیہ و نقلیہ کی دوسری کتاب کسی زبان میں نہیں، اگر آپ چاہتے ہیں اگر اس کو اپنے سینہ کو مذہبی معلومات سے پر کریں تو آج ہی کتاب الاسلام منگاکر پڑھنا شروع کردیجئے آپ اسلام میں تو ہیں آپ کو عالم دین مسلمان ہونا چاہیے

فرمان رسول ہے کہ جاہل کی سجدہ روز کی عبادت عالم دین کی ایک نماز کے برابر بھی نہیں پھر کیا آپ عالم دین بن کر اپنی عبادت کے ثواب کو المضاعف نہیں کرسکتے۔ اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں کہ آپ کو سو کتابیں پڑھ لینے کے بعد بھی اتنی معلومات حاصل نہیں ہوسکتی جو صرف اس کتاب کو پڑھ لینے کے بعد ہو سکتی ہے یہ بارہ سو صفحات کی مجلد کتاب ہے جو سات کی محنت میں چار معتبر عالموں نے تیار کی ہے اس کی احتیاط کا اندازہ اس سے کیجئے کہ ذراسی لغزش سے پوری کتاب شدہ کتاب ردی کردی اور آٹھ سو روپیہ کی بربادی کا مطلق خیال نہیں کیا اس میں امر و نواہی اسلام کی تفصیلات کے بعد سب سے پہلے بتلایا گیا ہے کہ مذہب کسے کہتے ہیں مذہب دنیا میں کب سے ہے اور مذہب کی صداقت کا معیار کیا ہے دنیا کو مذہب کی کیوں ضرورت ہے مذہب اور لامذہبی میں کیا فرق ہے دنیا کے مشہور مذاہب کون کون سے ہیں اور ان کی مابہ الامتیاز خصوصیات کیا ہیں اسلام سچے مذہب کے معیار پر پورا اترتا ہے یا نہیں، اسلام کسے کہتے ہیں اور مسلمان کون ہوتا ہے اسلام دنیا میں کب سے ہے اور اس میں کب تک باقی رہنے کی صلاحیت ہے دوسرے مروجہ مذاہب پر اسلام کو کیوں فوقیت ہے اسلام اور اس کی صداقت پر جو اعتراضات ہیں ان کے کیا جواب ہیں اسلام اور اس کی تعلیمات کے متعلق غیر مسلموں کی کیا رائے ہے اسلام کی اہم تعلیمات کیا ہیں اور مسلمان کس حد تک اس پر عمل پیرا ہیں اسلام کی اہم تعلیمات کن کتابوں میں ہے اور کب اور کیسے ہیں اس قدر اہم مباحث اس کتاب کی ابتدا میں ہیں جو چار سو صفحات میں آئے ہیں پھر عقائد اس کے بعد عبادات پھر معاملات متفرق ہدایات اسلامی اخلاق و آداب اور اسلامی ریاضات و مجاہدات یہ سب بارہ سو صفحات میں ہیں کاغذ کتابت کا بہت اعلیٰ ہے عمدہ مضبوط چمڑے کی جلد بنی ہوتی ہے اور قیمت صرف چار روپے ہے ۱۴ر محصولڈاک میں خرچ ہوتے ہیں پانچ روپے میں گھر بیٹھے منگا لیجئے۔

مزید تعارف کے لئے بہت ہی مختصر فہرست مضامین یہ ہے

باب اول اس میں چار سو صفحات تک مذہب اسلام کے سچے ہونے کے نقلی و عقلی دلائل ہیں سب صفحات پڑھ لینے کے بعد ایک مسلمان کبھی مرتد نہیں ہو سکتا اور دوسرے مذاہب کا پیرو اسلام کی صداقت کا قائل ہو جاتا ہے۔

باب ۲ عقائد اسمیں حسب ذیل مباحث ہیں اہلسنت اسلام کے بنیادی عقائد ایمان کامل ذات و صفات باری تعالیٰ توحید شرک عرش دیدار الٰہی کرسی افعال الٰہی نبوت رسالت انبیاء سابق رسول کریم کی فضیلت ختم نبوت معجزات فرشتے مسئلہ تقدیر حشر نشر عذاب و ثواب قبر علامات قیامت کا ظہور مہدی دجال وغیرہ افتراق امت بدعت وغیرہ کے اولیاء کے عقائد کا بیان واضح ہے اور یہ سب بیان ۵۶۹ صفحات تک آئے ہیں۔

باب ۳ عبادات اس میں حسب ذیل مباحث بہت تفصیل سے ہیں تقلید کی ضرورت امام اعظم کی فضیلت ائمہ کی تعریف اولیاء اللہ کے حالات ائمہ اربعہ کے حالات طہارت کا بیان ہر مذہب کی طہارت سے مقابلہ طہارت جسمانی مومن کا وضو وضو کے فرائض واجبات سنن مستحبات اور مکروہات غسل جنابت حیض و نفاس پانی کی مقدار اور طہارت کے پورے پورے مسائل تیمم کے مسائل موزوں پر مسح نجاست کی پوری تفصیل استنجا اور طہارت و ناپاکی کا پورا پورا بیان ہے اس میں نماز کا بہت ہی مفصل بیان ہے جس کے چند عنوان یہ ہیں نماز کے اسرار نماز کی ترغیب نماز کی فرضیت تارک صلوٰۃ کا حشر نماز باجماعت کا شرف خشوع خضوع ضرورت حالات حاضر کے مطابق نماز کے احکام اذان کے مسائل نماز کی شرطیں قبلہ کے احکام نیت کے مسائل نماز کے فرائض واجبات سنن قیام و قرأت کے مسائل نماز پڑھنے کا حنفی طریقہ مفسدات کے مسائل اغلاط قرآن کے مسائل، نماز کی اوقات کے مسائل امامت کے مفصل مسائل وہ امور جن کا ارتکاب مسجد میں منع ہے جماعت کے احکام و مسائل سنت موکدہ و غیر موکدہ وتر دل کا بیان نفلی مشہور نمازیں بارہ مہینوں کی خاص خاص نمازیں تراویح تفصیل قرآن خوانی کی اجرت کسوف خسوف سجدہ سہو کے مسائل سجدہ تلاوت سجدہ شکر نماز جمعہ خطبہ کا مفصل بیان نماز عیدین صدقہ فطر وغیرہ کا بیان نماز مسافر کا بیان مریض کی نماز جنازہ کا مکمل بیان عیادت تیمم تک کے حالات مزار اولیاء کی زیارت سوگ و فاتحہ کا بیان شہیدوں کا بیان۔

حج کا بیان حج کے متعلق اجتماعی فائدے حج کے تمدنی فائدے کن لوگوں پر حج فرض ہے حج کو جانے کے شرائط ارکان حج مفصل حج کے ارکان و ضروری مسائل متفرقہ حج کا بیان

روزہ کا بیان دنیا کے مذاہب اور روزہ روزہ کے طبی منافع روزہ کے روحانی فوائد روزہ کا انتہائی لفظ نظر روزہ کی شرائط ارکان رمضان کے روزے رویت ہلال نیت روزہ مفسدات مکروہات روزہ کا کفارہ فدیہ قضا روزہ بھول سے روزہ توڑنا معین نذر اور غیر معین نذر افطاری کے مسائل غرضکہ روزہ کے متعلق ذرہ ذرہ معلومات اعتکاف کا بیان عید کا چاند دیکھنا۔

زکوٰۃ کا بیان اسلام میں سوشلزم کا پہلا آئین زکوٰۃ کیوں فرض ہے دنیا کی ساری املاک قوم کی املاک ہے غریبوں کو سرمایہ داروں سے محبت کیونکر ہو مصارف زکوٰۃ بے محل صرف کے خرابیاں زکوٰۃ کس کو جائز ہے بھیک مانگنا کفر کے برابر ہے الندادِ گداگری قرابتداری مقدم ہے اسباب زکوٰۃ سونے چاندی کی زکوٰۃ اسباب تجارت کا حساب قرض پر زکوٰۃ کا حساب یہ سب مضامین اس کتاب کے ۷۳۰ صفحے تک آئے ہیں۔

باب ۴ معاملات نکاح تعریف طریقہ عمر شرائط خطبہ بیوی کو گھر میں لانا ولیمہ متعہ موقت ولایت اجازت کفو فضولی مہر کی تعیین شغار مفوضہ خلوت صحیحہ مہر کی کمی بیشی فاسد کا نکاح سے تفریق زوجیت کافر کا نکاح مرتد کا نکاح ذمی حربی غلام لونڈی بیویوں میں عدل انصاف اور رضاعی رشتے اور صدہا متفرق مسائل۔

طلاق طلاق احسن حسن بدعیہ تقسیم صریح رجعی بائن کنایہ تفویض طلاق وکالت مشروط مریض رجعت کا بیان حلالہ ایلاء خلع قبول خلع وحدت مجلس ظہار کفارہ لعان کا بیان سوگ بیوہ کی ثبوت نسب بچہ کی پرورش نفقہ اور متفرق مسائل۔

کتاب الحقوق حقوق اللہ حقوق نبی حقوق خلفائے راشدین صحابہ کرام اور اولیائے عظام مجتہدین والدین کا فر والدین باپ کے دوست احباب عورت کے حقوق ازواج رسول سے حضور اہل قرابت کے حقوق صلہ رحم ہمسایہ یتیم مہمان سوالی کے حقوق باہم حقوق اسلام ایفائے عہد ادائے قرض حق تلفی زیادتی مزدور کا حق مالک آقا غلام راعی رعایا کے حقوق۔

ذبائح قربانی شکار صدقہ عقیقہ کے مسائل لباس معاشرت کی سادگی اور سفید لباس کے فوائد

کھانا پینا اور اس کے متعلق تمام مسائل متفرق ہدایات اس میں صدہا بیش بہا ہدایات اوامر و نواہی ہیں۔

باب ۵ اخلاق و آداب

نفس امارہ لوامہ مطمئنہ اخلاق لذات ترک لذات ایصال ثواب امانت و دیانت کذب راستی شجاعت صبر ہمدردی و خلق تربیت اخلاق اسلام عالم مومن تسلیم و رضا ... کے آداب سونے اٹھنے نماز پڑھنے ... مسجد کے آداب نماز جمعہ مریض وغیرہ کے آداب یہاں تک مضامین ۱۰۳۶ صفحات میں آئے ہیں۔

باب ۶ تصوف و ریاضات

ہدایات اسلام روحانیت صوفیائے کرام حقیقت فقر و زہد روحانیت روحانیت اور قرآن علم غیب کاملوں کی صحبت ذکر و اشغال و اعمال کی تفصیل مع اقسام ختم خواجگان چشت و قادریہ چلہ کا طریقہ اور متفرق ہزارہا باتیں یہ سب مضامین ۱۱۸۰ صفحات میں آئے ہیں۔

قیمت مجلد چرمی عرف للعہ

محصول ڈاک ۱۴ر

کل للعہ ۱۴ر

ملنے کا پتہ: منیجر دفتر رسالہ مولوی جمیعۃ پریس (کوچہ چیلاں) دہلی

خطبات حیات

جمعہ کے موثر حقیقی خطبے
عربی اردو نظم و نثر

حالات حاضرہ کے مطابق اولوہ مولوی نے خاص طور پر شایع کئے ہیں اور علمائے اسلام اس پر متفق ہو گئے ہیں، کہ خطبات حیات کا طرز نگارش علمائے اخلاف ستوق اردو خطبات سے بالا ہے کیونکہ ہر خطبہ کے ابتدا میں قرآن مجید اور قرآن پاک کی آیات ہیں جن کی تفسیر اردو خطبہ میں ہے۔ خدا نے چاہا تو اس خطبہ کے افادے سے لوگ محسوس کرلیں گے کہ خطبات حیات مسلمانوں کے لیئے ایک نعمت ہے کیونکہ جمعہ کی نماز میں شریک ہونے والا جم غفیران خطبات کو سن کر اپنے میں ایک نئی زندگی محسوس کرے گا۔ اور یہی نہیں بلکہ وہ عملی مسلمان ہو جائے گا انشاء اللہ۔ یہ چار سو صفحہ کی ایک ضخیم کتاب ہے، مجلد ہے اور قیمت صرف ایک روپیہ

حمیدیہ پریس دہلی

تفصیل خطبات

محرم الحرام
۱۔ محرم کے اوصاف
۲۔ مظلومی کی کامل تصویر
۳۔ مسلمانوں کا زوال امیار نتیجہ
۴۔ آغاز سال محرم سے

صفر
۱۔ ضرورت مذہب
۲۔ تصور الٰہی
۳۔ اسلامی توحید
۴۔ تردید شرک

ربیع الاول
۱۔ مشرکانہ عقائد کی تردید
۲۔ شرک و توحید کے مفاسد و منافع
۳۔ بانی اسلام کی عظمت
۴۔ مجالس میلاد کی اصلاح

ربیع الثانی
۱۔ اتباع سنت اور سلف
۲۔ اتباع رسول سے منہ موڑ نے والے
۳۔ رسم و رواج کی لعنت
۴۔ اہل سنت کا امتیاز

جمادی الاول
۱۔ کفایت شعاری اور اقلاس
۲۔ اسلام اور مال و دولت
۳۔ ترقی دولت کے ذرائع
۴۔ توکل و قناعت

جمادی الثانی
۱۔ بزرگان دین و اولیاء
۲۔ حضرت محبوب سبحانی
۳۔ حضرت خواجہ معین الدین
۴۔ مصنوعی پیشوائی

رجب
۱۔ معجزات انبیا
۲۔ واقعہ معراج شریف
۳۔ معراج روحانی یا جسمانی
۴۔ مومنوں کی معراج

شعبان
۱۔ حقیقت صلوٰۃ
۲۔ شعبان کی فضیلت
۳۔ طہارت و پاکیزگی
۴۔ اسلام اور اخلاقی زندگی

رمضان
۱۔ رمضان کی فضیلت
۲۔ زکوٰۃ کا نصب العین
۳۔ زکوٰۃ خیرات صدقات
۴۔ [illegible]
۵۔ صدقہ فطر و خوشی کا دن

شوال
۱۔ خطبہ عید عربی حضرت کا ملنا
۲۔ اسلامی جہاد
۳۔ اس وقت کا جہاد
۴۔ حقوق والدین

ذی قعدہ
۱۔ حقوق العباد
۲۔ قوم کا مستقبل
۳۔ اسلامی پردہ
۴۔ تعلیم و حقوق نسواں

ذوالحجہ
۱۔ حج اور اس کی غرض
۲۔ فضائل و احکام عید
۳۔ عید الاضحیٰ کا عربی خطبہ
۴۔ قرآن پاک اور سلف
۵۔ ایک زائد خطبہ پانچواں

حمیدیہ پریس دہلی

دہلی کے نامور ادیب و عالم مولوی نذیر احمد صاحب کی آسان و شیریں زبان کا

مترجم قرآن شریف

تقطیع ۸ انچہ طویل ۵½ انچہ عریض مولوی کے ناظرین کے لیئے یہ اشتہار تقریباً نیا ہی ہے اور بہت عرصہ کے بعد اس قرآن شریف سے روشناس کرا رہا ہوں، گو یہ ترجمہ والا قرآن مجید ۴۰ سال سے مقبول عام ہے اور علامہ حافظ ڈپٹی نذیر احمد صاحب کا ترجمہ اور محشی ہے، لیکن اس کا ہدیہ اس قدر گراں تھا کہ باوجود مشہور تر ہونے کے میری ہمت مشتہر کرنے کی نہیں ہوئی، اب جبکہ اس کا ہدیہ اس قدر گویں تھا، کہ باوجود مشہور تر ہونے کے میری ہمت مشتہر کرنے کی نہیں ہوتی تھی، اب جبکہ اس کا ہدیہ کم کرنے میں کامیاب ہو گیا تو ناظرین کو اس کی خریداری پر بھی خاص طور سے آمادہ کرنا چاہتا ہوں جلدیں زیادہ نہیں ہیں پھر بھی ایک ہزار قرآن شریف تو اب ہی مولوی کے ناظرین لے سکتے ہیں، موجودہ اڈیشن اس قرآن شریف کا جو میں نے حاصل کیا ہے وہ چودھواں ہے گویا یہ قرآن شریف چودہ مرتبہ چھپ چکا ہے اور موجودہ بھی دس ہزار چھپا ہے اور حیرت ناک بات یہ ہے کہ اس کا ہدیہ ساڑھے پانچ روپے سے کبھی ہی کم نہیں ہوا اس سے ہی اس کی مقبولیت کا اندازہ ہو سکتا ہے اس کی ضخامت گیارہ سو صفحات ہے ابتدا میں مضامین قرآن کی ایک ۶۴ صفحہ کی فہرست ہے جو آپ نے کسی قرآن شریف میں نہ دیکھی ہوگی اور چونکہ اس کے ترجمہ میں زبان کے محاورات بہت ہیں اس لیئے آخر میں ۶۴ صفحہ کی ایک فرہنگ بھی ہے اور بالکل آخر میں رسول کریم اور قرآن پاک کے متعلق مفید متعدد مقالے درج ہیں

یونہی باور نہ کیجیئے بازار میں جائیے اور کسی تاجر کتب سے دریافت کیجئے کہ مولوی نذیر احمد صاحب کے ترجمہ والا قرآن مجید کتنے کا ہے اول تو لے گا ہی نہیں، پھر دام پوچھیئے کوئی آٹھ کہے گا، کوئی دس شاید ہی کوئی پانچ روپے بتائے، تب آپ کو صحیح یقین ہوگا کہ حمیدیہ پریس کا نرخ ہر جگہ سے ارزاں ہے، اس قرآن مجید کے ترجمہ کی فصاحت بلاغت شیریں کلامی کا اردو میں وہی درجہ ہے جو باعتبار فصاحت قرآن مجید کو عربی زبان میں، اب تو اس کا ہدیہ بھی انتہا سے زیادہ کم ہے **مجلد چرمی لفرلی صرف ڈھائی روپے** محصولڈاک ۱۲؎ حمیدیہ پریس دہلی

بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا	ہم مسلمان صرف تین فرقوں کو اہل کتاب مانتے ہیں سب سے پہلے یہود کو کہ انکے پیغمبر موسیٰ پر توریت نازل ہوئی، یہود کے بعد عیسائی یا نصاریٰ کو کہ ان کے پیغمبر عیسیٰ پر انجیل شریف نازل ہوئی پھر آخر میں ہم اہل اسلام کہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف نازل ہو کر قیامت تک پیغمبری کا خاتمہ ہو گیا ان میں سے یہودی عیسائیوں کو نہیں مانتے اور عیسائی ہم مسلمانوں کو اور ہم مسلمان ہیں کہ یہود و نصاریٰ دونو کو مانتے ہیں کہ موسیٰ اور انکی توریت اور عیسائی اور انکی انجیل سب برحق ہیں، موسیٰ عیسیٰ خدا کے پیغمبر، توراۃ انجیل خدا کا کلام ہے، یہود کو تو رہنے دو، کہ ان کو دینی دنیاوی کسی قسم
خدا کے پیغمبروں میں سے ایک کو بھی جدا نہیں سمجھتے یعنی سب کو مانتے ہیں اور بول اٹھتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے ترا ارشاد سنا	
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا	
اے ہمارے پروردگار بس تیری ہی مغفرت درکار ہے اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے اللہ کسی پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اسی قدر	
اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ	
جس قدر اٹھانے کی اسمیں طاقت ہو جس نے اچھے کام کئے تو ان کا نفع بھی اسی کے لیئے ہے اور برے کام کئے تو ان کا وبال	
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ	
بھی اسی پر ہے، اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہم کو اس کے وبال میں نہ پکڑ	
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ	
(اور) ہمارے پروردگار جو لوگ ہم سے پہلے گذرے ہیں جس طرح ان پر تو نے ان کے گناہوں کی پاداش میں	
عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا	
احکام سخت کا بار ڈالا تھا دلیا ہم پر بار نہ ڈال اور اے ہمارے پروردگار اتنا بوجھ جس کے اٹھانے	
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪	
کی ہم میں طاقت نہیں ہے ہم سے نہ اٹھوا اور ہمارے قصوروں سے درگذر کر اور ہمارے گناہوں کو معاف کر	
وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ	
اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا حامی و مددگار ہے تو ان لوگوں کے مقابلہ میں جو کافر ہیں ہماری مدد فرما	

تمام کتب اور قرآن شریف ملنے کا پتہ:۔ دفتر رسالہ مولوی حمیدیہ پریس دہلی

نئی شان کے ساتھ بے شمار خوبیوں والہ قرآن لطیف ابھی چھپکر آیا ہے

دہلی کے سب سے بہتر پریس میں چھپا ہے جس کی طباعت خوشنمائی صحت و صفائی ہر قرآن سے بڑھ گئی

میں جس قدر قرآن شریف آجتک چھپے ہیں، ان میں ترجمہ والہ قرآن شریف باوجود بہترین طباعت و صحت و کاغذ کے اتنا سستا کوئی نہیں ہے
کے مطبوعہ قرانوں میں مولوی اشرف علی صاحب کے ترجمہ کا قرآن اس ہدیہ کا آجتک طبع نہیں ہوا، خدا نے چاہا تو یہ قرآن شریف مقبولیت کی معراج کو پہنچ جائیگا
آپ کو اس قرآن شریف خریدنے کی ترغیب دیتا ہوں، کیونکہ آپ کے اور اپنے تعلق کی بنا پر میرا فرض یہی ہے، آپ کی پسند و انتخاب میں لانے
کے لئے میں خالصاً للہ اسی قرآن پاک کا مشورہ دونگا، چونکہ آپ کو مجھپر اعتماد ہے اس لئے مجھے یہ کہنا پڑا، ورنہ آپ یقین فرمائیے، کہ باعتبار مالی منافعہ
کے اسمیں میرا حصہ کمتر سے کمتر ہے، لیکن چونکہ میرے نزدیک یہ قرآن شریف آپ تک ضرور پہنچنا چاہئے اس لئے آپ کو خاص طور پر کہہ رہا ہوں پوچھئے کہ

خالصاً للہ — کیوں نہ یہ قرآن خریدیں

(۱) سستا ہے. چھ سو صفحہ کا قرآن ۴۲ صفحہ کا مقدمہ پورے چمڑے کی نقرئی جالدار جلد اور ہدیہ صرف ڈیڑھ روپیہ ہے تعجب ہی تو ہے
(۲) مولوی اشرف علی صاحب کا واضح ترجمہ جو بعد نظر ثانی مولانا کا پسندیدہ ہے وہ اس کے متن میں بہت صاف و صحیح چھپا ہے،
(۳) کتابت جناب مولوی ممتاز علی صاحب کے جانشین ارشد استاذ الاساتذہ منشی عبدالغنی صاحب نے کی ہے، ملاحظہ فرمائیے عیاں راچہ بیان
(۴) ابتدا میں ایک ایسا مفید مقدمہ جو آپ نے اس سے پہلے کسی قرآن شریف میں نہ دیکھا ہوگا، اور نہ پڑھا ہوگا۔
(۵) قرآن شریف پڑھنے کا مقصد اسی قرآن شریف سے حل ہوگا، کیونکہ اس کے مقدمہ میں قرآن شریف کی موثر دعائیں علیحدہ لکھدی گئی ہیں، تاکہ تلاوت کے ساتھ یا بعد ہر ضرورت پڑھ کر سعادت دارین نصیب ہو، اور یہی تلاوت قرآن پاک کا سب سے بڑا مقصد ہے، اور یہ خصوصیت ہندوستان کے کسی اور قرآن شریف میں آپ کو نہیں ملے گی
(۶) معلومات قرآنی کا ایک بڑا ذخیرہ اس کے مقدمہ میں موجود ہے، اس لئے یہ قرآن شریف خرید کر آپ قرآن پاک کی بہت سی غیر معمولی معلومات و معارف سے آگاہ ہوسکتے ہیں

دیکھا آپ نے
یہ واقعی بے شمار خوبیوں والہ قرآن مجید ہے
سستا اس قدر
کہ مجلد چرمی کامل مرف ڈیڑھ
خوشنما ایسا
کہ نمونہ دیکھئے روح خوش ہو
صحیح و مستند ہونے
کے لئے حمیدیہ پریس کی ضمانت
دیدہ زیب کتابت
عیاں راچہ بیاں نمونہ حاضر
ضمانت شدہ ارغوانی
ہر زمانہ قبول کرنے پر ملیگا
پھر میں بلا خلہے پھر میں ضمانت
رعایت
اس سے زائد اور کیا ہوسکتی ہے
اس لئے ایک لیں یا سو رعایت
مزید متعلق نہیں،
مجلد چرمی کامل
نقرئی جالدار نہایت نفیس
ڈیڑھ روپیہ محصول ۱۲؍
حمیدیہ پریس دہلی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ
سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مربی ہیں ہر ہر عالم کے جو بڑے مہربان
الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ
نہایت رحم والے ہیں جو مالک ہیں روز جزا کے ہم آپ ہی کی
نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا
عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے درخواست اعانت کی کرتے ہیں بتلا دیجئے ہم کو
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ
رستہ سیدھا رستہ ان لوگوں کا جن پر آپ نے
اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۵ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ
انعام فرمایا ہے نہ رستہ ان لوگوں کا جن پر آپ کا غضب کیا گیا
عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝
اور نہ ان لوگوں کا جو رستہ سے گم ہوگئے

لے آتے تھے
چند بار ایسا ہی
دیکھ کر حضرت
محمد صلعم نے
سارا قصہ حضرت
خدیجہؓ کے چچازاد
بھائی ورقہ بن
نوفل سے جو توریت
کے بڑے بھاری
علمائے دین کے ہو چکے
عالم تھے ذکر کیا
ورقہ نے تسلی دیکر
کہا کہ اے محمد تم
خوف نہ کرو بلکہ
کان لگا کر سنو اور
کیا کہتا ہے اسکے بعد
جب آنحضرت صلعم
صحرا کی جانب
تشریف لے گئے
اور حسب دستور
محمد کی آواز
کان میں آئی تو
آنحضرت صلعم نے
لبیک کہا آواز آئی
کہ اے محمد میں جبرئیل
[illegible] (۵)

بڑے سائز کا آسان ترجمہ والا قرآن مجید گلیز کاغذ نیا ایڈیشن

پچھلے سال اسکا کاغذ رف تھا اس مرتبہ گلیز ڈ نہایت سفید ہے اور ہدیہ بھی وہی مجلد چرمی پشتہ صرف ڈیڑھ روپیہ

چار آنے

کا گویا پچھلے سال سے فائدہ ہے جہاں نئی قرآن ہو سکے زائد بچت ہی نہیں ہو سکتی وہاں چار آنے کا غذ کا فرق حقیقت میں اعجاز ہے، رف اور گلیز ڈ کاغذ میں فی قرآن شریف کم از کم چار آنے کا فرق ہوتا ہے، یہ قرآن شریف عہ کا ہونا چاہیے تھا، لیکن اس سال رمضان کے لئے یہ طے کر لیا ہے کہ یہ چکنے کاغذ والا قرآن شریف بھی عہ میں ہی ہدیہ ہو، ہم پر جو کچھ بھی بیتے آپ کا فائدہ ہونا چاہیے ہر شخص حیرت میں ہے، کہ کہیں دیکھا نہ سنا کہ عہ میں ترجمہ والا قرآن شریف جس کے حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن ہو خاندہ ہو، رسالہ مولوی سے بڑا صفحہ ہو، مجلد چرمی پشتہ ہو، آخر کس حساب سے عہ میں مل سکتا ہے حساب کرنے والے حساب کرتے ہیں، کہ ہم کی خاک کمائی جاتی ہے پانچ چھ آنے کی جلد ہوتی ہے، کم از کم کاغذ ہوگا، اب چھپائی لکھائی اشتہار کا خرچ آخر حمیدیہ پریس دہلی کرتا کیا ہے، اب ان کو کیا بتاؤں کیا کرتا ہوں، یا تاڑ کے تاجر یہ شہرت دیتے ہیں کہ حمیدیہ پریس میں غلط اشتہار ہوتا ہے ان بے چاروں کی سمجھ میں نہیں آتا، کہ عہ میں یہ قرآن شریف ہدیہ ہو سکتا ہے، منگا لیجئے جب تک یہ موجود ہے مل جائیگا، کاغذ کا نرخ اب ڈیوٹی بڑھنے کی وجہ سے بہت بڑھ رہا ہے پھر اس ہدیہ میں کہاں ملیگا ہدیہ مجلد چرمی پشتہ عہ محصول ۱۴ر

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ

پاک ہے وہ ذات کہ لے گیا بندے اپنے کو رات میں مسجد حرام سے طرف مسجد

الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ

اقصیٰ کے وہ جو برکت دی ہم نے گرد اس کے کو تو کہ دکھلا دیں ہم اس کو نشانیاں اپنی سے تحقیق وہ ہی سننے والا دیکھنے والا

موضح: حق تعالیٰ اپنے رسول کو معراج کی رات لے گیا مکے سے بیت المقدس تک براق پر اور آگے لے گیا آسمانوں پر یہاں فقط اتنا ہی ذکر ہے مفصل احوال سورہ النجم میں بیان ہوا ہے جسمیں معراج جسمانی کی ہی بحث ہے

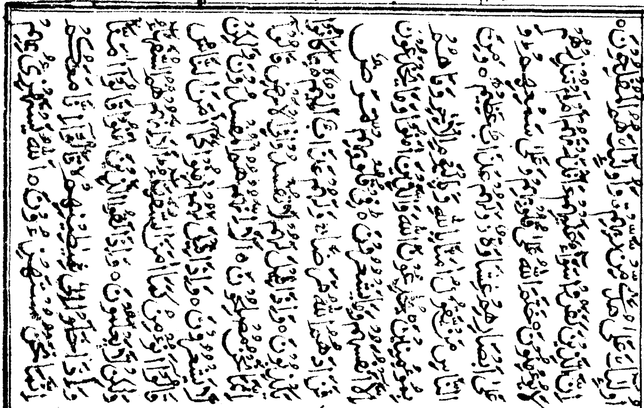

عکسی حمائل مجلد
ساڑھے کارڈ سائز

فقط قلم کی موٹائی اور سائز کا اندازہ اس سے کیجئے حقیقۃً اعلیٰ حمائل دیکھنے دکھلانے کے قابل ہے کاغذ آرٹ پیپر چھپائی گویا فوٹو چھپا ہوا ہے کتابت بہت اچھی، خدا علیم ہے کہ اس سے بہتر حمائل میری نظر سے آج تک نہیں گزری اور اس ہدیہ میں تو کسی طرح یقین نہیں آتا کہ کبھی اور کہیں مل سکے گی حمائل دیکھ کر اگر آپ کو میرے بیان سے اختلاف ہو تو دونوں طرف محصول دے کر واپس لے لونگا مجلد ۸ر دس جلدیں للعہ محصول ڈاک علاوہ

ضعیف البصر اور بچوں کیلئے جوت قلم کشادہ بلا ترجمہ قرآن مجید

خدا شاہد ہے کہ اس کا قلم اتنا جلی ہے

اور حروف ایسے ہی الگ الگ تقطیع ۱۲ انچ طویل اور ۹ انچ عریض ہے گویا مولوی کے صفحہ سے ڈیوڑھا صفحہ ہے کاغذ سفید ہے بہت صاف چھپا ہے، بچوں اور عورتوں اور کمزور نگاہ والے مردوں کے لئے ایسا سستا اور اچھا دوسرا قرآن شریف نہیں شوال سے رجب تک ۴ ہزار ہدیہ ہو چکا ہے ایک ہزار رہ گیا ہے، اسی کا دوسرا نام بطرز زینۃ القرآن ہے ہدیہ مجلد چرمی پشتہ ایک روپیہ محصول ۱۳ر

سب کے ملنے کا پتہ حمیدیہ پریس دہلی

أَنفُسِهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٢﴾ ع ١١

وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٣﴾ لَّيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ

بلال احمد دہلی کا مطبوعہ سب سے بہتر صحت ستائیس مہری قرآن مجید

ہر معری قرآن شریف سے بڑھ گیا ایسی احتیاط کون کرسکتا ہے کہ ایک ایک نقطہ ایک ایک اعراب بالکل صحیح جگہ لگ جائے یہ اسی قرآن کی خوبی ہے اور پھر صحت میں اس درجہ غلو کہ ۲۷ مہریں تو صرف صحت کرنے والے ذمہ دار حافظوں اور صاحب فن کی ثبت ہوں یہ خدا کا فضل اور قرآن کا معجزہ ہے کہ جو بھی اس کے طبع کرنے کا اہتمام کرتا ہے وہ ماسبق سب کام کرنے والوں سے بازی لے جاتا ہے یہ قرآن شریف ایسے ہی اہتمام و انصرام کا مظاہرہ ہے اور واقعہ یہ ہے کہ اس سے پہلے کسی بلا ترجمہ قرآن مجید میں ایسی احتیاط اور جانکاہی ہو ہی نہ سکی۔ خدا اس کے کارکنان کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے بچوں کے پڑھنے کے لئے ایسا نایاب قرآن مہیا کیا

اس قرآن شریف میں صد ہا محاسن ہیں کس کس کو گنواؤں میرے نزدیک تو کوئی ایک بات بھی ایسی چھوڑی نہیں گئی ہے جس کے متعلق یہ خیال ہو سکے کہ فلاں بات ایسی ہوتی تو اور اچھا تھا۔ اس کے کارکنان نے ہر ضرورت کو محسوس کرکے اس کی طباعت کا اہتمام کیا ہے۔

کتابت نمونہ بالا سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ قابل حفاظ نے کس درجہ بچوں کی ذہنیت ملحوظ رکھی ہے، آپ ایک ایک حرف کا تجزیہ کیجئے اور دیکھئے کہیں بھی آپ کو کوئی اعراب ہٹا ہوا یا مشتبہ نظر آتا ہے اور یہی سب سے بڑا گر قرآن پاک کے صحیح پڑھوانے کا ہے اور ایسے صحیح اعرابدار قرآن شریف مل جائے تو پھر نہ استاد کی ضرورت باقی رہتی ہے نہ یاد کرانے والے کی جب صحیح لفظ بچوں کے ذہن نشین ہو جائے گا تو پھر دن بھر کا یاد ہونے والا سبق چند گھنٹوں میں یاد ہو جاتا ہے اور ذرا بھی دقت نہیں ہوتی۔ بچوں کے ذہن پر اگر غیر معمولی بار ابتدا میں نہ پڑے تو اختتام قرآن مجید تک وہ بہت سبک رفتاری سے پہنچ جاتے ہیں۔ میرے خیال میں جو استاد اور والدین بچوں کو ذہین اور سریع الفہم بنانا چاہتے ہیں ان کو ابتدا میں ایسا ہی قرآن شریف لینا چاہئے جس کے اعراب برجا اور درست ہوں۔

صحت یوں تو تصحیح قرآن شریف ہمارا ہر مسلمانوں کا ایمان ہے اور کوئی مسلمان قرآن شریف کی صحت میں دریغ نہیں کرتا۔ مگر بعض خوش نصیب اور عاقبت ترس بھائی اس کی صحت میں اپنی جان کھپا دیتے ہیں۔ اور اس قرآن شریف کے متعلق یہ بات عام طور پر زبان زد ہے کہ دہلی میں صحت ہوئی تو اس قرآن شریف کی، کیا ٹھیک ہے ۲۷ لوگوں نے اس کی غلطیاں دیکھنے میں پوری توجہ صرف کرکے صحت کی اور اسکی ضمانت میں اپنی اپنی مہریں ثبت فرمائیں۔

طباعت یہ ایک عام بات ہے کہ دہلی میں چھپائی کا کام علی الخصوص طباعت قرآن شریف ہندوستان کے ہر خطہ سے افضل ہوتی ہے، اور پھر قرآن شریف تو ایسے پریس میں طبع ہوا ہے جہاں لالچ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اور جس نے اپنا امتیاز قرآن پاک کی شہرت رکھا ہو، جس قدر بھی اس قرآن کی چھپائی بہتر ہو، کم ہے

مقدمہ ترغیب القرآن یہ اس قرآن شریف میں سب سے انوکھا مقدمہ ہے جو آج تک آپ نے کسی قرآن شریف میں نہ دیکھا ہوگا، اسمیں حسب ذیل مضامین ہیں، قرآن مجید نزول قرآن سب سے پہلی وحی، سب سے آخری وحی، قرآن مجید کس طرح جمع ہوا، سب سے پہلے قرآن شریف کو کس نے جمع کیا، قانون قدرت، آداب قرآن، مخارج الحروف وہ آیات جہاں اعراب کی تفریق باعث گناہ ہے رموز اوقاف، وقف و وصل کی علامتیں فضائل قرآن مجید، احادیث فضائل قرآن، دیکھ کر پڑھنے کے فضائل، قرآن مجید پڑھنے کے فضائل، قرآن مجید کتنے دنوں میں ختم کرنا چاہئے، مختصر اوراد قرآنی، قرآن پاک کے متعلق ضروری مسائل، فالنامہ قرآن مجید وغیرہ **ہدیہ مجلد چرمی** نقرئی کا رصرف ایک روپیہ دو آنے، محصولڈاک ۳ / پانچ جلد مجلد چرمی پانچ روپیہ ۔ آگے ہی ای حساب

ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا

مولوی دہلی

پتہ کی چٹ
ذرا ملاحظہ کر دیکھیے ایس آپکا نمبر خریداری چھپا ہوا ہے وہ فورا اس سال پر لکھ لیجے تاکہ آپ کو ہر وقت یاد رہے

چاند کی بارہ
تاریخ کو رسالہ شائع ہوتا ہے اگر اتفاق سے کبھی نہ ملے تو ۲۰ تاریخ تک انتظار کرکے دوسرا پرچہ منگا لیں

جلد ۲۰ | بابت ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۳ ہجری | نمبر ۳

خطبہ

الحمد لله الذی قال شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس وبینٰت من الهدیٰ والفرقان وقال الله تعالیٰ انا انزلنٰه فی لیلة القدر لیلة القدر خیر من الف شهر تنزل الملائکة والروح فیها وصلی الله علی محمد وآله وصحبه اجمعین

اس خدائے رحمٰن ورحیم کا شکر وسپاس ادا کرو جس نے ہم سب کو اس قدر زندگی اور عطا فرمادی کہ اس کے سب سے زیادہ بابرکت اور مقدس مہینہ رمضان کی برکتوں اور رحمتوں سے مستفید ہو سکیں اور اپنی زندگی کی پر معصیت چادر کے داغ دھبوں کو آب عبادت سے جس قدر دھو سکیں دھو لیں اور درود وسلام بھیجو اس نبی رحمت پر جس کے صدقہ میں ہم کو راہ ہدایت ملی اور طلب مغفرت کے ذریعہ معلوم ہوئے۔

برادران اسلام! وہ بابرکت مہینہ پھر آگیا جس کی آغوش رحمتوں اور مغفرتوں سے پر ہے جس کے دن اور رات صبح اور شام نیز ہر ایک لمحہ اور ساعت اللہ کی رحمتوں اور اس کی مغفرتوں کی چادر میں ملفوف ہے وہی ماہ مقدس پھر آگیا جس میں شیاطین کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دی جاتی ہیں کہ شیطنت سے باز رہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جنت کے ابواب کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ کی رحمت و مغفرت زمین و آسمان کو گھیر لیتی ہے اور ہاں وہی ماہ مبارک و مسعود پھر آگیا جس میں خدائے رحمٰن ورحیم نے انسانی برادری کی ہدایت کے لئے اپنا کلام نازل فرمایا اس مہینہ سے زیادہ مقدس و معظم مہینہ اور کونسا ہو سکتا ہے جس میں اللہ پاک کا وہ کلام نازل ہوا جو دنیا کے لئے قیامت تک نور ہدایت رہے گا جو ضلالت و گمراہی سے بچانے والا اور صراط مستقیم پر بھٹکی ہوئی روحوں کو لانے والا ہے کیا ہم پر اس خدا کا شکر وسپاس واجب نہیں کہ اس نے ہم گنہگاروں کو پھر موقع عطا فرمایا کہ اس کی رحمتوں اور مغفرتوں سے مستفید ہوں۔

برادران اسلام۔ مولوی کے صفحات کے ذریعہ ماہ مبارک رمضان کے فضائل و برکات کی اس قدر کثرت سے اشاعت کی گئی ہے کہ اس کے جدید ناظرین کو چھوڑ کر سب کی نسبت بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر انہوں نے مولوی کا شوق مذہبی اور دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کیا ہے تو ان کی معلومات کسی مولوی سے کم نہ ہونگی لیکن محض علم اور معلومات نجات و مغفرت کا سبب نہیں بن سکتا جب تک کہ عمل کی روح لیے اور عمل محض بھی کافی نہیں ہے جب تک کہ اس کے ساتھ خلوص

للہیت نہ ہو اور ماہ مبارک رمضان عمل اور اخلاص ہی کا مہینہ ہے اور آسمانی برکتیں اور خداوندی مغفرتیں صرف انہی کے حصہ میں آتی ہیں جن کے قلب روز عمل و اخلاص سے معمور ہوتے ہیں "قوموا لیلها وصوموا نهارها" پر جن کا عمل ہوتا ہے۔ ماہ رمضان المبارک کے متعلق اسلام اور اسکے رسول کے جو احکام ہیں وہ قیام وصیام ہیں یعنی دن میں روزہ رکھنا اور رات کو بصورت تراویح و تہجد و نوافل نماز میں مشغول رہنا یا دوسرے طریقوں سے ذکر الٰہی کرنا رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں یہ سب کو معلوم ہے مگر یہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ روزے کیوں فرض کئے گئے ہیں اور ان سے کیا مقصود ہے اور کیوں خواہ مخواہ ہر بالغ مرد عورت تندرست و مقیم پر فرض کر دیا گیا ہے کہ صبح سے شام تک بارہ تیرہ گھنٹے بھوکا پیاسا رہے اور ایک وقت نہیں بلکہ پورے ایک ماہ تک روزانہ اس پر عمل پیرا رہے۔ حضرات قرآن حکیم میں جہاں روزے فرض کئے گئے ہیں وہیں ان کی علت بھی بیان کر دی گئی ہے کہ کیوں روزے فرض کئے گئے ہیں ارشاد ہوتا ہے کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون یعنی اے مسلمانو جس طرح تم سے پہلی امتوں پر روزے فرض کئے گئے تھے اسی طرح تم پر بھی رمضان کے روزے اس لئے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم پرہیزگار بنو۔ یعنی پرہیزگار اور متقی بنانے کے لئے روزے فرض کئے گئے ہیں یعنی روزے رکھنے کا یہ نتیجہ ہے کہ انسان پرہیزگار بنے یہ خداوندی ارشاد ہے جس میں تخلف نہیں ہو سکتا اور نہ کسی قسم کی غلطی کا امکان ہے یعنی یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ روزہ خدائی حکم کے مطابق رکھا جائے اور ارشاد الٰہی کے مطابق اس کا نتیجہ برآمد نہ ہو یعنی ضروری ہے کہ روزہ انسان کو متقی اور پرہیزگار بنائے مگر برادران اسلام رمضان المبارک ہر سال آتا ہے اور ہم میں سے اکثر کو روزہ رکھنے کی توفیق عطا ہوتی ہے مگر ہم میں سے کتنے بھائی ہیں جو یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری روزہ داری کا وہی نتیجہ نکلتا ہے جو قرآن میں بتلایا گیا ہے یعنی ہم میں سے کتنے آدمی متقی و پرہیزگار بنتے ہیں اگر ہماری بہت بھاری اکثریت رمضان کے اس کے بعد بھی ویسے ہی رہتی ہے جیسے کہ رمضان سے قبل تھی اور ہمارے قلوب و ارواح میں وہ تغیر و انقلاب رونما نہیں ہوتا جس کی خبر قرآن حکیم نے دی ہے کہ روزہ رکھنے سے انسان پرہیزگار بنتا ہے تو سوچنا چاہیئے کہ کیا سبب ہے کہ وہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا اور کیوں ارشاد قرآنی کے مطابق ہمارے قلب و روح میں وہ تغیر و انقلاب نہیں ہوا جس کی اطلاع قرآن میں دی گئی ہے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ فرمودہ الٰہی غلط ہو مسلمان تو اسی وقت دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے جب اس کے قلب میں یہ وہم گذرے کہ فرمودہ خداوندی میں بھی امکان تخلف ہو سکتا ہے یہ تو ایک مسلمان کے ذہن میں آ ہی نہیں سکتا اور نہ آنا چاہیئے پھر کیا وجہ ہے کہ ہم روزے

تو پورے رکھتے ہیں مگر ہم پر پرہیزگاری کی کیفیت طاری نہیں ہوتی اور نہ ہم متقی بنتے ہیں۔ برادران اسلام! غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ روزہ جس کا نتیجہ پرہیزگاری کی شکل میں نکلتا ہے وہ ہم نہیں رکھتے سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسا اور کس قسم کا روزہ ہے جو ہم نہیں رکھتے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ وہ روزہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے تھے اور صحابہ کرام اور اولیائے عظام رکھتے تھے سب سے پہلے ہمیں روزہ کی حقیقت سے واقف ہو جانا چاہیئے اگرچہ شرع کی زبان میں کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے کا نام روزہ ہے لیکن اس سے صرف فرض ادا ہوتا ہے محض کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے سے تقویٰ اور پرہیزگاری حاصل نہیں ہو سکتی اگر ہم چاہتے ہیں کہ قرآن حکیم نے جس تقویٰ پیدا کرنے والے روزے کا حکم دیا ہے وہی روزہ رکھیں تو معلوم کر لینا چاہیئے کہ وہ کس قسم کا روزہ ہے۔ پس برادران اسلام! اصل اور حقیقی روزہ یہ ہے کہ جسم کے تمام اعضا کا روزہ رکھا جائے یعنی تمام اعضا و جوارح اور تمام ظاہری و باطنی قوتیں روزہ دار کی طرح ہر قسم کی بدی اور برائی سے پرہیز کریں زبان کا روزہ یہ ہے کہ جھوٹ مکر و فریب ایذا رسانی غیبت اور ہر اس حرکت سے باز رہے جس سے معصیت و گناہ کی صورت پیدا ہوتی ہو آنکھ کا روزہ یہ ہے کہ کسی کی طرف نظر بد نہ اٹھنے پائے کان کا روزہ یہ ہے کہ کسی کی غیبت و بدگوئی نہ سنے ہاتھ پاؤں کا روزہ یہ ہے کہ برے کاموں کے لئے حرکت نہ کریں۔ دل و دماغ کا روزہ یہ ہے کہ برے خیالات اور معصیت و گناہ کے تخیلات سے علیحدہ رہیں یہ تو برائیوں سے تمام اعضا و جوارح کو روکنا ہے یعنی منفی صورت اور مثبت صورت یہ ہے کہ تمام اعضا و جوارح اور تمام ظاہری و باطنی قوتیں نیک اور اچھے کاموں میں مصروف رہیں مثلاً نماز تلاوت قرآن خدمت خلق وغیرہ اگر اس قسم کا روزہ ہم رکھیں تو ناممکن ہے کہ وہ نتیجہ نہ پیدا ہو جو قرآن حکیم میں بتلایا گیا ہے یعنی لازمی طور پر روزہ کا نتیجہ پرہیزگاری کی صورت میں پیدا ہوگا بشرطیکہ روزہ حقیقی رکھا جائے اس لئے سرکار دو عالم نے فرمایا ہے کہ اس قسم کا روزہ فاقہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا جس میں انسان اپنے قوا کو بدی اور برائی سے نہ روکے بہرحال اگر ہم چاہتے ہیں کہ برکات رمضان سے بہرہ اندوز ہوں اور مغفرت الٰہی سے اپنے دامنوں کو معمور کریں تو اس کی بس یہی صورت ہے کہ اس ماہ مقدس میں معصیت و گناہ کے ہر ایک کام سے بچیں اور جس قدر ہو سکے عبادت الٰہی اور خدمت خلق میں وقت گذاریں۔ برادران اسلام! یوں تو سارا ماہ رمضان خیر و سعادت و آمرزش ہے اور اس ماہ مبارک کا ایک ایک لمحہ اللہ کی رحمتوں اور برکتوں سے معمور ہے مگر اس میں بھی سب سے زیادہ معظم و مقدس وہ شب سعادت ہے جس کا نام شب قدر ہے قرآنی الفاظ میں لیلۃ القدر ہے جس کی نسبت خود خدائے قدوس کا ارشاد ہے کہ ہزار مہینوں سے زیادہ افضل اور بہتر ہے فرماتا ہے انا انزلناہ فی لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنی قرآن حکیم کا نزول اسی شب میں ہوا اور یہ شب ہزار مہینوں سے بھی زیادہ افضل ہے اور اس شب میں ملائکہ اور روح الامین کا نزول بھی ہوتا ہے احادیث شریف میں اس شب کے فضائل بیشمار وارد ہوئے ہیں مگر اس شب کا تعین نہیں کیا گیا اور اس میں مصلحت یہ ہے کہ اس کی سعی و تلاش کا اشتیاق کم نہ ہو اور انسان اس کی جستجو کی طرف سے غافل نہ ہو جائیں بلکہ شوق جستجو اور ذوق تلاش کا ثواب بھی ان کے نامہ اعمال میں لکھا

تاہم آخر عشرہ ماہ رمضان کی طاق راتوں میں اسکی نسبت گمان غالب ہے خصوصاً ستائیسویں شب کی نسبت زیادہ یقین کے ساتھ احادیث میں بتلایا گیا ہے اس لیے آخر عشرہ کی راتوں میں زیادہ اہتمام کے ساتھ ہمیں عبادت الٰہی میں مشغول ہونا چاہیئے اور دعا و مناجات میں شب بسر کرنا چاہیئے اگر ہم چاہتے ہیں کہ گوہر مقصود سے ہمارا دامن معمور ہو

برادران اسلام! ماہ رمضان المبارک کسب خیر و سعادت اور طلب رحمت و مغفرت کا مہینہ ہے ہمارے آقا و مولا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ مبارک میں عبادت و خیرات کا اسقدر اہتمام کرتے تھے کہ اس کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا ہمارا بھی فرض ہے کہ جس قدر ہو سکے خیر و سعادت کے کاموں اور عبادت الٰہی میں مشغول ہو کر رمضان المبارک کا حق ادا کریں ہر قسم کے منکر و نواہی سے پرہیز کر کے صحیح اور حقیقی روزہ رکھیں تاکہ تقویٰ و پرہیزگاری کی سعادت سے بہرہ ور ہوں اگر اس نعمت کو بھی غفلت و بے پرواہی میں ہم نے یہ ماہ مبارک گذار دیا تو کسے معلوم کہ آیندہ پھر یہ ماہ مبارک ہم کو نصیب ہو کیونکہ بہت ممکن ہے کہ ہمارا رشتہ حیات اگلے رمضان سے قبل ہی منقطع ہو جائے اور اس طرح ہمارا دامن اللہ کی رحمت و مغفرت سے خالی رہ جائے اسلئے جو لمحے بھی خیر و سعادت اور رحمت و مغفرت کے حصول کے ہمیں مل جائیں ان کو غنیمت سمجھنا چاہیئے بارک اللہ لنا و لکم فی القرآن العظیم و نفعنا و ایاکم بالآیات والذکر الحکیم انہ تعالیٰ جواد کریم ملک بر رؤف رحیم۔

خطبہ ثانیہ

الحمد للہ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد۔ درود و سلام بھیجو سرکار دو عالم محمد رسول اللہ پر جن کے صدقہ میں ماہ مبارک رمضان کے فضائل و برکات ملے ہم سب کو آگاہی ہوئی اور درود و سلام بھیجو آنحضرت کے جملہ آل و اصحاب و ازواج مطہرات حضرات خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی اور حضرت مولا علی اور حضرت فاطمہ زہرا اور حضرات امام حسن و امام حسین اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ اور حضرت حمزہ و حضرت عباس اور بقیہ عشرہ مبشرہ اور ائمہ اہل بیت و ائمہ اربعہ و اولیائے کرام و صلحائے عظام و علمائے ذوی الاحترام پر کہ یہ سب محترم صحابہ کرام و ائمہ و علما و اولیاء عظام رمضان المبارک میں خصوصیت کے ساتھ ہر قسم کے خفیف سے خفیف معصیت سے بھی پرہیز کرتے تھے اور تمام قوائے ظاہری و باطنی کا روزہ رکھتے تھے اور شب کو بیدار رہ کر تراویح و تہجد میں مشغول رہتے تھے اور ذکر الٰہی میں وقت گذارتے تھے یہی وہ اسباب تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مراتب و مدارج اس قدر بلند فرما دیئے۔

اے اللہ تمام دنیائے اسلام کو اور دنیا کے تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو توفیق عطا فرما کہ وہ رمضان المبارک کے خیر و سعادت سے اپنے دامن حیات کو معمور کر لیں اور تیری رحمت و مغفرت کے حصول کی سچے دل سے کوشش کریں اور سچا و حقیقی روزہ رکھ کر تقویٰ و پرہیزگاری حاصل کریں اور قیام و صیام کی برکات سے بہرہ اندوز ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ ایہا الناس اتقوا اللہ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ و ینہیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی [illegible]

[illegible]

قُل لَّئِنِ اجۡتَمَعَتِ الۡاِنۡسُ وَالۡجِنُّ عَلٰۤی اَنۡ یَّاۡتُوۡا بِمِثۡلِ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لَا یَاۡتُوۡنَ بِمِثۡلِهٖ وَلَوۡ كَانَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ ظَهِیۡرًا

شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ

تَبٰرَكَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰی عَبۡدِهٖ لِیَكُوۡنَ لِلۡعٰلَمِیۡنَ نَذِیۡرًا

قرآن مجید

نوشتہ حضرت مراد مارہروی

قرآن کی اجمالی تاریخ

قرآن کریم کلام الٰہی کا وہ مبارک و مقدس مجموعہ ہے جو عہد رسالت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہ اوقات مختلف وحی الٰہی کے ذریعہ نازل ہوا اور تقریباً ۲۳ سال میں پورا ہوا اس میں وہ قوانین و آئین اور قواعد و ضوابط درج ہیں جو خلاق کریم نے اپنے بندوں کے لئے مرتب و وضع کئے ہیں اور جن پر چل کر انسان منزلی، مدنی، اقتصادی، تجارتی، سیاسی اور اجتماعی ترقیوں اور فائز المرامیوں سے بہرہ مند ہو سکتا ہے اگر ہم پیغمبروں کو ریفارمر اور مصلحین کے نام سے تعبیر کریں تو ہمارے اور نئے خیال کے لوگ اسے بخوبی سمجھ سکیں گے جنکی نظر تاریخ پر ہے وہ اس امر میں متفق الرائے ہیں کہ ابتدا سے اصلاح عالم اور اصلاح اقوام کا کام ان ربانی ریفارمروں ہی کے ذریعہ ہوتا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے زمانہ کی ضروریات کے مطابق مختلف اوقات میں مختلف ضوابط نازل فرماتا رہا ہے۔

قرآن آخری ضابطہ اور آخری قانون ہے جو پوری دنیا کی اصلاح کے لئے صادر و نافذ ہوا ہے اور جس کے بعد اب قیامت تک اور کسی کتاب اور کسی ضابطہ کی ضرورت باقی نہیں رہی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود ہی لے لیا ہے منشائے الٰہی پورا کرنے کیلئے سرکار دو عالم کے زیر ہدایت کلام اللہ کی حفاظت کی دو صورتیں اختیار کی گئیں اولاً حفظ کرنا اور ثانیاً معرض تحریر میں لانا۔ قرآن کریم کے جتنے حصے نازل ہوتے تھے صحابہ کرام یہی نہیں کہ انھیں یاد کر لیتے تھے بلکہ لکھے بھی جاتے تھے اور ان کے متعلق بہت احتیاط برتتے تھے۔

حفاظ قرآن کی فراوانی و عظمت

عہد رسالت میں سینکڑوں حفاظ قرآن پیدا ہو گئے تھے ان کی کثرت و فراوانی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ عہد صدیقی میں جب مسیلمہ کذاب نے خروج کیا ہے اور جنگ یمامہ [illegible] ہوئی ہے تو اس ایک جنگ کے شہدا میں حفاظ کی تعداد [illegible] بڑا مقدس زمانہ تھا علم کے ساتھ عمل لازمی تھا قرآن برکت کیلئے [illegible] عمل و تدبر کے لئے پڑھا جاتا تھا جسکو جتنا قرآن یاد ہوتا تھا گویا وہ [illegible] عامل ہوتا تھا یہ حالت تھی کہ جب کوئی شخص ان میں سے دس آیتیں سیکھ لیتا تو بس کرتا اور اس وقت تک اس سے زیادہ نہ پڑھتا جب تک ان کے معانی پر عبور حاصل نہ کر لیتا اور انھیں سمجھکر ان پر عمل شروع نہ کر دیتا [illegible] جو حفاظ تھے وہ گویا نمونہ تعلیم قرآن تھے اور ان کے تمام افعال و اعمال قرآن کے سانچے میں ڈھلے ہوئے تھا۔

ان کا ہر عمل قرآن کریم کے احکام کی زندہ تفسیر تھا یہی وجہ تھی کہ [illegible] کی اتنی کثیر تعداد کے شہید ہو جانے سے مسلمانوں میں ایک اضطراب [illegible] ہو گیا تھا اور انھوں نے سوچا کہ اگر صورت یہی رہی تو ممکن ہے کہ [illegible] چل کر دشواریاں رونما ہوں اس لئے انھوں نے اسے ضبط تحریر میں [illegible] کی طرف توجہ مبذول کی۔

قرآن کی کتابت اور تعلیم تحریر

منتشر آیات قرآنی [illegible] تحریر میں [illegible] کا کام حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے سپرد ہوا وہی اسے لکھتے [illegible]

اس میں حصہ حضرت ابو بکر صدیق اور دیگر صحابہ نے بھی لیا بعض صحابہ ایسے بھی تھے جو بطور خود قرآن لکھتے اور اسے اپنے پاس رکھتے تھے اس وقت عربوں میں لکھنے پڑھنے والوں کی بہت کمی تھی سیرت ابن ہشام میں لکھا ہے کہ بعثت نبوت کے وقت مکہ معظمہ میں صرف سترہ اشخاص ایسے تھے جو معمولی طور پر لکھ پڑھ سکتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نعمت کو عام کرنا چاہتے تھے لیکن جب تک لکھے پڑھے لوگوں کی تعداد میں ترقی اور بکثرت اضافہ نہ ہو اس وقت تک یہ مقصد پورا نہ ہو سکتا تھا اسلئے آپ نے لوگوں میں شوق تحریر پیدا کرنا شروع کیا اسیران بدر میں جو لکھنا جانتے تھے ان کا فدیہ حضورؐ نے یہ مقرر کیا کہ وہ مدینہ منورہ کے دس دس افراد کو لکھنا سکھا دیں اور اس کی تکمیل کے بعد خود کو آزاد سمجھیں چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بہت سے مسلمانوں کو لکھنا آ گیا۔

اس کے بعد سے حضور کی زیر ہدایت شوق تحریر و علم عام ہوتا چلا گیا اور بکثرت مسلمان عہد رسالت ہی میں ایسے پیدا ہو گئے جو بخوبی لکھ پڑھ سکتے تھے ابتدا میں تحریر کے لئے صرف رق (چمڑے کے ورق) استعمال کئے جاتے تھے مگر بعد میں اور چیزیں بھی استعمال کی جانے لگیں مثلاً عسیب (کھجور کی شاخ) لخفہ (پتھر کی پتلی پتلی تختیاں) کتف (بکری یا اونٹ وغیرہ کے شانے کی چوڑیاں ہڈیاں) قتب (پالان کی لکڑی) وغیرہ۔ کاغذ کے نام سے بھی اس عہد میں کوئی واقف نہ تھا۔

قرآن ایک جلد میں

یوں تو قرآن کریم حضور علیہ السلام کی حیات ہی میں معرض تحریر میں آ چکا تھا اور اس کا بڑا حصہ بھی اسی دور میں مدون ہو چکا تھا مگر اس نے ایک جلد میں نقل و مرتب ہونے کی صورت حضور کریمؐ کی وفات کے بعد ہی پائی جنگ یمامہ میں حفاظ قرآن کی شہادت نے حضرت عمرؓ کے دل میں یہ اندیشہ پیدا کر دیا تھا کہ اگر حفاظ قرآن اسی کثرت سے لڑائیوں میں شہید ہوتے رہے تو قرآن کا بہت سا حصہ ضائع ہو جائیگا اس لئے قرآن کو ایک مجلد میں نقل کر لینا چاہیے آپ اس وقت حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پرائیویٹ سکرٹری تھے آپ ہی نے حضرت صدیق اکبرؓ سے تحریک کی اور قرآن ایک مجلد میں نقل کر لیا گیا۔

عہد فاروقی میں تعلیم قرآنی کا شاندار نظام

حضرت عمرؓ کا عہد ہر قسم کی ترقیوں سے آراستہ عہد تھا اس لئے اس زمانہ میں قرآنی تعلیم کے سلسلہ نے بہت وسعت اختیار کی آپ خود دیہات میں منڈلیوں میں تشریف لیجاتے اور لوگوں کو قرآن پڑھ کر سناتے آپ نے جابجا تنخواہ دار قاری اور معلم مقرر کئے لوگ سمجھتے ہیں کہ لازمی تعلیم زمانہ جدید ہی کی اختراع ہے لیکن آپ یہ سنکر غالباً متحیر ہوں گے کہ حضرت عمرؓ نے بدوں تک میں قرآن کی تعلیم لازمی کر دی تھی یہی نہیں بلکہ حضرت ابو سفیان کو اس امر پر مامور کیا تھا کہ وہ قبائل میں پھر کر ہر شخص کا امتحان لیں اور جسے قرآن کی کوئی آیت یاد نہ ہو اسے سزا دیں آپ نے معلمان دین بھی جابجا اور ہر ملک میں مقرر کئے جو نو مسلموں کو قرآن اور فرائض اسلام کی تعلیم دیا کرتے تھے شام میں تعلیم دینے کے لئے تین صحابہ مقرر کئے گئے تھے جو دمشق فلسطین اور حمص میں درس دیتے تھے۔ ابتدا میں قرآن سیکھنے والوں کے روزینے مقرر کئے گئے تھے۔

فوجوں میں اس کا مطالعہ لازمی اور ضروری قرار دیدیا گیا تھا عمال گورنروں اور والیوں کو حکم تھا کہ وہ فوجیوں کو قرآن حفظ کرائیں صرف حضرت سعد بن وقاص کے لشکر میں تین سو حافظ تھے آپ نے ہر جگہ تاکیدی احکام بھیج دیئے تھے کہ قرآن مجید کی تعلیم کے ساتھ صحت الفاظ و اعراب کی بھی تعلیم دی جائے پھر اسی پر اکتفا نہیں کی گئی بلکہ آپ نے ادب عربیت کی تعلیم بھی لازمی کر دی تاکہ لوگ خود ہی اعراب کی صحت و غلطی میں تمیز کر سکیں حضرت عمر فاروقؓ نے حفاظت و اشاعت قرآن کے لئے جو کچھ کیا اس کے متعلق حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بالکل صحیح لکھا ہے "امروز ہر کہ قرآن میخواند از طوائف مسلمین، منت فاروق در گردن اوست" یہ سب کچھ اس ملک میں ہوا جہاں صدیوں سے علوم و فنون کی کوئی ایک شعاع بھی نہ جگمگائی تھی اس زمانہ میں ہوا جس میں کہ توسیع و تعمیم تعلیم کا تصور بھی عرصہ ہائے دراز سے کسی دماغ میں میں قائم نہ ہوا تھا اس کے ہاتھوں ہوا جو کسی یونیورسٹی اور کسی کالج کا سند یافتہ نہ تھا البتہ انوار رسالت سے اس کا قلب ایک بقعۂ نور بنا ہوا تھا جس قرآن کو اس پر آشوب زمانہ میں مسلمان بالکل چھوڑے اور بھولے ہوئے ہیں اس کی تعلیم کا اہتمام اس مبارک دور میں جس شان سے ہوا وہ مسلمانوں کے لئے سرمایۂ بصیرت ہو سکتا ہے۔

اشاعت قرآن کے متعلق حضرت عثمانؓ کی مساعی

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن کی مجلدات کی اشاعت سے پیشتر ہی تعلیم قرآن اطراف میں وسعت کے ساتھ پھیل چکی تھی اور مجلدات قرآن کی عام موجودگی میں ابتری و انتشار کا کچھ اندیشہ پیدا بھی ہو سکتا تھا تو اسے یکجائی اور مجلد صورت میں پیش کر کے بالکل رفع کر دیا گیا قرآن کا اولین مدون و مجلد نسخہ حضرت ابو بکر صدیق کے پاس رہا پھر حضرت عمر فاروقؓ کو ملا اور ان کے بعد آپ کی محترمہ صاحبزادی ام المومنین حضرت حفصہؓ کو منتقل ہو گیا حضرت عثمان غنیؓ نے ان سے یہ نسخہ لیکر ۲۵ھ میں اس کی سات نقول کرا کر مختلف صوبوں میں بھیجدیں۔ کتابت میں زبان قریش ہی کو قائم رکھا گیا کہ رسول کریم کی قرأت تھی دیگر قرأتوں کو ترک کر دیا گیا کہ اختلاف و تحریف کا اندیشہ

باقی نہ رہے اور ان ممالک میں جو زبان عربی سے آشنا نہیں ہیں قرات کی صرف ایک صورت رائج رہے اس معاملہ میں آپ نے اس قدر احتیاط سے کام لیا کہ لوگوں کے پاس جو غیر مرتب نسخے پائے گئے وہ ان سے لیکر جلا دیئے گئے حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ حضرت عثمان نے ان نسخوں کو جلایا نہ تھا بلکہ حکم دیا تھا کہ انھیں فرشے کی طرح لپیٹ کر رکھدیا جائے اور کوئی کام نہ لیا جائے بہرکیف مقصد ایک ہی تھا۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ سلطنت کے بعید تر حصوں شام، مصر اور افریقہ میں قرآن کی قرات میں بہت اختلاف تھا جس کا رفع کرنا لازمی امر تھا۔ عام طور پر مشہور ہے کہ حضرت عثمانؓ جامع قرآن تھے۔ جامع قرآن تو تھے مگر اس میں کلام نہیں کہ آپ نے قرات کا ایک واحد طریقہ رائج کر کے اور سورتوں کو ترتیب دیکر فتنہ تحریف کو ہمیشہ کے لئے فنا کر دیا اور آج کم و بیش ساڑھے تیرہ سو سال کے بعد ہم قرآن کو بالکل اسی صورت میں پاتے ہیں جس صورت میں کہ وہ حضرت ابو بکرؓ کے عہد میں جمع اور حضرت عثمان کے زمانہ میں شایع کیا گیا تھا۔

قرآن کے مختلف اہم و متبرک نسخے

حضرت عثمانؓ نے قرآن مجید کی جو نقلیں کرائی تھیں ان میں سے ایک مدینہ منورہ میں رکھکر بقیہ جلدیں مکہ، شام، یمن، بحرین، بصرہ، اور کوفہ بھیجی گئیں۔ تہذیب الاخلاق بابت صفر ۱۲۹۰ھ میں علامہ شبلی نے ان نقلوں کے متعلق بڑی تحقیق سے لکھا تھا کہ مدینہ منورہ میں جو قرآن رکھا گیا تھا ۲۵۰ھ تک اس کا پتہ چلتا ہے دمشق والے نسخہ کو ابو القاسم تجیبی نے ۶۵۷ھ میں جامع دمشق کے مقصورہ میں دیکھا عبد الملک کا بیان ہے کہ میں نے اسے ۷۳۵ھ میں دیکھا۔ سلطان عبد الحمید خاں کے زمانہ میں جامع مسجد میں جو آگ لگی تھی اس میں یہ نسخہ جل گیا۔ مکہ معظمہ میں جو نسخہ تھا وہ بھی ۷۳۵ھ تک موجود تھا۔ بصرہ اور کوفہ والے نسخے کے متعلق یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کس زمانہ میں قرطبہ پہنچا اور وہاں سے عبد المومن اسے بڑی شان و شکوہ کے ساتھ اپنے دار السلطنت میں لایا ۵۵۲ھ میں وہ معتضد کے قبضہ میں آگیا۔ تلمسان کی فتح کے بعد یہ ابو الحسن کے قبضہ میں آیا۔

اس کے مرنے کے بعد پرتگیز میں پہنچا وہاں سے کسی طرح ایک تاجر اسے لے آیا (۷۴۵ھ) اور شہر فاس پہنچا یا جہاں مدت تک یہ خزانہ شاہی میں محفوظ رہا۔ اس کے متعلق دوسرا بیان یہ ہے کہ یہ وہ جلد جس کی تلاوت کرتے ہوئے حضرت عثمان شہید ہوئے تھے یہ ایک مدت تک بنی امیہ کے پاس رہی پھر دمشق سے منتقل ہو کر اندلس پہنچی اندلس میں اسلامی سلطنت کے زوال کے بعد مراکش کے دار الخلافہ فاس میں منتقل ہوئی علامہ ابن بطوطہ کے بیان کے مطابق یہ جلد آٹھویں صدی ہجری تک جامع بصرہ میں موجود تھا اور اس پر حضرت عثمان کے خون کے دھبے نمایاں تھے یہی نسخہ ۱۹۰۴ء میں بخارا سے روس کے قدیم پایہ تخت ماسکو میں پہنچا وہاں سے پھر بخارا لایا گیا اور جب ۱۹۲۳ء میں بالشویکوں نے ترکستان پر دوبارہ تسلط جمایا تو وہ اس نسخہ کو پھر ماسکو لے گئے جہاں سے اسے واپس لانے کی سعی کی جا رہی ہے۔

یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ نسخہ شریف امیر تیمور کے زمانہ میں ابو بکر الشاشی کی طرف سے حضرت شیخ عبد اللہ کے مرقد پر رکھدیا گیا تھا جہاں سے بالشویکوں کے ہاتھ آیا۔ علامہ مقریزی نے کتاب الخطط میں جہاں قاضی فاضل وزیر اعظم سلطان صلاح الدین کے مدرسہ کا ذکر کیا ہے لکھا ہے کہ اس کے کتب خانہ میں مصحف عثمانی کا نسخہ موجود تھا جسے قاضی فاضل نے بیس ہزار اشرفی میں خریدا تھا (تہذیب الاخلاق)

قرآن کی ایک ایک نقل حضرت علی اور حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہ نے بھی ایک ایک نقل اپنے طور پر تیار کی تھی حضرت علیؓ کے قرآن کریم مشہد علی میں محفوظ ہے اور اس پر آپ کے دستخط بھی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ قرآن کے چند اوراق حضرت علی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے لاہور کی شاہی مسجد میں بھی موجود ہیں خدا معلوم یہ کہاں تک صحیح ہے بہرکیف بیان یہی کیا جاتا ہے۔

قرآن کے نقطے اور اعراب

حضرت عثمان رضی نے قرآن کے جو نسخے لکھوائے گئے تھے وہ اعراب اور نقطوں سے خالی تھے ان کے پڑھنے میں عربوں کو تو کوئی دقت نہ تھی کہ عربی ان کی مادری زبان تھی اور وہ قرات رسول اللہ سے بھی بخوبی واقف تھے لیکن نو مسلم عجمیوں کو ان کے پڑھنے میں سخت دشواری پیش آتی تھی۔ ابو الاسود دؤلی المتوفی ۶۹ھ نے سب سے پہلے اس طرف اپنی توجہ مبذول کی انھیں حضرت علی رضی نے تدوین نحو کا حکم دیا تھا لیکن بعض مورخین کہتے ہیں کہ یہ خیال حضرت معاویہ کے زمانہ میں پیدا ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان کے عہد میں یہ صورت پیش آئی لیکن اول الذکر روایت صحیح معلوم ہوتی ہے کوفہ اور بصرہ میں متعدد صحابہ آباد ہو گئے تھے جن کی وجہ سے وہاں تعلیمات قرآنی کا بہت چرچا ہو گیا تھا اسی بصرہ میں علم نحو کی تدوین ہوئی جس کی وجہ سے لوگ صرف و نحو کی الجھنوں میں پھنس کر قرآن کی صحیح تعلیم کی طرف سے غافل ہو گئے یہ زمانہ حجاج بن یوسف المتوفی ۹۵ھ کی گورنری کا زمانہ تھا جو اپنے ظلم و ستم کی وجہ سے تاریخ اسلام میں خاص شہرت رکھتا ہے عجیب امر ہے کہ یہ انتہائی سنگدل اور ظالم ہونے کے باوجود قرآن کریم سے ایک والہانہ عقیدت رکھتا تھا

عجمیوں کی دقت و دشواری کو محسوس کر کے قرآن مجید میں نقطے لگوائے اور نقطے لگے ہوئے قرآن کی متعدد نقلیں کرا کر اس نے مختلف ممالک میں بھجوا دیں۔

قرآن سے حجاج کی محبت کا یہ عالم تھا کہ اس کے انتقال پر اس کے پاس سے چند سکوں اور اسلحہ کے علاوہ صرف قرآن کا ایک نسخہ نکلا جسے وہ ہر وقت اپنے پاس رکھتا تھا (تاریخ ادبیات عرب مصنفہ نکلسن صفحہ ۲۰۳)

ایک اور روایت ہے کہ حجاج نے حرفوں اور لفظوں کے ذریعہ اعراب کو ظاہر کر کے قرآن لکھوانا شروع کیا تھا مگر چونکہ یہ طریقہ نقائص سے مملو تھا اس لئے خلیل بن احمد المتوفی ۱۷۰ھ نے نقطوں کے عوض مروجہ زیر، زبر، پیش کے علامات ایجاد کئے۔

عہد بنی امیہ اور قرآن

خلافت بنی امیہ میں مطالعہ قرآن کو بہت وسعت نصیب ہوئی خلیفہ عبد الملک ۶۵ھ نے بہت سی اصلاحیں کیں اسے قرآن شریف سے عشق تھا اس نے اپنے سکوں پر قرآن کی آیات کندہ کرائیں عربی رسم تعلیق کے تمام نقائص دور کئے اور قرآن کے مطالعہ و تفسیر کو آسان سے آسان صورت دینے کی سعی و جہد برابر کرتا رہا قابل ذکر امر یہ ہے کہ اسی عبد الملک نے دیکھا کہ اس کا لڑکا ایک کتاب ہاتھ میں لئے غزوات اسلام کے حالات پڑھ رہا ہے خلیفہ نے حکم دیا کہ یہ کتاب اس کے ہاتھ سے چھین کر نذر آتش کر دی جائے ساتھ ہی بیٹے کو تاکید کر دی کہ وہ قرآن کے مطالعہ میں مصروف رہا کرے۔

ولید بن عبد الملک المتوفی ۹۶ھ کے عہد میں شوق تعمیر عمارات اس درجہ ترقی کر گیا تھا کہ جب کہیں چار آدمی اکٹھے ہوتے یا ملتے تو عمارات ہی کا ذکر کرتے اس کا زمانہ شوق تعمیر کے لئے تاریخ میں مشہور ہے لیکن اس شغف و توجہ کے باوجود اس کی یہ حالت تھی کہ وہ لوگوں کو قرآن حفظ کرنے کی برابر ترغیب دیتا رہتا تھا جو لوگ حفظ نہیں کرتے تھے انھیں باضابطہ سزا دیتا تھا (تاریخ ادبیات عرب)

حفاظ کو وہ پوری فیاضی کے ساتھ وظائف دیتا اور ان سے بہت خوش ہوتا تھا اس ضمن میں ولید بن عبد الملک گویا حضرت عمر فاروق کا پورا پیرو بنا رہا اور تعلیم قرآنی کو وسعت دینے میں اس نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جانتے ہو ولید بن عبد الملک دنیا کا کتنا نامور اور زبردست فرمانروا گذرا ہے اس کے قبضہ میں جتنے ممالک تھے اور اسے جتنی بڑی سلطنت نصیب ہوئی اس سے پہلے کبھی کسی ایک فرمانروا کو نصیب نہ ہوئی تھی اور نہ اب تک چنار کے سوا کسی کو نصیب ہوئی۔

سرحد چین سے لیکر مراکش تک تمام ممالک اسی کے قبضہ میں تھے فتوحات اسلام کا ایک سیلاب تھا جو اس زمانہ میں امڈا ہوا تھا اور مسلمان ہر طرف مجاہدانہ جوش و جذبہ سے لبریز ملک پر ملک فتح کرتے بڑھتے چلے جا رہے تھے ظاہر ہے کہ اتنے اقتدار و شکوہ کے مسلم فرمانروا کی کوششوں نے کیا کچھ نہ کر دیا ہوگا اور قرآنی تعلیمات کا سلسلہ کہاں سے کہاں تک پہنچ گیا ہوگا یہ حالت تھی کہ دنیائے اسلام میں ہر طرف قرآن ہی قرآن نظر آتا تھا تعلیم تھی تو اس کی مدارس تھے تو اس کے اور کالج تھے تو اسکے حافظوں کا کوئی شمار نہ رہا تھا ہر گھر میں قرآن موجود تھا اور ہر جگہ اور ہر ملک میں پورے شوق سے پڑھا جاتا تھا گویا اس دور میں ہر طرف قرآن کی حکومت تھی۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کا مبارک عہد

ولید بن عبد الملک کے بعد حضرت عمر بن عبد العزیز ۹۹ھ میں اشاعت تعلیم قرآن کی طرف خاص توجہات مبذول کیں اور ہمہ تن اسی طرف متوجہ ہو گئے جس طرح ولید کے وقت میں ہر جگہ عمارات ہی کا ذکر رہتا تھا اسی طرح ان کے عہد میں رعایا کے اندر ہر وقت اور ہر جگہ قرآن و مذہب کے چرچے سنے اور دیکھے جاتے تھے انھوں نے توسیع تعلیم قرآنی کو اپنا وظیفہ عمل اور جزو ایمان بنا لیا تھا اس عہد کی یہ برکت تھی کہ جب بھی کہیں دو شخص ملتے تھے تو ایک دوسرے سے لازماً یہی پوچھتا تھا کہ تم نے کتنا قرآن حفظ کر لیا ہے؟ کب ختم کرو گے؟ میں تو اتنا حفظ کر چکا ہوں۔ مہینے میں کتنے روزے رکھ لیتے ہو رات کو کون وظیفہ پڑھتے ہو اس زمانہ میں عہد صحابہ کی یاد تازہ ہو گئی تھی مورخین نے ان کے عہد کو بھی خلافت راشدہ ہی کا تتمہ بتایا ہے اور کہا بتایا ہے خلیفہ عمر بن عبد العزیز خود بھی صحابہ کرام ہی جیسی زندگی بسر کرتے تھے۔

ہندوستان پر بھی ایک دفعہ دہلی میں یہ بہار آئی تھی ضیاء برنی لکھتا ہے کہ حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی کے عہد میں دہلی کی یہ حالت ہو گئی تھی گویا کہ مذہب و قرآن اور صوم و صلوٰۃ اور قال اللہ و قال الرسول کے ذکر کے سوا کسی کو اور ذکر ہی نہ رہا تھا گھروں کی لونڈیاں ماماییں اور غریب عورتیں تک پوری پابند مذہب ہو گئی تھیں اللہ اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر طرف قرآن و مذہب ہی کے تذکرے اور چرچے تھے اور ایک آج کا وقت ہے کہ منہیات و منکرات کے سوا باتوں پر کوئی اور بات ہی نہیں مسلم گھروں میں قرآن ضرور ہیں مگر سینے اور قلب اس نور سے خالی ہو چکے ہیں اب یہ مقدس کتاب پڑھنے، حفظ کرنے، دیکھنے اور عمل کرنے کے لئے نہیں بلکہ زیب طاق بنانے کے لئے ہے افسوس!

حق یہ ہے کہ عہد خلفائے راشدین و بنی امیہ میں قرآن اور تعلیمات قرآن کی جتنی اشاعت ہوئی غالباً اور کسی دور میں نہیں ہوئی اس لئے کہ اس وقت تک تفسیر، حدیث، فقہ، بیان، بلاغت، صرف و نحو، منطق و فلسفہ

ہیئت و ریاضی وغیرہ علوم مسلمانوں میں نہ پھیلنے پائے تھے اس وقت مذہب کا مدار و مرکز قرآن اور صرف قرآن تھا جو مسلمان دیکھتا اور پڑھتا تھا اُسے ہی پڑھتا تھا ان کا نصاب ان کا محور عمل ان کا مرکز نگاہ جو کچھ تھا اس پر خلفائے بنی امیہ کی مساعی سونے پر سہاگہ کا کام دے رہی تھیں بعد کے زمانوں میں بھی یہ عشق قائم رہا گو مسلمانوں کی توجہات جاذب کرنیکے لئے اور بھی صدہا علوم و فنون پیدا ہو گئے تھے اس عہد کی خصوصیت خالص تعلیم قرآن کی اشاعت و محبت ہے۔

قرآن افریقہ میں

جب ملکہ کاہنہ کے زیر اقتدار بربروں نے عرب حملہ آوروں کا مقابلہ شروع کیا ہے اس وقت دمشق کے تخت خلافت پر عبد الملک متمکن تھا اسی زمانہ میں شمالی افریقہ میں قرآن کی جلدیں پہنچیں بربروں نے انھیں سر آنکھوں پر رکھا اور مسلمانوں کی مادی اور روحانی دونوں طرح کی حکومت تسلیم کرکے مغلوب ہو گئے تاریخ شاہد ہے کہ بربروں نے زور و قوت سے اسلام قبول نہیں کیا بلکہ یہ لوگ فضائل اسلام اور محاسن مسلمین دیکھکر مسلمان ہوئے۔ عبد الملک اور ولید نے ان کے سامنے قرآن پڑھنے سنانے اور اس کی عبادت کے معانی و مفاہیم سمجھانے کے لئے عربی عالم اور فقیہ مامور کر دیئے تھے یہی وہ لوگ تھے جن کی امداد سے ۹۲ھ میں طارق تسخیر ہسپانیہ کے لئے نکلا تھا۔

یہیں سے قرآن کی جلدیں سوڈان اور حبشی اقوام میں پہنچیں اور دریا نائگر کے بالائی جانب تمام بستیاں قرآن کریم کے نور سے جگمگا اٹھیں جس کی انتہا یہ تھی کہ افریقہ کے شہر علم و فضل کے مرکز بن گئے۔

شہر ٹمبکٹو جو ۵۹۲ھ میں آباد ہوا اسلامی علوم و فنون کا گہوارہ بن گیا۔ مشہور سیاح ابن بطوطہ چودہویں صدی عیسوی میں اس ملک کی سیاحت کے لئے آیا وہ حبشی مسلمانوں کے متعلق لکھتا ہے کہ:۔

وہ پابند صوم و صلوٰۃ ہیں اور قرآن پڑھتے ہیں۔" قرآن سوڈان کے انتہائی مغربی حصہ میں ہوتا ہوا بورنو پہنچا۔ سوڈان سے لیکر صحرائے نوبیہ کی سرحد تک روشنی پھیلاتا چلا گیا اور اس طرح افریقہ کے مرکز تک پہنچ گیا۔

یہاں پہنچکر اسلامی سعی و جہد کے وہ دونوں دریا باہم مل گئے جو تبلیغ کی صورتوں میں ایک طرف مغرب سے اور دوسری طرف شمال مشرق سے بہنے شروع ہوئے تھے افریقہ کے عین وسط میں پہنچکر یہ دونوں دریا باہم بغلگیر ہوئے (دعوت اسلام مصنفہ پروفیسر آرنلڈ صفحہ ۳۴۲) بعد کو یہیں سے اسلام کے چشمے ابل ابل کر بالآخر سارے افریقہ میں پھیل گئے۔

قرآن اسپین میں

اس سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن کریم عبد الملک ہی کے عہد میں سارے افریقہ کو روشن اور منور کر چکا تھا اور ہر جگہ اس کی تعلیم ہونے لگی تھی اور عبد الملک کے بعد ولید سریر خلافت پر متمکن ہوا تو قرآن نے افریقہ کے سبزہ زاروں اور ریگستانوں کو طے کرکے یورپ کا رخ کیا موسیٰ بن نصیر افریقہ کی گورنری کے عہدہ پر فائز تھا جس نے تمام علاقے کو تہذیب و مدنیت کی برکات سے بہرہ مند کیا بڑی بڑی اہم اصلاحیں کیں قرآن کی تعلیم کو عام کیا مدارس جاری کئے تجارت کو فروغ دیا جا بجا کارخانے قائم کئے اور اس سرزمین پر خوشحالی پھیل گئی مسلم حکومت اپنے ساتھ فتوحات عدل و انصاف اور اخلاق و انسانیت کی تمام برکات لیکر آئی تھی جس سے افریقہ کے تمام باشندے بہرہ مند ہوئے ہسپانیہ اس وقت گاتھ قوم کے مظالم و شدائد کا آماجگاہ بنا ہوا تھا بہت سے لوگ وہاں سے بھاگ کر افریقہ میں پناہ گزین ہوئے موسیٰ کو حکومت ہسپانیہ کے ظلم و ستم کی حالت معلوم ہوئی تو بہت غصہ آیا اور اس نے خلیفہ سے اجازت لیکر طارق کو اس طرف روانہ کیا۔

طارق ۹۲ھ میں ہسپانیہ کو فتح کرکے زیر لوائے اسلام لے آیا اور سیڈونیہ۔ ملاغہ۔ کارموان۔ غرناطہ۔ قرطبہ۔ الجیرس اور استارگا میں قرآن کی جلدیں تقسیم کی گئیں موسیٰ ہی خود قرآن کو ہاتھ میں لئے ہوئے سیول میڈرڈ۔ اور لولیڈو کو فتح کرتا ہوا فرانس تک پہنچ گیا اگر ولید ان دونوں جانباز فرزندان اسلام کو واپس نہ بلا لیتا تو بلاشبہ آج یورپ پر انجیل کے بجائے قرآن کی حکومت ہوتی۔ ہسپانیہ کے عیسائیوں کو تعلیمات قرآنی نے مسحور کر لیا اور وہ اسلام لانے لگے جو اسلام نہ لائے تھے وہ بھی ذوق و شوق سے اس کا مطالعہ کرنے لگے اس کے بعد ہسپانیہ اسلامی علوم و فنون کا گہوارہ بن گیا۔

قرآن اور لوتھر

عیسائی نوجوانوں کا رجحان دیکھکر پادریوں نے شکایت کی کہ آجکل عیسائی نوجوان کلدانیوں و مسلمانوں کی کتابوں پر بحث کرتے ہیں اور صنائع بدائع آمیز تحریروں سے ان کو شہرت دیتے ہیں ایسے بیشمار عیسائی ہیں جو کلدانی و عربی زبان کی رنگین عبارتوں کو بڑے طمطراق سے پڑھنے کو موجود ہو جاتے ہیں۔

اس حالت کو دیکھکر اسلام کے متعصب دشمن لوتھر کو بھی قرآن کی فصیح عبارت کے متعلق یہی کہتے بن پڑا کہ عیسائی بھی اس کو پڑھنے اور تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ تو قدرتاً یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ اسلامی آثار نے عیسائیوں میں سرایت کی ہوگی۔ چنانچہ طلیطلہ کے اسقف الہاندس کے اس اصول کو کہ انسان فطرتاً مسیحی ہیں بلکہ محض بیٹا بنا لینے سے خدا کا فرزند ہوا قرآن کی تعلیم کا نتیجہ قرار دیا ہسپانیہ میں علم و فضل کی روشنی یوں پھیلتے دیکھکر سلیم القلب لوگ وہاں جمع ہونے لگے مشہور ریفارمر مصلح انہی لوگوں میں سے تھا اس وقت ہسپانیہ میں طلیطلہ اور قرطبہ

علوم عربیہ کے مرکز خاص تھے وہ یہاں آیا تعلیم حاصل کی قرآنی انوار سے اس کے دل و دماغ روشن ہو گئے وہ پہلے ہی انجیل النہرتی سے بائبل کی تعلیم سے تو بیزار ہو ہی چکا تھا یہاں سے قرآن کا ایک نسخہ لیکر جرمنی کی طرف روانہ ہوا۔

جرمنی پہنچکر لاطینی ترجمہ کی مدد سے اس نے جرمنی زبان میں قرآن کا ترجمہ کیا جرمنی زبان میں قرآن کا یہ سب سے پہلے ترجمہ تھا لوتھر کی اصلاحی کوششوں اور اس ترجمہ کی اشاعت نہ صرف پاپائے روم بلکہ بادشاہ وقت اور اس کے دوستوں کو بھی اس سے برہم کر دیا اس پر کفر کے فتوے لگے اور مذہب عیسائیت سے بھی خارج کر دیا گیا یہ اخراج مذہب اسی طرح اشاعت قرآن کا باعث ہوا جس طرح ۱۶۱۰ء بعد میں ہسپانیہ کے دس لاکھ مسلمان باشندوں کا اخراج باعث رحمت ہوا تھا یہ لوگ جلاوطن ہو کر قرآن ہاتھ میں لئے چاروں طرف پھیل گئے اگرچہ فرانس میں قرآن کے نسخے گیارہویں صدی عیسوی سے پہلے پہنچ گئے تھے اور بارہویں صدی کی ابتدا ہی میں قرآن کا لاطینی ترجمہ ہو چکا تھا۔ اٹلی میں تیرہویں صدی میں اور جرمنی میں پندرہویں صدی میں قرآن پہنچ چکا تھا۔

لیکن یورپ کے مختلف ملکوں میں قرآن کی طباعت اور مختلف زبانوں میں اس کے ترجمے زیادہ تر ہسپانیہ کے اخراج شدہ مسلمانوں کے بعد ہی شروع ہوئے اور یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ مورسکیوں (مسلمانوں) کا اخراج یورپ میں قرآن کی اشاعت کا باعث ہو گیا۔

قرآن مغلوں اور تاتاریوں میں

فتنۂ تاتار تاریخ اسلام کا ایک سانحہ عظیم تھا جسے دنیا کبھی فراموش نہیں کر سکتی وحشی تاتاریوں نے سطوت عباسیہ کا چراغ گل کر دیا مساجد بخارا میں گھوڑے باندھے قرآن پھاڑ ڈالے مسلمانوں پر ہولناک مظالم ڈھائے سمرقند بخارا بلخ اور وسط ایشیا کے تمام شہروں کو جلا کر خاک کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا اور اسلامی تہذیب و تمدن اور اسلامیوں کے مٹانے اور تباہ کرنے میں اس نے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا لیکن عین اس زمانہ میں کہ تاتاری اسلام اور اسلامیوں کو مٹانے میں مصروف تھے اسلام اپنا اثر پیدا کرتا چلا جا رہا تھا ہزاروں مسلمان خفیہ طور پر اشاعت اسلام میں مصروف تھے اور لوگوں کے مسلمان بننے اور مسلمان ہونے کا سلسلہ جاری تھا تیرہویں صدی عیسوی میں حاکم ایران ارغون نے قوبلائی خاں کے پوتے خان آننر نے برکہ خاں خان الیسرا نار دا نے قرآن کے آگے اپنے سر تفاخر جھکا دیئے۔

جب مصر کے سلطان رکن الدین نے قاصدوں کو ایک خط دیکر برکہ خاں کے پاس بھیجا تو قاصدوں نے وہاں سے واپس آکر بیان کیا کہ برکہ خاں کے امیروں کے ہاں اور ہر ایک شہزادے کے ہاں ایک ایک امام اور موذن مقرر ہے اور بچوں کو مکتب میں قرآن کی تعلیم باقاعدہ دی جاتی ہے (مقریزی ۲۱۵) خود ہلاکو خاں کے بیٹے تکودار نے عیسائیت کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا سلطان محمد نام رکھا اور بہت سے تاتاریوں کو مسلمان کیا اس نے سلطان مصر کو جو خط لکھا اس میں مندرجہ ذیل عبارت قابل ذکر ہے۔

"خدا نے اپنی عنایت اور ہدایت کی روشنی سے آغاز نوجوانی کے زمانہ میں ہم کو اپنی الوہیت اور وحدانیت کا اقرار کرنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق رسالت کرنے اور اپنے دوستوں اور نیک نہادوں کی نسبت خوش اعتقاد رہنے کی ہدایت کی ہے وہ جسے ہدایت پر لانا چاہتا ہے اس کے دل کو دین اسلام قبول کرنے کے لئے کھول دیتا ہے" (قرآن سورہ ۶ آیت ۱۲۵)

تکودار کے ایک باغی کے ہاتھ سے قتل ہو جانے پر کچھ مدت کے لئے اس ملک میں اسلام کی روشنی پھر کچھ مدھم پڑ گئی لیکن ساتھ ہی بدھ کے مذہب کے پیرو سلطان غازان کو اللہ تعالے نے ہدایت دی اس نے مسلمان ہو کر اشاعت اسلام کی سعی و جہد شروع کر دی اور ایران کے مغلوں میں اسلام نے مضبوطی کے ساتھ جڑ پکڑ لی۔ بلاد متوسط میں چغتائی خاں کے پڑپوتے براق خاں نے ۱۲۶۶ء میں مسلمان ہو کر اپنا نام سلطان غیاث الدین رکھا اور قرآن کی تعلیم وسعت کیساتھ رواج پذیر ہوئی لیکن اس کی ناگہانی موت نے مغلوں کے قدیم مذہب کو پھر زندہ کر دیا لیکن اللہ تعالے کے فضل سے اسی اثنا میں سلطان کاشغر نے اسلام قبول کر لیا جس کا نام تغلق تیمور خاں تھا یہ سلطان شیخ جمال الدین ایرانی کی تلقین سے مسلمان ہوا تھا شیخ نے اس مغرور اور نخوت آلود سلطان کے سامنے قرآن کا ایک نسخہ پیش کیا اور اسلامی تعلیم کے اس کو اس موثر انداز سے آگاہ کیا کہ تغلق کا دل موم ہو گیا اس وقت تو وہ علانیہ کچھ نہ کر سکا لیکن بعد میں اس نے بہت کچھ کیا۔

ایک طرف تو تغلق نے علم قرآن بلند کر رکھا تھا اور دوسری طرف سیر دریا کے امرا جوق جوق مسلمان ہو رہے تھے ازبک خاں (۱۳۱۲ء سے ۱۳۲۰ء تک) کے اقتدار وسیع نے بالکل راستہ صاف کر دیا اور اس کی کوششوں سے سارے ملک نے اسلام قبول کر لیا اس کے بعد ان تمام علاقوں میں قرآن پورے ذوق و شوق کے ساتھ پڑھا جانے لگا جس کا اثر وسط ایشیا پر بھی حادی ہو گیا آخر اسی عرصہ میں ازبک کے نام سے ازبک قوم کی بنائیں استوار ہونے لگیں اس قوم نے قرآن کو ہاتھ میں لے لیا۔

قرآن بلغاریہ میں

ازبک خاں بڑے طنطنہ اور طمطراق کے ساتھ حکومت کر رہا تھا اس نے روس

پر حملہ کر کے اُسے فتح کرنا چاہا مگر کامیابی حاصل نہ ہوئی تاہم اس کی سلطنت دور دور تک وسیع ہوگئی اور لاکھوں کروڑوں عیسائی اسکی رعایا بن گئے جنھیں تعلیمات قرآنی کے ماتحت اس نے پوری مذہبی آزادی عطا کردی ایک صدی قبل مسلمانوں نے قرآن کی روشنی سے بلغاریوں کے قلوب کو منور کرنا چاہا تھا مگر انھیں اس وقت کامیابی نہیں ہوئی تھی لیکن بلغاریہ میں مسلمانوں کی خاصی تعداد پیدا ہوگئی تھی یہ ان مسلم تاجروں کی روایت سے مسلمان ہوئے تھے جو شمالی ملکوں میں پشمینہ وغیرہ کی تجارت کرتے تھے یہ تاجر غالباً ۹۲۱ء میں روسیوں کے پاس پہنچے تھے کیونکہ اسی سال خلیفہ مقتدر باللہ نے روسیوں کے پاس سفیر بھیجے تھے تاکہ جو روسی مسلمان ہوگئے ہیں ان کے دینی استحکام اور مذہبی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ اسی خلیفہ کے زمانہ میں شاہ بلغاریہ اپنے خاندان سمیت مسلمان ہوگیا تھا مسلمان ہونے کے بعد شاہ نے نماز اور شرائع اسلام کی تعلیم کے لئے خلیفہ سے ایک عالم بھیجنے کی استدعا کی تھی جس پر احمد بن فضلان وہاں متعین کئے گئے تھے۔

فاضل احمد بن فضلان نے اپنا ایک سفرنامہ مرتب کیا تھا جس میں وہ لکھتا ہے کہ:-

"ہم ۱۲ محرم ۳۱۰ھ کو اتوار کے دن پہنچے اور اس زمانہ قیام میں اس ملک کے بادشاہ اور اسکے خواص قرآن مجید سننے کے لئے حاضر ہوئے۔"

اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ بلغاریہ میں ۳۱۰ھ میں قرآن پہنچ چکا تھا اور اس وقت اس کی تعلیم بھی شروع ہوگئی تھی۔

قرآن روس میں

روس سے ہوتا ہوا قرآن جزیرہ نمائے کریمیا میں پہنچا اور ۱۷۸۷ء میں روس کے تاتاری مسلمانوں کے توسط سے کوہستان قرغیز میں پہنچ گیا روس میں قرآن ۱۸۰۳ء میں اپنی تفسیر سمیت چار جلدوں میں شائع کیا گیا ملکہ کیتھرائن دوم کا مقصد تو اشاعت قرآن سے یہ تھا کہ اس کے ذریعہ ان تاتاریوں کو جو بباطن مسلمان اور بظاہر عیسائی تھے شیدائے عیسائیت بنایا جائے مگر اثر الٹا ہوا اور یہ اشاعت بہت سے روسی مسلمانوں کے قبولیت اسلام کا باعث بن گئی۔

اس مختصر نمبر میں اتنی گنجائش نہیں کہ تمام کرۂ ارض کے ممالک کے متعلق یہ بتایا جاسکے کہ قرآن وہاں کب اور کس ذریعہ سے پہنچا اور پہنچکر کیا اثرات پیدا کئے بہرحال ہم یہ ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اسلام جہاں بھی گیا اپنا اثر کئے اور لوگوں کو اپنا گرویدہ بنائے بغیر نہ رہا۔

تراجم قرآن مشرقی زبان میں

قرآن کے بربری و فارسی تراجم مسلمانوں کی دلی سعی و خواہش

بھی تھی اور یہی وجہ ہی کہ قرآن دنیا میں عربی زبان ہی میں رائج ہو عربی ہی میں پڑھا جائے اور عربی نہ جاننے والی قومیں بھی اسے عربی ہی میں دیکھیں اور مطالعہ کریں موحدین کی سلطنت الجزائر سے لیکر اندلس تک پھیلی ہوئی تھی (۵۲۴ھ تا ۶۶۸ھ) اسی زمانہ میں قرآن کا ترجمہ بربری زبان میں کیا گیا تو علماء و عوام نے اس کی مخالفت اس شدت کے ساتھ کی کہ اس کے ترجمہ کا نشان ہی نہیں رہنے دیا گیا اور اسے بالکل ناجائز قرار دیا۔

ہندوستان کے اندر ایک مدت دراز تک قرآن اپنی اصلی زبان میں رہا۔ آخر میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے بزبان فارسی اس کا ترجمہ کیا اور فتح الرحمٰن اس کا نام رکھا اس کی مخالفت بھی علماء کی طرف سے بڑی شدت کے ساتھ کی گئی اور ان کے خلاف جوش اتنا بڑھا کہ مسجد فتحپوری دہلی میں ان کے قتل کے منصوبے سوچے جانے لگے ہندوستان میں قرآن کریم کا سب سے پہلا ترجمہ یہی ہے جس کا ایک قلمی نسخہ مکتبہ شیرنیہ دار العلوم اسلامیہ پشاور میں موجود ہے اور کئی بار شائع بھی ہوچکا ہے ہندوستان میں تو یہ ترجمہ واقعی سب سے پہلا ترجمہ ہے مگر فارسی زبان میں پہلا نہیں فارسی زبان میں قرآن مجید کا سب سے پہلا ترجمہ غالباً وہ تھا جو حضرت شیخ سعدی شیرازی سہروردی نے کیا تھا اس کے بعد اسی زبان میں اس کے متعدد ترجمے ہوئے اور شائع کئے گئے براؤن نے اپنی تالیف میں ایک اور فارسی ترجمہ کا ذکر کیا ہے جو اصفہان میں چھپا تھا۔

قرآن کے اردو تراجم

اردو ترجمہ کا خیال حضرت شاہ ولی اللہ کے فارسی ترجمہ ہی سے پیدا ہوا اردو تراجم میں حضرت شیخ عبد القادرؒ کے ترجمے کو امتیاز خاص حاصل ہے جو موضح قرآن کے نام سے ۱۷۹۰ء میں شائع ہوا آنحضرت مرحوم حضرت شاہ ولی اللہ ہی کے صاحبزادے تھے اس کا ایک ایڈیشن دو جلدوں میں ۱۸۲۹ء میں ہگلی سے شائع ہوا اور دوسرا ایڈیشن کلکتہ میں ۱۸۴۰ء میں چھاپا گیا مگر اس میں فارسی ترجمہ بھی موجود تھا اس ترجمہ کو قبولیت عام نصیب ہوئی اور اسے نہایت مستند و اہم سمجھا گیا۔

۱۳۱۵ھ میں فاروقی پریس دہلی سے ترجمہ الثلاثہ کے نام سے قرآن کا ترجمہ شائع ہوا اس ترجمہ کی خصوصیت یہ تھی کہ پہلی سطر میں عربی زبان دوسری میں فارسی ترجمہ تیسری میں لفظی اردو ترجمہ اور چوتھی میں سلیس و بامحاورہ ترجمہ ہے لفظی ترجمہ جو دیا گیا ہے وہ شاہ رفیع الدین کا کیا ہوا ہے اس کے علاوہ حاشیہ پر مطالب قرآنی کی توضیح فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں کی گئی ہے۔

قرآن کے ہندی گجراتی رومن اور ملایالی تراجم

ریورینڈ ڈاکٹر

امام الدین امرتسری نے بھی قرآن کا ایک ترجمہ شائع کیا لیکن یہ ترجمہ نہ فارسی زبان میں تھا اور نہ اردو زبان میں بلکہ رومن اردو میں تھا کرسچن مشن پریس الہ آباد نے اسے چھپوا کر طول و عرض ہند میں اس کی خاص اشاعت کی۔ اسی طرح ریورنڈ ڈاکٹر احمد شاہ ایس پی جی مشنری مقیم ہمیر پور نے قرآن کا لفظی ترجمہ بامحاورہ ہندی زبان میں کیا اس کے علاوہ اردو کے اور بھی بہت سے تراجم شائع ہو چکے ہیں جن میں مولوی فتح الدین جالندھری اور مولوی نذیر احمد کے ترجمے قابل ذکر ہیں بہت کم افراد کو اس کا علم ہوگا کہ بیضاوی کی تفسیر قرآن کا ترجمہ ملایا زبان میں مع اصل عربی کے شائع ہو گیا ہے اور اس کی اشاعت اس سرعت و کثرت کے ساتھ ہوئی ہے کہ تین چار اڈیشن اب تک شائع ہو چکے ہیں۔ ڈچ ایسٹ افریقہ میں اس کی فروخت بکثرت ہوئی ہے۔

حتمی طور پر تو نہیں کہا جا سکتا لیکن لوگوں کا بیان ہے کہ گجراتی زبان میں بھی قرآن کا ترجمہ ہو چکا ہے اور پشتو زبان میں بھی کیا جا چکا ہے۔

قرآن مرہٹی تلنگا اور ملیالم زبان میں

سنہ ۱۹۰۸ء میں پونڈ ولیم گولڈسیک نے جو اسٹریلیا کی بیپٹسٹ سوسائٹی کے ایک مشنری تھے بنگالی زبان میں قرآن کا ترجمہ مع متن شائع کیا ترجمہ بین السطور اور مسیحی نقطۂ نگاہ سے بیشمار حواشی اس پر اضافہ کئے گئے ہیں حکیم صوفی میر محمد یعقوب نے مرہٹی زبان میں قرآن کا ترجمہ بمبئی سے شائع کیا جس پر حضور نظام خلد اللہ ملکہ نے مترجم کو نہ صرف یہ کہ اس خدمت پر گرانقدر انعام دیا بلکہ اس کی بہت سی جلدیں قلمرو نظام میں مرہٹی مدرسوں کے لئے خریدی گئیں اور ان کا وظیفہ بھی تاحیات مقرر ہو گیا۔

مسٹر نرائن راؤ ایم اے ایل ٹی ریٹائرڈ راجمندری ضلع گوداوری کے گورنمنٹ آرٹس کالج میں تلیگو اور سنسکرت کے لکچرار تھے قرآن کریم کا ترجمہ تلیگو زبان میں شائع کیا انہوں نے مولوی محمد علی صاحب ایم اے امیر احمدیہ جماعت لاہور کے انگریزی ترجمہ سے امداد لی ہے ایک اور مرہٹہ فاضل مسٹر دنکٹا تمن نے جو ۲۶۔ ہائی روڈ اگمور مدراس میں رہتے ہیں تلنگو میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کیا ہے جہاں تک معلوم ہو سکا ہے انھوں نے بھی مولوی محمد علی صاحب ہی کے انگریزی ترجمہ قرآن سے مدد لی ہے ملیالم زبان میں بھی قرآن کا ترجمہ ہو چکا ہے جسے مسٹر ایس این کرشنا راؤ بی اے نے کیا ہے جو ریاست کوچین کے ملیالم زبان کے ایک ماہواری رسالہ "سدگرو" کے ایڈیٹر ہیں۔

قرآن جاوی زبان میں

جاوی زبان میں بھی قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے جو سنہ ۱۹۱۳ء میں سو سو صفحات کے حصوں میں بڑے طمطراق کے ساتھ شائع کیا گیا تھا اس کی طباعت و کتابت بہت نفیس و دیدہ زیب ہے جاوی زبان میں جو ذیلی حاشیے بھی دیئے گئے ہیں وہ تشریحی نہیں خاص متن کے متعلق ہیں یہ ترجمہ سمارنگ ڈو۔ کرتی این بوکہنڈل نے شائع کیا ہے جو بٹیویا دار الحکومت جاوا کے رہنے والے ہیں مترجم نے ایک دفعہ عیسائی مذہب اختیار کر لیا تھا لیکن دوبارہ مسلمان ہو گیا ان کا اسم گرامی مسٹر لغزیا ہے ہم تو اس ترجمہ کی اچھائی یا کوتاہی کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے البتہ اتنا معلوم ہوا ہے کہ جامع ازہر مصر کے جاوی طلبا کو یہ ترجمہ دکھایا گیا تو انہوں نے بہت پسند کیا۔

بہرل نے جاوی زبان کے ایک اور ترجمہ قرآن کا بھی ذکر کیا ہے جو اس سے بہت قدیم ہے۔

قرآن چینی زبان میں

فرانس کے رسالہ "ریویو دمنڈ مزلمان" کی جلد چہارم صفحہ ۴۰۵ پر ایک مضمون درج ہوا تھا جو ایم ایف فرجانی اور ایم ایل بودٹ کا لکھا ہوا تھا اس مضمون میں ایک تفسیر کی پوری کیفیت بیان کی گئی ہے جو چینی زبان میں چھپی تھی چینی ترجمہ عربی متن کے بعد دیا گیا ہے اور اس کے بعد مطالب کی تشریح کی گئی ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ عربی متن کا ترجمہ فی نفسہ نہیں دیا گیا بلکہ صرف تفسیر کی گئی ہے ہر ایک عربی جملہ کے بعد چینی زبان میں اس کا مطلب واضح کیا گیا ہے، سورہ فاتحہ کے بعد آیات قرآنی کو عامۃ الناس کی زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں منتخبات قرآن مع ترجمہ ایک دیدہ زیب مجلد کی صورت میں پیکن سے شائع کئے گئے اسی جلد کے صفحہ ۴۳ سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کا ترجمہ خاص پاطوم کی زبان میں بھی شائع کیا گیا ہے۔

قرآن ترکی زبان میں

ترکی زبان میں قرآن کریم کے تراجم کم ہیں اور وہ بھی آخری زمانہ میں ہوئے ہیں تاہم عربی متن کے ساتھ ترکی زبان میں اکثر تفسیر ضرور شائع ہوئی ہیں اسی قسم کا ایک خوبصورت اور نفیس قرآن سنہ ۱۳۲۸ھ میں قسطنطنیہ کے نجاریہ پریس سے شائع ہوا تھا دستوری حکومت کے قائم ہونے کے بعد کئی اشخاص نے مشترکہ طور پر ترکی زبان میں قرآن کا ترجمہ کرنا شروع کیا قدیم خیال کے لوگوں نے اس کی مخالفت کی غالباً سنہ ۱۹۱۴ء میں سب سے اول ابراہیم حلمی کی طرف سے قرآن کا ایک ترجمہ "ترجمۃ القرآن" کے نام سے شائع ہوا اور ایک اور ترجمہ ٹرکی کے ایک ہفتہ وار رسالہ "اسلام مطبوعہ" میں چھپا اس رسالہ کے ایڈیٹر حلیم ثابت ہیں جدید حکومت جمہوریت کے ظہور و قیام نے صحیح ترجمہ کے امکان کو ترکی میں بہت آسان بنا دیا ہے اس سے پہلے اس ملک میں جتنے تراجم ہوئے وہ ناکافی، ناتمام اور ناقص تھے۔ محکمہ معارف نے اپنے اہتمام سے ایک

کمل وستند ترجمہ ملک کے سامنے پیش کیا ہے اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ ترکی میں بھی قرآن کے ترجمہ کو علما نے مناسب نہ سمجھا اور یہی کوشش کی کہ قرآن کو سب ترکی زبان ہی میں نہ پڑھیں اور عربی ہی میں سمجھیں۔

واقعی بہتر اور اعلیٰ طریق تو یہی ہے ترجمہ میں ہزار سعی کی جائے مگر وہ خوبیاں کہاں پیدا ہو سکتی ہیں اور اصل عبارت کے لطف سے بہرہ مند ہونے کی کیا واقعی سبیل ہے تاہم نہ جاننے اور نہ سمجھنے والوں کیلئے تو تراجم یقیناً مفید ہیں قرآن شریف ہی کو یہ شرف حاصل ہے کہ دنیا کی ہر زبان میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے

تراجم قرآن مغربی زبانیں

فرانسیسی تراجم

راہب پطرس نرابس وہ پہلا شخص ہے جس نے فرانس میں سب سے پہلی مرتبہ قرآن کریم کا ترجمہ لاطینی زبان میں کیا ہے اس کا انتقال ۱۱۵۶ء میں ہو گیا اور یہ اپنے ترجمہ کو غیر مکمل حالت میں چھوڑ گیا جسے ایک جرمن ہرمن آف دلمتیا اور ایک انگریز رابرٹ آف ریٹینا نے تکمیل کو پہنچایا۔ اس وقت یورپ کی فضا پادریوں کے اثر سے اس درجہ مکدر تھی ہوئی تھی کہ کسی کو اس ترجمہ کے شایع کرنے کی جرات نہ ہوئی اور تقریباً چار سو برس تک یہ ترجمہ ایک خانقاہ میں پوشیدہ پڑا رہا۔ آخر ۱۵۴۳ء میں ببلی اندر نے اسے سوئزرلینڈ کے شہر باسل سے شایع کیا اس کے بعد ہی یہ ترجمہ تین مختلف زبانوں اطالی، جرمن اور ڈچ میں شایع ہوا۔ قرآن کریم کا پہلا ترجمہ دوسرا ترجمہ سنہ ۱۶۹۸ء میں پدوا (اٹلی) سے ایک شخص فادر لیوس مراکشی نے ۴۰ سال کی محنت کے بعد شایع کیا یہ شخص نہایت متعصب تھا اس کے متعلق جارج سیل کی رائے ہے کہ عام طور پر وہ بالکل صحیح ہے گو عربی محاورہ کا اس درجہ خیال رکھا گیا ہے کہ بہ آسانی سمجھ میں نہیں آسکتا شرح بہت مفید ہے لیکن تردید حاشیہ غیر تسلی بخش اور بعض حالتوں میں خارج البحث ہیں۔ موسیو سیوری اس ترجمہ کے متعلق لکھتا ہے کہ اس نے لفظی ترجمہ کیا ہے قرآن کے مفہوم کو بیان نہیں کیا بلکہ اسے لاطینی وحشی زبان میں پریشان کر دیا ہے گو اصل زبان کی خوبیاں جاتی رہی ہیں تاہم اس ترجمہ کو موسیو اسے دور اٹر کے ترجمہ پر ترجیح ہے۔

ببلی اندر کے شایع کردہ ترجمہ کا ایڈیشن بعد میں ۱۵۵۰ء میں [illegible] سے شایع ہوا۔ لیپسیہ ہی میں ایک عربی لاطینی قرآن جسٹس فریڈ رنکیس نے ۱۶۹۴ء میں طبع کیا اور اسی قسم کا ایک ایڈیشن ۱۷۰۱ء میں ایمسٹرڈم سے شایع ہوا۔ ہیٹرزمارک نے اندلس کا سفر کر کے عربی زبان سے واقفیت حاصل کی قرآن کریم کا عربی سے ترجمہ کیا اور رسول کریم کی سوانح عمری بھی لاطینی زبان میں مرتب کی۔

سویڈن و ڈنمارک کے تراجم

ایم اندرے ڈو رائر نے جو ستر ہویں صدی میں مصر میں فرانسیسی قونصل تھا اور عربی و ترکی زبانیں بخوبی جانتا تھا قرآن کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں کر کے ۱۶۴۷ء میں پیرس میں چھپوایا مگر جارج سیل کے نزدیک اس کا ہر صفحہ اغلاط سے پر ہے۔ سیوری نے صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ اس ترجمہ کو دیکھ کر کوئی خیال نہیں کر سکتا کہ قرآن عربی زبان میں ایسا عمدہ و لاثانی کتاب ہے۔ اس کے بعد ۱۶۸۳ء اور ۱۷۲۹ء میں دو ترجمے شایع ہوئے ۱۷۸۳ء میں سیوری نے ایک ترجمہ فرانسیسی میں شایع کیا جس نے بہت شہرت حاصل کی پھر فرانس کے نامور مستشرق ڈاکٹر مردریس نے حکومت فرانس کے حکم سے فرانسیسی زبان میں قرآن کا ایک ترجمہ شایع کیا ہے اور [illegible] نے بھی ۱۸۴۰ء میں پیرس سے ایک فرانسیسی ترجمہ شایع کیا۔

سویڈن کی زبان میں تو ایک ترجمہ موجود ہے مگر جہاں تک معلوم ہو سکا ہے ڈنمارک اور ناروے میں کوئی ترجمہ شایع نہیں ہوا۔

آپ یہ سنکر متحیر ہوں گے کہ گو یونان اور اسپانیہ پر صدیوں مسلمان حکمران رہے مگر ان زبانوں میں پورے قرآن کا ترجمہ کبھی نہیں ہوا۔

عبرانی و جرمن تراجم

جیوش انسائیکلوپیڈیا سے اتنا تو معلوم ہوتا ہے کہ عبرانی زبان میں قرآن کے چند حصوں کا ترجمہ کیا گیا ہے لیکن یہ نہیں معلوم ہوتا کہ قدیم عبرانی زبان میں قرآن کا کوئی ترجمہ کیا ہو البتہ ۱۶۳۴ء میں یعقوب بن اسرائیل نے لاطینی سے عبرانی میں ترجمہ کیا۔ زمانہ حال میں قرآن کا عبرانی ترجمہ ہرمن ریکنڈرف نے کیا ہے جو ۱۸۵۷ء میں شایع ہوا ہے۔

جرمن زبان میں سب سے پہلے ترجمہ جرمن مصلح مارٹن لوتھر نے کیا جو ۱۴۸۳ء کو پیدا ہوا اور جس نے اندلس میں عربی زبان سیکھی یہ ترجمہ بھی لاطینی زبان ہی کی مدد سے (اصل عربی زبان سے نہیں) کیا گیا تھا [illegible] نے قرآن اور لوتھر کے اصول بت شکنی [illegible] مطابق [illegible] قرآنی تعلیم سے اس درجہ مشابہ تھی کہ جرمنی کے متعصب پادریوں نے اس پر در پردہ اسلام پھیلانے کا الزام لگایا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ لوتھر کی تحریک تعلیم قرآن ہی کا نتیجہ تھی۔ جرمنی زبان میں شویگر، فریڈرک میگرلین تھیوڈور ارنلڈ نے بھی تراجم کئے لیکن ہی بولسن کی ترجمہ بہترین ترجمہ ہے جو ۱۸۲۸ء میں مع دیباچہ و حواشی شایع کیا گیا اسی کو جی [illegible] نے

نظر ثانی و صحت کے بعد ۱۸۲۶ء میں شایع کیا۔
اس کے بعد المان، ہیننگ گرگیل اگسٹ مڑا ور البیٹن اور ایچ۔ ایل فلیشر نے مختلف اوقات میں تراجم کئے ڈاکٹر نولڈکی کا خیال ہے کہ جرمنی ترجمے انگریزی ترجموں کے برابر اچھے نہیں۔
ڈچ زبان میں ڈاکٹر کیرز اور جے ایچ گلمیس میکر وغیرہ نے تراجم کئے اسی زبان میں سب سے پہلا ترجمہ ۱۶۴۱ء میں ہیمبرگ ڈے جھیکر شایع ہوا اطالی زبان میں سدھنیسر اکو لیو فیر کا سی نے ۱۹۱۴ء میں ترجمہ کیا اس سے پہلے ایک ترجمہ اندریا ارادی بین وینس سے ۱۵۴۷ء میں شایع کر چکا تھا پندرھویں صدی عیسوی میں جان انڈریز نے حاکم ارگون کے حکم سے مع شرح ایک ترجمہ شایع کیا یہ شخص پہلے مسلم فقیہ تھا بعد کو عیسائی ہو گیا تھا ۱۸۷۱ء میں یروشیلکے ایک وردیسیا اندلسیا اکو تھونے قرآن کا ترجمہ برلن سے شایع کیا جس میں عربی کے علاوہ فارسی ترکی اور لاطینی ترجمہ بھی تھا یہاں تک تو ذکر تھا ان قدیم تراجم کا جو مختلف مغربی زبانوں میں وقتاً فوقتاً کئے جاتے رہے۔

قرآن کے انگریزی تراجم

اب ہم قرآن کے انگریزی تراجم کی طرف متوجہ ہوتے ہیں پہلا انگریزی ترجمہ الگزینڈر راس نے ۱۶۴۹ء میں ڈوراٹر کے فرانسیسی سے کیا گیا چونکہ یہ عربی سے محض ناواقف تھا اور فرانسیسی بھی بہت کم جانتا تھا اس لئے اس کا ترجمہ بہت ناقص ہے ۱۷۳۴ء میں جارج سیل نے اپنا ترجمہ شایع کیا لیکن سیل نے خود لکھدیا ہے کہ اس کے ترجمہ کو نقائص سے بری نہ خیال کر لیا جائے۔ راڈویل نے ۱۸۶۱ء میں ایک ترجمہ کیا جس کی تعریف ڈاکٹر مارگولیتھ اور دیگر فضلا نے بہت کی مگر اس میں بھی بہت غلطیاں ہیں اس کے بعد ہیری پامر نے کیا ان میں ترجمہ کی صحت سے زیادہ سلاست زبان اور اپنے ذاتی خیالات کی برتری و اشاعت کا خیال رکھا گیا ہے اس لئے ان میں سے ایک ترجمہ بھی ایسا نہیں ہو جسے قابل اطمینان کہا جا سکے۔
۱۹۰۵ء میں ڈاکٹر محمد عبدالحکیم خاں اور ۱۹۱۲ء میں اصغر اینڈ کو الہ آباد نے میرزا ابوالفضل سے ترجمہ کرا کر مع عربی شایع کرایا اس کی بڑی تعریف یہ تھی کہ مشہور بدخواہ اسلام پادری زویمر نے بھی اسے سراہا ہے ایک ترجمہ مولوی محمد علی ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ نے کیا ہے جو بڑے اہتمام سے ۱۹۱۷ء میں انجمن احمدیہ کی طرف سے شایع ہوا عربی متن اور انگریزی ترجمہ صفحہ کے بالائی حصہ میں ایک دوسرے کے مقابل درج کئے گئے ہیں اور تفسیر زیریں حصہ میں مندرج ہے شروع میں ایک مبسوط مشرح مقدمہ ہے جس میں تعلیم قرآن کا مفاد دیا گیا ہے یہ ترجمہ ہر اعتبار سے قابل تعریف ہے علامہ شبلی کی تحریک پر نواب عماد الملک بہادر نے بھی ایک ترجمہ شروع کیا تھا جو مکمل نہیں ہوا مسز ناسیرت نے پہلی یک ترجمہ شایع کیا تھا ابھی یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا اور نہ قرآن ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا کا شغف ختم ہو جائے دنیا میں اور بھی مذہبی کتب مقدسہ موجود ہیں مگر کوئی نہیں بتا سکتا کہ کسی کتاب نے دنیا میں اس سرعت کے ساتھ ترقی کی ہو اتنے حیرت انگیز کام اس نے انجام دیئے ہوں اور دنیا کی اتنی زبانوں میں اتنی مدت سے ان کے تراجم کا سلسلہ جاری رہا ہو۔
بلاشبہ آج انجیل کا ترجمہ دنیا کی تمام زبانوں میں ہو چکا ہے اور اس کی اشاعت حصر و شمار سے بے نیاز ہے لیکن یہ سب کچھ عیسائیوں کے شغف و شوق کا نتیجہ نہیں اور نہ کسی غیر ملکی نے اسے علمی خدمت سمجھ کر ایسا کیا ہے یہ سب کچھ مشنری جماعتوں کی دولتمندانہ سعی و جہد کے ثمرے ہیں البتہ لیکن قرآن شریف کے جو تراجم ہوئے وہ خاص شوق خاص خدمت اور خاص مقاصد کے لئے کئے گئے اور ہر ملک کے فضلا نے یہ سعی کی کہ ان کا نام بھی کسی طرح مترجمین قرآن کی عزت منزلانہ فہرست میں درج ہو جائے یہ شرف تنہا قرآن ہی کو حاصل ہے۔

قرآن کے عربی ایڈیشن

قرآن کا جو عربی نسخہ ۱۵۱۸ء میں وینس سے شایع ہوا وہ پوپ کے حکم سے نذر آتش کر دیا گیا ۱۶۹۴ء میں ہمبرگ سے متعدد ایڈیشن شایع ہوئے ۱۷۸۷ء میں شہنشاہ بیگم روس کے حکم و خرچ پر چار جلدوں میں قرآن کا جو عربی ایڈیشن شایع کیا گیا تھا ۱۸۰۵ء تک اس کے متعدد ایڈیشن یکے بعد دیگرے شایع ہوتے رہے اور پھر یہ سلسلہ قائم ہو کر ۱۹۱۱ء میں ختم ہوا ۱۷۹۰ء ۱۷۹۳ء ۱۷۹۶ء ۱۷۹۸ء ۱۸۰۳ء ۱۸۰۹ء ۱۸۳۹ء ۱۸۱۷ء ۱۸۲۱ء اور ۱۸۴۳ء میں بڑے بڑے ایڈیشن چھپے اور وقتہ ہو گئے ایک عربی ایڈیشن جرمن مستشرق جی فلوگل نے لیپزگ (لیبسیا) سے مع تنقید ۱۸۳۴ء میں شایع کیا جس کا دوسرا ایڈیشن ۱۸۴۲ء اور تیسرا ۱۸۶۹ء میں چھپا۔
جی فلوگل نے "نجوم الفرقان" کے نام سے فہرست الفاظ آخر میں درج کر دی تھی جس کی مدد سے قرآن کی ہر آیت حسب موقع و حاجت بہ آسانی نکالی جا سکتی تھی فلوگل ۱۸۰۲ء میں پیدا ہوا اس کی ایک تنہا سعی سے عربی زبان کی تقریباً پچاس کتابیں شایع ہوئیں عام خیال یہی ہے کہ فہرست الفاظ میں اولیت کا شرف فلوگل کو حاصل ہے لیکن ان لوگوں کو کیا معلوم کہ ۱۸۱۱ء میں ہندوستان کے اندر مسلمان یہی کر چکے تھے نجوم الفرقان کے نام سے ایک فہرست یا کتاب مرتب و شایع ہو چکی تھی جس کے ذریعہ سے ہر ایک لفظ کا محل وقوع نہایت آسانی کے ساتھ معلوم ہو سکتا تھا یہ کتاب بہت جامع اور مبسوط کتاب تھی اور جی فلوگل

کی مطبوعہ نجوم القرآن حقیقت میں اسی تالیف کی ایک اصلاح یافتہ ہے یہ کوئی نیا انکشاف اور جدید بات نہیں۔

فضلائے مغرب کا آمن سعی

یورپ والے ابتدا سے یہی کہتے رہے ہیں ہم نے اپنی کتاب "اسلام اور تجارت" میں مستند حوالوں سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ بیشمار ایسی ایجادیں اور نظریئے اس وقت دنیا میں ایسے ہیں جو کسی مغربی فاضل کے نام سے منسوب ہیں وہی ان کا موجد موسس اور مخترع سمجھکر تمام عزتوں اور شہرتوں کا مستحق قرار دے دیا گیا ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے مسلمان اپنے عہد اقبال میں بہت کچھ کر چکے تھے ان کی ذہنی دماغی اور اختراعی قوتیں فلک الافلاک کے مینارے چھو رہی تھیں وہ علوم و فنون اور ایجاد و تحقیق کے معاملہ میں اتنے آگے بڑھ گئے تھے کہ یورپ کو اس حد تک پہنچنے کے لئے غالباً ابھی کئی صدیاں درکار ہوں گی ان کی تمام نایاب و نادر کتب اطراف عالم سے کھنچکر یورپ کے کتب خانوں میں پہنچ گئیں ان میں کچھ ایسی کتابیں تھیں جو لاطینی زبان میں ان کے شاگردوں کی ترجمہ کی ہوئی تھیں یا ان میں جا بجا عرب فضلا و محققین کے شاہکار کی طرف اشارے تھے عوام کی دسترس تو ان تک تھی نہیں۔

یورپین فضلا اور ذہین و چالاک افراد نے انھیں پڑھا اور ایک چیز کو اپنا بنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا اور شہرت و عزت کے تاج کے مستحق قرار پا گئے اگر قدیم لٹریچر پر گہری نظر ڈالی جائے تو ڈارون، اسپنسر، گوئٹے اور کولمبس اور واسکوڈی گاما کی تمام شہرتیں آنکھوں کے سامنے فنا ہو جائیں جو انہوں نے کیا اور جس کی وجہ سے انھیں بقائے دوام کا تاج نصیب ہوا وہ سب مسلمان اس سے پہلے کر چکے تھے یہ مبالغہ نہیں تعلّی نہیں حقیقت ہے فلوگل ہی کو دیکھیئے ہندوستان سے کتاب یورپ پہنچی اس نے غور سے دیکھی اور اصلاح یافتہ صورت میں مدون کر کے دنیا کے سامنے پیش کر دی اب ساری دنیا یہی سمجھ رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ نجوم الفرقان فلوگل کا شاہکار ہے اور روبیٹ کا سہرا اسی کے سر ہے لیکن یہ کسی کو نہیں معلوم کہ شہنشاہ اورنگ زیب کے عہد میں مصطفٰے خاں بن محمد سعید ایک افغان تھے جو ایک جلیل القدر عہدہ پر ممتاز تھے انھوں ہی نے ۱۶۹۱ء میں نجوم الفرقان کے نام سے ایک مبسوط کتاب تصنیف کی تھی جس کے ذریعہ ہر ایک لفظ کا محل وقوع نہایت آسانی کے ساتھ معلوم کیا جا سکتا تھا۔ فلوگل صاحب نے اسے تراش کر ایک جدید صورت دیدی اور مشہور ہو گئے۔ اسی ایڈیشن کو نظر ثانی کے بعد جی۔ ایم۔ ریڈ سلاب نے لیپزگ سے ۱۸۳۷ء میں شائع کیا ایک اور عربی ایڈیشن مع تفسیر بیضاوی۔ ایچ۔ ایل فلیشر نے دو جلدوں میں ۱۸۴۲ء میں لیپزگ ہی سے شائع کیا آج سے تکیں چالیس سال پیشتر علامہ اسمٰعیل غصبر لنگی بے نے پیٹرو گراڈ اور قازان میں عربی کے خاص ایڈیشن شائع کیے تھے کیونکہ ان کی رائے تھی کہ قاہرہ اور قسطنطنیہ میں جو عربی نسخے شائع کیے گئے ہیں ان میں کتابت کی غلطیاں رہ گئی ہیں اسی لیے انھوں نے یہ جدید ایڈیشن خاص اہتمام و احتیاط سے شائع کرائے تھے۔

غرض قرآن کریم وہ چیز ہے جو ہر عہد اور ہر زمانہ میں نہ صرف مسلمانوں بلکہ جملہ اقوام کے لوگوں کی بہترین توجہات اپنی طرف مرکوز کیے رہا ہے اور ہر زمان اور ہر قوم میں ہمیشہ اس کی اشاعت زور و شور کے ساتھ ہوتی رہی ہے اور ہو رہی ہے۔

حفاظت قرآن

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر اور جتنے انبیاء و مرسلین مبعوث ہوئے ان کی تعلیم و ہدایت چونکہ مختص الزمان تھی اس لئے ایک مقررہ مدت کے انقضا کے بعد ان کی محفوظ حالت میں موجود و باقی رہنا چنداں ضروری نہ تھا بخلاف ازیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم المرسلین تھے اور قیامت تک کے لئے ایک مکمل ہدایت نامہ لیکر مبعوث ہوئے تھے اس لئے ضرورت اور اہم ضرورت تھی کہ اسے حوادث روزگار اور دستبرد معاندین سے بچانے اور تحریف و تغیر سے پاک رکھنے کا سامان بھی خود ہی کر دیا جاتا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت و صیانت کا ذمہ خود لیکر بڑی حد تک ہمیں مطمئن کر دیا وانا لہ لحافظون

دوسری جگہ ارشاد باری ہے ان الذین کفروا بالذکر لما جاءھم وانہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید جنہوں نے ذکر قرآن سے انکار کیا وہ جہنمی ہیں حقیقت میں وہ عزت والی کتاب ہے باطل نہ اس کے آگے سے اس کے پاس پھٹک سکتا ہے نہ پیچھے سے حکیم اور قابل حمد معبود کی نازل کی ہوئی ہے۔ آگے اور پیچھے سے اس کے پاس جھوٹ نہ پھٹکنے کے معنی یہ ہیں کہ اس میں نہ کوئی لفظ بڑھایا جا سکتا ہے اور نہ خارج کیا جا سکتا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ آقائے حقیقی نے قرآن کریم کی حفاظت کا جو وعدہ کیا تھا وہ پورا بھی ہوا یا نہیں اور آیا قرآن مجید محفوظ صورت میں ملا یا نہیں اور آیا ہم دوسروں کو بھی اس کے متعلق حتمی طور پر اس کا یقین دلانے کے قابل ہو گئے ہیں یا نہیں۔

اس کے متعلق کسی تفصیلی بحث کے حامل تو یہ اوراق ہو نہیں سکتے اور نہ یہاں تاریخی شواہد پیش کرنے کی گنجائش ہے صرف اتنا عرض کر کے اور بتا دینا کافی ہے کہ آج تک اسلام کا کوئی شدید سے شدید دشمن و مخالف بھی قرآن میں ایک شوشے کے رد و بدل کو ثابت نہ کر سکا اور

صدہا ہزار مساعی کے باوجود بھی کسی کو اس میں کامیابی نہیں ہوئی دنیا میں تنہا ایک ہی کتاب ایسی ہے جو لاکھوں سینوں میں جوں کی توں موجود ہے ہر ملک میں ہزار ہا حفاظ موجود ہیں اور کروروں انسان نہ صرف یہ کہ روزانہ اسے پڑھتے ہیں بلکہ روز و شب میں پانچوں وقت کی نمازوں میں التزام کے ساتھ اسے دہراتے ہیں۔

قرآن ہی وہ کتاب ہے جو مراقش میں بھی پڑھا جاتا ہے اور چین میں بھی جزائر میں بھی پڑھا جاتا ہے اور پہاڑوں پر بھی بحر و بر میں ہر ملک و ہر شہر میں ہر جزیرہ اور ہر حصہ میں اس کے حافظ اور اس کے پڑھنے والے موجود ہیں زبانیں سب کی جدا ہیں لباس اور شکلیں سب کی علیحدہ ہیں تمدن و معاشرت سب کی جدا جدا ہے لیکن قرآن شریف جہاں سے بھی سنو گے جہاں بھی سنو گے ایک ہی زبان میں سنو گے۔

آج کوئی ٹیٹس یا کوئی بخت نصر اٹھکر ساری دنیا سے قرآن کے سارے نسخے بھی کسی محیر العقول طریقے پر معدوم کردے یا نظام شمسی کی برہمی سے کوئی ایسی صورت پیدا ہو کہ جملہ مطبوعات ضائع ہو جائیں پھر بھی قرآن اپنی اصلی صورت اصلی عبارت اور اصلی شان کے ساتھ محفوظ رہے گا کہ سینہ ہائے انسانی سے تو اسے کوئی قوت بھی معدوم نہیں کرسکتی دنیا کی ہر کتاب میں تحریف و تغیر کیا جاسکتا ہے حکومتیں جس کتاب کو چاہیں ضبط کرسکتی ہیں لیکن صرف ایک قرآن ہی وہ کتاب ہے جسے کوئی انسانی کوشش معدوم نہیں کرسکتی۔

دیگر کتب سماوی کی حالت

اللہ تعالیٰ نے کتب آسمانی زبور توریت اور انجیل کی تنقیص نہیں کی بلکہ انھیں ہدایت و نور بتایا ہے مگر آج اصل کتابیں دنیا کے کسی حصہ اور گوشے میں بھی موجود نہیں البتہ ان کے ترجمے موجود ہیں جن کے مجموعہ کا نام بائبل ہے بائبل میں عہد عتیق کی ۳۹ کتابیں ہیں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ ان انبیاء پر نازل ہوئی ہیں جو حضرت عیسےٰ سے پہلے گذر چکے ہیں اس کے علاوہ عہد جدید کی ۲۷ کتابیں ہیں جو حضرت عیسےٰ کے بعد الہام کے ذریعہ سے لکھی گئی ہیں ان میں سے بہت سی کتابیں ایسی تھیں جنھیں خود عیسائی ہی صحیح نہیں سمجھتے تھے لیکن چوتھی صدی عیسوی میں فلارنس، کارتھیج اور ناکس وغیرہ میں مسیحی علماء نے مختلف مجالس ہائے مشاورت منعقد کرکے انھیں مقبول قرار دیدیا۔

حالانکہ یہ کتابیں بالکل بے سند ہیں اور کوئی مسیحی یہ نہیں بتا سکتا کہ یہ کتابیں اسے کس ذریعہ سے ملیں چارلس ڈالمین کہتے ہیں کہ :-

"گذشتہ زمانہ میں ابتداءً پنسل یا ہڈی کی سلائی سے لکڑی وغیرہ کی تختیوں پر لفظوں وغیرہ کے نقوش کندہ کئے جاتے تھے سب سے پہلے مصر والوں نے پیپرس کے درخت کے پتے ان تختیوں کے بجائے استعمال کرنے شروع کئے آٹھویں صدی عیسوی میں روئی اور ریشم سے کاغذ تیار ہوا پہلے کتابیں ایک ہی طرف لکھی جاتی تھیں انھیں پلندہ بناکر رکھتے تھے انھیں کھولنے کے لئے بڑی جگہ درکار ہوتی تھی اور بہت دقت پیش آتی تھی کتابوں کا لکھنا ترجمہ کرنا پڑھنا اور انھیں حفاظت کے ساتھ رکھنا ایک مشکل کام تھا نیز انھیں قصداً یا اور کسی سبب سے تغیر و تبدیل کا تابع ہو جانا بہت آسان تھا ملحدوں کا خیال کرتے ہوئے اس قسم کی خرابیوں کی بائبل میں بہت زیادہ گنجائش تھی۔

بائبل و اناجیل

بخت نصر کا حملہ یہود کے لئے ایک سانحہ عظیم تھا لاکھوں مقتول و مجروح و اسیر ہوئے اور عہد عتیق کی جتنی کتابیں تھیں ان کے تمام نسخے معدوم و برباد کردیئے گئے حالت یہ تھی کہ اگر عزرا نہ پیدا ہوتے اور وہ ان کتابوں کو نہ لکھتے تو آج کتب مقدسہ کا نشان ہی کہیں دنیا میں نہ ملتا لیکن عزرا کے بعد ہی ۱۶۷ء میں بادشاہ اینٹیوکس نے بیت المقدس کو فتح کرکے پھر یہودیوں کا قتل عام شروع کردیا اور عہد عتیق کے جتنے نسخے بھی انھیں دستیاب ہوسکے سب جلا دیئے اور نہ صرف یہ بلکہ اعلان عام کردیا کہ جس کے پاس عہد عتیق کی کوئی کتاب نکلے گی یا وہ شریعت کی رسوم ادا کرتا ہوا پایا جائے گا قتل کردیا جائے گا۔

اس کی تصریح خود کتاب مقامیس اول کے پہلے باب میں ہے ڈاکٹر ماز لکھتے ہیں کہ :-

"یہ امر مسلم ہے کہ عہد عتیق کے تمام نسخے یروشلم اور ہیکل کے ساتھ بخت نصر کے ہاتھوں برباد ہوگئے عزرا کے نسخوں کی نقلیں بھی اینٹیوکس کے حملہ میں ضائع ہوگئیں ان کتابوں کی صحت کی کوئی سند نہ تھی حتیٰ کہ مسیح اور ان کے حواریوں نے شہادت نہیں دی"

ان کتابوں میں خود انبیاء کے متعلق جو لغو اور بیہودہ اشارات و الزامات درج ہیں وہ ان کی تحریف کے زندہ ثبوت ہیں مثلاً حضرت سلیمان نے شرک اختیار کیا اور مرتے دم تک اسی حالت میں رہے، حضرت ہارون نے بچھڑے کو پوجا حضرت لوط کی بیٹیوں نے انھیں شراب پلائی اور ان سے حمل لیا حالانکہ انبیاء کا دامن ان مکروہات دھبوں سے قطعاً پاک و صاف ہے۔

تحریف بائبل کے زندہ مظاہر

قرآن شریف میں ان اہل کتاب کی دیانت پر تعجب و افسوس کا اظہار کیا گیا ہے جنھوں نے خود اپنے ہاتھوں اپنی کتابوں میں تحریف کی چنانچہ ارشاد باری ہے فویل للذین یکتبون الکتٰب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ (سورہ بقر رکوع ۹)

(ترجمہ) ان اہل کتاب پر افسوس ہے جو خود کتابیں لکھتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہیں" دوسری جگہ ارشاد ہے کہ وہ الفاظ کو اپنی جگہ سے بدل دیتے ہیں یحرفون الکلم عن مواضعہ۔ ڈاکٹر مل نے صرف چند اناجیل کا مقابلہ کیا تھا جن میں تیس ہزار اختلافات کے نشان دیئے تھے لطف یہ ہے کہ بائبل خود اپنی تحریف اور ردوبدل کی شہادت پیش کر رہی ہے "تم کیسے کہتے ہو کہ ہم دانشمند ہیں اب کی شریعت ہمارے پاس ہے یقیناً جھوٹے کاتبوں نے اس کو جھوٹ سے بدل دیا ہے" (یرمیاہ اصحاح ۸۔ آیت ۸) اس کے بعد ہے "اور جب یہ گروہ تجھ سے پوچھے کہ کیا کچھ وحی کیا ہے تو ان سے کہہ دے کہ کونسی وحی میں تم سے انکار کرتا ہوں کہ وہ قول رب کا ہے جو نبی یا کاہن یا گروہ یہ کہے گا کہ یہ رب کی وحی ہے میں اسکو سزا دوں گا ۔۔۔۔ تم نے تحریف کر ڈالا اللہ کے کلام کو جو کہ زندہ ہے اللہ رب الافواج ہے اور نہ ہمارا معبود ہے" (یرمیاہ اصحاح ۲۳ آیت ۳۲-۳۶)

متی کی اصل انجیل دنیا سے ناپید ہے صرف اس کا یونانی ترجمہ باقی ہے لوقا اور مرقس حواری ہی نہ تھے چنانچہ تیسری ہی صدی عیسوی میں اناجیل کی صحت میں اختلاف واقع ہو گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ وہ غلطی سے حواریوں کی طرف منسوب ہیں ایک انجیل جو برنا حواری کی طرف منسوب ہے اور جو پاپائے روم کے کتبخانہ سے دستیاب ہوئی تھی تھوڑا زمانہ ہوا کہ شائع کی گئی ہے وہ چونکہ ابتدا سے ہمارے عیسائیوں میں متروک تھی اس لئے غالباً تحریف سے بھی محفوظ رہی ہے چنانچہ اس کے اکثر مضامین قرآن سے مطابقت رکھتے ہیں۔

ویدوں کی کیفیت

ہندو چاروں ویدوں رگوید، یجروید، شام وید اور اتھروَن وید کی قدامت کے قائل ہیں ان کے پاس بھی ان کے آسمانی ہونیکا نہ کوئی ثبوت ہے اور نہ سند اور نہ وہ یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ کن بزرگوں پر نازل ہوئی تھیں آسمانی کتب خود اپنے الہامی ہونے کی مدعی ہوتی ہیں قرآن کریم میں یہ ادعا موجود ہے مگر وید اس سے خالی ہیں تواریخ سے بھی ان کی حیثیت پر کوئی روشنی نہیں پڑتی بعض ہندو کہتے ہیں کہ انھیں بیاس جی نے تصنیف کیا ہے جو بلخ جاکر زرتشت کے مرید ہو آئے تھے بعض کہتے ہیں کہ ویدوں کے منتر کے آخر میں جن رشیوں کے نام آتے ہیں وہی ان کے مصنف ہیں پنڈت کرشن کمار بھٹاچاریہ لے جو پریذیڈنسی کالج کلکتہ میں سنسکرت کے پروفیسر تھے لکھا ہے کہ رگوید کے حصے اس ملک کے شاعروں اور رشیوں کے تصنیف کیے ہوئے ہیں اور وہ مختلف زمانوں میں لکھے گئے ہیں۔

اتھروَن وید کے متعلق اکثر پنڈتوں کی تحقیق ہے کہ وہ کسی برہمن کی بنائی ہوئی کتاب ہے جو بعد میں ویدوں کے ساتھ شامل کر دیگئی ہے جو کہ بشسٹ ہندوؤں کی ایک متبرک کتاب تسلیم کی جاتی ہے یہ ان تعلیمات کا مجموعہ ہے جو راجہ رامچندر جی کو ان کے استاد نے دی تھیں اس میں لکھا ہے کہ "نہ صرف اتھروَن وید ہی کے وید ہونے میں بحث نہیں بلکہ کل ویدوں کا یہی حال ہے اور ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو تغیر و تبدل اور کمی بیشی سے خالی ہو" ان ویدوں کے مضامین پر نظر ڈالتے ہیں تو ان میں توحید کم اور شرک زیادہ پاتے ہیں اس کے مخاطب زیادہ تر دیوتا ہے اور کسان ہیں اس میں جا بجا قماربازی اور حیوانی شہوانی جذبات کا ذکر ہے بعض بیانات تو تہذیب سے قطعاً عاری ہیں پھر بھلا ایسی نامعلوم الحقیقت غیر مستند اور غیر مفید کتاب کو کیونکر آسمانی کتاب کہا جا سکتا ہے اور بلا سند تاریخ عقل اسے کیونکر الہامی کتاب تسلیم کر سکتی ہے ممکن ہے کہ کسی وقت ہندوستان میں کوئی الہامی کتاب نازل ہوئی ہو اور اس کے ضائع ہو جانے کے بعد اس کی بناؤں پر ویدوں کا یہ فلسفہ بنا کر کھڑا کر لیا گیا ہو۔

حفاظت قرآن کے دنیوی و ربانی سامان

یہ ہی نہیں کہ قرآن کریم کے الفاظ، آیات اور سورتیں محفوظ ہوں بلکہ ہر آیت کا شان نزول اور محل نزول وغیرہ بھی محفوظ ہے نہ صرف حفاظ بلکہ مسلمانوں کی عبادات قرآن کریم کی حفاظت کر رہی ہیں صرف و نحو، قرأت و تجوید، رموز و اوقاف، معانی و بیان، تفسیر و حدیث وغیرہ علوم قرآن کی حفاظت کے لئے موجود ہیں قرآن کی زبان اور الفاظ کو کوئی بدلنے والا نہیں وتمت کلمة ربك صدقا وعدلا لا مبدل لكلمته تیرے رب کی بات انصاف اور راستی میں پوری ہوئی اس کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں۔

قرآن کی زبان ایک زندہ زبان ہے اور دنیا کی بہترین اور کامل زبانوں میں بھی اسے اہم امتیاز حاصل ہے بخلاف ازیں توریت، زبور، بائبل، انجیل، وید اور ژند و پاژند وغیرہ کتابیں جن زبانوں میں نازل یا تصنیف ہوئیں آج ان میں سے ایک زبان بھی زندہ نہیں اور نہ دنیا کے کسی خطے میں بولی جاتی ہے لیکن قرآن شریف اپنی اصلی زبان میں ہر روز قریب قریب تمام گھروں کے اندر نمازوں میں خطبات میں مواعظ میں جاگتے وقت سونے سے بیشتر ہر جگہ پڑھا جاتا ہے اس سے زیادہ قرآن کی ربانی حفاظت کے اور سامان کیا ہو سکتے ہیں اور صداقت قرآن کے لئے اس کے بعد اور کس ثبوت کی ضرورت رہجاتی ہے۔

قرآن شریف کے متعلق قرآنی براہین

قرآن اور حامل قرآن کی ذات پر جو اعتراض اُسکے زمانہ نزول میں کیے گئے یا جو اب تک کئے جاتے ہیں ان کا جواب خود قرآن ہی نے دیا ہے اور وہ اس امر میں کسی دوسرے کی وکالت کا قطعاً دست نگر و محتاج نہیں جب کبھی اس پر کوئی اعتراض ہوا قرآن ہی سے اس کا جواب مل گیا

یہ اعجاز قرآنی ہے اور ہونا چاہیئے کہ آخر کلام ربانی ہے وہ ہر مسئلہ اور ہر امر کے متعلق خود ہی دلائل و براہین بیان کرتا ہے یہ نہیں کہ صرف دعاوی و احکام بتا کر خاموش ہو جاتا ہو وہ ہر مسئلہ کی توجیہ خود ہی بیان کرتا ہے اس خصوصیت میں بھی دنیا کی کتاب قرآن کے مقابلہ پر نہیں ٹھہر سکتی مثلاً نبوت کے متعلق عجیب عجیب غلط فہمیاں اور قیاس آرائیاں پھیلی ہوئی تھیں عجیب عجیب باتیں گھڑ رکھی تھیں لوگ نبوت کو بشریت سے بالاتر اور نبیوں کو ایک قسم کا خدا تصور کرتے تھے چنانچہ انھوں نے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوی نبوت کرتے سنا تو فرط حیرت سے کہنے لگے ابعث اللہ بشرا رسولا کیا اللہ تعالیٰ نے انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ مال ھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق (سورہ فرقان رکوع ۱) یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا اور بازاروں میں پھرتا ہے۔

اتنا ہی کہنے پر اکتفا نہیں کی گئی بلکہ انھوں نے بڑی بات بڑا کام سمجھ کر طعن و تعریض کے ساتھ کہا لن نومن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا او تکون لک جنۃ من نخیل و عنب فتفجر الانھار خلالھا تفجیرا او تسقط السماء کما زعمت علینا کسفا او تاتی باللہ والملئکۃ قبیلا او یکون لک بیت من زخرف او ترقی فی السماء ہم تو تم پر اس وقت تک ایمان لانے والے نہیں جب تک یا تو تم ہمارے لئے زمین سے چشمے نہ بہا دو گے یا تمہارا کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو اور تم اس کے وسط میں بہت سی متوازی نہریں جاری کر کے دکھا دو یا جیسا کہ تم کہا کرتے تھے آسمان کے ٹکڑے ہم پر لا گراؤ یا خدا اور فرشتوں کو لاکر ہمارے سامنے کھڑا کر دو یا تمہارے رہنے کے لئے کوئی طلائی مکان ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ غرضیکہ اسی قسم کے تمام شبہات اور طعن و اعتراضات کے جواب ہماری نہیں قرآن ہی کی زبان سے سنئے کہتا ہے۔

قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملک (سورہ انعام) اے پیغمبر ان لوگوں اور معترضوں سے کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ تو نہیں کہتا کہ اللہ تعالیٰ کے خزائن میرے پاس ہیں نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ یہی ایک جواب نہیں بلکہ قرآن کریم میں اس قسم کے شبہات و اعتراضات کے جواب میں بہت سی آیات نازل ہوئی ہیں جنھیں ہم گونہ ترتیب سے ذیل میں درج کرتے ہیں۔

قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء میرے اختیار میں تو اپنا نفع و نقصان بھی نہیں ہوتا وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے وہ چاہتا ہے تو فائدہ پہنچ جاتا ہے اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو میں اپنا بہت سا فائدہ کر لیتا اور مجھے کسی طرح کا بھی گزند نہ پہنچتا۔

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ واحد ان اتبع الا ما یوحی الی۔ میں تم ہی جیسا ایک آدمی تو ہوں البتہ مجھ پر وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود بس وہی ایک معبود ہے میں تو بس اسی کے حکم پر چلتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔

ان انا الا نذیر و بشیر لقوم یؤمنون میں تو ان لوگوں کو جو ایمان لانا چاہتے ہیں دوزخ اور بہشت کی خوشخبری سنانے والا ہوں۔

انی امرت ان اعبد اللہ مخلصا لہ الدین وامرت لان اکون اول المسلمین مجھے تو خدا سے یہی حکم ملا ہے کہ میں صرف خدا ہی کی فرمانبرداری مدنظر رکھ کر اسی کی عبادت کیا کروں نیز یہ بھی حکم ملا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلمان بنوں۔

قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو اس صورت میں مجھے روز قیامت کے عذاب کا خوف ہے۔

ولا یامرکم ان تتخذوا الملئکۃ والنبیین اربابا اور وہ تم سے کبھی نہیں کہیگا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا مانو۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کہہ دیجئے اگر تم کو اللہ سے محبت ہو تو میری پیروی کرو تاکہ اللہ بھی تم سے محبت کرنے لگے

قل اللہ شہید بینی وبینکم واوحی الی ھذا القرآن لانذرکم کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اور مجھ پر یہ قرآن بذریعہ وحی نازل کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعے میں تم کو اور ان لوگوں کو جنھیں یہ پہنچے آگاہ کروں۔

یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اے رسول جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں کو پہنچا اور اگر تو نے ایسا نہیں کیا تو گویا تو نے اس کی رسالت کی تبلیغ میں قصور کیا۔

اتبعوا ما انزل الیک من   اسی کی پیروی کرو جو تمہارے رب کے
ربک وان لم تفعل فما بلغت   یہاں سے تمہاری طرف اتارا گیا ہے
رسالتہ (سورہ مائدہ رکوع ۱۰)   اور اس کے سوا اور خداؤں اور مولاؤں
کی پیروی نہ کرو۔

مسئلہ کشش ارضی اور قرآن

قرآن کریم کی صداقت اور منزل من اللہ ہونے کا یہ کتنا بڑا ثبوت ہے کہ آج تک نئی نئی سرگرمیوں نئی نئی تحقیقاتوں اور فلسفہ و سائنس سے جو نئے انکشافات ہوئے ہیں نئی باتیں معلوم ہوئی ہیں نئے علوم مدون ہوئے ہیں ان کی بنا پر جب کسی نے قرآن پر اعتراض کیا ہے تو اس کا جواب قرآن ہی سے انھیں وہ ملا ہے کہ معترضین نہ صرف اپنی غلطی تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے ہیں بلکہ انھیں اس کی صداقت کو بھی تسلیم کرنا پڑا ہے اور ابھی کیا ہے علوم و فنون میں جتنی ترقی ہوتی جائیگی قرآن

کی عظمت کا اظہار بھی اتنا ہی ہوتا چلا جائیگا سر اسحٰق نیوٹن کی بڑی شہرت ہے کہ اس نے زمین کی کشش کا راز معلوم کرلیا اور دنیا کو بتایا کہ زمین کی طرف ہر چیز کھنچتی ہے لیکن قرآن کریم نیوٹن سے صدیوں پہلے اس حقیقت کو اس وقت بیان کرچکا ہے جبکہ دنیا کو اس کا تصور بھی نہ تھا اور ہر جگہ نظام بطلیموس کا اعتقاد پھیلا ہوا تھا۔

الم نجعل الارض کفاتا احیاء و امواتا کیا ہم نے زمین کو نہیں بنایا جو زندوں اور مردوں کو اپنی طرف سمیٹتی اور کھینچتی ہے۔

کشش شمسی اور قرآن

زمانہ جدید کی تحقیقات نے واضح کردیا ہے کہ اگر کرۂ ارض پر پہاڑ نہ ہوتے پہاڑوں کے نہ ہونے سے اس کرۂ ارض کا ثقل کم ہو جاتا تو آفتاب کی کشش اسے سارے نو کروڑ میل کے فاصلہ پر نہ رہنے دیتی بلکہ یہ زمین اپنے موجودہ مدار اور مقررہ مقام کو چھوڑ کر آفتاب سے جا لگتی لیکن قرآن کریم میں صدیوں پیشتر یہی حقیقت بیان کردی گئی تھی وجعلنا فی الارض رواسی ان تمید بھم ہم نے زمین میں میخیں لگا دی ہیں کہ وہ اپنی جگہ سے جنبش نہ کرنے پائے اور آفتاب کی کشش اسے اپنی طرف نہ کھینچ لے۔

اجرائے نظام شمسی و قرآن

تقریباً ایک صدی کا زمانہ منقضی ہوا کہ فرانس کے ایک ہیئت داں نے پہلی مرتبہ اپنی تحقیق کا اعلان کیا کہ آفتاب اپنے متعلقہ ستاروں کو لیکر کسی خاص سمت کو جارہا ہے اور نظام شمسی میں کوئی تغیر رونما ہو چلا ہے حالانکہ اس سے پیشتر آفتاب اپنی جگہ ساکن اور قائم مانا جاتا تھا لیکن قرآن کریم بارہ سو برس پیشتر یہی بتا چکا تھا چنانچہ ارشاد ہے والشمس تجری لمستقر لھا ذلک تقدیر العزیز الحکیم اور آفتاب ہے کہ اپنے مستقر کی طرف چلا جارہا ہے یہ اندازہ ٹھیرا اور زبردست و علیم خدا کا بنایا ہوا ہے۔

ضیائے شمس و نور قمری اور قرآن

ایک مدت مدید گزر جانے کے بعد بڑے بڑے سائنس دانوں نے تحقیق کی کہ سورج ذاتی طور پر روشن ہے اس میں جو روشنی ہے وہ خود اسی کی ہے چاند کی روشنی اپنی روشنی نہیں بلکہ اسے روشنی عاریتاً سورج سے ملی ہوئی ہے اس انکشاف پر بھی دنیا میں بڑی مسرت کا اظہار کیا گیا تھا اور فاضل محقق کو اس انکشاف پر بہت سراہا گیا تھا بلکہ اس کی بڑی حوصلہ افزائی کی گئی تھی لیکن یہ بھی کوئی نئی بات نہ تھی اور نہ اس کے علم میں کوئی چیز نئی ہوسکتی ہے قرآن شریف پہلے ہی اس پر روشنی ڈال چکا تھا۔

ھوالذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا وہی تو ذات مطلق ہے جس نے آفتاب کو چمکتا ہوا پُر ضیا بنایا اور چاند کو روشن عربی میں ضیا اس روشنی کو کہتے ہیں جو ذاتی ہو اور عارضی روشنی یا اس روشنی کو جو دوسری چیز سے اخذ کی جائے نور کہتے ہیں۔

گردش آفتاب و ماہتاب اور قرآن

آفتاب و ماہتاب کی حرکت کے متعلق سائنس دانوں اور محققوں نے اب معلوم کیا ہے کہ یہ اپنے محور پر گھومتے اور گردش کرتے رہتے ہیں لیکن قرآن کریم اس مسئلہ کو بھی بہت پہلے ظاہر کرچکا ہے الشمس والقمر بحسبان آفتاب و ماہتاب حسبان سے ہیں یعنی اپنے محور پر گردش کرتے رہتے ہیں۔

اس قسم کی ایک دو نہیں چند نہیں ہزاروں باتیں اور انکشافات ایسے ہیں جو پہلے دنیا کو معلوم نہ تھے اب تحقیق ہوئے ہیں لیکن قرآن ان پر پہلے ہی روشنی ڈال چکا ہے فلسفہ بارش فلسفہ ارتقا فلسفہ کشش فلسفہ مناظر و مرایا اور اسی قسم کے مختلف علمی نکات بیشمار موجود ہیں قرآن کے متعلق یہ بھی واضح کردینے کی ضرورت ہے کہ وہ کوئی سائنس فلسفہ ہیئت اور طبعیات کی کتاب نہیں اور نہ اسے یہ دعویٰ ہے کہ وہ دنیا کو علم موالید ثلثہ علم حیوانات علم نباتات علم برقیات یا آہن سازی و آہنگری اور نجاری و بیطاری کی تعلیم دیتی ہے وہ دنیا کو صرف تہذیب اخلاق تزکیہ نفس اور آئین حیات سکھانے والی کتاب ہے اور بندوں کو عروج و ارتقا کی بلندیوں پر پہنچا کر سعادت انسانی کے آخری مرتبہ پر پہنچانے والی کتاب ہے پھر بھی اس میں ایسے نکات ایسے اشارات اور ایسے رموز موجود ہیں کہ ہر علم و فن و پیشہ کے متعلق رہبری و رہنمائی ہوسکتی ہے۔

لوہا بہت معمولی چیز ہے کام اس سے ہر زمانہ میں لیا گیا لیکن جو اہمیت اس کی اس زمانہ میں آ کر ظاہر ہوئی وہ کبھی نہ تھی جہازوں میں ریلوں میں پلوں میں کلوں میں آلات جراحی میں مشنری میں سب کچھ اسی کی کارفرمائی نظر آرہی ہے اور سونے سے زیادہ اہمیت اسے حاصل ہوچکی ہے قرآن کا کمال دیکھئے کہ اس نے نقرہ و طلا جیسی گرانبہا چیزوں کے متعلق نہیں لوہے جیسی اس وقت بے حقیقت و بے قیمت شے کے لئے صاف فرمادیا کہ اس میں انسانوں کے لئے بہت سی منفعتیں مرکوز و مضمر ہیں و فیہا منافع للناس۔

تعلیمات قرآنی کی کرشمہ کاریاں

قرآن وہ کتاب اور وہ موثر درس ہے جس کی ایک ایک آیت نے سینوں کے اندر قلوب کو مرغ بسمل بنا دیا ہے عرب نے اس کا نام "جادو" رکھا تھا جاننے والے جانتے اور بتانے والے بتا گئے کہ اس کا یہ کمال تھا کہ اس نے ان عربوں کو جو جہالت، وحشت اور ذمائم و قبائح کی ناپاکیوں سے لتھڑے ہوئے تھے اور جن کی پستیوں اور ذلتوں کی کوئی انتہا نہ رہی تھی چوتھائی صدی کے ایک قلیل وقفہ مدت کے اندر اٹھا کر عرش عزت پر بٹھا دیا اور قرآنی تعلیمات کے عامل ہوکر وہ دنیا کے

بہترین فاتح، بہترین مقنن، بہترین معلم، بہترین متمدن، بہترین مصلح، بہترین شجاع اور بہترین مصلح بن گئے اس وقت عیسائیت بھی زوال و ذلت کی گہرائیوں سے ابھر رہی تھی بلاشبہ لوتھر نے ان میں روشن خیالی اور روشنی پیدا کی لیکن وہ روشنی کہاں سے آئی عیسائیت یا عالم سیحی سے حاصل ہوئی تھی نہیں اور ہرگز نہیں وہ روشنی تعلیمات قرآن ہی کی روشنی تھی یقین نہ آئے تو تاریخ ارتقائے یورپ اٹھا کر دیکھ لیجئے پاپائے روم کی طرف سے اس پر کفر کے جو فتاوے صادر کئے گئے تھے ان کا متن پڑھ لیجئے روشن ہو جائے گا کہ فرقہ کے پیشواؤں نے لوتھر کو "محمدی" کہتے، کا خطاب ہی دے کر جہاں اپنے قلبی بغض کا اظہار کیا تھا وہاں یہ بھی جتا دیا تھا کہ وہ بھی "لوتھر" کی اصلاحی سعی و جہد کو تعلیمات اسلام ہی کا نتیجہ اور خیال کرتے ہیں۔ بیشک مغربی عیسائی آج ترقی کے ذروۂ الافلاک پر فائز ہیں یہ وجہ انہیں کیونکر نصیب ہوا اور وہ اسباب کیا تھے جو ان کی ترقی و عروج کے بواعث بن گئے یہی نہ ہی آپ ان اعمال کی ایک فہرست بنا لیجئے جن کی وجہ سے آج انھیں مادی فوقیت حاصل ہے لیکن یہ نکتہ ذہن نشین رہے کہ تحقیق کا دامن کسی مرحلہ پر بھی ہاتھ سے نہ چھوٹے فہرست بنا کر انجیل پڑھو اور اگر انجیلی تعلیم اور ان کے اعمال میں کوئی مطابقت نظر نہ آئے تو پھر قرآن کے اوراق الٹئے آپ متحیر ہوں گے کہ وہ سب کے سب قرآن میں موجود ہوں گے۔

عیسائیوں ہی پر کچھ منحصر نہیں ہندوؤں کے متعلق بھی یہی حقیقت جلوہ گر نظر آئے گی مسلمانوں کی آمد سے پہلے ان کی کیا حالت تھی اور اب کیا ہے قرآنی تعلیمات نے بالواسطہ و بلاواسطہ دونوں طریق پر ان کے عقائد و اعمال میں انقلاب پیدا کیا آریہ سماج اور برہمو سماج کیا ہیں؟ اور ان کے قائم ہونے سے ان کی رسوم و معاشرت میں کیا کیا انقلاب پیدا ہوئے اور برابر ہوتے چلے جاتے ہیں قاضی محمد سلیمان صاحب نے کیا ہی اور خوب لکھا ہے کہ:۔

"جن قوموں اور مذہبوں نے قرآنی تعلیمات کو علانیہ طور پر تسلیم نہیں کیا انھوں نے بھی کم از کم اتنا تو کیا کہ اپنی ان کتابوں میں ان کا ہونا تسلیم کیا جو اس سے صدہا سال پیشتر یا صدہا سال بعد میں وجود میں آئی تھیں آپ یہودیت، عیسائیت، مجوسیت، بودھ مت اور ہندو مت کے سناتن یا آریہ دہرم کے حالات قبل از نزول قرآن پڑھیں اور پھر بعد کے حالات پر ایک نظر ڈالیں تو آپ کو اس دعوے کی صداقت پر فوراً اعتماد و یقین ہو جائے گا اب خواہ کوئی قرآن کریم کے فیوض کو مانے جیسا کہ مشہور بانیان برہمو سماج کا حال ہے یا جیسا کہ رومن کیتھولک نے لوتھر کو الزام دیتے ہوئے اس امر کا اقرار کیا ہے کہ اس کے مسائل قرآن سے مستخرج ہیں خواہ کوئی نہ مانے جیسا کہ بہت سے فرقوں کا حال ہے مگر انھوں نے قرآن کی تعلیم کو اختیار کر لیا ہے اور کرتے چلے جا رہے ہیں یہی نہیں ہر نہ قوم جو ترقی کے میدان میں دوڑنا چاہتی ہو وہ مجبور ہے کہ قرآنی تعلیم کو برابر لیتی رہے جہاں تک سمجھ سکے دنیا میں صرف ایک قرآن ہی ایسی کتاب ہے جو الیوم اکملت لکم دینکم کی بشارت سناتی ہے"

مولانا حافظ محمد اسلم نے بھی "تاریخ القرآن" یہ فقرہ بہت صحیح اور درست لکھا ہے کہ:۔

"کوئی ایسی تعلیم جو انسان کی روحانیت کے لئے مفید ہو اور دنیا کی کسی کتاب سے نکالی جا سکتی ہو غیر ممکن ہے کہ وہ قرآن کریم میں نہ ہو"

قرآنی آئین پر دیگر اقوام کا عمل

مغرب نے طلاق، تعدد ازدواج، وراثت اور عقد ثانی وغیرہ قوانین اسلام پر ہمیشہ اعتراض کرتے رہے اور یہی حالت ہندوؤں کی رہی لیکن زمانہ نے انہیں بہت جلد بتا دیا کہ صحیح راہ عمل وہی ہے جو اسلام پیش کرتا ہے ہندو میں عقد ثانی یا بیواؤں کی شادی کتنا بڑا عیب بلکہ گناہ تھا مگر اب ہر جگہ بیواؤں کی شادیوں کا دستور ہوتا چلا جاتا ہے چھوت چھات ہندو دھرم کا ایک جزو ہے اور ذات پات کی تفریق ان کے یہاں نہ رہنا بہت ضروری ہے ہندو صدیوں سے چھوت برتتے اور ذاتوں کی تفریق کو تقویت پہنچاتے چلے آئے ہیں مگر اب انھیں اسلامی روشنی میں اس کے ترک کی ضرورت شدت کے ساتھ محسوس ہو رہی ہے۔

ابھی ہندو جماعت اسے عام طور پر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں اور ہمارے نزدیک اسے وہ اس وقت تک تسلیم ہی نہیں کر سکتے جب تک کہ اپنے تمام نظام معاشرتی کو درہم برہم نہ کریں یا اسلام قبول نہ کر لیں تاہم اونچے حلقوں میں اس کا رواج ہو چلا ہے اور اسلام کے قانون مساوات کو نہ صرف ہندو بلکہ ساری دنیا تحسین کی نظروں سے دیکھ رہی ہے طلاق کو یورپ دوسری صورت میں صحیح منظور کر چکا اور ہندو اس کے متعلق مسودۂ قانون مرتب کر رہے ہیں وراثت کے قانون اسلامی پر ہندوؤں اور عیسائیوں دونوں کی حریصانہ نگاہیں پڑ رہی ہیں اور دونوں اس قانون کو رواج دینا چاہتے ہیں جنگ عظیم کے بعد یورپ نے تعدد ازدواج کے مسئلہ پر بھی غور شروع کر دیا ہے اور جب تک وہ اس پر کاربند نہ ہوگا اس کی مشکلات کا انسداد نہ ہوگا خواتین ہند و یورپ کی مادر پدر آزادی نے دونوں ملکوں کے فضلاء کو ایک سوچ میں ڈال دیا ہمارے نگاہیں بار بار اسلامی پردہ کی طرف اٹھ رہی ہیں ہندو جرائد تو علانیہ لکھ رہے ہیں کہ عورتوں کو آزادی لینا تیتری بن کر باہر نکلنے دینا انتہائی بے غیرتی ہے یورپ میں بھی اس پر اظہار رائے شروع ہو گیا ہے بہت ممکن ہے کہ مستقبل قریب میں اس کا بھی فیصلہ ہو جائے

تعلیمات قرآنی کے بصیرت افروز مظاہر

تمام تعلیمات قرآنی پر مشتمل وہ ایک ہی مضمون کو ایک ایسا وسیع الذیل مضمون ہے جس کی تسوید و ترتیب پر آج تک شاید کوئی فاضل بھی کامیاب نہ ہو سکا ہو ہماری تو بساط ہی کیا ہے تاہم اس مضمون کو ہر حیثیت سے ایک مکمل اور جامع مضمون بنانے کے لئے اس کی بڑی ضرورت ہے کہ تعلیمات قرآنی پر ایک نظر ڈالی جائے اور کچھ بصیرت افروز اور جمیل شکل نمونے فرزندان توحید کے سامنے پیش کئے جائیں تاکہ ان کی بھی آنکھیں کھلیں اور وہ سمجھیں کہ ان کی پستی کا حقیقی راز کیا ہے اور اگر وہ اس پر عمل شروع کر دیں تو آج ان کی خزاں بہار سے مبدل ہو سکتی ہے واللہ اخرجکم من بطون امہاتکم لا تعلمون شیئا میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتا کر کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے بطن سے پیدا کیا اور نکالا ہے اور تم اس حالت میں پیدا ہوئے تھے کہ تمہیں دنیا کی کسی چیز کا بھی کوئی حس نہ تھا بالجملہ وہ آداب سکھایا وہ آداب جن پر اگر انسان عامل و کاربند رہے تو صرف یہ کہ اس کی زندگی عیش و اطمینان کے ساتھ بسر ہو بلکہ وہ لازماً عروج و ارتقا کی بلندیوں پر فائز ہو جائے انسان جب ہوش سنبھالتا ہے اور بڑا ہوتا ہے تو سب سے پہلے اسے ماں باپ سے اور اس کے بعد عزیز و اقارب سے واسطہ پڑتا ہے۔

والدین کا احترام

مغرب نے ہمیشہ طاقت پرستی کی ہے اس لئے وہ کسی کمزور کو اس قابل بھی نہیں سمجھتا کہ وہ دنیا میں زندہ رہے ماں باپ بوڑھے ہو کر کمزور ہو جاتے ہیں اور اولاد روز بروز طاقت ور ہوتی چلی جاتی ہے اسلئے مغرب اولاد کا حق تو تسلیم کرتی ہے کہ ماں باپ اسے پالیں اور پرورش کریں اور تعلیم دلائیں لیکن اولاد پر ان کا کوئی حق تسلیم نہیں کرتا یورپ میں ایسے قوانین موجود ہیں جن کی رو سے ہر شخص مجبور ہے کہ خواہ خود بھوکا ہی رہے مگر بچوں کو پوری غذا بہم پہنچائے لیکن ایسا کوئی قانون بھی وہاں نہیں بنا جس کی رو سے اولاد بھی والدین کی امداد و خدمت پر مجبور کی جاسکے مغربی پولیس ان ماں باپ پر مقدمہ چلا دیتی ہے جو بلا سبب ظاہری و علالت کمزور نظر آئیں مگر وہ اس نالائق اور کندہ ناتراش بیٹے کو کبھی حوالات کی کوٹھری میں نہیں ٹھونستی جو خود تو لذیذ اغذیہ قیمتی اشربہ اور زرق برق ملبوسات میں رہتا ہے اور اس کے کمزور والدین ڈبل روٹی کے دو سوکھے ٹکڑوں کو ترستے ہیں۔

مغرب کا یہ قانون اس کی بہیمیت اور سبعیت پر مبنی ہے کہ وہ ماں باپ جیسے محسنوں اور سرپرستوں اور غمخواروں کے متعلق اس درجہ سرد مہری برتتا ہے اسلام انسانیت اور تہذیب کا علمبردار ہے وہ جس کا جتنا حق فطرتاً ہے اسے دلاتا ہے کمزوروں کی دستگیری کو بڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدہما او کلاہما فلا تقل لہما اف ولا تنہرہما وقل لہما قولا کریما واخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمہما کما ربیانی صغیرا یعنی تمہارے پروردگار نے قطعی حکم دیدیا ہے کہ لوگوں اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آؤ اور والدین میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بوڑھے ہو جائیں تو ان کے سامنے اف بھی نہ کرنا نہ انہیں جھڑکنا ان سے کچھ کہنا بھی ہو تو ادب کے ساتھ کہنا اور محبت کے ساتھ خاکساری کے ان کے سامنے بازو جھکائے رکھنا اور نہ صرف یہ بلکہ ان کے لئے یہ دعا کرتے رہنا کہ اے پروردگار جس طرح انہوں نے مجھے چھوٹے سے کو محبت و شفقت کے ساتھ پالا اسی طرح تو بھی ان پر اپنا رحم و کرم مبذول رکھیو۔

دوسری جگہ قرآن پھر تاکید کرتا ہے ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وہنا علی وہن وفصالہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک یعنی ہم نے انسان کو اس کے والدین کے حق میں تاکید کی ہے کہ ہر حال میں ان کا ادب ملحوظ رکھے کیونکہ اس کی ماں نے جھٹکے پر جھٹکے اور تکلیف پر تکلیف اٹھا کر اسے اپنے پیٹ میں رکھا اور پھر کہیں دو برس میں جا کر اس کا دودھ چھڑایا اسی لئے ہم نے حکم دیا ہے کہ انسان ہمارا بھی شکرگذار رہے اور اپنے والدین کا بھی کیا دنیا کے کسی قانون اور کسی مذہب میں ماں باپ کی اتنی عزت افزائی نظر آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ ماں باپ کا بھی نام لے رہا ہے ہندو مذہب میں بیٹا جوان ہو کر ماں باپ پر اثر ڈال سکتا ہے اور اگر وہ جائداد کو کچھ خطرے میں دیکھے تو اسے تقسیم پر مجبور کر سکتا ہے لیکن اسلام ہر حالت میں مطیع و فرمانبردار رہنے کی تاکید کرتا ہے۔

ذرا دیکھئے تو اسی ماں کے متعلق جسے دنیا کا کوئی مذہب نہ ترکہ کا حقدار قرار دیتا ہے اور نہ ترکہ کا مالک اسلام کن لفظوں میں اس کا ذکر کر رہا ہے اور کیسے شریفانہ آداب سکھا رہا ہے کہ ان کے سامنے اف بھی نہ کرو اور سامنے جاؤ بھی تو مؤدبانہ سر جھکائے ہوئے حاضر ہو یہ تہذیب یہ شریفانہ آداب قرآن اور صرف قرآن ہی کے ساتھ مخصوص ہیں اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ جب بچے ابتدا ہی سے اطاعت کی عملی تعلیم حاصل کریں گے تو والدین کی زیر ہدایت وہ بہترین تعلیم و تربیت حاصل کر سکیں گے دوسرے وہ بڑھ کر بہترین انسان اور مہذب شہری ثابت ہوں گے کہ نظام سلطنت اور نظام عالم کی بنائیں بھی اطاعت ہی پر قائم ہیں تیسرے ان میں احسان شناسی کا ملکہ پیدا ہوگا اور فرض شناسی دیکھتے ہی رہیں گے

قرآن اور فلسفہ شادی

اس باب کی اشاعت کرتا ہوا جوان ہوا شادی ہو گئی متاہل زندگی کے متعلق سنئے قرآن کیا کہتا ہے ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ اس آیت میں سب سے پہلے ازدواجی فلسفہ پر روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ یہ اللہ کی کتنی بڑی نعمت ہے ہم نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں اور اسلئے پیدا کیں کہ تمھیں ان سے سکون و راحت ملے ہم نے دونوں میں دوستی و محبت بھی پیدا کی۔

اللہ کا حکم ہے قرآن کی آیت ہے اس لئے ایک ایک لفظ اور ایک ایک فقرے میں صدہا نکات مضمر و مرکوز ہیں جن کی تشریح کے لئے ایک دفتر کی ضرورت ہے "تمہاری ہی جنس سے" کا ٹکڑا کتنا معنی خیز ہے یعنی بیویوں کو ذلیل و حقیر نہ سمجھ لینا اس لئے کہ وہ کسی دوسری جنس سے تعلق نہیں رکھتیں انسان ہیں اور تمہاری طرح تمام حقوق انسانی سے بہرہ مند ہونے کا انھیں بھی حق حاصل ہے "لتسکنوا" کے معانی ہی سمجھ لیجئے "سکینت" وہ آرام ہے جس سے دل و دماغ کو پورا آرام ملے تھکن اور ماندگی طبیعت کے ساتھ دور ہو جائے آرام میں سکون مسرت اور کیف ہو اور اس سے تازگی پیدا ہو یہی لفظ "نیند" اور "رات" کے لئے بھی قرآن کریم میں استعمال کیا گیا ہے اور دنیا جانتی ہے کہ جب کوئی شخص دن بھر کے کام کے بعد رات کو سوتا ہے تو اسے اس نیند میں کتنا لطف آتا ہے اور اس سے کتنی تازگی اور فرحت پیدا ہوتی ہے۔

اسی نسبت سے "خواب نوشین" اور "میٹھی نیند" کہا گیا ہے۔

اب "مودت" اور "رحمت" کے معانی پر غور کیجئے "مودت" کہتے ہیں گہری اور جاں نثارانہ دوستی کو اور "رحم" سے مراد ہے رشتہ داری یعنی میاں بیوی کے تعلق میں مودت اور رحم دونوں ہیں دونوں میں دو قسم کے تعلقات ہیں ایک تو رشتہ داری جیسا اور دوسرا "گہرے دوستوں" جیسا گویا میاں بیوی دونوں غیر ہیں مگر عقد کے بعد باہم جو تعلق پیدا ہوتا ہے وہ دونوں کو گویا رشتہ دار بھی بنا دیتا ہے اور گہرا دوست بھی جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ میاں بیوی میں گہرے دوستوں جیسی انتہائی بے تکلفی ہمخیالی اور محبت اور رشتہ داروں جیسی الفت ہمدردی اور خیر خواہی ہونی چاہیئے اللہ تعالے قرآن میں یہ واضح کر رہا ہے کہ میاں بیوی دونوں باہم گہرے دوستوں اور رشتہ داروں جیسا تعلق رکھیں ایسا تعلق قائم ہونے کے بعد انھیں سکینت اور پورا آرام اور لطف نصیب ہوگا۔

قدیم و جدید عہد میں بڑے بڑے فضلائے عالم نے تعلقات زوجیت کے فلسفہ پر بحث کی ہے مگر کیا آپ کسی فاضل کسی فلاسفر کی تحریر اور کسی مذہب کی مقدس کتاب سے ثابت کر سکتے ہیں کہ اس میں اس رشتہ و تعلق پر اس جامعیت کے ساتھ اتنی لطیف و دقیق نظر ڈالی گئی ہو ایک آیت میں پوری ایک کتاب کا مضمون مضمر کر دینا قرآنی بلاغت کا کیا شاندار مظاہرہ ہے حقیقت یہ ہے کہ دنیا نزول قرآن سے پہلے اور بعد اس رشتہ کی اہمیت ہی نہ سمجھ سکی اور نہ مسلمان سمجھتے ہیں اسی لئے تہذیب کی اتنی ترقی پر بھی مغرب والوں کی حیات معاشری بالکل تباہ ہے اس تعلق پر بہترین نظر وہی ہے جو قرآن نے کی ہے اور جس کی نظیر آپ کو اور کہیں ڈھونڈے بھی نہ ملے گی۔

قرآن اور زن و شو

جہاں تک پوزیشن اور نظام معاشرت کے قیام کا تعلق تھا وہاں تو مرد کو عورت پر گونہ فضیلت دی گئی الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضہم علی بعض وبما انفقوا من اموالہم فالصلحت قانتات حافظات للغیب بما حفظ اللہ والتی تخافون نشوزہن فعظوہن واہجروہن فی المضاجع واضربوہن فان اطعنکم فلا تبغوا علیہن سبیلا ان اللہ کان علیا کبیرا۔ یعنی مردوں کو عورتوں پر فضیلت دیکر انھیں امیر خانہ اور نافذ الحکم بتایا گیا ہے اس لئے نہیں کہ مرد کسی اور جنس سے تعلق رکھتے ہیں یا ان کے ساتھ کوئی رعایت رکھی گئی ہے بلکہ اس لئے کہ ایک تو اللہ کا قانون ہی یہ ہے کہ بندوں کی حالت یکساں نہ ہو اور اس نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے جو مردوں مردوں اور عورتوں عورتوں میں بھی نظر آتی ہے دوسرے یہ کہ مرد اپنی ایڑی چوٹی اور محنت و مشقت کی کمائی ہوئی دولت خرچ کرتے ہیں پس نیک اور فرمانبردار عورتیں وہ ہیں جو اللہ کی ربانی حفاظت کے ساتھ غائبانہ حفاظت و نگہبانی کرتی ہیں اور جن عورتوں سے یہ اندیشہ ہو کہ وہ نافرمانی کرینگی تو نافرمانی کرنے پر پہلے انھیں نصیحت کرو اس پر بھی اگر باز نہ آئیں تو ان کو ان کی خوابگاہوں میں تنہا چھوڑ دو اور ان کے پاس نہ جاؤ اور اگر اب بھی باز نہ آئیں تو پھر انھیں مارو لیکن اگر وہ کہا مان لیں تو پھر ان کے اوپر الزام کی راہیں تلاش کرتے نہ پھرو بیشک اللہ تعالے بڑے رتبہ والا ہے۔

مرد کی فضیلت کا راز

یہاں تک تو تھا انتظامی پوزیشن کا سوال مرد کے خرچ کرنے کی رعایت اور اہلیت انتظام کے پیش نظر اسے ایسی ہی فضیلت دیدی جیسی میونسپلٹی کے صدر کونسل اور اسمبلی کے پریزیڈنٹ شہر کے حاکم صوبے کے گورنر اور والی کو ہوتی ہے تاکہ گھر میں جھگڑا بکھیڑا نہ ہو ایک کا کہنا چلتا رہے ظاہر ہے کہ اگر مرد اپنی چلاتا عورت اپنی چلاتی دونوں اپنی اپنی رائے پر اصرار کرتے تو جھگڑا ہوتا جیسا کہ مغرب کے گھروں میں آگ لگی ہوئی ہے عورت مشورہ دے سکتی ہے اور بس اور یہی چاہیئے رہے حقوق انسانی تو جس طرح اسلام نے آقا و نوکر حاکم و محکوم اور بڑے اور چھوٹے کو

برابر کر دیا اسی طرح خاوند اور شوہر کو بھی برابر کر دیا ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف یعنی مردوں کی طرح عورتوں کے حقوق بھی مردوں پر ہیں گھر میں مرد راعی ہے اور عورت رعایا راعی پر رعایا کے حقوق بھی ہیں جنھیں ادا کرنا اس کا فرض ہے۔

مردوں کو صاف الفاظ میں حکم دیدیا گیا ہے وعاشروھن بالمعروف یعنی بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو دیہ اہمیت دیکھئے ارشاد ہوتا ہے ھن لباس لکم وانتم لباس لھن یہاں ایک لفظ لباس ہی میں ایک دنیا کے معانی پوشیدہ ہے اور قرآنی بلاغت پر حیرت ہوتی ہے لباس سے انسان کو آرام بھی ملتا ہے حیثیت بھی معلوم ہوتی ہے وجاہت کا بھی احساس ہوتا ہے شان بھی پیدا ہوتی ہے اور عریانی بھی لباس سے بدل جاتی ہے اللہ تعالیٰ کو یہ بتانا مقصود ہے کہ تم اس رشتہ کو معمولی نہ سمجھو کہ اسکے بغیر تو انسان انسان بھی نہیں حیوان اور دیوانہ معلوم ہوتا ہے جس طرح لباس کے بغیر انسان بے حقیقت وعریاں نظر آتا ہے اسی طرح عورت مرد کے بغیر اور مرد عورت کے بغیر کوئی حقیقت کوئی عزت اور کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

تکمیل انسانیت اور شادی

دوسرے خاص بات یہ ہے کہ تکمیل انسانیت ہی شادی کے بعد ہوتی ہے اور مرد وعورت دونوں مل کر پورے انسان ہو جاتے ہیں قرآنی تعلیمات کی سود مندی کے متعلق اس سلسلہ میں کہاں تک خامہ فرسائی کی جائے کوئی شعبہ بھی تشنہ نہیں رہنے دیا گیا حکم ہوتا ہے احل لکم وراء ذالکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین یعنی تم پر جو عورتیں حرام کر دی گئی ہیں ان کے علاوہ سب عورتیں تم پر حلال ہیں اس لئے حلال نہیں۔۔۔۔ کہ جس سے چاہا تمتع کیا اور خواہش نفسانی پوری کر لی بلکہ اس طرح کہ انھیں باضابطہ نکاح میں لاؤ مہر ادا کرو مہر بسوان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور ایک حقیر وذلیل مخلوق نہ سمجھو جن لوگوں نے کبھی عورت کی عزت کا تصور بھی نہیں کیا اور جو لوگ بنادر بہ بس سولھویں صدی تک عورتوں میں روح کی موجودگی اور عدم موجودگی پر بحث کر رہے تھے اور جنھوں نے اس روشنی اور تہذیب کے زمانہ میں بھی عورت کو ترکہ اور وراثت سے محروم کر رکھا ہے وہ غور سے اور آنکھیں کھول کر قرآن کی تعلیم دیکھیں۔

الہی کا مقرر کیا ہوا معیار ہے کہ کسی قوم کی تہذیب کا اندازہ لگانے کے لئے یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ اس کا سلوک عورتوں کے ساتھ کیا رہا ہے اب اس معیار پر اسلام پورا اترتا ہے یا وہ مذاہب واقوام جنھوں نے روحانی، مالی، اقتصادی معاشری اور تمدنی ہر حیثیت سے عورت کو انتہائی پستی میں گرا رکھا ہے اسلام نے اس کی عام حیثیت بھی بلند کی عام انسانی حقوق سے بھی اسے بہرہ مند کیا وراثت و ترکہ میں شریک کر کے اس کی مالی پوزیشن بھی مضبوط کر دی آریہ ورت کے تاننگی اور بام فرقہ کے لوگوں کو ماں اور بہن سے بھوگ کر لینے میں آج بھی تامل نہیں بھائی بہن کو تو آج بھی ہندوستان کے ہر گوشہ میں بہت سے ہندو اور سکھ فرقوں میں بالکل حلال سمجھا جاتا ہے بڑے بڑے ہندو راجہ نہ صرف یہ کہ دو حقیقی بہنوں کو بیک وقت بیاہ لیتے تھے بلکہ بہن سے ہی شادی کر لیتے تھے راجہ داہر والی سندھ کے گھر میں اس کی حقیقی بہن ہی تھی عرب میں سوتیلی ماؤں کو بیویاں بنا لینے کا عام دستور تھا۔ اسلام نے سورہ نساء میں ان تمام بیحیائیوں کا خاتمہ کر دیا۔

قرآن اور حیات معاشری

لڑکا جوان ہو گیا ہے اور شادی کرنیکی آرزو رکھتا ہے یہ اس کی اپنی زندگی کے آرام وراحت کا معاملہ ہے اس لئے اسلام عام اجازت دیتا ہے فانکحوا ماطاب لکم من النساء جو عورت تمھیں پسند آئے اس سے نکاح کر دو یہ نہیں کہ دل نہیں چاہتا لوگوں اور بزرگوں کے مجبور کرنے سے شادی کر لی اور زندگی کو بے لطف بنا دیا۔

وان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ | تم دو تین چار عورتوں سے ہی شادی کر سکتے ہو اس صورت میں کہ ان کے ساتھ ہر حیثیت سے مساویانہ ومنصفانہ سلوک کرتے لیکن اگر ڈر ہو کہ ایسا نہ کر سکوگے تو ایک ہی نکاح کرو۔

محصنت غیر مسافحت ولا متخذت اخدان
دیکھو نکاح کرو شوق سے کرو تمھیں اس کی پوری آزادی ہے مگر باقاعدہ نکاح کرو اور مستقل طور پر رکھو یہ نہ کرو کہ نفس پرستی اور تکمیل خواہش نفسانی کے لیے گھر میں ڈال لو۔

ولا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا
یہ جائز نہیں کہ عورت چاہے یا نہ چاہے یا نہ چاہے اور تم زبردستی اس کے وارث بن بیٹھو۔

ولا تضاروھن
دیکھو عورتوں کو ضرر نہ دو تکلیف نہ دو

ولا تمسکوھن ضرارا
انھیں ضرر اور تکلیف پہنچانے کیلئے نہ روکو

فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن وان خفتم شقاق بینھما فابعثوا حکما من اھلہ وحکما من اھلھا ان یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینھما۔
اگر تمھاری بیوی تمھاری اطاعت نہ کرے تو اس نافرمان کو پہلے نرمی وعمدگی کے ساتھ سمجھاؤ نہ مانے تو اس کا بستر علیحدہ کر دو پھر بھی باز نہ آئے تو سزا دو اگر تمھیں اس طرح بھی نہ مانے اور اصلاح نہ ہو تو یہ کرو میاں اور بیوی دونوں کے خاندان سے دو حکم انتخاب کر کے ان کے سپرد اتفاق کرا دینے کی خدمت کر دی جائے اگر دونوں کی نیت نیک اور ارادہ اصلاح کا ہوگا تو اللہ تعالیٰ ان دونوں میں باہم اتفاق پیدا کرا دیگا۔

یہ تھا عام طور پر شادی انتخاب زوجیت اور جھگڑے پیش آنے کا سوال اب عام سلوک کے متعلق سنئے۔

وعاشروھن بالمعروف فان کرھتموھن فعسی ان تکرھوا شیئا ویجعل اللہ فیہ خیرا کثیرا۔ | دیکھو عورتوں سے نیک سلوک کرتے رہو اور اگر یہ تمھیں ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے کہ تمھیں جو چیز ناپسند ہو اللہ تعالیٰ اسی میں تمہارے لئے خیر و برکت کے سامان پیدا کردے۔

بتائیے حیات معاشری اور عورت و مرد کے متعلق اس سے زیادہ اور کیا کہا جا سکتا تھا نیز ہمیں دنیا کی کوئی ایسی مذہبی کتاب بتائی جائے جس میں حیات معاشری کے متعلق انسان کی رہنمائی اس موثر بہتر علاقانہ اور موثرانہ انداز میں کی گئی ہو۔ کہی جاتا تو ایک طرف مطول کتابوں میں بھی آپ کو چار الفاظ بھی نہ ملیں گے ایک مسلمان بہ آسانی اپنی حیات معاش کے لئے قرآن سے ہدایت ونصیحت حاصل کر سکتا ہے مگر ایک ہندو ایک یہودی ایک عیسائی اور ایک بدھ کو آپ اس معاملہ میں بالکل بے بس پائیں گے اور اسے اس سلسلہ میں اس کی مذہبی کتب کچھ نہ بتا سکیں گی۔

قرآن اور حیات اقتصادی

حیات معاشری کی طرح حیات اقتصادی بھی بہت اہم ہے اتنی کہ انسانی زندگی کا راحت و آرام اور نشو و ارتقا کا راز اسی کی بہتری میں مضمر ہے۔ دیگر اقوام کے نوجوانوں کو اپنے مذہب اور اپنی کتب مقدسہ میں کچھ بھی نہ ملیگا اور وہ دنیاداری اور اقتصادیات کے متعلق کوئی رہنمائی حاصل نہ کر سکیں گے بلکہ اسے الٹی ان میں مال و دولت اور آرام و عیش کی امیرانہ زندگی بسر کرنے کی برائیاں ہی جابجا نظر آئینگی ایک ہندو ہے عیسائی ہے بدھ ہے نوجوان ہے شادی ہو چکی ہے فطرتاً اسے یہ آرزو ہے کہ وہ امیر بنے اور عیش سے زندگی بسر کرے مگر اس کا مذہب ہے کہ اسے مایوس کر رہا ہے لیکن اسلام نے اس سلسلہ میں فطرت انسانی کے عروج و طول وعمق کے ہر پہلو کو مدنظر رکھا ہے کہ

کلوا من طیبات ما رزقناکم واعملوا صالحا۔ | ہم نے جو اچھی اور لذیذ چیزیں اور نعمتیں پیدا کی ہیں انھیں منہ کے ساتھ کھاؤ پیو اور اچھے اور نیک کام کرتے رہو۔

من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ | خدا نے اپنے بندوں کیلئے جو جتیں اور تمام زینت و آرائش کی چیزیں پیدا کی ہیں انھیں حرام کس نے کیا ہے۔ الفاظ دیگر اللہ کی نعمتوں سے آزادی کے ساتھ لطف اٹھاؤ۔

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم | کسب معیشت و تجارت کرنے میں کوئی معصیت نہیں تم مال لیکر بازاروں اور میلوں میں جاؤ خرید و فروخت کرو اور یہ نہ خیال کرو کہ ان میں اس غرض سے بھی شریک ہونا گناہ ہے۔"

فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ | جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو زمین پر پھیل جاؤ اور تجارت میں مشغول ہو جاؤ۔

وجعلنا لکم فیہا معائش قلیلا ما تشکرون | ہم نے تمہاری زندگی اور راحت زندگی کے تمام سامان زمین پیدا کردیئے ہیں کھانے اور پینے کی تمام چیزیں زمین میں پیدا کردی ہیں لیکن بہت کم لوگ ایسے ہیں جو ان چیزوں کا کھوج لگاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

وجعلنا النہار معاشا | ہم نے تو دن بنایا ہی اس لئے ہے کہ تم محنت و کام کرکے روپیہ کماؤ اور کسب معیشت کرو۔

ولا تنس نصیبک من الدنیا | دنیا میں تمہارا جو حصہ ہے اس کی طرف سے غافل نہ رہو اور اسے نہ بھولو۔

لیس للانسان الا ماسعی | انسان کو اتنا ہی ملتا ہے جتنی وہ کوشش کرے

اس طرح معاش و معیشت کی فضیلت بتا کر اس زمانہ میں اس کے متعلق نہایت گمراہ کن اور افسردگی خیز خیالات پھیلے ہوئے تھے کمانے خرچ کرنے اور پس انداز کرنے کے طریقے و عروج حاصل کرنیکی تدابیر بتائیں۔

ولا تؤتوا السفہاء اموالکم التی جعل اللہ لکم قیاما | دیکھو اپنا مال بیوقوفوں کو نہ دیدیا کرو کیونکہ یہ ایسی چیز ہے جس پر انسانی معیشت کے استحکام کا مدار ہے۔

اس طرح گویا قرآن نے فرزندان توحید کو سعی و محنت اور معاش پر آمادہ کیا اور دنیا میں ترک علائق و ترک اسباب کے متعلق جو ایک طوفان اٹھا ہوا تھا اسے روکا اور بتایا کہ دنیاوالوں نے رہبانیت اور ترک دنیا کو جو مذہبی اہمیت دے رکھی ہے اور راہبوں اور دنیا چھوڑ کر جنگلوں میں مصروف عبادت رہنے والوں کو تقدس کا جو درجہ دیدیا گیا ہے وہ ٹھیک نہیں۔

دنیا دار العمل ہے دار الاسباب ہے یہاں سرفرازی اور سربلندی اسی کے لئے ہے جو محنت و سعی سے کمائے رزق تلاش کرے اور اپنا بار کسی دوسرے پر نہ ڈالے تجارت کو سب سے زیادہ اہمیت دی انتہا یہ ہے کہ سورہ لایلاف میں تجارت کو اپنے احسان کے نام سے موسوم کیا اور جو صحابہ عکاظ اور دیگر منڈیوں اور بازاروں میں جانے کو گناہ سمجھنے لگے تھے انہیں لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فرما کر بازار جانے اور تجارت کرنے کی اجازت دی اور اسے اپنا فضل بتایا ظاہر ہے کہ جب انسان لیس للانسان الا ماسعی کے ماتحت پوری سعی و محنت سے کام لیگا اور یہ سمجھ کر کام کریگا کہ جتنی محنت و سعی کروں گا مجھے اتنا ہی اللہ دیگا تو لازماً اس کی حیات اقتصادی

سنبھلتی جائیگی اور اگر اس نے منشائے ایزدی اور فضل ربی سمجھکر تجارت کو ہاتھ میں لے لیا تو اس کے ساتھ اس کی ملت اور اس کے ملک کی حالت بھی ترقی کرجائے گی اور اقتصادی اعتبار سے وہ خوشحالی کی زندگی بسر کرنے لگیگا۔

قرآن اور حیاتِ مالی

قرآن کریم میں مال کی جو اہمیت واضح کی گئی ہے اُسے ہم ابھی ظاہر کرچکے ہیں جعل الله لكم قياما کتنا پر معانی فقرہ ہے لفظی معنی تو ہیں کہ مال وہ چیز ہے جس سے انسان کھڑا ہوتا ہے لیکن کہلے ہوئے ہی ہیں ایک دنیائے معانی و مفاہیم مضمر ہے پہلے یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ تعلیمات الٰہیہ میں ہمیشہ تمثیل کی زبان اختیار کی گئی ہے کیونکہ طبیعت انسانی محسوسات اور مرئیات کی تمثیل سے بہت جلد نتائج و مقاصد تک پہنچ جاتی ہے اور مطالب الٰہیہ اور قضایائے حکمیہ کے درس و تفہیم کیلئے تمثیل و تشبیہ سے کام لینا ناگزیر و لقد ضربنا فی هذا القرآن من كل مثل لعلهم يتذكرون خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اس قرآن میں مثالیں پیش کی ہیں تاکہ تم ان سے باسانی سمجھکر نصیحت و عبرت حاصل کرو مثال و تشبیہ سے یہی بات ہے کہ بڑے سے بڑا مضمون مختصر الفاظ میں بیان ہوسکتا ہے ہم گزشتہ باب میں واضح کرچکے ہیں کہ ایک لباس کی تشبیہ سے قرآن کریم نے کتنے حقائق بے نقاب کیے۔

یہی صورت یہاں قیام کی ہے سوچئے کہ انسان کس طرح کھڑا ہوتا ہے ظاہر ہے کہ وہ پاؤں سے کھڑا ہوتا ہے اور اگر پاؤں نہ ہوں تو انسان ایک مجبور محض ہستی ہو نہ چل پھر سکتا ہے نہ آجا سکتا ہے نہ جہاد و حج کے ثواب سے متمتع ہوسکتا ہے نہ محنت و مشقت کے کام سے جہاں چاہے وہاں جاکر روپیہ پیدا کرسکتا ہے رفع حاجت سے بھی مجبور ہے بلکہ خود پانی بھی نہیں پی سکتا اور ہر امر میں دوسروں کا محتاج ہے لیکن اگر پاؤں موجود ہیں تو اُسے کسی کی امداد کی ضرورت نہیں وہ آزاد ہے جو چاہے کرے جہاں چاہے جائے جہاد میں لڑے حج کرے دنیا میں پھرے زمانہ کو دیکھے اور لطف حیات اٹھائے اب آپ قرآنی تشبیہ کے کمال پر غور کیجئے کہ اس نے مال و دولت کو پاؤں سے تشبیہ دیکر کتنے وسیع مطالب نگاہوں کے سامنے پیش کردیئے ہیں اور بتادیا ہے کہ دیکھو روپیہ کو ضایع نہ کرنا یہ تو پاؤں کو نہ فضول نہ اڑاؤ یہ وہ چیز ہے جس سے تم جو چاہو کرسکتے ہو جہاں چاہو جاسکتے ہو اپنی کیا دوسروں کی بھی ضروریات رفع کرسکتے ہو جہاد لڑسکتے ہو اور ہر طرح کے لطف اٹھاسکتے ہو اور بغیر مال کے تم ایسے ہی رہ جاؤگے جیسے کہ ایک بے پیروں کا آدمی ہوتا ہے کہ جزئیات و فرعیات تک میں دوسروں کا محتاج ہے ایک بےکس ہے جس کی زندگی دوسروں کے رحم پر ہے! ایک مجبور ہے جو آپ پانی بھی نہیں پی سکتا ایک فلاکت زدہ ہے جو ہر امر میں دوسروں کا دست نگر ہے ایک محتاج ہے جس کا اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔

دل کی آنکھوں سے دیکھیئے کہ ایک بے زر اور ایک بے پیر ہر معاملہ میں یکساں ہیں یا نہیں یہ قرآنی اعجاز نہیں تو آپ اسے اور کیا کہیں گے کہ اتنے بڑے وسیع مطالب ایک لفظ میں ادا کردیئے اور بے زری و مفلسی کی بیچارگیوں کی ایک جیتی جاگتی تصویر سامنے پیش کرکے دولت کی اہمیت واضح کردی۔

دیگر مذاہب اور دولت

قرآن نے یہ اس وقت کہا جبکہ دنیا کے تمام مذاہب دولت اور دولتمندوں کی مذمت کر رہے تھے۔ عیسائیت کا حکم ہے کہ اہل دولت آسمان کی بادشاہت میں داخل نہیں ہوسکتے۔

بدھ مت پیشوایان مذہب تک کو گداگر اور سائل بننے کی اجازت دیتا ہے، یہودیت نے دولت کی قدر دانی ضرور کی ہے مگر ان کی دولت کے ثمرات و فوائد صرف فقرائے بنی اسرائیل تک محدود ہیں دوسرے ترک دنیا اور ترک اسباب کی بھی تعلیم دوش بدوش موجود ہے۔

ہندویت میں سادھو پن سنیاس اور جوگ کو بڑا تقدس حاصل ہے ہر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ عمر کے آخری حصہ میں سنیاس دھارن کرے اور سات آٹھ گھر مانگ کر کھائے اس میں دولت و دنیا داری سے بے تعلقی اور سنیاس بہت بہتر بتایا گیا ہے لیکن اسلام نے اسے ستون معاشرت محافظ عزت اور کفیل آرام و راحت بنایا ہے اور ترک دنیا کو حرام قرار دیکر اس کے برائی کرنے والے ہی باقی نہیں رہنے دیئے قرآن کریم میں مال کو اٹھائیس جگہ فضل اکیس جگہ خیر اور بارہ جگہ حسنہ و رحمہ کے لفظ سے یاد کیا ہے۔

اسلام دین فطرت ہے اور انسانی فطرت ہمیشہ عیش و آرام کی آرزومند رہی ہے جس کا ذریعہ دولت ہے پھر ایک صحیح اور سچا مذہب بھلا دولت کی تنقیص کیونکر کرسکتا تھا اب آپ خود غور کریجئے کہ فطرت انسانی کی تشنگی اسلام سے دور ہوتی ہے یا دیگر مذاہب سے عیسائیوں کو دیکھئے کہ وہ آج کہاں تک تعلیمات اسلام پر کاربند ہیں دنیا کہہ رہی ہے کہ دانستہ یا نادانستہ ان کا عمل اسلامی تعلیم ہی پر ہے۔

گرانبہا قرآنی مالی تعلیم

مال کی اہمیت کو دنیا میں سب سے پہلے واضح کرکے اسلام نے دولتمند بنانے کی بہترین صورت پیش کی ہے ایسی صورت جیسی کہ دنیا کی اقتصادیات و مالیات کے بڑے سے بڑے ماہر بھی دنیا کے سامنے پیش نہ کرسکے اور یہ مؤثر اور بلیغ انداز تو قرآن ہی کے لئے مخصوص ہے جو فوراً دلوں کی گہرائیوں

میں اتر جاتا ہے اور جسے ایک عامی سے عامی بھی بہ آسانی سمجھ لیتا ہے دنیا میں کمانا ایک چیز ہے خرچ کرنا دوسری چیز بچانا تیسری چیز اور بچاکر بڑھانا چوتھی چیز کمانے کے لئے ایک درجہ خرچ کرنے کے لئے سو درجہ بچانے کے لئے ہزار درجہ اور بڑھانے کے لئے لاکھ درجہ عقل کی ضرورت ہے کمانے کو تو ایک بے عقل سے بے عقل مزدور اور عامی بھی کما سکتا ہے اصل چیز خرچ کرنا اور بچانا ہے اس کے متعلق قرانی کمالات دیکھئے حکم ہوتا ہے۔

کلوا واشربوا ولا تسرفوا ان الله لا یحب المسرفین	کھاؤ پیو عیش کرو تمھیں اس سے کوئی نہیں روکتا البتہ اپنی ضرورت و حیثیت

سے زیادہ خرچ نہ کرو کیونکہ اللہ تعالے حیثیت و ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے والوں سے محبت نہیں کیا کرتا"

ولا تبذر ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین۔	ایک پیسہ بھی بیجا اور بے ضرورت خرچ نہ کرو ایسے لوگ تو شیطان کے

بھائی ہیں انھیں وہی سزا دی جائیگی جو شیاطین کی سزا ہے"

اسراف و تبذیر میں یہی فرق ہے کہ تمہاری حیثیت چار آنہ گز کا کپڑا پہننے کی ہے سوا چار آنے گز کا پہنو گے تو اسراف ہے گناہ ہے اور اگر کہیں آٹھ آنے گز کا کپڑا پہن لیا یا بے ضرورت جوتا کپڑا خرید الیا یہ سب تبذیر میں داخل ہوگیا۔ ناچ رنگ کھیل تماشے اور عیاشی وغیرہ کے مصارف بھی اسی ذیل میں آتے ہیں کتنی پاکیزہ تعلیم ہے اور کتنی بہتر ہدایت کہ سب کچھ کرو مگر حیثیت و ضرورت دیکھکر کرو۔

ولا تبسطها کل البسط پوری آیت اس وقت یاد نہیں اس کا مفہوم یہ ہے کہ نہ تو بخل کرو اور نہ فضول خرچی میں روپیہ اڑاؤ کیونکہ ایسا کرو گے تو تم افسردہ اور محزون ہوکر بیٹھ جاؤ گے تکلیف بھی ہوگی اور ہمت بھی ٹوٹ جائے گی۔

جو فضول خرچی نہ کرے گا حیثیت کے مطابق خرچ کریگا یقیناً اس کے پاس روپیہ پس انداز ہوگا اور وہ ضرور ایک روز مالدار ہو جایگا کیونکہ اُسے اللہ کی راہ میں بھی خرچ کرنا ہے۔

یا ایھا الذین امنوا انفقوا من طیبت ما کسبتم	جو کچھ تم نے کمایا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔
الذین یقیمون الصلوۃ و مما رزقناھم ینفقون اولئک ھم المومنون حقا لھم درجت عند ربھم ومغفرۃ ورزق کریم	جو لوگ نماز پڑھتے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وہی سچے ایماندار ہیں اور انھیں کیلئے خدا کے نزدیک درجات ہیں اور مغفرت وعزت کی روزی ہے یعنی اللہ کی راہ

میں خرچ کرو گے تو اللہ تعالے اور برکت دیگا۔

وانفقوا مما رزقناکم من قبل ان یاتی احدکم الموت	جو کچھ تمھیں ہمنے دیا ہے اس میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرو اس

سے پہلے کہ تم آغوش اجل میں خفتہ ہو۔

ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیا کہ روپیہ اور دولت ایسی چیز ہے جو اللہ کی یاد سے غافل بنادیتی ہے انسان مغرور ہوجاتا ہے ظلم کرنے لگتا ہے اس سے ہوشیار ہو۔

یا ایھا الذین امنوا لا تلھکم اموالکم (سورہ مومنون)	ایمان والو دیکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے مال تمہیں غافل بنادیں۔

سرمایہ داری کی لعنت اور قرآن

اس زمانہ میں اتنی بھی دولت اتنی لعنت رساں چیز نہ تھی جتنی آجکل ہے اس عہد میں سرمایہ داری کے نظام نے دنیا کو تباہ کرکے رکھدیا ہے۔ ایک شخص کھڑا ہوتا ہے یا چند دولتمند اکٹھے ہوکر ایک عظیم الشان کارخانہ اپنی دولت کے بل پر کھڑا کر دیتے ہیں اور سینکڑوں چھوٹے چھوٹے کارخانہ داروں کو مقابلہ کرکے تباہ کر دیتے ہیں لوگ برباد ہوتے ہیں مگر ان کی دولت میں برابر اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے آج سرمایہ داری دنیا کے لئے ایک لعنت بنی ہوئی ہے سرمایہ دار اپنے مفاد کے مقابلہ میں غربا کی کوئی پرواہ نہیں کرتے زیادہ سے زیادہ کام لیتے اور کم سے کم معاوضہ دیتے مالدار دولت کے ذخائر اکٹھے کرتے چلے جاتے ہیں اور غریب رات دن اور غریب رہے ہیں ہندوستان کی ساری صنعت و تجارت انگلستان کے سرمایہ داروں کی بھینٹ چڑھ گئی، روس کے بنجالہ لائحہ عمل نے دنیا پر اور بربادی عائد کر رکھی ہے روپے والوں میں مقابلے ہوتے ہیں اور نادار و غریب تباہ ہوئے جاتے ہیں بڑے سرمائے اور بڑی مشنری سے نسبتاً کم وقت اور کم خرچ سے زیادہ سے زیادہ مال تیار ہوتا ہے ایک لاکھ روپے والے اگر ایک پائی فی روپیہ کے نفع سے بھی مال فروخت کرے تو بھی ہزار ہا روپے کما لیگا لیکن جس کا سرمایہ ہزار روپے ہے اگر وہ ایک آنہ دو آنہ فی روپیہ بھی نفع لے تو کیا خود کھائے اور کیا بچوں کو کھلائے جرمنی لالٹین تین روپے کو فروخت کرتا ہے امریکہ ڈھائی روپے پر ڈھائی لاکھ لالٹین دینے کو تیار ہوجاتا ہے جاپان الٹا ہے کہ میں ڈیڑھ روپے ہی کو دونگا جاپان کی ارزاں فروشی نے خود انگلستان کی صنعت کو خصوصاً کپڑے کی صنعت کو بری طرح متاثر کر رکھا ہے ہندوستان کی ملیں بند ہو رہی ہیں سرمایہ داری کے زور پر ایک ایک قصاب بنا ہوا ہے۔

پنجاب کے کاشتکاروں اور زمینداروں پر پونے دو ارب روپیہ قرض ہے جس کا سالانہ سود دو ۱۹ کروڑ روپیہ دینے پر مجبور ہیں

ملک والے چاہتے ہیں حکومت کا بھی منشا ہے کہ مزارعین کے مصائب کم ہوں لیکن سرمایہ دار سا ہو کار نہیں مانتا اور اپنے سرمایہ کے زور پر کونسل کے ممبران کی رائے بھی خرید لیں آج سرمایہ دار کو اپنے نفع اندوزی اور فراہمی زر کے سوا نہ کسی سے ہمدردی ہے اور نہ کسی کا ڈر۔ قرآن شریف نے اس ذہنیت کی شدت کے ساتھ مذمت کی ہے اور حکم دیا ہے۔

والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم۔

جو لوگ سرمایہ داری میں پڑ گئے ہیں اور سونا چاندی فراہم کرتے چلے جاتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے غریبوں کی پرواہ نہیں رکھتے انھیں شدید ترین عذاب دیا جائیگا۔

ان الذین امنوا وعملوا الصلحت واقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ لھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

بخلاف ازیں جو ایسا نہیں کرتے ایمان لائے ہیں نیک عمل کرتے ہیں نماز پڑھتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں اقربا، غربا، اور مستحقین کی امداد کرتے رہتے ہیں انھیں خدا کے یہاں آخرت میں بڑا اجر دیا جائیگا نہ انھیں کوئی خوف ہوگا اور نہ ڈر۔

کتنی بہترین اعلیٰ تعلیم ہے اور خرچ کے معاملہ میں کیسی بصیرت افروز رہنمائی کی ہے اگر آج مسلمان صرف "کلوا واشربوا ولا تسرفوا" ہی پر عمل کرنے لگیں تو ان کی عسرت و ناداری کا طلسم دو دن میں ٹوٹ رہ جائے مصیبت تو یہ ہے کہ یہ کمائی سے زیادہ خرچ کرتے ہیں اور اسراف و تبذیر کے شکار ہیں۔

نمود و نمائش اور قرآن

مسلمان تو نمود و نمائش میں تباہ ہو گئے دنیوی رسم و رواج کی بوجھل زنجیریں ان کے پاؤں میں پڑ گئیں پیدائش سے لیکر موت تک شادی و غمی کے صد ہزار رسم و رواج اور ان پر بیشمار خرچ ہیں جو مسلمانو کو کھائے جاتے ہیں ہر شخص کو یہ آرزو رہتی ہے کہ تقریب پر اتنا خرچ ہو کہ نام ہو جائے ورنہ برادری میں ناک کٹ جائیگی لوگ برا کہیں گے لوگوں کے برا کہنے، نام ہو جانے اور برادری میں ناک رہجانے کا تو اتنا خیال ہے کہ گھر بیچکر بھی لگا دیتے ہیں مگر خدا کا بالکل ڈر نہیں شادی و غمی میں کچھ خرچ نہ کرنا یا تھوڑا خرچ کرنا تو رسوائی کا باعث ہے لیکن قرضدار ہو جانا گھر فروخت کر کے تقریب پر خرچ کرنا یا حیثیت سے زیادہ صرف کر دینا ذلت نہیں قرآن ایسے مصارف کے متعلق کہتا ہے۔

یا ایھا الذین امنوا لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی کالذی ینفق مالہ رئاء الناس ولا یؤمن باللہ والیوم الاخر فمثلہ کمثل صفوان علیہ تراب فاصابہ وابل فترکہ صلدا لا یقدرون علی شیء مما کسبوا

اے ایمان والو اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور ایذا دیکر اکارت نہ کرو اس شخص کی طرح جو لوگوں کے دکھاوے اور نمود و نمائش کے لئے اپنا مال خرچ کرتا ہے اور خدا اور آخرت پر ایمان نہیں لاتا اس کے خرچ کی مثال اس چٹان کی طرح ہے جس پر مٹی پڑی تھی زور کا پانی برسا جسنے سب کچھ صاف کر دیا اور جو کچھ کمایا تھا وہ کبھی ہاتھ نہ لگا۔

یہاں بھی اللہ تعالےٰ نے ایک عام فہم مثال سے بندوں کو یہ سمجھایا ہے کہ اگر نمود و نمائش پر خرچ کرو گے تو تمہارا سب کچھ کیا کرایا اکارت جائیگا اس خرچ کی مثال پتھر پر پڑی ہوئی اس مٹی جیسی ہے جو ایک ہی بارش میں صاف ہو جاتی ہے یعنی تم ہر بار ہر تقریب ہر موقعہ اور ہر شادی و غمی کی رسوم پر یہ سمجھکر خرچ کرو گے کہ تمہارا نام ہوگا تمہیں کچھ فائدہ ہوگا تمہاری عزت بڑھے گی لیکن ہر مرتبہ کی تمہاری یہ سعی ناکام ہوگی ہر بار کیا کرایا خاک میں ملتا رہے گا کچھ دن بعد لوگ بھول جائینگے کہ اتنے کل کیا کیا تھا تم کرتے رہو گے لوگ بھولتے رہیں گے اور آخر میں سمجھو گے کہ عمر بھر کی سعی ناکام ہوئی اور روپیہ مفت میں ہاتھ سے گیا۔

ہر تقریب اور ہر رسم پر شہرت و آبرو کے لئے روپیہ خرچ کرنے اور اس کے ضایع ہو جانے کے لئے جو مثال قرآن شریف نے پیش کی ہے اس سے بہتر سمجھ میں آنا تو ایک طرف اس مثال کی طرف بھی ذہن منتقل ہونا مشکل تھا تشبیہ اور ایسی تشبیہ جو عوام کا روزمرہ کا مشاہدہ ہو اور پھر تشبیہ بھی مصارف و رسوم کی اضاعت کے متعلق بیساختہ منہ سے داد نکلتی ہے پھر ایک نکتہ پر اور غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ کیا فرما رہا ہے وہ کہہ رہا ہے کہ نمود و نمائش ہی پر خرچ کیا ہوا روپیہ اکارت نہ جائیگا بلکہ ان صدقات کا روپیہ جن کا احسان جتایا جائے وہ بھی اسی طرح ضایع ہوگا گویا اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر واضح کر دیا ہے کہ دیکھو نہ تو صدقہ دیکر احسان جتاؤ نہ لوگوں کے دکھانے کے لئے خرچ کرو کہ ایسا روپیہ سب برباد جاتا ہے اور نہ اس کا ثواب ملتا ہے اور نہ پھل اور ایسے لوگوں کو وہی سزا دی جائیگی جو ان لوگوں کو ملتی ہے جو اللہ تعالےٰ اور آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے بھی سارے عمل ضایع ہو جاتے ہیں اور کچھ ثواب نہیں ملتا۔

"ایمان باللہ والیوم آخرہ" کے ساتھ ان مصارف کا ذکر کرنے کے یہ معنی ہیں کہ صدقہ دینے زکوٰۃ کا روپیہ خرچ کرنے شادی و غمی کی رسوم پر خرچ کرنے میں انسان ثواب کا پہلو بھی سوچتا ہے وہ کہتا ہے کہ زکوٰۃ فرض ہے اولاد کی شادی اور اعزہ کی میت پر روپیہ خرچ کرنا ثواب ہے اسی طرح اللہ اور آخرت پر ایمان نہ لانے والے بھی اچھے عمل اچھے ہی سمجھکر کرتے ہیں مگر نمود و نمائش کا لوث ان میں شامل ہوتا ہے اس لئے سب کیا کرایا برباد ہو جاتا ہے مسلمان اس بلا میں سب سے

زیادہ مبتلا ہیں وہ اس قرآنی ہدایت پر غور کر کے تنبہ حاصل کریں ورنہ خسرۃ الدنیا والآخرہ کے مصداق بنیں گے دنیا میں تو ایسے لوگوں کی تباہی و رسوائی آئے دن کا مشاہدہ ہے۔ آخرت میں جو کچھ پیش آئے گا وہ قیامت کے روز سب دیکھیں گے۔

دیگر احسان جتانا

امیر و غریب میں ازل سے ایک قدرتی عداوت رہی ہے اور جب کوئی شورش و ہنگامہ عذر و بغاوت یا فتنہ و فساد ہوا ہے تو غربا ہمیشہ امرا کو بے تکلف لوٹتے رہے ہیں وہ جب امرا کو عیش کرتے دیکھتے ہیں تو انھیں اپنی تنگدستی کا خیال آکر قدرتاً امرا سے ایک کد اور ایک عناد پیدا ہوتا ہے مغرب میں آئے دن اس کے مظاہرے ہوتے رہتے ہیں وہاں سرمایہ دار اور مزدور دونوں معاند اور حریف فریق بنے ہوئے ہیں اور آئے دن فساد ہوتے رہتے ہیں اگر امرا کی طرف سے کہیں سرد مہری و نخوت کا اظہار شروع ہو جائے جو عموماً ہوتا ہے تو یہ عناد انتہائی تلخ صورت اختیار کر جاتا ہے اللہ تعالے چونکہ امیروں اور غریبوں دونوں کا پروردگار ہے اس نے زکوٰۃ کا حکم دیکر اس نے دونوں کے مفاد کو پیش نظر رکھا اور اس ازلی عناد کو بھی مٹانے کی کرنہ کامیاب سعی کی۔

امرا کو حکم دیا کہ سال بھر میں تمام مصارف کے بعد جو باقی رہے اس کا صرف چالیسواں حصہ اللہ کے نام پر دو اور ہر سال دیتے رہو روپے سے چونکہ محبت بھی ہوتی ہے اسلئے اس میں مقدم محبت والے ہی رکھے قرآن کی یہ ترتیب بھی نہایت حکیمانہ ترتیب ہے وبذی القربی والیتمی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب الصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ایک اور آیت میں سائلین بھی شامل ہیں انسان کو سب سے زیادہ اعزا سے محبت ہوتی ہے اور امداد بھی سب سے زیادہ انہی سے ملتی ہے اور خاندانی بھرم قائم رہتا ہے یہانتک تو تھا ذاتی معاملہ ذاتی و خاندانی معاملہ کے بعد قوم کا حق ہے اور قوم کے لئے یتیم اور پاکر بہت ممد ثابت ہو سکتے ہیں اس کے بعد وہ لوگ جنکے پاس کھانے پینے کو کچھ نہ ہو پھر اجنبی پڑوسی پاس بیٹھنے والے غریب وغیرہ۔

عزیز جتنا فائدہ پہنچا سکتے اور بھرم قائم رکھ سکتے ہیں اتنے ہی نقصان و رسوائی کا باعث بن سکتے ہیں اب اگر غریب اعزا کی مستقل امداد ہوتی ہے اور ہر امیر اپنے غریب عزیزوں کی پرورش کا خیال رکھے تو خاندان کا بھرم بھی قائم رہے گا اور یہ لوگ وقت بے وقت جاں نثاری کے لئے بھی تیار رہیں گے ایک طرف سے مالی امداد ہوگی اور دوسری طرف سے ہاتھ پاؤں کی لیکن اگر دیگر احسان جتایا جائیگا تو غیور خاندان کے لوگ بھی غیور ہی ہوتے ہیں ان کے جذبات کو ٹھیس لگے گی دل کو تکلیف پہنچیگی کچھ تو بامر مجبوری لے لیں گے اور کچھ انکار کر دینگے کہ ہمیں بھوکوں مرنا منظور ہے احسان لینا منظور نہیں اس سے امیر کو بھی اشتعال پیدا ہوگا وہ بھی ہاتھ روک لیگا اور دوسروں کو تلاش کریگا کتنے فتنے پڑ گئے ایک تو مستحق محروم رہے دینے والے کا ثواب بھی گیا اور دنیوی مفاد یہی کہ اعزا تو پھر بے تعلق ہو جائینگے اور اگر ان کی حالت سقیم ہوگئی تو دیکھنے والے یہی کہیں گے کہ یہ فلاں امیر کے عزیز ہیں جو جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہیں اس سے رسوائی بھی ہوگی اور سبکی بھی اور سب سے زیادہ یہ کہ خدا سے بے رخی بڑھنے لگے گی۔

یہ ربانی انتظام کتنا مفید اور بہتر انتظام ہے اگر ہر امیر اپنے غریب اعزا کی امداد کرتا رہے تو غربت و افلاس کی تمام تباہی خیزیاں بڑی حد تک کم ہو جائیں دیکھئے اللہ تعالیٰ نے سرمایہ داری کی لعنت کو فنا کرنے کیلئے کتنا معقول اور مفید انتظام کیا ہے زندگی میں غربا کی مستقل سالانہ امداد مرنے پر تمام بیٹے بیٹیاں اور یہ نہ ہو تو بھتیجے وغیرہ شریک دولت برابر تقسیم ہوتی رہتی ہے پھر غربا اور امرا میں ایک تعلق قائم رہتا ہے اور وہ بیگانگی پیدا نہیں ہوتی جو آج یورپ میں دیکھی اور پائی جاتی ہے۔ اخلاقی پہلو سے غور کیجئے تو ایک دنیائے حیرت سامنے آجاتی ہے امرا کے قلب اس عمل سے نرم و گداز ہوتے رہتے ہیں غربا کی تنگدستی دیکھکر ان میں شکرگزاری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھتی جاتی ہے دوسری طرف غربا میں اطاعت و انقیاد جاں نثاری و سپاس احسان پذیری کے جذبات افزوں و متزاید ہوتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھتی جاتی ہے خیال تو کیجئے ایک ایک حکم قرآنی میں کتنی حکمتیں اور مصلحتیں پوشیدہ ہیں۔

نہ دینے والوں کے لئے تو فبشرھم بعذاب الیم کی وعید ہے اب سنئے دینے والوں کو اخروی فوائد کیا حاصل ہوں گے۔

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی لھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ○	جو خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں اور دیگر احسان نہیں جتاتے اور نہ تکلیف دیتے ہیں ان کے لئے خدا کے یہاں بڑا درجہ ہے نہ انھیں ہاں کوئی خوف ہوگا اور نہ رنج۔

حیات تمدنی اور قرآن

انسان پیدا ہوا ماں باپ سے سلوک پر رہنمائی ہوئی بڑا ہوا شادی ہوئی اس کے متعلق سب کچھ بتا دیا پھر اقتصادی اور مالی پہلو سامنے آئے کہ معاشیات کے لئے یہ لازمی چیز ہیں ان پر نظر ڈالی کمانے خرچ کرنے دینے بچانے اور کاروبار کرنے کے لئے آئین بتائے اب عام ہیئت کا معاملہ آیا تو سنئے:۔

لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اھلھا
اپنے گھروں کے سوا دوسرے کے گھروں میں اس وقت تک نہ داخل ہو جب تک اجازت نہ حاصل کر لو اور داخل ہوتے ہی گھر والوں کو سلام کرو۔

واتوا البیوت من ابوابھا گھروں میں دروازہ کی راہ سے داخل ہو۔

واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منھا جب تمہیں سلام کیا جائے تو جواب میں اس سے بہتر سلام کرو۔

واذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا مجلسوں اور صحبتوں میں تمیز و سلیقہ سے بیٹھو اور زیادہ جگہ نہ گھیرو۔

واقصد فی مشیک اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو۔

وبالوالدین احسانا وذی القربی والیتمی والمساکین وقولوا للناس حسنًا والدین سے رشتہ داروں سے یتیموں سے محتاجوں سے نیک سلوک رکھو اور لوگوں سے اچھی باتیں کیا کرو اور کشادہ پیشانی سے ملا کرو۔

انما المؤمنون اخوۃ خوب سمجھ لو کہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں بھائیوں ہی جیسا سلوک کرو اور بھائیوں ہی کی طرح باہم مل جل کر رہو۔

فتنہ زر" اور قرآن

دنیا میں فتنہ کا باعث بیشتر زن زر اور زمین رہے ہیں اور ایک چوتھی چیز زبان بھی ہے جسنے اس دور میں بہت اہمیت اختیار کر لی ہے ان کے متعلق قرآنی احکام اور ان کی موثریت پر غور کیجئے کہ شرو فتن کی جڑیں کاٹنے اور ان کی اصل تک اکھاڑ کر پھینکدینے کی کیسی کارگر تدابیر بتائی گئی ہیں اور کیسی مفید المثال انتظام کیا گیا ہے لوگ دوسروں سے بے ایمانی بددیانتی اور خیانت برتتے ہیں ناجائز طریقہ پر مال اڑانے اور کھانے کی سعی کرتے ہیں قرض لیکر نہیں دیتے اسی لئے صدہزار جھگڑے اور لڑائیاں پیدا ہوتی ہیں مقدمے لڑتے ہیں عداوتیں بڑھتی ہیں اسلام نے ان سب کی جڑ پر کاری ضرب لگائی۔

ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں کو بلا تامل واپس کر دیا کرو۔

ولا تتبدلوا الخبیث بالطیب اور امانت کی اچھی اور قیمتی رکھکر ان کے بدلے میں خراب نہ دو اور حلال کے بدلے حرام نہ لو۔

ان اللہ لا یحب الخائنین اللہ تعالے خیانت کرنے والوں کو نہ پسند کرتا ہے اور نہ ان سے محبت کرتا ہے

ان الذین یاکلون اموال الیتمی ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا جو لوگ یتیموں کا مال ناحق اور ظلم سے کھاتے ہیں وہ مال نہیں کھاتے آگ کھاتے ہیں (اس تشبیہ کی بلاغت اور معنی خیزی ملاحظہ کیجئے)۔

وابتلوا الیتمی حتی اذا بلغوا النکاح فان انستم منھم رشدا فادفعوا الیھم اموالھم جو یتیم تمہاری زیر نگرانی ہوں انہیں اچھی طرح دیکھو کہ وہ لائق ہو گئے یا نہیں جب ان میں عقل و تمیز آجائے تو ان کے مال ان کے سپرد کر دو۔

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس باہم ایک دوسرے کے مال کو ناجائز طور پر ناحق نہ کھاؤ اور حکام کے پاس اس غرض سے نہ جاؤ کہ اس طرح تمہیں اس مال کا کچھ حصہ خورد برد کرنے کا موقع مل جائے۔

لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم یعنی مقدمے لڑانے اور مکانوں اور زمینوں پر قبضہ کر لینے کے لئے دعووں سے احتراز کرو خدا اور رسول کی خیانت نہ کرو اور نہ آپس کی امانتوں میں خیانت سے کام لو۔

واپسی امانت، اجتناب خیانت احتراز مال یتامیٰ اور مقدمہ لڑانے سے گریز کے متعلق سب کچھ بتا کر اور یہ سمجھا کر کہ اگر تم ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر کھانے کی سعی کروگے تو جھگڑے ہوں گے۔ قرض اور معاملہ داری کے متعلق ہدایت سنئے۔

یا ایھا الذین امنوا اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ ولیکتب بینکم کاتب بالعدل ولا یاب کاتب ان یکتب کما علمہ اللہ فلیکتب ولیملل الذی علیہ الحق اے ایمان والو جب تم کسی سے میعادی قرض لیا کرو تو اُسے لکھ لیا کرو۔ لکھنا جاننے والے کو بھی چاہئیے کہ وہ لکھنے سے انکار نہ کرے کیونکہ اللہ تعالے نے اسے لکھنا سکھایا ہے اس کا شکر یہی ہے اور جو مقروض ہے وہی لکھائے۔"

اگر مذکورہ احکام قرآنی پر عمل کیا جائے تو تمام ان فتنوں کا سد باب ہو جاتا ہے جو مالی معاملات میں بددیانتی و بدمعاملگی سے پیدا ہوتے ہیں ان احکام کی خلاف ورزی ہی کا یہ ثمرہ ہے کہ عدالتیں مقدمات سے لبریز رہتی ہیں کہیں قرض پر جھگڑا ہے کہیں امانت کی واپسی پر

فتنہ زن" اور قرآن

زر کے بعد زن کا درجہ ہے جس طرح دوسرے کے روپے کو ہتھیا لینے اور نیت بد ہو جانے سے مالی جھگڑے پیدا ہوتے ہیں اسی طرح جب عورت باہر نکلتی ہے بن سنور کر سڑکوں پر سے گذرتی ہے تو دیکھنے والوں کی نیت خراب ہوتی ہے کوئی چھیڑ دیتا ہے کوئی مذاق کرتا ہے کوئی آوازہ کشی کرتا ہے اکثر دست درازیاں بھی ہوتی ہیں عصمت دری کے واقعات بھی ہوتے ہیں کوئی اغوا کر کے لیجاتا ہے کہیں تعلق قائم ہو جاتا ہے اور جب معلوم ہو جاتا ہے تو رقابت کا اشتعال پیدا ہوتا ہے جھگڑوں سے گذر کر نوبت قتل تک پہنچتی ہے قرآن نے اس فتنہ کے انسداد کے لئے بھی بہترین تدابیر بتائی ہیں اور وہ آئین مقرر کئے ہیں کہ ان کے نفاذ کی صورت میں کوئی جھگڑا پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔

قل للمؤمنین یغضوا من مومنوں سے کہدیجئے کہ وہ اپنی

الابصارهم و يحفظوا فروجهم وقل للمومنات يغضضن من ابصارهن ويحفظن فروجهن۔

نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں نیز مومن عورتوں سے کہدیجئے کہ وہ بھی یہی کریں کہ نگاہیں دنیچی کرکے نہ چلیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتی رہیں۔

ولا تقربوا الزنیٰ انه كان فاحشة وساء سبيلا

نیچی نگاہیں رکھنے کا حکم دینے کے بعد فرمایا کہ دیکھو زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو کہ یہ نہایت ہی براکام اور بہت ہی بڑا اور معیوب طریقہ ہے۔

ان الذين يحبون ان تشيع الفاحشة فى الذين امنوا لهم عذاب اليم فى الدنيا والاخرة والله يعلم وانتم لا تعلمون

جو لوگ چاہتے ہیں کہ مومنوں میں بیحیائی پھیلے بے شرمی کی باتیں فروغ پائیں انھیں دنیا اور آخرت دونوں جگہ عذاب دیا جائے گا اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے (کہ یہ کتنا براکام ہے)

ان الذين يرمون المحصنات الغفلت المومنات لعنوا فى الدنيا والاخرة ولهم عذاب عظيم يوم تشهد عليهم السنتهم وايديهم وارجلهم بما كانوا يعملون

جو لوگ سادہ کار اور دنیا کے چھل فریب سے ناواقف شادی شدہ عورتوں کو تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا اور آخرت دونوں میں ملعون ہیں اور قیامت میں انھیں بڑا عذاب دیا جائیگا اس روز ان کی زبانیں اور ہاتھ اور پاؤں ان کے کرتوتوں کی گواہی دینگے۔

وانكحوا الايامى منكم

اپنی قوم کی بیوہ عورتوں کے نکاح کردیا کرو کیونکہ نکاح نہ کرنے میں سو فتنے ہیں۔

ولا يبدين زينتهن الا ماظهر منها وليضربن بخمرهن على جيوبهن ولا يبدين زينتهن۔

عورتیں اپنا سنگار کسی پر ظاہر نہ کریں سوائے اسکے جو پوشیدہ نہ رہ سکے اپنے گریبانوں پر آنچل ڈالے رکھیں اپنا سنگار کسی پر ظاہر نہ کریں اور اس طرح پیر دھمک کر نہ چلیں کہ ان کا سنگار غیر مردوں پر ظاہر ہوجائے۔

ولا تبرجن تبرج الجاهلية (سورہ احزاب)

زمانہ جاہلیت کی طرح اپنا سنگھار دکھلاتی نہ پھرو۔

واقمن الصلوة واتين الزكوة واطعن الله ورسوله

عورتیں نماز پڑھتی رہیں، زکوٰۃ ادا کرتی رہیں اور خدا اور خدا کے رسول کی اطاعت کریں۔

ولا تقربوا الفواحش ما ظهر منها وما بطن۔

بیحیائی کے تو قریب بھی مت جاؤ بے شرمی کے کام ظاہر ہوں کہ چھپ کر، یا چھپا کر گناہ ہیں ظاہر ہے کہ جب مرد اور عورتوں دونوں کی نگاہیں باہر نکلنے میں نیچی رہیں گی اور عورتیں اپنی زینتوں رعنائیوں اور سنگار کو پوشیدہ رکھیں گی دونوں زنا کو بہت بیحیائی اور شدید گناہ سمجھیں گے دونوں نماز وزکوٰۃ اور ان احکام کے پابند ہوں گے بیحیائی کی باتوں کو پھیلانا عیب و معصیت سمجھا جائیگا بیواؤں کے نکاح ہوجائینگے تو پھر کوئی فتنہ پیدا ہی نہ ہوگا تہذیب جدید نے تو زنا کو جسے اسلام کھلی ہوئی بیحیائی اور انتہائی معصیت بتارہا ہے جرم ہی نہیں قرار دیا۔ حسین اور پرجمال عورتیں تیتری بنکر علانیہ باہر نکلتی ہیں ایک طرف جوش جوانی اور رعنائی جمال اور دوسری طرف مذہب سے بےنیازی اور خوف خدا کا فقدان فتنے نہ کیونکر پیدا ہوں بیواؤں کی شادی عیب اور بڑی عمر تک لڑکیوں کا شادی نہ کرنا اور پھر بن سنور کر باہر نکلنا فتنے کی راہیں نہیں تو اور کیا ہے

فتنہ زمین وزبان اور قرآن

فتنہ زمین تو دراصل فتنہ زر ہی کا ایک جز ہے کسی کی زمین دبالی، دیوار پر قبضہ کرلیا کھیت کی مینڈھ بڑھالی مکان پر قابض ہوگئے وغیرہ مالیات اور زر ہی کے ذیل میں آجاتے ہیں اس لئے کہ جب صاف حکم ہے کہ کسی غیر کے گھر میں داخل ہونا کب روا ہوگا البتہ زبان کا فتنہ رہ گیا کہ کسی کو گالی دی جھوٹی گواہی دی کسی کا مذاق اڑایا آوازہ کس دیا طعن مارا برے نام سے کسی کو پکارا اس کے متعلق قرآن نے پوری رہنمائی کی ہے

لا يسخر قوم من قوم عسى ان يكونوا خيرا منهم ولا نساء من نساء عسى ان يكن خيرا منهن ولا تلمزوا انفسكم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الايمان

مرد مردوں سے ہنسی اور تمسخر نہ کریں ہوسکتا ہے کہ وہی ان سے اچھے ہوں اور ایک دوسرے پر حرف گیر اور عیب جوئی ہی نہ کرے برے برے اور چھیڑنے کے ناموں سے کسی کو نہ پکارو مومن ہونے کے بعد ایسا کرنا اور کسی کو برے ناموں سے پکارنا بہت ہی بری بات ہے۔

اجتنبوا كثيرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا يغتب بعضكم بعضا

بہت بدگمانیوں سے بچو کیونکہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں کسی کے راز کی ٹوہ میں نہ رہو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو۔

ان ہدایات کی روشنی میں کتنا امن دنیا کے اندر قائم ہوسکتا ہے کس خوبی سے فرمایا گیا ہے تم کسی کو چھیڑ دگے تو حقیر اور برا ہی سمجھکر چھیڑوگے لیکن تمھیں کیا علم ہے کہ تم جسے حقیر اور برا سمجھ رہے ہو وہ تم سے اچھا ہی ہو مردوں ہی کو نہیں عورتوں کو بھی ہدایت ہے کہ کسی کا مذاق نہ اڑائیں

اور کسی کو جرأت نہیں کاش مسلمان سمجھیں اور ان ہدایات پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوں۔

اتفاق اور قرآن

اتفاق کہنے کو ایک معمولی لفظ ہے مگر خوب سمجھ لیجئے کہ مسلمانوں کی پسماندگی کے اسباب میں اساسی اور بنیادی سبب ان کی نااتفاقی ہے جب جھاڑو بندھ جاتی ہے تو سینک جیسی کمزور چیز میں بھی وہ قوت آجاتی ہے کہ توڑے نہیں ٹوٹتی لیکن کھل جائے تو ایک شیر خوار بچہ بھی اسے پارہ پارہ کر سکتا ہے اللہ تعالےٰ نے ابتدا ہی میں مسلمانوں کو سب کچھ سمجھا دیا تھا اور جب تک وہ سمجھے رہے اور اس پر ان کا عمل رہا کوئی قوم ان کے مقابلہ پر نہ ٹھیر سکی جب انھوں نے تعلیمات قرانی کو بھلا دیا ذلیل ہو گئے ہندو اور عیسائیوں کو جانے دیجئے یہودی، پارسی اور سکھ تو دنیا میں بہت چھوٹی قومیں ہیں لیکن اپنے اتفاق و اتحاد کے بل پر ہر جگہ کروروں مسلمانوں کے مقابلہ پر ڈٹ کر کھڑی ہو جاتی ہیں۔ اتفاق میں روپیہ سے بھی کہیں زیادہ قوت ہے اور جو کام دولت اور روپے سے بھی نہیں ہو سکتا وہ اتفاق و اتحاد کی قوت سے بہ آسانی تکمیل پذیر ہو جاتا ہے قرآن میں ارشاد ہے۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ دین کی ڈوری مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو انتشار و افتراق سے بچو اور وہ دن یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں محبت و الفت پیدا کر دی اور تم بھائی بھائی ہو گئے۔

ولا تنازعوا وتفشلوا وتذھب ریحکم۔ آپس میں جھگڑا نہ کرو کیونکہ اس طرح تمہاری ہمتیں پست ہو جائینگی۔ تمہارا بھرم کھل جائے گا اور ہوا خیزی ہو جائیگی۔

کچھ سنا قرآن کیا کہہ رہا ہے اور اللہ تعالےٰ کیا فرما رہا ہے اس نے ایک مختصر آیت میں نہ صرف یہ کہ متفق رہنے اور منتشر نہ ہونے کی تاکید کی ہے بلکہ ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ دیکھو اتفاق سے نہ رہے تو نہ صرف یہ کہ تمھاری ہمتیں پست ہو جائینگی بلکہ ہوا خیزی بھی ہو جائیگی یہ قرآنی کمال ہے کہ جو حکم دیتا ہے اس کے فوائد و نتائج بھی ساتھ ہی واضح کر دیتا ہے یہ نہیں کہ صرف حکم دیکر لوگوں کو تاریکی میں چھوڑ دے کیا آج مسلمانوں کی نا اتفاقی نے ان کی ہوا خیزی نہیں کر دی ان کی ہمتیں پست نہیں ہو گئیں ان کا بھرم نہیں کھل گیا اتنا کہ خود ان کی ٹھکرائی ہوئی قومیں ان پر دانت تیز کر رہی ہیں اور قرآن نے جو کچھ پہلے دن بتا دیا تھا آج وہ جیتی جاگتی صورت میں ہمارے سامنے نہیں۔

اس سے زیادہ اتفاق کی اہمیت اور کیا ہو سکتی ہے کہ آقائے حقیقی اسے اپنے احسان سے تعبیر کر رہا ہے دو ہی چیزیں ایسی ہیں جسے اللہ تعالےٰ نے دنیوی امور میں اپنے احسان و نعمت سے تعبیر کیا ہے ایک تجارت اور دوسرے اتفاق اور دونوں کے زندہ مظاہر ہمارے سامنے ہیں دیگر اقوام کی ترقی کا راز یہی ہے ان کا ایک چپراسی سے لیکر وزیر تک اور ایک کسان سے لیکر رئیس تک سب ایک ہیں اور قومی معاملہ اور موقعہ پر سب ایک ہو جاتے ہیں مگر مسلمان نازک سے نازک اور اہم سے اہم موقعہ پر بھی نا اتفاقی اور جھگڑے سے باز نہیں آتے ملک کی بلدیات مجالس اضلاع اور کونسلوں میں اس کے مظاہر روزمرہ دیکھے جا سکتے ہیں اور اس وجہ سے ان کی ہوا برابر اکھڑتی چلی جاتی ہے اللہ تعالےٰ تو لا تنازعوا حکم دیتا ہے اور مسلمان نمازوں تک میں اور ہر اذہر کھڑے ہونے تک پر جھگڑ پڑتے ہیں اور قوموں کے تمام امور اتفاق سے طے پاتے ہیں مگر مسلمانوں کا ہر معاملہ میں جھگڑا رہتا ہے!

پھر سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ ان کی نا اتفاقیاں عداوتوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں ایک دوسرے کی آبرو کا دشمن بنجاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ اس وقت ہماری وہی حالت ہے جو زمانہ جاہلیت میں عربوں کی تھی کہ کہیں گھاس لانے والے پر جھگڑا۔ کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا اور کہیں گھوڑا آگے بڑھانے پہ جھگڑا“

صلح اور قرآن

مصالحت و امن کی خوبیوں سے بھی کسی کو انکار نہیں اس سے قوت بڑھتی ہے اور تمام قوم کو فائدہ پہنچتا ہے قرآن کہتا ہے اور صلح کی تعریف بتاتا ہے۔

الصلح خیر۔ صلح کیا ہے ایک سعادت، ایک خیر! ایک برکت!!

واصلحوا ذات بینکم۔ باہم صلح رکھو اور باہمی کینوں اور عداوتوں کو چھوڑ کر اپنی اصلاح کرو۔

وان جنحوا للسلم فاجنح لھا۔ اور اگر لوگ صلح کرنے پر مائل ہوں تو تم بھی صلح کے لئے تیار ہو جاؤ۔

فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ وہ تم پر رحم کرے۔

انما المومنون اخوۃ۔ مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں۔

ذرا اس قرآنی اعجاز کو دیکھئے پہلے صلح کا فلسفہ بتایا تعریف کی نتیجہ سے مطلع کیا کہ صلح میں خیر ہی خیر ہے صلح رہے گی تو برکت ہوگی پھر فرمایا کہ اپنی تمام عداوتوں اور کینوں کو بھلا کر دل صاف کر لو تاکہ ان میں صلح کی اہمیت پیدا ہو جائے با لفاظ دیگر جنکے قلب صاف نہیں ہوتے وہی لڑتے جھگڑتے ہیں اس کے بعد حکم دیا کہ یہی نہیں کہ اپنے دل صاف کر لو بلکہ اپنے بھائی بندوں کے دلوں کو بھی صاف کرنے کی کوشش کرو اور ان میں لڑائی ہو ان کے دل مکدر ہو گئے ہوں تو ان کے بھی صلح کرا دو ”واتقوا اللہ“ کا ٹکڑا بتا رہا ہے کہ اگر دل صاف نہ ہوئے صلح نہ کی لڑتے رہے تو اللہ کا عذاب تم پر

نازل ہوگا اور اگر مصالحت کرلی دل صاف ہوگئے تو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کریگا۔

اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ لڑائی جھگڑوں پر عذاب نازل ہوتا ہے اور محبت واتفاق ہو تو اللہ تعالےٰ کی رحمت برستی ہے۔

مسلمانوں میں ایک اہم عیب ہے کہ ان میں اعزا واقارب اور ذوی القربیٰ کے متعلق الاقارب کالعقارب کی مثل مشہور ہوگئی ہے یعنی تو ٹھیر ہر جگہ انہوں میں خاندان میں رشتہ داروں میں شدید عداوتیں ہیں اور ایک دوسرے کی عزت کا لاگو ہے مگر قرآن شریف کہتا ہے۔

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا وبذی القربیٰ وآت ذا القربیٰ حقہ والمساکین وابن السبیل ذالک خیر للذین یریدون وجہ اللہ اولئک ھم المفلحون۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو کسی طرح اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرتے رہو رشتہ داروں کو ان کا حق پہنچاتے رہو جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہتے ہیں ان کے لئے یہی بہتر ہے اور یہی لوگ فلاح پائینگے۔

یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا

لوگو ڈرو اللہ سے جس نے تمھیں سب کو ایک ہی ہستی سے پیدا کیا اور ایک ہی جنس سے اس کا جوڑا مخلوق کیا اور پھر اس جوڑے سے بہت عورت ومرد پھیلائے اللہ سے ڈرتے رہو جس کے نام پر تم سوال کرتے ہو اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے سے پرہیز کرو بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے ہر فعل وعمل کو دیکھتا ہے۔

وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما۔ خدائے رحمن ورحیم کے بندے وہ ہیں جو دنیا میں امن وصلح اور خاکساری کے ساتھ بسر کرتے ہیں اور جب جاہل اور برے لوگ ان سے باتیں کرتے ہیں تو وہ جواب میں ان سے سلامتی و نرمی کی بات کہتے ہیں۔

سمجھئے آپ خدائے قدوس رشتہ داروں کے متعلق جنہیں کا لعقارب سمجھتے ہو کیا فرمارہا ہے یعنی ان کے جو حقوق ہیں ہر حالت میں ادا کرو ان کے ساتھ احسان وسلوک سے پیش آؤ اور ان سے تعلقات قطع نہ کرو وہ [illegible] [illegible] [illegible] میں فرمایا [illegible] رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا دوزخی ہے اور ہونا چاہیئے [illegible] خدا و نبی کی پرواہ نہ کرے گا وہ ضرور جہنم کا ایندھن

بنے گا اب تو وہ زمانہ ہے کہ اور عزیز تو ایک طرف دو بھائیوں دو بہنوں اور دو میاں بیوی میں بھی نہیں بنتی نہ خود کوئی اپنی اصلاح کرتا ہے اور نہ دوسرے کی اور صلح کرانے کے بجائے الٹا لڑاتے ہیں یہی سبب ہے کہ دنیا بھر میں ذلیل ہیں۔

بداخلاقیوں کے خلاف قرآنی جہاد

برائیوں گناہوں اور جرموں سے بچنے باز رہنے اور بالکل اجتناب کے متعلق قرآن حکم دیتا ہے:۔

ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ معصیت وظلم کے کاموں میں کسی کی مدد نہ کرو کسی کا ساتھ نہ دو۔

ولا تطع کل حلاف مھین ھماز مشاء بنمیم مناع للخیر اثیم۔
ایسے شخص کا اعتبار نہ کرو کہنا نہ مانو اطاعت نہ کرو جو قسمیں زیادہ کھاتا ہو وہ ذلیل ہے طعنے دینے والا ہے چغلیاں کھاتا ہے نیک کام سے روکتا ہے۔

اجتنبوا کثیرا من الظن الخ لگائی بجھائی کرنا بہت برے کام ہیں ان سے بچتے رہو۔

لا یسخر قوم الخ بہت بدگمانیاں نہ کرو کسی کے بھید کے پتہ لگانے کی جستجو میں نہ رہو غیبت نہ کرو کسی کا مذاق نہ اڑاؤ کسی سے تمسخر نہ کرو نکتہ چینی اور عیب جوئی سے پرہیز کرو کسی کو چڑاؤ نہیں برے القابوں سے کسی کو نہ پکارو برے نام نہ رکھو۔

لا تاکلوا الربوٰا اضعافا مضاعفۃ دگنا چوگنا سود نہ لو۔

یاایھا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون۔ ایمان والو شراب جوا اور پانسے اور بت سب شیطانی کام ہیں ان سے قطعی احتراز کرو تاکہ تمھیں فلاح حاصل ہو شیطان کا مقصد یہ ہے کہ وہ شراب اور جوئے سے تمہارے اندر بغض وعداوت ڈالے اور تمھیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے تو کیا اب بھی تم ان سے باز نہ آؤ گے۔

حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ
تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے حرام ہے۔

وما کان لمؤمن ان یقتل مؤمنا الا خطأ ۔ مسلمان کی شان نہیں کہ مسلمان کو قتل کرے

ولا تقربوا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن بے حیائی کے کام خواہ ظاہر [illegible] [illegible] [illegible] پاس بھی نہ جاؤ یعنی بے حیائی کے کام کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ ان کی نوعیت کیسی ہی ہو ظاہر ہوں یا پوشیدہ کھلے بندوں کئے جائیں

بانگاہ عوام سے دور۔

ولا تمنن تستکثر۔ یہ نہ کر کہ احسان کرے اور بدلہ بہت چاہے

ولا تقربوا الزنیٰ زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو یہ بڑی ہی بےحیائی کا کام ہے

لم تقولون مالا تفعلون جو نہیں کرتے وہ نہ کہو جو کرو وہی کہو

وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ اگر کوئی تنگدست ہو تو اسے مہلت دیدو اس وقت تک کی جب تک کہ وہ ادا کرنے کے قابل ہو۔

ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تنقصوا المکیال والمیزان لوگوں کو چیزیں کم نہ دیا کرو ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو۔

ولا تنازعوا ولا تفرقوا آپس میں نہ لڑائی جھگڑے کرو اور نہ پھوٹ ڈالو۔

ان تؤدوا الامانات الی اھلھا ولا تخونوا۔ امانتداروں کی امانتیں دیدیا کرو ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو۔

ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ زمانہ جاہلیت کی طرح سنگھار دکھاتی نہ پھرو تیتری بنکر باہر نہ نکلو۔

ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا عورتوں کو ستانے کے لئے گھروں میں نہ روکو اور نہ ان پر زیادتی کرو۔

ولا یجرمنکم شنان قوم علےٰ الا تعدلوا عداوت کی وجہ سے کسی کے ساتھ ناانصافی نہ کرو۔

واوفوا بعھد اللہ اذا عاھدتم اللہ کا عہد جب کرو پورا کرو کسی کے ساتھ وعدہ خلافی نہ کرو۔

ان اللہ لا یحب المفسدین فساد نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ مفسدوں سے محبت نہیں کرتا۔

کہانتک ذکر کیا جائے یہ صفحات تفصیل کے حامل کہاں ہوسکتے ہیں تمام قرآن اسی قسم کی تعلیمات سے لبریز ہے کیا دنیا کی اور کوئی تعلیم دعویٰ کرسکتی ہے کہ اس نے قرآن کی برابر اخلاقی تعلیم دی ہے اور اسی شدت کے ساتھ بداخلاقیوں سے روکا ہے۔

صبر و استقلال اور قرآن

صبر و استقلال اور جرأت و جلادت کی جیسی تعلیم قرآن میں دیگئی ہے دنیا کی کوئی مذہبی کتاب اس کی عشر عشیر بھی پیش نہ کرسکی صبر و توکل کے معانی سمجھنے میں دور آخر کے مسلمانوں نے شدید ٹھوکر کھائی اور اسی لئے ان کے سینوں سے جوش شجاعت برابر کم ہوتا چلا گیا یہ تو مسلمہ ہے کہ صدر اول میں بھی کسی نقصان کسی گزند کسی چوٹ اور کسی موت کے موقعہ پر یہی کہا جاتا تھا کہ صبر کرو رونے اور افسوس کرنے سے کیا ہوتا ہے اور آج بھی ایسے مواقع پر یہی کہا جاتا ہے مگر مفہوم میں زمین و آسمان کا فرق ہوگیا ہے آج اس تلقین میں ایک بیچارگی بےہمتی پستی اور مجبوری پائی جاتی ہے اور اس دور میں اس کے اندر ہمت و استقلال اور حوصلہ و شجاعت کی روح مضمر ہوتی تھی جہاں آج اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہم بالکل مجبور ہیں ہماری تقدیر میں محرومی تھی محرومی ہے ہمارا نصیب ہی برا ہے صبر نہ کرینگے تو کیا کرینگے۔ انتہا یہ ہے کہ مثل مشہور ہوگئی ہے کہ مجبوری کا نام صبر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم آج صبر کا نام سنتے ہیں تو بیکسی اور مجبوری کی ایک تصویر آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے قرآن کریم میں پڑھتے ہیں تو اس لفظ سے کسی کے قلب میں کوئی جوش پیدا نہیں ہوتا پہلے ہماری فہم میں یہ آتا تھا کہ اپنی بیچارگی کا تصور کرکے اور خود کو مجبور محض خیال کرکے خاموش ہوجانے والے صابروں کے لئے اللہ تعالےٰ نے اتنے بڑے اجر کیوں رکھے ہیں

یہ اجر دیکھکر تو پست ہمتی اور بزدلی ہے جوتے کھائے جاؤ ظلم سے جانی نقصان اٹھائے جاؤ اور صبر کرتے رہو گویا صبر "مجبوری نا مردی" کے ہم معنی بن گیا ہے مگر نہیں یہ ہماری غلط فہمی ہے پہلے صبر کی تلقین کرنے والوں کا مفہوم یہ ہوتا تھا کہ کیا نامردوں اور بزدلوں کی طرح رونے اور افسوس کرنے بیٹھ گئے جب اللہ ساتھ ہے وہ معبود حقیقی اپنا معاون ہے جس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے ہر نقصان کا نعم البدل عطا کرسکتا ہے تو پھر رونے اور افسوس کرنے کا کیا مطلب ہے کوئی مرگیا مرجائے اللہ تو ساتھ ہے دیا لہ نکل گیا نکل جائے اللہ معاون و مددگار ہے کوئی نقصان ہوگیا ہوجائے اللہ تعالیٰ تو تلافی کرنے کے لئے موجود ہے کچھ پرواہ نہ کرو ہمت نہ ہارو حوصلہ سے کام لو اور اللہ کا نام لیکر کھڑے ہوجاؤ مصائب آتے ہیں آنے دو بلائیں نازل ہوتی ہیں ہونے دو کوہ الم سر پر ٹوٹتے ہیں ٹوٹنے دو بات ہی کیا ہے اللہ ساتھ ہے ہم کیوں ہمت ہاریں اور نامردوں کی طرح دست تاسف ملتے بیٹھ جائیں ذرا یہ پڑھ کر اس کے معانی انداز بیان اور شان مفہوم پر غور کیجئے کہ صبر کے وہی معنی ہیں یا نہیں جو ہم نے بتائے ہیں

ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ہم لوگوں کو کچھ خوف و خطر کچھ تنگدستی و فاقہ کشی اور کچھ جان و مال کے نقصان سے آزمائینگے جو لوگ ان مصائب و نقصانات پر صبر کرینگے اور کہیں گے کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی سے رجوع کرتے ہیں ان کے لئے بشارت ہے۔ بہ الفاظ دیگر جو لوگ اس قسم کے مصائب پر جزع و فزع اور اظہار اضطراب و مایوسی کے بجائے استقلال و ہمت سے کام لیں گھبرائیں نہیں اور فوراً کہیں کہ جب اللہ ہمارے ساتھ ہے اور ہم اللہ کے ہیں جسکے ہاتھ میں سب کچھ ہے فوز و فلاح ہے تو وہ ضرور دنیا کا ملزوم ہوگیا گے۔

فلسفہ مصائب اور قرآن

اب آپ خود سوچیئے کہ اللہ تعالےٰ بشارت ان لوگوں کے لئے

دے رہا ہے جو اس کی آزمائشوں پر چیخ اٹھیں گے رونے چلانے لگیں اور ہمت ہار کر بیٹھ جائیں یا ان جوانمردوں کے لئے جو ربانی آزمائشوں کی بھٹی سے کندن بنکر نکلیں مصائب و حوادث کا مقابلہ مردانہ وار کریں ہمت و حوصلہ سے کام لیں اور اللہ کا نام لیکر بے پروائی اٹھا کھڑے ہوں یقیناً بشارت و فلاح کے مستحق آخرالذکر ہی لوگ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اپنے بندوں پر یہ واضح کیا ہے کہ یہ خوف و خطر کے دیو جو منہ کھولے ہوئے نگلنے کو بڑھتے ہوئے نظر آتے ہیں یہ تنگدستی و فاقہ کشی کی تاریکیاں جن کی شب تاریں میں تمھیں کچھ نظر نہیں آتا یہ جان و مال کے نقصانات کی طوفان خیز گھٹائیں جن کے ہجوم میں تمھیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب زندگی بے لطف اور دنیا بے کیف ہے اور تمھارے لئے امید کی کوئی شعاع بھی وقف ہونے کے لئے نہیں رہی اصلاً کوئی ڈرنے مایوس ہونے اور گھبرانے کی چیز نہیں بلکہ محض ایک آزمائش ہیں اگر اس میں کامیاب ہو گئے تو پھر بشارت فائز المرامی اور کامیابی سب کچھ تمھارے لئے ہے اور ناکام ہوئے تو گویا ڈوب گئے۔

مثل مشہور ہے کہ "مصیبت میں پڑنے سے مصیبت کا خیال زیادہ خوفناک ہوتا ہے مصیبت جب آتی ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے گویا ایک سیلاب ہے جو امڈا چلا آرہا ہے اس کے بعد کچھ احساس بھی نہیں رہتا انسان امتحان و ملازمت میں کامیابی کے لئے کیسی کیسی آرزوؤں کا اظہار کرتا ہے تکمیل تمنا کے لئے اس کے قلب میں کتنی تڑپ ہوتی ہے مگر آرزو پوری ہو جانے کے بعد یہ کامیابی ایک عام چیز معلوم ہوتی ہے گویا ایک طوفانی سمندر سکون کی حالت میں آگیا ہمارا ذاتی تجربہ ہے اس کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ آرزو اور مصیبت مثل ایک بیماری اور ایک تکلیف ہے جس کے دور ہو جانے کے بعد ایک ہنگامی خوشی کے سوا کوئی مستقل چیز انسان کے اندر پیدا نہیں ہوتی۔

ہجوم مصائب میں انسانی اضطراب

ایسی حالت کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے واذا انعمنا علی الانسان اعرض ونا بجانبہ واذا مسہ الشر کان یؤسا انسان کی عجیب حالت ہے کہ جب اس پر مصیبت پڑتی ہے کوئی سانحہ گذرتا ہے تو مایوس ہونے لگتا ہے اور جب ہم اس پر اپنے نعائم کی بارش کرتے ہیں تو وہ بالکل بے پرواہ اور مدہوش ہو جاتا ہے ایک اور جگہ فرمایا ہے کہ جب انسان پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو بے چین ہو کر لمبی چوڑی دعائیں مانگتا ہے اور جب ہم اسے دور کر دیتے ہیں تو غافل ہو جاتا ہے یہ بالکل درست ہے ہم پر خود بڑے بڑے حوادث گزرے اور بڑی تڑپ کے ساتھ ان کے ارتفاع کی دعائیں مانگیں لیکن بعد کو جو دیکھا تو گویا کچھ نہ تھا ایسا معلوم ہوا کہ ایک چبھا ہوا کانٹا تھا جس کی خلش سے بیتاب ہو رہے تھے اور بس! کوئی کچھ کہے ہمارا ذاتی تجربہ تو یہ ہے۔ ہم پر اب بھی انسانی کمزوری ایسے مواقع پر اضطراب پیدا کر دیتی ہے اور ہم سچ کہتے ہیں کہ بعض اوقات تو ایک موت جیسا کرب طاری ہو جاتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب اس رات کی سحر کبھی ہوہی گی نہیں ؎

اے شب ہجر کاٹنے والے   کیا کریگا اگر سحر نہ ہوئی

لیکن اللہ تعالیٰ کے مسلسل اکرام و افضال نے کامیابی کا یقین بھی ایسا ہی دلا دیا ہے کہ ایک وقتی اضطراب کے سوا ہر حالت میں یہ تیقن رہتا ہے ہمارا بگڑیگا کچھ نہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں ضرور کامیاب کریگا۔

ہمارے مرشد گرامی جو اپنے وقت کے ولی کامل اور جنید و شبلی تھے انھوں نے اپنے تصرف روحانیت سے یہ فلسفہ خوب ہمارے ذہن نشین کر دیا تھا اور فرمایا کرتے تھے کہ "دیکھو شریف احمد الٰہی مصائب کی تلخیوں سے نہ گھبرانا۔ اللہ اللہ کرنے والے کبھی پریشان اور خستہ حال نہیں رہا کرتے مصائب دیکھنے میں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دم میں نگل جائینگے مگر یاد رکھنا ان سے تمہارا بگڑیگا کچھ بھی نہیں یہ سب محض آزمائشیں ہیں البتہ ان حالات میں ذکر و شغل میں بہت مصروف رہنا" اس وقت ہم نہ سمجھتے تھے مگر اب یہ ذاتی تجربہ ہے اور معلوم ہو گیا کہ یہ اسی آیت کی تفسیر تھی۔

بہرکیف یہ سمجھ لیجئے کہ قرآن کے نزدیک "مصیبت" محض ایک آزمائش ہے جو لوگ اس سے گھبرا جاتے ہیں وہ ناکام ہوتے ہیں جو صبر یعنی ہمت و استقلال سے ان کا مقابلہ کرتے ہیں اور اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں وہ ضرور کامیاب ہوتے ہیں اور دنیا و آخرت کی فائز المرامیاں پاتے ہیں اسلام نے مایوسی کو کفر قرار دیا ہے کہیں لا تیئسوا من روح اللہ فرماتا ہے اور کہیں لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کی بشارت سناتا ہے اسے اپنی رحمانیت کے مقابلہ میں بندوں کی مایوسی پر غصہ آجاتا ہے اور کہتا ہے کہ جب انھیں مجھ سا رحمٰن و رحیم آقا ملا ہے تو پھر مایوس ہونا گویا میری قدرت اور رحمانیت سے انکار ہے اور ہے بھی یہی آقا اور ایسا آقا جو بندوں پر ماں باپ سے ستر درجہ زیادہ شفقت کرتا ہو جس کی شان رؤف بالعباد ہو یعنی وہ بندوں کی تکلیف دیکھکر بے چین ہو جاتا ہو اس ماں سے کہیں زیادہ جو اپنے سامنے کھڑی بچہ کا اپریشن کرا رہی ہے اس کی تکلیف سے بے چین ہے مگر کیا کرے بچہ کا فائدہ ہی اسی میں ہے یا وہ اسے نہ پڑھنے پر سزا دے رہی ہے اور دل میں کڑہتی ہی جاتی ہے مگر کیا کیا جائے کہ تعلیم ضروری ہے۔

بعض اوقات اسکے بندے کی مایوسی پر غصہ آجاتا ہے تو فرماتا ہے وہ جو لوگ ہماری رحمت سے مایوس ہو چکے ہیں انھیں چاہیئے کہ

آسمان میں ایک رسی لٹکا کر اپنے گلے میں پھانسی ڈال لیں پھر دیکھیں کہ وہ اس مصیبت سے کس طرح چھٹکارا پاتا ہے دنیا میں کوئی بھی اس وقت تک بڑا نہیں بنا جب تک کہ وہ ابتلاؤں اور مصائب کے دریاؤں سے نہ گذر لیا ہو یعنی وہ ربانی آزمائشوں میں پورا نہ اتر لیا ہو یہ اس کا قانون ہے ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انبیاء کے جو قصے بیان فرمائے ہیں وہ بیکار نہیں کہانی نہیں درس ہدایت ہیں۔

انبیاء کا صبر و استقلال

حضرت ابراہیمؑ کا قصہ قرآنی ہمیں تعلیم دے رہا ہے کہ خواہ ساری دنیا مخالف ہو جائے مگر احکام الٰہی کی پیروی نہ چھوڑے اور اپنے مقصد کی تکمیل میں مصروف رہے کتنی ہی مشکلات کیوں نہ برداشت کرنا پڑیں کتنی ہی قربانیوں کی ضرورت ہو حوصلہ پست نہ کرے غور کیجیے کہ اسی سال کی عمر میں بیٹا پیدا ہوتا ہے حکم ہوتا ہے کہ اسے "واد غیر ذی زرع" میں چھوڑ آؤ ذرا غور کرو کہ اس وقت حضرت سیدنا حضرت ابراہیم کے دل پر کیا گذر رہی ہوگی جب بیوی بیکسانہ نگاہ سے انھیں دیکھ رہی ہوگی بچہ سامنے ہوگا کتنی آزمائش کا موقعہ تھا بظاہر تو ان کی تباہی میں کوئی شک نہ تھا مگر کچھ بھی نہ بگڑا بچہ جوان ہو گیا تو حکم ہوا کہ جوان بیٹے کو قربان کر دو اولاد والے سینے پر ہاتھ رکھ کر سوچیں کہ یہ حکم سنکر ان کا قلب سینے میں کتنا تڑپا ہوگا مگر کیا بیٹا قربان ہو گیا نہیں یہ تو بباطن ایک آزمائش اور بظاہر ایک خوفناک ابتلا تھی۔

پھر نمرود کی شہنشاہیت سے ٹکرانے کا حکم ہوتا ہے ٹکرا جاتے ہیں دربار سلطنت سے حکم ہوتا ہے مار ڈالو جلا دو آگ میں پھینک دیے گئے مگر اللہ کے بندو اسلام کہلانے والو بتاؤ کہ کیا وہ جل گئے آگ کی مجال تھی کہ وہ گزند پہنچا سکے اور بھلا اللہ تعالیٰ یہ گوارا کر سکتا تھا کہ اس کا بندہ آگ میں جل جائے کتنی خوفناک مصیبت تھی مگر اس بزرگ ہستی کا کیا بگڑا گیا کچھ نہیں محض ایک آزمائش تھی قانون خداوندی کی تکمیل تھی۔

آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا
آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا

حضرت نوحؑ کے قصہ سے بھی عرصہ تک استقلال سے کام کرنے اور مقصد کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کرنے کا سبق ملتا ہے آپ کی بیوی اور بیٹے دونوں غرق ہو گئے آپ کو سنگسار کرنے کو تیار ہوئے مگر ان کا کیا بگڑا کچھ نہیں حضرت موسیٰؑ کے قصہ سے اپنی قوم کو انتہائی ذلت سے نکال کر عروج پر پہنچانے اور اس مقصد کے لئے پوری کوشش کرتے رہنے کا سبق ملتا ہے کیا فرعون نے یہ نہ کہا تھا فلاقطعن ایدیکم وارجلکم من خلاف ولاصلبنکم اجمعین ہم تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کاٹیں گے اور تم سب کو سولی چڑھا دینگے یہ ایک مغلوب الغضب بادشاہ کا فرمان تھا اس کے جواب میں حضرت موسیٰ دب نہیں گئے ڈر نہیں گئے "ان اللہ مع الصابرین" پر پورا ایمان تھا بے پروایانہ بلا خوف و خطر جواب دیا۔ قالوا لا ضیر (کوئی حرج کی بات نہیں)۔

فاقض ما انت قاض (تو جو کرنے والا ہے کر گزر)

پھر کیا فرعون کچھ کر سکا حضرت موسیٰ سولی پر چڑھا دیے گئے نہیں گو بہت صبر آزما اور بہت خرسا وقت تھا مگر آپ کامیاب ہوئے کچھ نہ بگڑا۔

ہمارے آقا و مولا رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے قتل کی سازشیں مکمل ہیں مکان کا محاصرہ ہے لوگ برہنہ تلواریں لئے ٹکڑے اڑانے کو تیار کھڑے ہیں آپ کو علم ہے کتنا زہرہ گداز وقت تھا مگر آپ صاف نکل گئے پھر وہاں غار میں جا لیا برہنہ شمشیر لب غار پہنچے تو حضرت صدیق اکبر کو اضطراب ہوا اور بولے کہ دشمن سر پر آ گئے اب خاتمہ ہے آپ نے نہایت اطمینان سے فرمایا لاتحزن ان اللہ معنا ڈرو نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

اللہ اکبر! کتنا ہولناک اور نازک وقت ہے کہ جان کا معاملہ ہے بظاہر بچنے کی آخری امید کا چراغ بھی گل ہو چکا ہے مگر بچانے والے کی قدرت و حفاظت پر پورا اطمینان ہے کیا ہوا کچھ نہیں کیا کفار سازش میں کامیاب ہوئے نہیں ایک آزمائش تھی بگڑا کچھ نہیں تلاش سے اس قسم کی صدہا مثالیں مل سکتی ہیں جن کا ایمان اللہ پر ہوتا ہے صبر و استقامت سے کام لیتے ہیں ان کا کچھ بھی نہیں بگڑتا اب بھی کوئی نہ سمجھے تو اسے اس کی بدبختی کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

اعانت الٰہی اور قرآن

ذرا سنئے اور گوش ہوش سے سنئے کہ قرآن کس شدت و شکوہ کے ساتھ اللہ والوں کو اللہ پر بھروسہ کرنے اور صبر و استقامت سے کام لینے پر اللہ کی امداد و اعانت کا یقین دلا رہا ہے۔

ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین
ہمت نہ ہارو آزردہ خاطر ہو اگر سچے مسلمان ہو تو بالآخر تمہارا ہی بول بالا ہوگا

اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون۔
یہ ربانی گروہ ہے اور آخر کار یہی غالب رہے گا"

ومن یتول اللہ ورسولہ والذین امنو فان حزب اللہ ھم الغالبون۔ جو اللہ اس کے رسول اور مسلمانوں کا دوست بنکر رہے گا تو اللہ والا ہے اور اللہ والوں ہی کا بول بالا ہوگا۔

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ان اللہ قوی عزیز وکان حقا علینا نصر المومنین خدا لکھ چکا ہے وعدہ کر چکا ہے کہ ہم ہمارے پیغمبر ضرور غالب ہو کر رہیں گے بیشک اللہ تعالیٰ زبردست ہے اور ایمان والوں کو مدد

دینا تو ہم پر لازم ہے۔

وانا جندنا لھم الغالبون۔ ہمارا لشکر ہی ضرور غالب ہو کر رہیگا۔

ولینصرن اللہ من ینصرہ جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ تعالےٰ بھی ضرور اس کی مدد کریگا یعنی جو اللہ کے احکام کا اتباع کریگا اللہ تعالےٰ اس کی مدد کرے گا۔"

ملاحظہ فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالےٰ نے کیا فرمارہا ہے اور کس طرح صاف و صریح الفاظ میں وہ کہہ رہا ہے کہ ایمان والوں کی مدد کرنا ہمارے لئے لازمی ہے اور اللہ والے کامیاب ہی ہوا کرتے ہیں اور آخرت میں بھی حتیٰ کہ اپنے فرشتے بھی امداد کو بھیج دیتے ہیں۔

انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیٰوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشھاد ہم اپنے رسولوں اور مسلمانوں کی مدد دنیا میں بھی کرتے ہیں اور اس روز بھی کرینگے جبکہ گواہ کھڑے ہوں گے یعنی قیامت کے دن۔

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ بدر میں خدا نے تمہاری مدد کی حالانکہ اس وقت تمہاری کچھ حقیقت نہ تھی۔

ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم۔ مسلمانوں اگر خدا کی مدد کرو تو خدا بھی تمہاری مدد کرے گا۔"

ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم اگر خدا تمہاری مدد کریگا تو پھر کوئی تم پر غالب نہ ہوگا۔"

واذکروا اذ انتم قلیل مستضعفون فی الارض تخافون ان یتخطفکم الناس فاوٰکم وایدکم بنصرہ ورزقکم من الطیبٰت لعلکم تشکرون۔ اور وہ وقت یاد کرو جبکہ تم تھوڑے تھے کمزور خیال کئے جاتے تھے ڈرتے تھے کہ لوگ تمھیں پکڑ کر نہ لیجائیں خدا نے تمھیں پناہ دی تمہاری امداد کی اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں تاکہ تم ان احسانات کا شکر ادا کرو۔

یاایھا الذین امنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ ھم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیھم فکف ایدیھم عنکم مسلمانوں اللہ تعالےٰ نے جو تم پر احسانات کئے ہیں انھیں یاد کرو کہ جب کچھ لوگوں نے تم پر دست درازی کا قصد کیا تو خدا نے ان کے ہاتھ روک دیئے

سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا باللہ۔ ہم عنقریب تمہاری ہیبت کافروں کے دل میں ضرور بٹھادیں گے کیونکہ وہ شرک کرتے ہیں۔

فان یکن منکم مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین وان یکن منکم الف یغلبوا الفین باذن اللہ واللہ مع الصابرین اگر تم میں سو مستقل اور ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب ہوں گے اور ہزار ہوں گے تو خدا کے حکم سے وہ دو ہزار پر غالب ہوں گے اللہ تعالیٰ انھیں لوگوں کا ساتھ دیتا ہے جو صبر و ثبات سے کام لیتے ہیں۔"

افسوس ہے کہ مسلمان تو مسلمان رہی نہ گئے انھوں نے خدا کو چھوڑ دیا اس لئے خدا نے بھی انھیں چھوڑ دیا ذرا آیت مذکورہ کو ذہن نشین رکھیئے کہ صابر سے یہاں کیا مراد ہے آیا یہ ہے کہ سو جو نے دو سو اور اپنی تکالیف پر مجبورانہ خاموش ہونے والے دو سو پر غالب ہوں گے اور اللہ تعالےٰ انہی لوگوں کے ساتھ دینے کا وعدہ کر رہا ہے یا جمکر لڑنے والے اور کسی تکلیف و خوف کی پرواہ نہ کرنے والوں کو صابر کہا گیا ہے۔

دنیوی ترقی وخوشحالی اور قرآن

یہ تو آپ کو معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں اور سچے مسلمانوں سے نہ صرف یہ کہ امداد کا وعدہ کر رہا ہے بلکہ اس نے صاف اور غیر مبہم الفاظ میں فرمادیا ہے کہ مومنوں کی مدد کرنا ہم پر لازمی ہے" سچے مسلمانوں کا حق ہے کہ ہم ان کی امداد کریں اور جو اللہ کی مدد کریگا اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا یعنی جو اللہ تعالےٰ کے اوامر و نواہی پر عمل کریگا اور کرائیگا لوگوں کو نیکی کی تلقین کریگا اور برائیوں سے روکیگا اس کی لازمًا امداد کی جائے گی اب یہ سنئے وہ مومنوں اور سچے مسلمانوں کو صرف آخرت ہی میں نہیں جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے بلکہ دنیا میں بھی کیا کیا دینے کا وعدہ کر رہا ہے اور اگلوں کو کیا کیا دے چکا ہے۔

للذین احسنوا فی ھذہ الدنیا حسنۃ ولدار الاخرۃ خیر ولنعم دار المتقین جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت میں تو انھیں بہیں زیادہ اجر دیا جائے گا۔

فاٰتاھم اللہ ثواب الدنیا وحسن ثواب الاخرۃ واللہ یحب المحسنین اللہ تعالےٰ نے انھیں دنیا میں بھی ان کی بھلائی کا اچھا عوض دیا اور آخرت میں بھی اللہ تعالےٰ نیکی اور بھلائی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وہ خدا ہی تو ہے جسنے اپنے رسول کو مشعل ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا تاکہ وہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب رکھے۔"

ولقد مکنٰکم فی الارض وجعلنا لکم فیھا معایش قلیلا ما تشکرون ہم نے تمھیں دنیا میں رہنے کے لئے جگہ دی اسی میں تمہارے لئے زندگی کے سامان پیدا کئے لیکن تم ہو کہ بہت کم شکریہ ادا کرتے ہو۔

ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنٰت ویجعل لکم انھارا۔ ہم نے مال سے اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور کرینگے اور نہ صرف وہ تمہارے لئے باغ ہی لگائیگا اور نہریں بھی جاری کریگا۔"

ولو ان اهل القریٰ اٰمنوا واتقوا لفتحنا علیهم برکٰت من السماء والارض ولکن کذبوا فاخذنٰهم بما کانوا یکسبون -
اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے خدا سے ڈرتے رہتے تو ہم زمین و آسمان کی برکات کے دروازے ان پر کھول دیتے ہیں مگر ان لوگوں نے ہمارے پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کے کرتوتوں کی پاداش میں انھیں دھر پکڑا۔"

فاٰمنت طائفة من بنی اسرائیل وکفرت طائفة فایدنا الذین اٰمنوا علیٰ عدوهم فاصبحوا ظاهرین - بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو ایمان لایا اور ایک گروہ کافر رہا تو جو لوگ ایمان لائے ہم نے ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی تائید و امداد کی اور آخر میں وہی کامیاب رہے۔

اقوام و ملل پر ربانی احسانات

ولقد مننا علیٰ موسیٰ وهارون ونجیناهما وقومهما من الکرب العظیم ونصرناهم فکانوا هم الغالبون۔ ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ پر بھی احسانات کئے اور انھیں اور ان کی قوم کو ایک مصیبت عظیم سے نجات دی اور ان کی مدد کی جس کی وجہ سے وہی غالب رہے۔

واذ قال موسیٰ لقومه یقوم اذکروا نعمة الله علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا واٰتٰکم ما لم یؤت احدا من العالمین - اور ایک واقعہ یہ بھی یاد دلاؤ کہ جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر جو احسانات کئے ہیں انھیں یاد کرو کہ اس نے تم میں بہت سے پیغمبر پیدا کئے تمھیں بادشاہت دی اور وہ نعمتیں عطا کیں جو دنیا جہان کے لوگوں میں سے کسی کو بھی نہ دی گئی تھیں۔

الم یروا کم اهلکنا من قبلهم من قرن مکنٰهم فی الارض ما لم نمکن لکم وارسلنا السماء علیهم مدرارا وجعلنا الانهار تجری من تحتهم فاهلکنٰهم بذنوبهم وانشأنا من بعدهم قرنا اٰخرین - کیا ان لوگوں نے اس امر پر نظر نہیں کی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتوں کو ہلاک کیا حالانکہ انھیں ان کے ملک میں ہم نے اتنی مضبوطی کے ساتھ قائم کر دیا تھا کہ ابھی تمھیں تو وہ بات حاصل بھی نہیں ہوئی پانی کی حد افراط تھی کہ اوپر سے تو ہم مینہ برساتے تھے اور زمین کے نیچے سے چشمے اور نہریں جاری کر دی تھیں پھر ہم نے انھیں ان کے گناہوں کی پاداش میں ہلاک کر دیا اور ان کی جگہ دوسرے لوگ لے آئے۔"

ان آیات مبارکہ سے کیا ثابت ہوتا ہے یہی کہ بلا تائید الٰہی دنیا میں کچھ نہیں مل سکتا جو کچھ دیتا ہے خدا ہی دیتا ہے مگر دیتا اسی وقت ہے جب لوگ اس کے بنائے ہوئے قانون پر چلیں اور اپنی عقل و دماغ سے بھی برابر کام لیں کیونکہ اس نے صاف فرما دیا ہے کہ :-
ان الله لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسهم اللہ تعالیٰ اس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت نہ بدلے۔"

کوشش و محنت سے کام لو عقل و دماغ سے سوچ سمجھ کر میدان عمل میں لانے اور مقصد کے لئے پوری فارغتگی سے کام لینے میں کمی نہ کرو اور اللہ پر بھروسہ کرو کہ نہ تمھاری کوششیں ضرور بار آور کرے گا کہ دنیائے اسباب اور دار العمل میں اسی کی ضرورت ہے۔
فاذا عزمت فتوکل علی الله ان الله یحب المتوکلین - جب تم کسی کام کا پختہ ارادہ کر لو تو خدا پر بھروسہ کرو یعنی اگر تم نے کسی کام کے کرنے کا ارادہ کر ہی لیا ہے اس کی تکمیل میں مصروف ہو گئے تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ تمھیں ضرور کامیاب کر دیگا گویا اس کا یہ قانون ہے جو محنت کرتا ہے آہستہ آہستہ وہ ضرور فائز المرام ہوتا ہے دیکھئے کہ مغرب والے گو ملحد ہیں مگر چونکہ اس کے قانون پر کاربند ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ دنیا میں انھیں کامیاب کر رہا ہے ویسے وہ کتنی ہی پریشانیوں میں ہوں مگر جو کرتے ہیں اس کا ثمرہ پاتے ہیں۔

شکر اطاعت اور قرآن

اب تک جو آیتیں پیش کی گئی تھیں ان سے یہ واضح کیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت و امداد کس طرح مومنوں اور اس کے قانون سرمدی پر عمل کرنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے اب ہم وہ آیتیں پیش کرتے ہیں جن سے واضح ہوگا کہ قومی ذلت و محتاجی غضب و ناراضی رب قدیر کی علامت ہے۔

ضربت علیهم الذلة والمسکنة وباؤ بغضب من الله ذٰلک بانهم کانوا یکفرون - انھیں ذلت و محتاجی کی سزا دی گئی یہ خدا کے غضب میں گرفتار ہو گئے یہ اس لئے کہ یہ اللہ کی آیات سے انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرنا انھوں نے اپنا شیوہ عمل بنالیا تھا۔"

ضربت علیهم الذلة این ما ثقفوا وباؤ بغضب من الله وضربت علیهم المسکنة ذٰلک بانهم کانوا یکفرون - دیکھو ذلت ان پر سوار ہے خدا کے غضب میں گرفتار ہیں اور محتاجی ہے کہ الگ ان کے پیچھے پڑی ہوئی ہے یہ اس کی سزا ہے کہ یہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کو بھی ناحق قتل کرتے تھے۔
لهم عذاب فی الحیٰوة الدنیا ولعذاب الاٰخرة اکبر - ان کے لئے دنیا میں بھی عذاب ہے اور آخرت میں تو اور بھی زیادہ عذاب ہے

وضرب اللہ مثلا قریۃ کانت اٰمنۃ مطمئنۃ یاتیہا رزقہا من کل مکان فکفرت بانعم اللہ فاذاقہم اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون۔ اللہ تعالیٰ ایک گاؤں کی مثال پیش کرتا ہے کہ وہاں کے لوگ امن و اطمینان کی زندگی بسر کرتے تھے ان کے لئے ہر طرف سے بافراغت رزق چلا آتا تھا انھوں نے خدا کی ناشکری ادا کی تو اللہ تعالےٰ نے انھیں اس ناشکری کا مزہ بھی چکھا دیا کہ بھوک اور خوف کو ان کا اوڑھنا اور بچھونا بنا دیا۔

لہ فی الدنیا خزی ونذیقہ یوم القیامۃ عذاب الحریق

ایسے کی سزا دنیا میں بھی رسوائی ہے اور قیامت کے روز بھی ہم انھیں دوزخ کا مزہ چکھائیں گے۔

لقد کان لسبا فی مسکنہم اٰیۃ جنتٰن عن یمین وشمال کلوا من رزق ربکم واشکروا لہ بلدۃ طیبۃ ورب غفور فاعرضوا فارسلنا علیہم سیل العرم۔ ملک سبا کے رہنے والوں کے دن ان کے گھروں ہی میں قدرت ربانی کے مظاہر موجود تھے دائیں بائیں دو متوازی سرسبز و شاداب باغ تھے ملک کیا تھا جنت کا نمونہ تھا ہم نے انھیں حکم دیا تھا کہ اللہ کی دی ہوئی نعمتیں کھاؤ پیو اور شکر ادا کرتے رہو دنیا میں رہنے کے لئے اعلےٰ ترقی یافتہ شہر اور آخرت کا کھٹکا مٹانے کے لئے بخشنے والے رب کے مواعید نجات بس عیش ہی عیش تھا لیکن انھوں نے کچھ بھی پرواہ نہ کی آخر ہم نے ان پر سیلاب عظیم مسلط کر دیا۔

کذب الذین من قبلہم فاتاہم العذاب من حیث لا یشعرون فاذاقہم اللہ الخزی فی الحیوۃ الدنیا ولعذاب الاٰخرۃ اکبر۔ پہلے لوگوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا تو انھیں عذاب الٰہی نے ایسی طرف سے آلیا کہ انھیں جہاں سے اس کا گمان بھی نہ تھا اور نہ خبر تھی انھیں دنیا میں بھی عذاب ملا اور آخرت میں تو اس سے بھی زیادہ برا حشر ہوگا۔"

ان آیتوں کو غور سے پڑھو اتنی تو گنجائش نہیں کہ ہم ان کی بلاغتوں فصاحتوں اور علمی منزلتوں پر نظر ڈال سکیں البتہ یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتے کہ ان سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ ناشکریوں اور بد اعمالیوں پر آخرت ہی میں نہیں دنیا میں بھی عذاب ملتا ہے اور ذلت و محتاجی سب ناشکری اور بداعمالی کے ثمرات ہیں اللہ تعالےٰ کی رحمت وسیع ہے وہ نہیں چاہتا کہ بندے گرداب مصائب میں پھنسے رہیں لیکن جب ان کی بداعمالیاں حد سے نزول ہو جاتی ہیں تو اللہ تعالےٰ انھیں اچانک پکڑ لیتا ہے آج ہم امریکہ و یورپ کے تمدن و ترقی کو دیکھ کر متحیر ہیں مگر یاد رکھیے کہ مسلمانوں کے عہد کی ترقیاں ان سے کہیں زیادہ تھیں اور ان سے پہلے بیشمار قومیں ایسی ہو گذری ہیں جن کے تمدن پورے عروج پر تھے کلدانی مصری یونانی ایرانی اور یمنی تمدن و ترقیات کے رتبہ پر یورپ ہرگز نہیں پہنچا مگر ناشکری و بداعمالی کے جرم میں یہ تمدن اور یہ قومیں سب تباہ ہو گئیں اور ایسی مٹیں کہ آج کوئی ان کی لحد پر چار آنسو بہانے والا بھی نہیں ملتا۔

اللہ تعالےٰ نے مثالیں دے دیکر فرمایا ہے اور جتایا ہے کہ دیکھو جنھوں نے اچھے عمل کئے ہمارا شکر ادا کرتے رہے ہم نے انھیں دین و دنیا کی نعائم سے بہرہ مند کیا اور جو نافرمانی اور ناشکری پر اتر آئے انھیں مزہ بھی چکھا دیا اس لئے بندوں کو چاہیئے کہ ہر حالت میں اللہ تعالےٰ کا شکر ہی ادا کرتے رہیں لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید "اگر شکر کرو گے تو اور دوں گا اور جو کفر و ناشکری کی تو سمجھ لو کہ میرا عذاب بھی شدید ہے"، کتنی صاف آیت ہے اور کس صفائی کے ساتھ ایک جملہ میں سب کچھ بتا دیا ہے۔

حکومت و سیاست

کچھ یہ بھی خبر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے جان اور آپ کے اموال سب جنت قیمت میں دیکر خرید لئے ہیں اب آپ کے پاس جو کچھ ہے وہ آپ کا نہیں اللہ کا ہے اس کی امانت ہے ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ اس آیت کی روشنی میں آپ آیت "ولنبلونکم" کو پڑھیئے کہ اللہ تعالےٰ بندوں کو کیوں آزماتا ہے اور اس کی آزمائش میں پورا اترنے پر انھیں کیوں بشارت دیتا ہے اسی لئے کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی جو امانت ہے وہ اُسے دینے میں کچھ تامل تو نہیں کرتے یا انھیں اس میں کوئی ہچکچاہٹ تو نہیں ہوتی جو گھبرا جاتے ہیں رنج کرتے ہیں افسوس کرتے ہیں وہ ٹھکرا دیئے جاتے ہیں اور جو صبر و استقلال سے کام لیتے ہیں وہ امین پختہ کار سمجھکر انعامات الٰہی کے مستحق ٹھیرتے ہیں۔

جب جان و مال ہاتھ پاؤں آنکھ کان سب اسکے ہیں تو انھیں اسی کے حکم کے مطابق رکھنا چاہیئے اور انہیں اسی کے زیر فرمان دیدینا چاہیئے جب بندوں کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو آقا کی طرف سے ان پر اکرام و افضال کی بارشیں ہونے لگتی ہیں اور ایسے بندوں کو قرآنی اصطلاح میں صالح کہا جاتا ہے اور جب خیانت شروع ہو جاتی ہے اور اس کے احکام کی خلاف ورزی اور اسکے نعائم کی ناشکری ہونے لگتی ہے تو کچھ عرصہ کے بعد ان پر عذاب ہوتا ہے وہ جرم خیانت و نافرمانی میں پکڑ لئے جاتے ہیں دیکھیئے اللہ تعالےٰ اپنے امین اور صالح بندوں کے متعلق کیا فرما رہا ہے۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت لیستخلفنہم فی الارض

كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا۔ تم لوگوں میں سے جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ وہ انھیں سلطنت و بادشاہت عطا کریگا اسی طرح جس طرح اس نے ان سے پہلے نیک بندوں کو عطا کرچکا ہے اور جس دین کو ان کے لئے پسند کیا ہے اُسے اُن کے لئے مضبوط کرکے رہے گا اور انھیں اس وقت جو خوف و خطر لاحق ہے اس کے عوض میں انھیں پورا امن عطا کریگا۔"

ان الارض یرثها عبادی الصلحون ان فی هذا لبلاغا لقوم عابدین ہمارے صالح و نیک بندے زمین کے وارث ہوں گے یعنی انھیں فرمانروائی حاصل ہوگی۔"

پہلے وہ آل ابراہیم کو اور انعام کے علاوہ سلطنت عظیم بھی عطا کرچکا ہے فقد اتینا ال ابرهیم الکتب والحکمة واتینا ملکا عظیما ان ینصرکم الله فلا غالب لکم خدا تعالیٰ تمہاری مدد پر ہو تو پھر کوئی تم پر غالب نہ ہوگا وکان حقا علینا نصر المومنین مسلمانوں کی مدد کرنا ہمارے لئے لازمی امر ہے ان حزب الله هم الغالبون ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین میں یہی اشارہ ہے۔

ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلهم ائمة ونجعلهم الوارثین ونمکن لهم فی الارض ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں پر احسان کریں جو کمزور سمجھے جاتے ہیں اور انھیں ملک میں پیشوا بنادیں اور اس کا وارث کردیں اور نہ صرف یہ بلکہ انھیں دنیا میں مضبوطی کے ساتھ جما بھی دیں۔"

آپ کو شاید علم نہیں کہ سلطنت و فرمانروائی کے وعدے اور کمزوروں کو ملک کا وارث بناکر رہنے کے عہد اس زمانہ میں کئے گئے جبکہ مسلمانوں پر ہر طرف سے ظلم و تشدد کا ایک سیلاب اُمڈا ہوا تھا ان مسلمانوں سے یہ وعدے کئے جارہے تھے جن پر کفار نے عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا اور جن کے بظاہر قیامت تک برسر اقتدار آنا تو ایک طرف محفوظیت کے ساتھ زندگی بسر کرنا بھی غیر متوقع تھا مگر اللہ تعالےٰ کا وعدہ جھوٹا نہیں ہوتا اس نے ایک قلیل وقفہ مدت ہی میں دکھا دیا کہ نہ صرف گردن فرازان عرب ان کے سامنے جھکے ہوئے ہیں بلکہ قیصر و کسریٰ کے تخت بھی انہی کی ملکیت ہیں اور وہی "ومکن لہم فی الارض" کے مصداق ہیں دنیا بھی ان کی دین بھی ان کا تاج بھی ان کا ہے۔

سعی اور نصرت الٰہی کا لزوم

آپ پڑھ چکے دیکھ چکے معلوم کرچکے کہ وہی سب کچھ دیتا ہے

ملک، مال، اولاد، زر، زمین، باغات اور امن و اطمینان سب اسی کی عطایا ہیں اور اس نے اپنے نیک بندوں سے یہی نہیں کہ ان سب چیزوں کے دینے کا وعدہ کرلیا ہے بلکہ مختلف قوموں اور خود مسلمانوں کو وہ یہ سب کچھ عطا کرچکا ہے لیکن اس کا قانون یہی ہے کہ وہ بلا سعی و جہد اور بلا صبر و ثبات دیکھے بغیر کسی کو کچھ نہیں عطا کرتا وہ سب کچھ دے سکتا ہے مگر دیتا بندے کی سعی و محنت ہی کے بعد ہے اس لئے کہ دنیا دار العمل ہے اور ایسا نہ ہوتا اور بلا سعی و محنت لوگوں کو مل جایا کرتا تو یہی نہیں کہ دنیا میں کوئی رونق نہ ہوتی بلکہ انسان کاہلی اور سستی میں اپنی خصائص انسانی بھی کھو بیٹھتا ہے۔

یہ کارخانے فیکٹریاں، ریلیں، جہاز، عمارتیں، نہریں باغات سڑکیں شفاخانے مدرسے سب سعی و محنت ہی کا ثمرہ ہیں دیتا ہے مگر اسی وقت کہ وہ بندے کی سعی دیکھ لے اپنے وعدہ کے مطابق اس نے آل ابراہیم کو حکومت عطا کی مگر بڑی سعی و جہد کے بعد بنی اسرائیل کو سلطنت عظیم عطا کی لیکن بڑی قربانیوں کے بعد حضرت یوسف کو بادشاہت دلی مگر سات برس تک کنوئیں جھکوا کر بھائیوں کے ظلم کا تختہ مشق بنا کر اور سات برس قیدخانے میں ڈال کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب اور اقتدائے عالم کا شرف حاصل ہوا مگر تیرہ برس تک کتنی جانکاہ مصیبتوں اور تلخ کامیوں کے بعد یہ دن نصیب ہوا غور کیجئے کہ روٹی کا لطف بھوک میں ہے یا پیٹ بھرے میں پانی کا لطف پیاس میں ملتا ہے پیٹ بھرا ہو تو پلاؤ بھی بے مزہ ہے اور بھوک لگی ہو تو سوکھے ٹکڑے بھی اچھے معلوم ہوتے ہیں بے محنت کے رزق ملتا ہے تو اسے شکر ایزدی کا احساس بھی نہ ہوگا مگر محنت کے بعد لطف آجائیگا۔

محنت سے کمائے ہوئے مال کی قدر

بے سعی و جہد تو سلطنت بھی مل جائے تو اس سلطنت میں مزہ نہ ہوگا اور نہ اس کی قدر ہوگی اور محنت سے حاصل شدہ چھوٹی سی ملازمت کی بھی انسان قدر کرے گا اب آپ سمجھے کہ اللہ تعالےٰ نے کیوں کامیابی کے لئے سعی و محنت کی شرط لگائی ہے ہم کہہ چکے ہیں کہ وہ ہر حالت میں دے سکتا ہے بے محنت و کوشش بھی دیتا ہے پھر پہلا کر بھی دیتا ہے لیکن اگر سب کو بلا سعی و محنت دیتا تو دنیا بے رونق ہوجاتی اور اگر کچھ کو بلا محنت اور کچھ کو محنت سے دیتا تو یہ ناانصافی بھی ہوتی اور محنت کرنے والے بھی آجکل کے لوگوں جیسا توکل ہی کرکے بیٹھ جاتے اس لئے اس نے انسان کو انتہائی طاقتیں اور قوتیں عطا کرکے نیکی و بدی کے لئے آزاد و مختار کردیا

(ا) خلقنا الانسان باحسن تقویم ثم رددنا ه اسفل

سافلین اور قد تبین الرشد من الغی فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر کا یہی مطلب ہے اس کے بعد لیس للانسان الا ما سعیٰ فرما کر واضح کر دیا کہ جتنی سعی کروگے محنت سے کام لوگے اتنا ہی پاؤ گے۔

اپنے ہر قسم کی نصرۃ و امداد کے وعدے کے باوجود چونکہ مستعد صابر مستقل مزاج بہادر اور صاحب ہمت ہونے اور سعی کرنے کا حکم دیا زمانہ مظاہر ہیں کہ جو جتنی محنت کرتا ہے قربانیاں دیتا ہے اولوالعزمی کا ثبوت دیتا ہے اتنا ہی اسے ملتا ہے حضور نبی کریم نے بھی بتا دیا تھا کہ ہر شخص کو اس کی نیت اور ہمت کے موافق رزق ملتا ہے ہاں تو عہد رسالت میں مسلمانوں سے صاف کہدیا گیا تھا کہ ہم تمہاری مدد کرینگے تمھیں غالب رہو گے تمہاری ہی فتح ہوگی تمھیں فرمانبردار ہوگے اس کے باوجود انھیں یہ بھی حکم دیا جاتا ہے کہ اگر صبر و ثبات سے لڑو گے تو ہم دگنی فوج پر تمھیں فتح دیں گے ہم صبر و ثبات سے کام لینے والوں کو بہت پسند کرتے ہیں یہی نہیں حکم ہوتا ہے کہ دشمن کے مقابلہ کے لئے پوری تیاری کرو تمام امکانی قوتوں سے کام لو واعدوا لہم ما استطعتم۔

احکام الٰہی کی حکمتیں شاید کوئی خیال کرے کہ جب ہم پوری سعی کریں تو اللہ کی عطا کیا ہوئی کوشش سے تو مل ہی جاتا ہے مگر نہیں اللہ نہ چاہے تو سعی و محنت کی انتہا کے باوجود بھی کچھ نہیں ملتا ایرانیوں نے رومیوں کو برباد کرنے میں کیا کسر رکھی تھی اور انھوں نے مقابلہ کرنے میں کونسی کوتاہی کی مگر چونکہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ روم کو فتح ہوگی اس لئے ایرانی ناکام رہے پھر مسلمانوں کے مقابلہ میں ایرانیوں رومیوں مصریوں مرتدوں بدھوں ہندوؤں ہسپانیوں بربروں یونانیوں بلغاریوں روسیوں تاتاریوں صلیبیوں وغیرہ نے کونسی کوشش اٹھا رکھی اس ۲۳ برس کی مدت میں یورپ نے انھیں مٹانے کے لئے کیا کیا جتن نہ کئے سارے عرب سارے یورپ سارے افریقہ سارے وسط ایشیا اور سارے ہندوستان نے متحدانہ مساعی کیں ان کی طیاریاں مکمل ان کا سامان ہتھیار زد قوت بے پناہ ....

.... تھی مگر چونکہ اللہ ان کے ساتھ تھا اس کی تائید شامل حال تھی اس لئے مسلمان ہر جگہ کامیاب ہوئے۔

جانے دیجئے نمرود و فرعون کی افواج قاہرہ نے حضرت ابراہیمؑ و بنی اسرائیل کو فنا کرنے میں کونسا دقیقہ فروگذاشت کیا مگر خود ہی تباہ ہوگئے جالوت کے مقابلہ میں طالوت کی فوج کی کوئی ہستی ہی نہ تھی مگر جالوت والوں کو طالوت کی فوج نے اللہ کی تائید سے پوری شکست دی دوسرا پہلو دیکھئے اسی ہندوستان میں جسکے تمام راجے مہاراجے مسلمانوں کے ایک غزنوی کا مقابلہ نہ کر سکے تھے سات سمندر پار کی ایک قوم کے آگے مسلمان پست ہوگئے چھوٹے چھوٹے راجوں سے عہدہ برآ نہ ہو سکے اور آج اپنی محکوم قوموں کے سامنے عاجزانہ کھڑے ہوئے ہیں اسی ہسپانیہ میں جہاں ایک تنہا طارق نے چھکے چھڑا دیئے تھے وہاں تمام مسلمان مل کر بھی کچھ نہ کر سکے جس یورپ کی اجتماعی طاقت کو تنہا ہمارے ایک ایوبی نے حوصلہ سوز شکست دی تھی بعد کو اسکے ایک یونان کا مقابلہ بھی مسلمان نہ کر سکے۔ اس کی یہی وجہ تھی کہ پہلے نصرۃ الٰہی مسلمانوں کے ساتھ تھی بعد کو نہ رہی۔

خطرہ نفس کا ازالہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم بداعمال سہی مگر ملحدین ہند و یورپ سے زیادہ تو برے نہیں وہ بہول چوک و قصور کے حامل ہیں اول تو غیروں سے زیادہ اپنوں کے اعراض کا شکوہ ہوتا ہے مسلمانوں نے تو اللہ سے عہد کیا اور پھر گئے اس لئے وہ لازماً سزا کے مستحق ہیں دوسرے اللہ تعالیٰ نے کامیابی اقوام کے لئے جو لائحہ عمل قرآن میں پیش کیا تھا مسلمانوں نے اسی کو نہیں خدا اور قرآن کو بھی بھلا دیا اتفاق، عدل، دیانت، صبر، استقلال، کفایت شعاری، مساوات، عصبیت، پاسداری قوم، اختلافات سے پرہیز، خدا پر بھروسہ، سعی و محنت سے کام، حیثیت کے مطابق خرچ، ہر وقت چوکنا رہنا، دشمنوں کے مقابلہ کے لئے ہر وقت کیل کانٹے سے لیس رہنا، رسوم بد سے اجتناب یہ تمام صفات مسلمانوں سے فنا ہوگئیں اور دوسروں نے لے لیں دوسرے اپنے مذہب کی تعلیم پر عمل کرکے یہ شاد کامیاں حاصل کئے ہوئے ہیں اصلیت یہ ہے کہ مسلمان قرآن کو مانتے ہیں مگر اس پر چلتے نہیں اور دوسرے مانتے تو نہیں مگر اس کے دنیوی قانون کا اتباع کر رہے ہیں اور یہی ان کی ترقی کا راز ہے۔

قرآن دنیا کے سامنے کھلا ہوا ہے اس نے انفرادی و قومی ترقی کا ایک پروگرام پیش کر دیا ہے جو اس پر چلیگا وہ کامیاب ہوگا جو نہ چلیگا وہ خاسر و خائب رہے گا اس صورت میں مسلمانوں کو آقائے حقیقی سے شکوہ کرنے اور یہ کہنے کا ہرگز حق نہیں پہنچتا کہ دوسروں کو کیوں عزت و حرمت پر بٹھا رکھا ہے اور ہم کیوں ذلیل ہیں حالانکہ ہم تیرے ہیں زبان سے کہنے سے کیا ہوتا ہے اسکے ہوتے تو اس کے کہنے پر عمل کرتے آخرت میں ان کا جو حال ہو انھوں نے دانستہ یا نادانستہ قرآن پر عمل کر کے اپنی دنیا تو آباد کرلی اور مسلمان نہ گھر کے رہے نہ گھاٹ کے نہ دنیا کے رہے نہ آخرت کے پھر انھیں شکوہ لازم نہیں۔

آرزومندانِ جنت اور قرآن

پچھلے پرچہ تو درمیانی امید سے ہم یہ کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ سعی و محنت اور آزمائش کے بعد ہی دیتا ہے سنئے اور قرآن ہی کی زبان سے سنئے ۔

ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستہم البأساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب ۔ مسلمانو کیا تم یہ خیال کئے بیٹھے ہو کہ تم جنت میں ضرور داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تک تمھیں ان لوگوں کی سی حالت پیش نہیں آئی جو تم سے پہلے ہو گذرے ہیں انھیں بڑے بڑے شدائد و تکالیف سے واسطہ پڑا اور خوب جھنجھوڑے بھی گئے جس کی انتہا یہ تھی کہ خود پیغمبر وقت اور اسکے ساتھ والے ایماندار بھی گھبرا گئے اور پکارا اٹھے کہ خدا کی امداد کب پہنچے گی وہ کب ہماری امداد کرے گا اور کب تک ظلم و ستم کا یہ سلسلہ قائم رہیگا خبردار ہو ہم تمھیں آگاہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی امداد قریب ہے اور وہ جلد تمہاری امداد کرے گا"

دیکھا آپنے قرآن کیا کہہ رہا ہے آج جو لوگ دنیوی ترقیوں اور خوشیوں سے ناامید و مایوس ہو کر یہ کہنے لگے ہیں کہ نہ سہی دنیا کی فارغ البالی یہاں تو ہمارے لئے کچھ نہیں جنت تو ہماری ہے آخرت میں عیش کرینگے ۔ اس آیت کو غور سے پڑھیں اور شرمائیں متنبہ ہوں اور اپنی غلطی کی اصلاح کریں اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو بتا رہا ہے کہ تم جو دنیوی سعی و عمل سے بے نیاز ہو کر جنت کی آرزو میں منقارِ زیرِ پر بیٹھے ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ یہ تو ہماری جاگیر ہے ہی تو اس غلطی میں نہ رہنا جنت بے عمل لوگوں کیلئے نہیں اور آسانی سے کسی کو یہ نعمت نہیں مل جایا کرتی اس کے لئے بڑی قربانیاں جانسپاریوں اور آزمائشوں کے ذخار دریاؤں سے گذرنا پڑتا ہے تم سے پہلے لوگوں نے بڑے بڑے مصائب و نوائب اٹھائے ہیں اور ان پر ایسے ایسے تاریک وقت گذر گئے ہیں کہ نہ تو وہ اس وقت کے پیغمبر تک گھبرا گھبرا اٹھتے تھے اور پکارنے لگتے تھے کہ اے اللہ تو کب ہماری سنیگا کب ہماری مدد کریگا اللہ تعالےٰ فرما رہا ہے کہ ہمنے ان کی امداد تو کی مگر بعد ہی آزمائشوں کے بعد ۔

کیا اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ حصول جنت کے لئے بھی بڑی قربانیوں اور آزمائشوں کی ضرورت ہے اس آیت میں بصیرت والوں کے لئے بڑے بڑے درس ہائے عبرت پوشیدہ ہیں اور سعی و عمل کی گرانبہا تعلیم ہے یعنی یہ کہ مسلمان یہ سمجھ لیں کہ بے عمل آدمی کی کہیں پوچھ نہیں نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں اور نہ یہ سمجھکر کہ جب جنت بھی عمل کئے بغیر نہیں ملتی تو کیوں محض توکل پر زندہ رہیں اور کیوں نہ سعی و عمل سے دنیا و آخرت دونوں کی فائز المرامی حاصل کریں بصیرت والوں کے لئے تو قرآن میں سب کچھ ہے اور جو نہ سمجھیں ان کے لئے کچھ نہیں کل فی کتاب مبین ۔

قرآن کریم اور عمل

خوب یاد رکھیے کہ بلا محنت و عمل کچھ نہیں ملتا نہ دنیا اور نہ آخرت میں دنیا ہی میں دیکھ لیجئے کہ کون کس کو بلا کچھ کئے دیدیتا ہے انسان دن بھر محنت کرتا ہے جب کہیں شام کو اس کی اجرت قائم ہوتی ہے بیٹھے بٹھائے گھر میں کسی کے نہیں پہنچ جاتا قرآن نے بھی عمل پر بہت زور دیا ہے اور بتایا ہے کہ آخرت میں بھی عمل ہی سے شادکامی نصیب ہوگی اس سے پیشتر ہم "ام حسبتم" والی آیت میں یہی کچھ بتا چکے ہیں اور سنئے قرآن کیا کہتا ہے ۔

ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے انھیں خدا ان کے مقصود تک پہنچا دیگا اور جنت ملیگی جس میں فرحت افزا باغ ہوں گے اور ہر طرف نہریں بہتی ہوں گی"

ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت یہدیہم ربہم بایمانہم تجری من تحتہا الانہار فی جنت النعیم ۔ اللہ تعالےٰ نے ایماندار واسطے وعدہ فرمایا ہے کہ تم میں جو ایمان لائینگے اور نیک عمل کرینگے انھیں سلطنت و خلافت عطا کی جائیگی جس طرح اگلوں کو دی گئی تھی"

ومن یعمل من الصلحت من ذکر او انثی وھو مؤمن فاولٰئک یدخلون الجنۃ ولا یظلمون نقیرا ۔ جو بھی نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ایمان رکھتا ہو وہ ضرور جنت میں جائےگا اور اس پر تل برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا ۔

الذین اٰمنوا وکانوا یتقون لہم البشرٰی فی الحیوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ جو لوگ ایمان لائے تقویٰ کرتے خدا سے ڈرتے اور عمل کرتے رہے ان کے لئے دنیا و آخرت دونوں میں بشارت ہے یعنی دونوں جگہ عیش کریں گے"

من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر وعمل صالحا فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون جو لوگ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے اور نیک عمل کئے انھیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی رنج پہنچے گا ۔

الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت طوبٰی لہم وحسن ماٰب جو ایماندار ہیں نیک عمل کرتے رہتے ہیں انھیں کے لئے خوشحالی و مسرت ہے اور انھیں ہی آخرت میں اچھی جگہ اور اچھا مسکن نصیب ہوگا ۔

ومن یؤمن باللہ ویعمل صالحا یکفر عنہ سیاتہ ویدخلہ جنٰت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ابدا ذالک الفوز العظیم

جو خدا پر ایمان لاتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے خدا اس سے اس کی برائیاں دور کر دیتا ہے اور آخرت میں اسے ایسے باغوں میں جگہ دیگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ہمیشہ انہی میں رہیں گے اصل میں بڑی کامیابی یہی ہے۔

وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت لہم مغفرۃ واجر عظیم۔ اللہ تعالے نے وعدہ کیا کہ جو ایمان لائینگے نیک عمل کرینگے انہیں اجر عظیم دیا جائے گا اور نجات و بخشش کی دولت بھی حاصل ہوگی۔

من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منہا جو شخص نیکی کرتا ہے اسکے لئے اس سے بہتر اجر ہوگا۔

وان کان مثقال حبۃ من خردل اتینا بہا وکفی بنا حاسبین اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی عمل ہوگا تو ہم اسے ضایع نہ کرینگے اور ہم وہ ہیں جو حساب کافی اور پورا لیتے ہیں"۔

من عمل صالحا من ذکر او انثی وہو مومن فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ عورت ہو یا مرد جو بھی نیک عمل اور بھلائی کریگا بشرطیکہ وہ ایمان رکھتا ہو اللہ تعالے دنیا اور آخرت میں اس کی زندگی اچھی گذاریگا۔

افسوس ہے کہ صراحت کی گنجائش نہیں ورنہ ہر آیت تشریح تفصیل کی طالب ہے مسلمان انھیں غور سے پڑھیں کہ اللہ تعالے نے عمل کو کیا رتبہ دے رکھا ہے عمل ہی سے گناہ دور ہوں گے عمل ہی سے جنت ملیگی عمل ہی مغفرت کا ذریعہ ہے عمل کرنے والوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ رنج اطمینان و مسرت سے رہیں گے آخرت میں نجات و جنت ملیگی اور دنیا میں خوشحالی و شادمانی نصیب ہوگی عمل کرنے والوں کو اللہ تعالے دنیوی و اخروی عیش کی بشارت دے رہا ہے اور وعدہ کر رہا ہے کہ نہ صرف وہ بخشے جائینگے جنت پائینگے دنیا میں عیش کرینگے بلکہ انہیں خلافت بھی عطا کی جائے گی وہ دنیا میں اس کے وارث بنکر رہیں گے اور تخت و تاج بھی انہی کو عطا ہوگا پھر یہ کہ یہ کتنا فوز عظیم ہے کہ رائی کے دانہ کے برابر ان کا کوئی عمل ضایع ہوگا اور نہ تل کے برابر انھیں خوف و رنج سے واسطہ پڑیگا۔

مصیبت تو یہی ہے کہ مسلمان قرآن پڑھتے ہی نہیں اور جو پڑھتے ہیں وہ سمجھکر نہیں پڑھتے تو آج وہ پستیوں کی ان گہرائیوں میں پڑے ہوتے اور قومیں محنت و عمل سے دنیا میں عیش و عزت حاصل کر رہی ہیں اور مسلمان اپنی بے عملی سے روز بروز گرتے چلے جا رہے ہیں۔

اسلامی کیرکٹر اور قرآن

کیرکٹر یا قومی و انفرادی سیرت ہی وہ چیز ہے جس سے افراد و اقوام بنتی اور بگڑتی ہیں ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج مسلمانوں کا کوئی کیرکٹر نہیں اور دوسری قومیں اس میں ممتاز ہیں

کیرکٹر میں عمل نیک بھی اہم درجہ رکھتا ہے اس کے متعلق ہم عرض کر چکے ہیں اس کے علاوہ تقویٰ عدل و انصاف نرمی و اخلاق ایفائے عہد، مساوات پسندی اور یگانوں و بیگانوں سے سلوک کیرکٹر کی تشکیل میں قرآن کی زبان سنئے۔

تقوی و بھلائی

وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہا المومنون لعلکم تفلحون مسلمانوں تم سب ملکر بارگاہ ربانی میں توبہ کرتے رہو اس سے تمھیں فلاح حاصل ہوگی یعنی اگر تم توبہ کرتے رہوگے تو اپنی برائیوں، خامیوں اور گناہوں پر نظر رہے گی محشر کی باز پرس کا نقشہ ہر وقت پیش ہوگا تمہارے قدموں کو لغزش نہ ہوسکیگی ہر دم اپنی اصلاح کا خیال رہے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ برائیاں دور ہوتی اور نیکیاں اور خوبیاں جزو طبیعت ہوتی چلی جائینگی جس سے تمھیں اہم فائدے پہنچیں گے۔

وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون بھلائی کرو کہ اس سے تمھیں کامیابی و فلاح نصیب ہوگی یعنی توبہ کے ساتھ نیکیاں کرتے رہو"

احسن کما احسن اللہ الیک نیکی و بھلائی کر جیسی اللہ نے تمہارے ساتھ بھلائی کی۔

یایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا اے ایمان والو خدا سے ڈرتے رہو اور سیدھی سادی بات کیا کرو۔

واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون اللہ سے ڈرتے رہو اور سمجھ لو کہ جو تم کرتے ہو اللہ سب کچھ جانتا اور اس کی خبر رکھتا ہے۔

یایہا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ویکفر عنکم سیئاتکم ویغفر لکم واللہ ذو الفضل العظیم اے ایمان والو اگر تم خدا سے ڈرتے رہے تو وہ تمہارا امتیاز پیدا کر دیگا تمھیں امتیازی شان عطا کریگا تمہارے گناہ دور اور تمھیں بخشدیگا وہ بڑا فضل و کرم کرنیوالا ہے۔

کتنی بڑی بشارت اور کتنا فوز عظیم ہے کہ اللہ تعالے مسلمانوں کو تقوے پر امتیازی حیثیت دینے کا وعدہ کر رہا ہے پچھلے گناہ بھی معاف ہو جائینگے آخرت میں بخشش بھی نصیب ہوگی اور دنیا میں امتیازی حیثیت ملیگی یعنی تمھیں ہی سرداری و سروری کا شرف حاصل ہوگا فرمانروائی بھی کروگے اور ویسے اعمال و افعال کے اعتبار سے بھی تمھیں ممتاز رہوگے

دشمن محاربین اور قرآن

وقاتلوہم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ ان سے جنگ کرو تاکہ فتنہ نہ رہے اور دین الٰہی کا طریقہ قائم ہو جائے" یعنے انتقام کے لئے نہ لڑو بلکہ انسداد فتنہ اور قیام دین الٰہی کے لئے لڑو۔

وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین جو تم سے خدا کی راہ میں لڑیں تم بھی ان سے لڑو مگر اپنی طرف

سے زیادتی نہ کرو کیونکہ خدا زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

لا ینھٰکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین جو تم سے دین کے معاملہ میں نہ لڑیں تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالیں اللہ تمہیں منع نہیں کرتا کہ تم ان کے ساتھ احسان کرو اور انصاف سے کام لو کیونکہ خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

وان جنحوا للسلم فاجنح لھا وتوکل علی اللہ۔ اور اگر وہ دشمن صلح کیطرف جھکیں تو تم بھی جھک جاؤ اور خدا پر بھروسہ کرو"

فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ان اللہ یحب المتوکلین جب تم مقابلہ کی ٹھان لو تو خدا پر بھروسہ کرو بیشک خدا توکل کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے۔

یاایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوھم الادبار اے ایمان والو جب تمہارا کفار سے مقابلہ ہو تو انھیں پیٹھ نہ دکھاؤ۔

ان یکن منکم عشرون یغلبوا مائتین وان یکن مائۃ یغلبوا الفا من الذین کفروا۔ اگر تم میں بیس شخص ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب ہوں گے اور سو ہوں تو ہزار پر غالب ہوں گے"

ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ۔ اگر اللہ تعالےٰ بعض لوگوں کو بعض لوگوں سے نہ ہٹاتا تو راہبوں کے خلوتخانے اور نصاریٰ کے گرجا اور یہود کے معابد اور مسلمانوں کی مساجد ضرور ضرور گرا دی جاتیں یہ وہ جگہ ہیں جن میں اللہ کا نام لیا جاتا ہے"

ان آیتوں کو بار بار پڑھئے اور دیگر مذاہب کے آئین جنگ سے مقابلہ کیجئے جہاں قرآن مسلمانوں کو جمکر لڑنے کسی حالت میں پشت نہ دکھانے اور جو ان پر حملہ کریں اُن سے مقابلہ کرنے کا حکم دے رہا ہے وہاں یہ بھی صریح الفاظ میں فرما دیا ہے کہ دیکھو زیادتی نہ ہونے پائے یہ نہ ہو کہ تم لڑنے والوں کے ساتھ نہ لڑنے والے مردوں عورتوں اور بچوں پر بھی پل پڑو کھیتیاں اور باغات تباہ کرو اور جب دشمن مصالحت پر آمادہ ہوجائیں تو تم بھی جھک جاؤ پھر اسلام میں لڑائیاں ملک گیری کمزوروں پر زیادتی اور توسیع سلطنت کے لئے جائز نہیں بلکہ ان کا مقصد انسداد فتنہ اور دین کی حکام جو مسلمانوں سے لڑیں انھیں سے لڑنے کا حکم ہے نہ لڑنے والوں سے لڑنا منع ہے۔

انھیں ایک اور بھی حکم دیا گیا ہے جس سے مسلمانوں کی امتیازی شان پیدا ہوتی ہے۔

یاایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون مسلمانو جب تم کسی قوم سے مقابلہ کرو تو ثابت قدم رہو بہادری سے لڑو اور خدا کا ذکر بکثرت کرتے رہو تاکہ تمہیں فلاح و کامرانی نصیب ہو۔

مسلمانوں کی جنگ بھی عبادت ہے اللہ کا ذکر بکثرت کرتے رہنے کے حکم میں کتنی حکمت ہے ....

...... جب اللہ کا ذکر جبل ہوگا تو مسلمان زیادتی نہ کرسکیں گے اللہ ہی پر بھروسہ کرینگے ان کے پیش نظر اللہ کے احکام ہوں گے اور جب تمام شرائط پوری کرینگے تو کیا ہوگا یہ کہ اللہ تعالےٰ انھیں دس گنی فوج پر فتح عطا کریگا جب تک مسلمان اللہ کو یاد کرتے رہے احکام الٰہی کے پابند رہے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے انھیں دس گنے دشمنوں ہی پر نہیں ہزار گنے دشمنوں پر بھی فتح دی اور جب وہ اُسے بھول گئے حدود اللہ کا خیال نہ رہا تو دیکھ لیجئے کہ مرشدآباد میں نواب سراج الدولہ کی بکثرت فوج مٹھی بھر انگریزوں سے شکست کھا گئی۔

عدل و مساوات اور قرآن

مسلمانوں کو قولاً اور فعلاً ہر طرح عدل و مساوات پر پابند رہنے کا حکم دیا گیا ہے قرآن کہتا ہے واذا قلتم فاعدلوا جب بات کہو تو حق کہو انصاف کی بولو۔

واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربیٰ جب بات کہو حق کہو اگرچہ قرابتداری کا معاملہ کیوں نہ ہو۔

لایجرمنکم شناٰن قوم علی ان لا تعدلوا اعدلوا دیکھو کسی قوم کی دشمنی وعداوت کی وجہ سے اس کے ساتھ ناانصافی نہ کرو اور خواہ تمہارے عزیز ہی کا معاملہ ہو انصاف کرو۔

یاایھا الذین اٰمنوا کونوا قوامین شھداء بالقسط۔ اے ایمان والو خدا کے واسطے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہوجایا کرو ایسا نہ ہو کہ لوگوں کی عداوت سے تم انصاف نہ کرو ضرور انصاف کرو کہ وہ پرہیزگاری سے قریب تر ہے

وتعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ نیکی اور تقوے کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور معصیت و سرکشی کے کاموں میں کسی کے ساتھ تعاون نہ کرو ساتھ نہ دو۔

یاایھا الذین اٰمنوا کونوا قوامین بالقسط شھداء للہ ولو علیٰ انفسکم او الوالدین والاقربین ان یکن غنیا او فقیرا فاللہ اولیٰ بھما فلا تتبعوا الھویٰ ان تعدلوا وان تلوا او تعرضوا فان اللہ کان بما تعملون خبیرا۔ ایمان والو انصاف پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو خدا لگتی گواہی دو اگرچہ یہ گواہی تمہارے اپنے یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں ہی کے خلاف کیوں نہ پڑے اگر ان میں کوئی مالدار یا محتاج ہے تو اللہ تعالےٰ سب سے بڑھکر ان کی برداشت کرنے والا ہے تم ان کی خاطر اپنی خواہش اور نفس کی پیروی نہ کرو کہ حق ہی سے انحراف کرنے لگو اور اگر دبی زبان سے گواہی دو گے یا گواہی دینے ہی سے پہلو تہی

کروگے تو جیسا کروگے ویسا بھروگے کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو وہ سب معلوم ہے۔

واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان اللہ نعما یعظکم بہ
جب تم حاکم یا ثالث ہو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو خدا تمہیں اچھی بات کی نصیحت کرتا ہے۔

ووضع المیزان الا تطغوا فی المیزان واقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان خدا نے ایک میزان مقرر کی ہے کہ تم اس میزان میں کسی طرح افراط تفریط نہ کرو انصاف کے ساتھ معیار کو درست رکھو اور اسکے مقرر کردہ میزان میں کسی قسم کی کمی نہ کرو۔"

کان الناس امۃ واحدۃ تمام دنیا کے انسان ایک ہی کنبہ اور برادری ہیں۔ انما المومنون اخوۃ سب مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں۔
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ۔ تم مسلمان باقی سب لوگوں کے لئے ایک بہترین قوم کی حیثیت سے صفحہ ہستی پر لائے گئے ہو تم شرع و فطرت کے مطابق لوگوں کو حکم دیتے رہو برائیوں سے منع کرتے رہو اور خدا کی ذات و صفات پر کامل یقین رکھو۔

فاعفوا عنھم واصفحوا ان اللہ یحب المحسنین معاف کر دیا کرو در گذر کرنے کے خوگر بنو خدا نیکی کرنے والوں کا دوست ہے
والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے اللہ کے دوست ہیں کہ وہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔
لا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ھی احسن۔ فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم۔
بھلائی اور برائی برابر نہیں برائی کے عوض بھلائی کرو تو دشمن بھی دوست ہو جائے گا۔"

اس دنیا میں ہمارے دوست بھی ہیں اور دشمن بھی وہ بھی ہیں جو ہمارے اپنے ہیں اور وہ بھی ہیں جو غیر ہیں اور جب ان کے معاملات ہمارے سامنے آتے ہیں تو ہمارے قلب میں مختلف جذبات بھی پیدا ہوتے ہیں اور دشمن بھی اچھے برتاؤ سے دوست بن جاتے ہیں مغربی تمدن تو ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم بہر صورت اور ہر حالت میں اپنے ذاتی عیش و آرام اور ذاتی نفع کو مقدم رکھیں اور اس امر کا خیال رکھیں کہ اپنی ذات کے لئے عیش و آرام مہیا کرنے کی خاطر ہم دوسروں کے عیش کو برباد نہ کریں یہ اصول بھی زبانی ہے عملاً تو اہل مغرب کی یہ حالت ہے کہ وہ اپنے حقوق اور اپنے نفع کے لئے دنیا بھر کے حقوق و منافع کو پامال کرنے میں تامل نہیں کرتے اگر کبھی اس غریبوں کی جھونپڑیاں اجڑ کر ایک امیر کا محل بن جائے تو بالکل جائز ہے ضرور وہ دوسروں کے حقوق کا احترام کرتے ہیں مگر انہی دوسروں کے جو ان کے برابر یا ان سے زیادہ طاقتور ہیں یہی وجہ ہے کہ ہر طرف اضطراب اور ہیجانی پھیلی ہوئی ہے۔

ذاتی و قومی پاسداری اور قرآن

سرمایہ دار اور مزدور امیر و غریب

اور گورے کالوں کے جھگڑے عام ہیں لوگ خود کو اپنی قوم کو اپنے ملک کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہر قسم کے دغا و فریب بلکہ ظلم و ستم کو بھی جائز سمجھتے ہیں قانون و انصاف کا وظیفہ حریت و مساوات کی رٹ ہر وقت رٹتے رہتے ہیں مگر یہ سب کچھ اسی وقت تک ہے جب اپنی قوم سے واسطہ ہو اگر معاملہ ایک مغربی و مشرقی کا ہو تو خواہ مشرقی کو کتنا ہی نقصان پہنچ جائے حمایت مغربی ہی کی کی جاتی ہے ہندوستان کی قوم کے بہت سے افراد کی بھی یہی حالت ہے محض اسلئے کہ انھیں خدا کا خوف نہیں بازپرس محشر کا خیال نہیں لیکن کمزوروں کے حامی خدا نے مسلمانوں کو وہ ہدایات دی ہیں جو بہترین ہیں۔

قرآن کے نزدیک یگانہ و بیگانہ اپنا پرایہ مغربی و مشرقی دوست دشمن سب ایک ہیں سب اللہ کے بندے ہیں سب انسان ہیں سب ایک کنبہ اور برادری سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے وہ حکم دیتا ہے کہ جب گواہی دینا ہو انصاف کرنا ہو تو خواہ وہ تمہارے یا تمہارے والدین و اقربا ہی کے خلاف کیوں نہ پڑے انھیں بدیہی نقصان ہی پہنچتا کیوں نظر آئے حق کہو اور حق فیصلہ کرو پھر یہ بھی نہیں کہ گواہی سے پہلو تہی کر جاؤ یا دبی زبان سے کہو کہ نہیں علانیہ کہو واقعی ہم میں کسی کو فائدہ اور نقصان پہنچانے والے کیا اللہ سے زیادہ ہیں اس کے بندوں کا خیال ہو سکتا ہے کسی کو نقصان پہنچے گا تو اللہ تعالےٰ اس کی تلافی خود کر دے گا۔

کتنی بڑی بات ہی ہے کہ اگر تم انصاف کی کہو گے اور اس سے تمہارے کسی عزیز کو نقصان پہنچ جائے گا تو اللہ تعالےٰ تمہارے حق کہنے کی وجہ سے اس کی تلافی کر دے گا پھر ہدایت کیساتھ ڈانٹ بھی ہے کہ سچ کہو ماں باپ اور عزیزوں کی پرواہ بھی نہ کرو گے تو پھر خوب سزا پاؤ گے ہے کوئی دنیا میں جو اپنی شہادت اور فیصلے سے نقصان خود گوارا کرنے کہہ سکتے ہو کوئی مذہب جس میں یہ ہدایت ہو کہ سامنے ماں باپ ہی ہوں دوست بھا ہوں عزیز ہی ہوں اپنا معاملہ ہی ہو مگر گواہی سچی ہی دو فیصلہ منصفانہ ہی ہو یہ نظام عدل قرآن کے سوا اور کسی کتاب میں نہ ملیگا جب تک مسلمان اس پر عامل رہے دنیا انھی کی رہی دشمن کی صورت دیکھتے ہی خون کھولنے لگتا ہے اور لوگ موقعہ کی تاک میں رہتے ہیں مگر قرآن کہتا ہے ہرگز نہیں دوست ہو یا دشمن انصاف کرو

دنیا والو ایسے حکم خدا ہی دے سکتا ہے اور اسلام ہی میں اس کی مثالیں مل سکتی ہیں ورنہ ہندوؤں عیسائیوں بدھوں اور یہودیوں میں امراء اور پیشوایان مذہب کی جماعت ہمیشہ امتیازی سلوک کی مستحق سمجھی جاتی رہی

ناجائز رعایت کی خوفناکیاں

جب ایک امیر عورت پر عہد رسالت میں مقدمہ قائم ہوا لوگوں نے اس دور کے دستور کے مطابق اس کی سفارش کرنا چاہی رسول کریم کا چہرہ غصہ سے سرخ ہوگیا اور فرمایا احمقو! اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو ضرور ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا پہلی قومیں اسلئے تباہ ہوئیں کہ ان کے امیر جرم کرتے تھے تو کوئی کچھ نہ کہتا تھا اور غریبوں کو سزا دیتے تھے حضرت عمر فاروق نے اپنے بیٹے کو درے لگوا کر اپنے فیصلہ سے ختم کرا دیا تھا اور جب شاہ غسان نے ایک بدوی کے تھپڑ مار دیا تھا تو آپ نے حکم دیدیا تھا کہ بدوی بھی اسکے تھپڑ مارے۔ شیر شاہ سوری اور جہانگیر وغیرہ کے فیصلہ ہائے انصاف کی بھی یہی شان تھی۔

پھر یہ تھوڑی بات ہے کہ انصاف کے معاملہ میں قرآن نے نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کو غیر مسلمانوں پر کوئی فضیلت نہیں دی بلکہ کہدیا کہ غیر مسلمان باپ بھی ہو تو پرواہ نہ کرو یہاں تو عام حکم ہے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا جتنی برائی کسی نے کسی کے ساتھ کی ہے اتنی ہی برائی آپ اسکے ساتھ کر لینے کا حکم دیا ہے ساتھ ہی یہ بھی اجازت ہے کہ وہ چاہے تو تاوان بھی لیلے یا بالکل معاف کردے اپنے پرائے یگانہ بیگانہ اور شاہ و گدا کی کوئی قید نہیں قرآن کے نزدیک سب مسلمان بھائی بھائی اور تمام بنی نوع انسان ایک کنبہ کے افراد و رشتہ دار ہیں سب کی خیر خواہی ضروری ہے کہ انھیں برائی سے روکا جائے اور نیکی کی تلقین کی جائے عفو و درگذر سے کام لیا جائے نیکی کی جائے اور غصہ کو دبایا جائے ایک ایک آیت اپنی جگہ ایک کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔

رسوم و تقلید اغیار اور قرآن

اس سلسلہ میں بھی اسلام اور قرآن نے مسلمانوں کی بہترین رہنمائی کی ہے:-

لا تتبعوا خطوات الشیطان فانہ یامر بالفحشاء والمنکر شیطان کا اتباع نہ کرو وہ تو بےحیائی اور برے ہی کاموں پر چلائیگا۔“

ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروھم تمہاری بعض بیبیاں اور اولاد تمہاری دشمن ہوتی ہے ان سے بچتے رہو

انما اموالکم واولادکم فتنۃ تمہارے مال اور اولاد تمہارے لئے فتنہ ہیں

جتنی رسوم مسلمانوں میں رائج ہو کر ان کی تباہی کا باعث بنی ہوئی ہیں ان کا زیادہ تر باعث عورتیں اور بچے ہیں بچوں ہی کی شادی و غمی کی تقاریب میں رسوم کی جاتی ہیں اور بیویوں کے اصرار سے کیجاتی ہیں حتیٰ کہ شرک تک نوبت پہنچتی ہے اس لئے ان سے بچنے کا حکم دیا گیا۔ مال ہو جاتا ہے تو رسوم کرنے آتشبازی بنانے [illegible] رت جگے کرنے براتیں لیجانے جہیز دکھانے کی سوجھتی ہے اور اولاد ہی کی تقاریب میں سوجھتی ہے اسی لئے انھیں فتنہ بنایا کہ انسان ان کی وجہ سے فتنوں اور گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے اور خدا کی [illegible] سے غفلت پیدا ہوتی ہے ”خطوات الشیطان“ یہی ہیں [illegible] ادا کی جاتی ہیں اور ان میں جو کچھ بےحیائیاں اور برائیاں ہوتی [illegible] کو خطوات الشیاطین کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذالکم وصٰکم بہ لعلکم تتقون دوسروں کا اتباع نہ کرو کیونکہ وہ تمھیں [illegible] سے جدا کر دینگے جس پر چلنے کا تمھیں حکم دیا گیا ہے [illegible]

ولئن اتبعت اھواءھم بعد الذی جاءک من العلم مالک من اللہ من ولی ولا نصیر اگر تم ان کی [illegible] اس کے بعد کہ تمھیں سب کچھ بتایا جا چکا ہے تو یاد رکھو [illegible] پھر تمہاری کوئی حمایت اور مدد نہ کی جائے گی۔

ولا تطع الکٰفرین والمنٰفقین کفار اور منافقین کا کہنا نہ مانو جو وہ کہیں وہ نہ کرو۔

ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم علیٰ اعقابکم فتنقلبوا خٰسرین اگر تم کافروں کا کہنا مانوگے تو وہ تمہیں الٹے پاؤں لوٹا کر [illegible] میں آجاؤگے

لا تتخذوا الکٰفرین اولیاء من دون المؤمنین مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔

لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالا غیروں کو رازدار نہ بناؤ کیونکہ وہ تمہارے رازوں سے خبردار [illegible] تمہاری خرابی میں کمی نہ کرینگے۔

آج مسلمانوں پر تقلید مغرب و ہنود کی [illegible] کا اتباع کیا جاتا ہے اپنوں کو چھوڑ کر ان [illegible] انھیں رازدار بنایا جاتا ہے ان کے کہنے پر عمل کیا جاتا ہے [illegible] کی کچھ پرواہ نہیں کی جاتی حالانکہ صاف حکم ہے [illegible] اور آیت ہے جو اس وقت مستحضر نہیں اس کا مفہوم [illegible] وقت تک تم سے راضی ہو ہی نہیں سکتے جب تک تم ان کا [illegible] کرکے ان کی حمایت میں شامل نہ ہو جاؤ کیا مسلمان [illegible] گے بقول غازی مدحت پاشا مرحوم مسلمانوں کو [illegible] پہنچا اور [illegible] سے نہیں پہنچا۔ اور حقیقت [illegible] آنکھیں کھل [illegible]

دعوت حق اور قرآن

ادع الی سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلہم بالتی ھی احسن۔ خدا کے راستے کی طرف حکمت و دانائی کے ساتھ بلاؤ اور بحث کرو تو بطریق احسن کرو۔

ولا تجادلوا اهل الکتب الا بالتی ھی احسن اہل کتاب سے بحث ومباحثہ نہ کرو اور اگر کرو بھی تو بطریق احسن کرو۔

ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ مسلمانو! بتوں اور ان چیزوں کو جنھیں اس کے سوا پوجتے ہیں برا نہ کہو۔

الذین یبلغون رسالت اللہ ویخشونہ ولا یخشون احدا الا اللہ جو خدا کا پیغام پہنچاتے ہیں وہ اسی سے ڈرتے ہیں اور کسی سے نہیں ڈرتے

فلولا نفر من کل فرقة منہم طائفة لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون اس کی جماعت سے کیوں نہیں چند ایسے لوگ نکلتے جو دین میں مہارت و عبور پیدا کر کے اپنی قوم کو ڈرائیں۔

اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب تم لوگوں کو تو نیک کام کی ہدایت کرتے ہو اور خود کو بھلا رکھا ہے حالانکہ کتاب پڑھتے ہو کیا تم سمجھتے نہیں۔

لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون۔ ایسی بات کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے خدا کو یہ بات حد درجہ ناپسند ہے کہ جو کہا جائے اس پر خود عمل نہ کیا جائے۔

ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون۔ سچائی میں جھوٹ کو نہ ملاؤ اور نہ حق بات کو جان بوجھکر چھپاؤ۔

ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو لوگوں کو نیک کام کی طرف بلاتی رہے اچھی باتوں کا حکم دے اور بری باتوں سے روکے۔

سوچیئے کیا آج مسلمانوں میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والی کسی منظم و تربیت یافتہ جماعت کا کہیں وجود ہے اور جو لوگ تبلیغ کرتے بھی ہیں کیا ان میں یہ صفات موجود ہیں کہ ان کا قول و فعل یکساں ہو نرمی و حکمت سے مناظرہ کرتے ہوں بد اخلاقی و غرور سے پاک ہوں جنھیں اس غرض کے لئے بہترین تربیت ملی ہو جو خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرتے ہوں اور اخلاق و ایمان کے پیکر ہوں نہیں اور ہرگز نہیں اگر ایسی کوئی جماعت ہوتی تو آج اسلام ساری دنیا میں پھیل گیا ہوتا اور جو ہیں بھی ان میں مطلوبہ شرائط موجود نہیں ویسے ہر مسلمان بھی اپنی جگہ مبلغ ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ فریضہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ایک لمحہ اور ایک ثانیہ کے لئے بھی غافل نہ رہے افسوس مسلمانوں میں کوئی بات بھی نہیں پائی جاتی۔

قرآن کی حقیقت قرآن کی زبان سے

قرآن کریم کلام الٰہی ہے

ذلك الکتاب لا ریب فیہ وانہ لتنزیل رب العالمین و بالحق انزلناہ وبالحق نزل یہ وہ کتاب ہے جس میں کسی ریب و اشتباہ اور شک و شبہ کی گنجائش نہیں اور یہ یقیناً اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے ہمنے اسے سچائی کے ساتھ نازل کیا اور سچائی ہی کے ساتھ نازل ہوا ہے۔

بیمثل قرآن

وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورة من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صٰدقین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا اگر تمھیں ہماری اس نازل کی ہوئی کتاب میں کوئی شک ہو تو تم ایک ہی سورة اس جیسی لے آؤ اور اپنے تمام حمایتیوں کو بھی بلا لو اپنی سچائی اور اپنے دعوے کی صداقت کا ثبوت پیش کرو لیکن تم اور تمہارے تمام حامی ہرگز ایسا نہ کر سکیں گے۔

قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا کہدو کہ اگر تمام جن وانس بھی جمع ہو جائیں کہ اس جیسا قرآن بنا لائیں اور سب ایک دوسرے کی امداد بھی اس سلسلہ میں کریں تو بھی وہ اس کا جواب نہ لا سکیں گے اور کامیاب نہ ہوں گے۔

وکذلك انزلناہ آیات بینات اور اسی طرح ہمنے قرآن کو کھلی ہوئی نشانیوں کے ساتھ نازل کیا ہے۔

قرآن کا نزول

وقرآنا فرقنٰہ لتقراہ علی الناس علیٰ مکث ونزلناہ تنزیلا قرآن کو ہم نے بتدریج تھوڑا تھوڑا اس لئے اتارا کہ تم اسے ٹھیر ٹھیر کر پڑھو اس کا نزول بھی بتدریج اور رفتہ رفتہ ہوا ہے۔

قرآن سہل اور جامع کتاب ہے

الحمد للہ الذی انزل علیٰ عبدہ الکتب ولم یجعل لہ عوجا قیما تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں جس نے اپنے بندہ پر یہ کتاب اتاری اسے صاف و صریح بنایا اور اس میں کوئی کجی نہ رکھی ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر۔ ولقد جئنٰھم بکتب فصلنٰہ علیٰ علم ھدی ورحمة لقوم یومنون کل فی کتاب مبین ہمنے قرآن کو اس لئے آسان کر دیا کہ لوگ اس سے نصیحت و تنبیہ حاصل کریں پھر کیا کوئی ہے جو اس سے نصیحت حاصل

کرے ہمنے ان تک کتاب پہنچادی جو مفصل بیان پر مشتمل ہے اور جامعیت کی حامل ہے وہ ان لوگوں کے لئے ہدایت ورحمت ہے جو ایمان لاتے ہیں سب کچھ اس روشن کتاب میں موجود ہے کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو اس میں موجود نہ ہو۔

قرآن دنیا کیلئے ہدایت ہے

تبارك الذی نزل الفرقان علے عبدہ لیکون للعالمین نذیرا۔ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیك وان لم تفعل فما بلغت رسلته۔ یا ایھا الناس قد جاءتکم موعظة من ربکم وشفاءٌ لما فی الصدور وھدی ورحمة للمومنین۔ کتاب انزلناہ الیك لتخرج الناس من الظلمت الی النور۔ وہ بڑا برکت والا ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل کیا تاکہ تمام جہان کے دل میں اللہ کا خوف پیدا ہو۔ اے رسول جو کچھ تم پر نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا اپنے فرض میں کوتاہی کی لوگو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت آگئی یہ صرف نصیحت ہی نہیں بلکہ دل کی بیماریوں کی شفا اور ایمان والوں کے لئے ہدایت ورحمت ہے اس کتاب کو ہمنے اسلئے نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو تاریکیوں اور ظلمتوں سے نکال کر روشنی میں لانے کی سعی کرو۔

قرآن پر غور وعمل

انا انزلنٰہ قرانا عربیا لعلکم تعقلون۔ انا انزلنا الیك الکتاب بالحق لتحکم بین الناس۔ وھذا کتاب انزلناہ مبٰرك فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون۔ ہم نے قرآن عربی زبان میں نازل کیا تاکہ تم اسے بخوبی سمجھ سکو اے محمد تم پر جو کتاب نازل ہوئی ہے وہ حق ہے اور اس لئے اتاری ہے کہ تم لوگوں کے فیصلے اس کے ذریعہ سے کرو۔ یہ کتاب جو خیر وبرکت والی ہے اسے ہمنے اسی لئے اتارا ہے کہ تم اس کا اتباع کرو اللہ سے ڈرو اور پرہیزگار رہو تاکہ اللہ تعالے تم پر رحم کرے

قرآن کریم کی والہانہ محبت وتاثیر

واذا قری القران فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون۔ واذا تلیت علیھم ایتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون۔ اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم۔ تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم ثم تلین جلودھم وقلوبھم الی ذکر اللہ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اس دوران میں بالکل خاموش رہو تاکہ اللہ تعالے تمہارے اوپر رحم کرے جب ان کے سامنے خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں وہ اپنے رب پر بھروسہ کرنے لگتے ہیں اللہ کا ذکر سنتے ہی ان کے قلوب میں گدازگی پیدا ہو جاتی ہے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور جسم کے روئیں روئیں میں سنسنی پیدا ہو جاتی ہے پھر ان کی کھالیں دفعتہً نرم پڑ جاتی ہیں اور ان کے قلوب خدا کی جانب مصروف ہو جاتے ہیں جو متقی ہیں اور اللہ سے ڈرتے ہیں قرآن سنکر ان کی یہی حالت ہوتی ہے۔

قرآن سے انحراف کرنے والوں کے متعلق ہے کہ ان سے زیادہ ظالم کون ہوگا جنھیں نصیحت کی گئی قرآن ان کے سامنے پڑھا گیا اور انھوں نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ ومن اظلم ممن ذکر بایٰت ربہ فاعرض عنہا

قرآن کی فصاحت وبلاغت

قرآن کی فصاحت وبلاغت خود ایک زندہ معجزہ ہے کہ ایک عرصہ دراز تک عرب کے مدعیان فصاحت کو دعوت مقابلہ دیتے رہے اور کوئی ایک بھی آگے نہ بڑھا فصاحت قرآن بذات خود ایک بسیط مضمون ہے معانی وبیان کا امام العلماء سکاکی لکھتا ہے کہ قرآن کا اعجاز ایک ذوقی و وجدانی شئے ہے جس کا احساس طبع سلیم ہی کر سکتی ہے اظہار غیر ممکن ہے۔ لفظ بین وظاہر المعنی ہیں مستعمل ہیں روزمرہ کی بول چال ہیں مگر ان میں بلا کی کشش وجاذبیت ہے کلام کی بڑی خوبی یہ ہے کہ مضامین کی نوعیت کے مطابق الفاظ استعمال کئے جائیں کیونکہ الفاظ ہی زبان کے ترجمان ہوتے ہیں مثلاً عاجزی ولجاجت کے وقت آواز نرم ہو جاتی ہے اور غیظ وغضب کے موقع پر تناؤ سختی اور درشتی پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح الفاظ کی بھی نوعیت بدلجاتی ہے غصہ میں پر رعب شاندار اور سخت الفاظ لانے پڑتے ہیں اور مہربانی دعاجزی میں ہلکے نرم شیریں۔ قصیدہ میں پر شوکت اور بلند الفاظ لائے جاتے ہیں اور غزل میں سبک اور سادے کیونکہ قصیدہ میں جاہ وجلال دکھانا ہوتا ہے اور غزل میں تڑپ اور سوز وگداز۔

انسان کو قدرت تو ہر چیز پر حاصل ہے مگر اسے کامل عبور ایک دو ہی چیزوں پر حاصل ہو سکتا ہے مثلاً قصیدہ نگار شاعر مثنوی وغزل میں نہیں چل سکتا مگر یہ خصوصیت قرآن ہی کو حاصل ہے کہ وہ ہر موضوع پر گفتگو کرتا ہے اور کلام کی موزونیت میں فرق نہیں آتا فاور الکلام ای کا نام ہے کہ مخاطب کے مراتب ومدارج اور موقع ومحل مدنظر رہے اسی روشنی میں کلام اللہ پر نظر کی جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ آسمانی کتاب ہے ورنہ ایک امی کا کلام اتنا موزوں اور خوش اسلوب نہیں ہو سکتا انسان غیظ وغضب کا پتلا ایک آن میں سینکڑوں جذبات پیدا ودفنا ہوتے ہیں غصہ میں آپے سے باہر ہو کر بے ربطی سے بکنے لگتا ہے اور مسرت وشادمانی کے موقع پر کلام میں ہلکی پیدا ہو جاتی ہے گویا

باقی نہیں رہتی فرق مراتب کا لحاظ بھی قرآن میں بہت رکھا گیا ہے اور یہ جا بجا نظر آتا ہے جہاں وعظ و نصیحت ہے وہاں ویسے ہی نرم و رقیق الفاظ ہیں اور جہاں اپنے جلال و قوت کا اظہار ہوتا ہے یا قیامت کا ذکر آتا ہے وہاں بلا کا شکوہ و طمطراق ہے۔

علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں کہ بعض بعض شعرا ایک ایک قصیدہ لکھتے ہیں اور دو دو سال تک اصلاح و ترمیم کرتے رہتے ہیں پھر بھی ایک لفظ کی جگہ دوسرا رکھا جا سکتا ہے مگر قرآن کی عبارت ایسی ہے کہ ایک لفظ اٹھا کر ساری عربی زبان بھی ٹٹول لی جائے تو دوسرا لفظ اس کی جگہ رکھنے کو نہ ملیگا قرآن میں بعض دو لفظ ایک ہی معنی کے بولے جاتے ہیں مگر ایک لفظ دوسرے کی جگہ نہیں لایا جا سکتا مثلاً قلب اور فؤاد ہم معنی لفظ ہیں مگر دونوں جدا جدا معانی میں استعمال ہوئے ہیں اب اگر فؤاد کی جگہ قلب رکھ دیا جائے تو گو معنی صحیح رہتے ہیں مگر جملہ میں وہ تناسب و ارتباط نہیں رہتا بلکہ ایک قسم کا پھیکا پن پیدا ہو جاتا ہے اور لطافت باقی رہتی ہے یہ قرآنی اعجاز ہے کہ جو لفظ جس جگہ آگیا ہے اب اس جگہ اس کا مرادف لفظ نہیں آ سکتا۔

حضرت امام غزالی فرماتے ہیں کہ کوئی بھی انسان ہو لیکن اس کا کلام اختلاف سے خالی نہیں ہوتا کیونکہ لوگوں کے ہر وقت اغراض واحد نہیں ہوتے کبھی کسی طرف توجہ ہوتی ہے اور کبھی کسی طرف رجحان ہوتا ہے لیکن قرآن میں کوئی خلل نہیں پایا جاتا ہے۔

بلاذری کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت قریش جیسے عرب کے بڑے قبیلہ میں صرف سترہ اشخاص لکھنا پڑھنا جانتے تھے پھر قرآن کیونکر یاد رہ سکتا تھا لیکن یہ اعجاز ہے ... الفاظوں کی برکت ہے ... یہ اعجاز ... کہ عرب جو ان پڑھ تھے اسے سمجھا اور متاثر ہوئے ... اگر سمجھانے جائیں تو ... بڑی بات یہ کہ اس کے پڑھنے سے روح پر ایسا ... کہ دل رقت سے پانی پانی ہو جاتا ہے۔

عرب فصاحت و بلاغت کے ... بولتے اپنے مقابلہ میں کسی کی کوئی حقیقت ہی نہ سمجھتے تھے جب حضور رسول کریم کی فصاحت بلاغت کا چرچا پھیلا تو انھوں نے مشورہ کرکے ولید بن مغیرہ کو جو خود بڑا فصیح و بلیغ تھا آپ کے پاس بھیجا آپ نے اسکے سامنے یہ آیات پڑھیں ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی تو وہ بے اختیار ہو کر کہنے لگا اس کلام میں عجیب حلاوت اور رونق معلوم ہوتی ہے اس کا اوپر کا حصہ ... اور زیریں حصہ سیراب" ایک عرب ابو عبیدہ نے آیت

فاصدع بما تؤمر سنی تو اسی وقت سجدہ میں گر پڑا اور کہنے لگا کہ میں اس کلام کی تاب نہیں لا سکتا اس کی فصاحت و بلاغت قدرت انسانی سے خارج ہے اسی لئے میں نے سجدہ کیا۔ ایک اور شخص نے آیہ فلما استیئسوا منه خلصوا نجیا سنی تو کہا خدا کی قسم میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ انسانی کلام نہیں۔ ایک شخص درانہ مسجد میں آگیا اور حضرت عمر رض سے کہنے لگا کہ میں روم کا بطریق ہوں میں نے ایک مسلمان سے آیہ ومن یطع اللہ ورسوله ویخش اللہ ویتقه فاولئك هم الفائزون سنی غور کیا تو معلوم ہوا کہ آیت کا منبع وہی ہے جو حضرت مسیح کے کلام کا منبع تھا۔ اس قسم کے بکثرت واقعات موجود ہیں جن کے بیان کی اس مختصر مضمون میں گنجائش نہیں۔

قرآنی پیشنگوئیاں

قرآن مجید کا اسلوب بیان نہایت دلفریب و موثر ہے جسے دیکھکر فصحائے عرب حیران رہ گئے ولید بن مغیرہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آیات قرآنی سنکر قوم میں واپس آیا ہے تو اس کی حالت دگرگوں ہو رہی تھی۔ ابو جہل نے یہ دیکھکر کسی قدر تعجب و درشتی سے کہا کہ ابھی اس حالت کا ذکر قریش سے نہ کر دینا مبادا وہ بھی اس ساحرانہ کلام سے متاثر ہو جائیں۔ ولید کہنے لگا کچھ کر داشت کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ میں کلام عرب میں تم سے کہیں زیادہ مہارت رکھتا ہوں مگر جو کلام آج میں نے سنا ہے اس کی مانند کسی کلام سے آجتک میرے کان آشنا نہ ہوئے تھے ابوجہل نے کہا آخر کسی کاہن کا سوچ ہے؟ دیوانہ کا کلام ہے؟ کیا شعر کی کوئی قسم ہے؟ کیا سحر ہے؟ ولید ہر بار نہیں کہتا رہا پھر بولا فی الواقع تم اسے سحر ہی کہو گے۔

قرآن کا یہ اعجاز ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ گذشتہ واقعات پر روشنی ڈالتا ہے بلکہ اس نے اس وقت ایسی پیشین گوئیاں بھی کیں جو تھوڑے تھوڑے وقفہ کے فصل سے بالکل صحیح ثابت ہوتی رہیں حالانکہ اس وقت ان کے پورا ہونے کا کوئی بعید تر امکان بھی نہ تھا مثلاً قرآن میں انبیاء سابقین کی حالات سوانح عمریاں، قصص و حکایات بلکہ کتب سابقہ کی بہت سی وہ باتیں بیان کی گئیں جنھیں اس وقت صرف علما ہی جانتے تھے بعض مغربی کہتے ہیں کہ آپ نے کسی یہودی عالم سے انھیں معلوم کر لیا تھا لیکن تاریخ شاہد ہے کہ اس وقت مکہ معظمہ میں سرے سے کسی یہودی کا وجود ہی نہ تھا البتہ مدینہ میں یہود ضرور موجود تھے لیکن وہاں آپ تیرہ سال کے بعد تشریف لے گئے اور اس وقت یہودی و عیسائی و عرب سب آپ کے دشمن ہو چکے تھے" اس صورت میں لامحالہ یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ سب کچھ منجانب اللہ تھا اور جو بذریعہ وحی آپ کو معلوم ہوتا تھا وہی آپ فرماتے تھے۔

تلك من انباء الغيب نوحيها اليك ماكنت تعلمها انت ولا قومك من قبل هذا یہ غیب کی خبریں ہیں جنھیں ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں اس سے پہلے یہ باتیں نہ آپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم ان سے واقف تھی۔

قرآن کریم نے پیشین گوئی کی لتدخلن المسجد الحرام انشاء الله امنین تم عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ امن و سلامتی کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہوگے اس وقت مسلمانوں کی یہ حالت تھی اور [illegible] کو یقین آسکتا تھا مگر ہو رہی۔

وهم من بعد غلبهم سيغلبون رومی مغلوب ہوکر ایرانیوں پر عنقریب غالب آئینگے چنانچہ رومی پہلے مغلوب ہوئے اور پھر غالب آ گئے حالانکہ بہت کمزور ہو چکے تھے۔

ورفعنا لك ذكرك ہم نے تیرا ذکر بلند کیا۔ دنیا میں کوئی بھی ایسا وقت گذرتا ہے جو رسول کریم پر کہیں نہ کہیں کے مسلمان درود شریف نہ پڑھتے ہوں ذکر نہ کرتے ہوں اذان و نماز میں آپکا نام داخل ہو اور ہر جگہ آپ کا چرچا ہے اور قیامت تک رہیگا۔

ليظهره على الدين كله آپ کا دین تمام دینوں پر غالب ہوگا چنانچہ عہد رسالت ہی میں یہ پیشنگوئی پوری ہوگئی۔

وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصالحت ليستخلفنهم في الارض اللہ تعالےٰ وعدہ کرتا ہے کہ تم میں جو لوگ ایمان رکھیں اور نیک عمل کرتے ہیں انھیں سلطنت عطا کریگا۔ یہی ہوا کہ رسول کریم کی وفات کے بعد پچاس ہی سال میں مسلمان مشرق سے لیکر مغرب تک تمام ممالک کے بادشاہ بن گئے آپ نے خود بھی فرمایا [illegible] روئے زمین کو اکٹھا کرکے تمام ممالک دکھا دیے گئے اور میری امت [illegible] ان حدود تک پہنچ جائے گی۔

انا كفينك المستهزءين یعنی ہم نے تمہارے مذاق اڑانے والوں کا فیصلہ کر دیا ہے چنانچہ آپ سے استہزاء کرنے والے سب کے سب آپ کی زندگی ہی میں فنا ہو گئے۔

والله يعصمك من الناس اللہ تعالےٰ آپ کو آپکے دشمنوں سے محفوظ رکھیگا، اس آیت کے نازل ہوتے ہی آپ نے اپنے تمام پاسبانوں کو چھوڑ دیا اور فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے ہلاکت میں نہ ڈالیگا اس کے بعد مخالفین جو منصوبے باندھتے تو آپ کو بذریعہ وحی مطلع کر دیا جاتا۔

خشیت و جلال باری اور قرآن

قرآن کریم میں جو جلال و ہیبت جوش ان و طمطراق جو خشیت و حشمت اور جو سطوت و طنطنہ ہے وہ آپ کو دنیا کی اور کسی کتاب میں نظر نہ آیگا لو انزلنا هذا القران على جبل لرايته خاشعا متصدعا من خشية الله یعنی اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر بھی نازل کرتے اور اس پر اس کی حقیقت متجلی ہوتی تو وہ بھی اس کے ہیبت و جلال اور خشیت و سطوت سے پگھل جاتا۔ یہی وجہ تو ہے کہ جب عتبہ بن ربیعہ کفار کی طرف سے آپکے پاس آیا تو آپ نے حضور نے دیکھتے ہی حم سجدہ پڑھنا شروع کر دی اس نے آیت صاعقة مثل صاعقة عاد وثمود سنی تو اس نے آپکے دہن مبارک پر ہاتھ رکھ دیا اور کہا کہ قرابت کا واسطہ بس کرو مجھے اس سے زیادہ سننے کی تاب نہیں لیکن حضور پڑھتے گئے اور عتبہ آپ کی پشت مبارک پر دونوں ہاتھ رکھے کھڑا سنتا رہا آیت سجدہ پر پہنچکر حضور نے سجدہ کیا اور عتبہ واپس چلا گیا اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا۔ بخدا محمد نے ایسا کلام پڑھا جس سے آجتک میرے کان ناآشنا تھے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اس کلام کو کس نام سے تعبیر کروں۔

یحییٰ بن حکم اندلس کا مشہور فصیح و بلیغ گذرا ہے وہ لکھتا ہے:۔

کہ میں نے بطور امتحان سورۂ اخلاص شریف کا جواب لکھنا چاہا میں نے ارادہ ہی کیا تھا کہ میرے دل پر یکایک ہیبت طاری ہوئی اور یہ اچانک ایسا اثر پیدا ہو گیا کہ میری آنکھوں سے خود بخود آنسو بہنے شروع ہو گئے میں نے اسی وقت توبہ کی کتب سیر و تواریخ میں ایسے بیشمار واقعات درج ہیں۔

حضرت فضیل بن عیاض ابتدا میں ڈاکہ تھے لوٹا ہوا مال تقسیم کر رہے تھے کہ قافلہ میں سے کسی کے قرآن پڑھنے کی آواز آئی پڑھنے والا پڑھ رہا تھا الم يأن للذين امنوا ان تخشع قلوبهم بذكر الله کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ لوگوں کے قلب اللہ کے ذکر سے لرزنے لگیں۔ بے اختیار ہو گئے [illegible] کہتے ہوئے دیوانہ وار نکل کھڑے ہوئے [illegible] اللہ [illegible] آتا ہے تو لینے والے کو در شکرہ کرتا ہے [illegible] پیدا کر دیتا ہے یا تو ڈاکو تھے یا دولت ولایت و عرفان جیسی نعمت مل گئی باطن کی آنکھ کھل گئی قلب روح سر خفی اخفی، نفس محمودہ تمام لطائف جاری ہو گئے اس کے بعد سلطان الاذکار میں آئے تو ہر بال منہ سے اللہ اللہ جاری تھا۔

[illegible] ایسی دہن وسگری تانت کرے تن تن، نشانہ کا لشیخ [illegible] الوصول کی منازل طے کرکے فنا فی اللہ میں پہنچگئے سردار اولیاء ہیں والله يختص برحمته من يشاء۔

کون کہنے والا ہے کس سے کہیں کسے سمجھائیں کہ [illegible] سے اس کی [illegible] لطائف کے دنیا کے [illegible] کر دی تھی آج کس کا ایک قلب اور ایک لطیفہ [illegible] اور وہ اپنے کانوں سے اللہ اللہ کا پیارا نام دل کی زبان سے برابر سنتا

تو بڑا اعجاز ہے شریعت ہی کی مسلمانوں کو پرواہ نہ رہی طریقت کی باتیں اور حقیقت کے راز کون سمجھے کسے بتائیں کس سے کہیں جنکی ابتدا ہی غائب ہو وہ انتہا کو کیا جان سکتے ہیں کہ حضرت فضیل کو کیا ملا کیا پایا بہرکیف اتنا ہی سمجھ لیجئے کہ وہ پایا وہ ملا جسے جو پائے اُسکے سامنے شہنشاہی ہفت اقلیم کی بھی کوئی حیثیت نہیں رہتی جو اللہ سے ڈرتے ہیں جن کے قلب میں رقت و گداز ہے انھیں اللہ دے بھی دیتا ہے صحابہ کرام جتنے تھے سب کے سب ولی تھے اور ان میں بہت سے ایسے خوش نصیب و عالی بخت تھے جنہوں نے دیدار جمال الٰہی کے نظارہ سے بھی کیف حاصل کیا تھا۔

سورہ الملک شریف کوئی سمجھ کر خلوص دل سے پڑھے تو معجزہ اٹھیگا ایک بچہ تختی ہاتھ میں لئے زار و قطار رو رہا تھا ایک صاحب باطن کا گذر ادہر سے ہوا بچہ سے پوچھا کیوں رو رہا ہے اس نے تختی سامنے کر دی اور کہا دیکھئے تو استاد نے کیا لکھ دیا ہے کون ہے جو اس احتشام کی تاب لاسکے بزرگ بڑے بیٹا صبر کر اور اپنا رونا کل کے لئے اٹھا رکھ کل جو اس کا بقیہ نصف حصہ لکھیگا وہ دیکھ کا ورلائیگا دوسرے روز جو ادہر سے گذر ہوا تو دیکھا تختی پر بقیہ نصف سورہ لکھی ہنس رہا ہے اور لڑکا مرجھا پڑا ہے یہ ہے قرآنی ہیبت وجلال۔

برکات تلاوت قرآن

تلاوت قرآن کی برکات اگر مسلمان ذہن نشیں کر لیں تو ممکن نہیں کہ پھر وہ اس سے اعراض و تغافل برتیں۔

جو لوگ مسجد میں تلاوت قرآن کرتے یا اس کا درس دیتے ہیں ان پر اللہ کی طرف سے سکینہ نازل ہوتی ہے انھیں ملائکہ رحمت ڈھانپ لیتے ہیں اور خود آقائے حقیقی ان کا ذکر ملائکہ کی جماعت میں کرتا ہے (مسلم)

جسے قرآن پر پورا عبور ہوگا وہ ملائکہ کے ساتھ ہوگی جو شخص اٹک اٹک کر پڑھتا ہو اُسے اپنی اس محنت کے عوض میں دہرا ثواب ملیگا (مسلم)

جب کوئی شخص آیت سجدہ پڑھکر سجدہ کرتا ہے تو شیطان گوشہ میں بیٹھکر روتا ہے اور کہتا ہے کہ افسوس ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اس نے سجدہ کیا اس پر جنت واجب ہوگئی اور مجھے باعث انکار جہنم کا حکم ہوا (مسلم)

ایک صحابی شب کے وقت تلاوت قرآن میں مصروف تھے قریب ہی بندھا ہوا گھوڑا اچھلنے کودنے لگا انہوں نے قرأت بند کردی آسمان کی طرف نظر جو کی تو کیا دیکھتے ہیں کہ بہت سے چراغ ہیں جو نیچے سے اوپر کی طرف کو جارہے ہیں صبح کو حضور رسول کریم سے ذکر کیا جواب ملا وہ فرشتے تھے جو قرآن سننے آرہے تھے اگر تو برابر پڑھے جاتا تو عجیب و غریب مناظر دیکھتا۔ (بخاری و مسلم)

اللہ تعالےٰ خوش آواز قرآن خواں کی آواز کو نہایت شوق کیساتھ سنتا ہے اسی طرح جس طرح کہ کوئی گانا سننے والا گانے کی آواز کو شوق سے سنتا ہے (حاکم)

اپنی آواز اور لہجہ سے قرآن کو زینت دو (ابوداؤد)

قرآن کی ایک آیت سننے والوں کو دس نیکیاں ملتی ہیں اور پڑھنے والے کے لئے قیامت میں ایک نور مقرر کیا جائے گا (احمد)

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جسے قرآن نے اس قدر مشغول کر دیا کہ وہ کوئی دوسرا ذکر نہ کرسکا اور اس کی وجہ سے اُسے دعا مانگنے تک کی فرصت نہ ہوئی تو میں اُسے مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں اللہ کے کلام کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسی اللہ کی فضیلت اس کی بندوں پر ہے (ترمذی)

حضرت ابوذر نے عرض کیا کہ حضور مجھے کچھ نصیحت فرمایئے ارشاد ہوا تقویٰ اختیار کرو تقویٰ تمام نیکیوں کا سرچشمہ ہے انہوں نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے ارشاد فرمایا کہ قرآن کی تلاوت کیا کرو کہ یہ تلاوت تمہارے لئے زمین پر نور اور آسمان پر ذخیرہ و اندوختہ ہے۔

جس نے قرآن سیکھا اس نے نبوت کو اپنے آغوش میں لیا فرق صرف اتنا ہے کہ اس پر وحی نازل نہیں ہوتی ہے صاحب قرآن کو یہ سزاوار نہیں کہ وہ غصہ والے کے ساتھ خود بھی غصہ کرنے لگے یا جاہل کے ساتھ جہل کی باتیں کرنے لگے حالانکہ اس کے سینے میں قرآن موجود ہے

اللہ تعالےٰ کے کچھ مخصوص لوگ ہیں کسی نے عرض کیا کہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا اہل قرآن (نسائی)

حافظ قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھنا شروع کرو وہ پڑھے گا اور ہر آیت پر اس کا درجہ بلند ہوتا چلا جائے گا (ترمذی)

قرآن شریف میں علیٰ اختلاف الروایات ۶۶۶۶ آیات ہیں اس سے اندازہ کر لیجئے کہ اس کا مرتبہ کتنا بلند ہوگا۔ بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور سکھایا۔ (بخاری و مسلم)

جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو قیامت میں اس کے ماں باپ کو ایک تاج پہنایا جائیگا جس کی تابانی آفتاب کی تابانی سے بھی زیادہ ہوگی (ابوداؤد)

قرآن کی مختلف سورتیں اور انکے ثواب و اثرات

حضور نے ایک صحابی سے فرمایا کہ میں تجھے ایک سورۃ سکھاتا ہوں جو ثواب میں قرآن کی تمام سورتوں سے بڑی اور افضل ہے یہ فرما کر آپ نے سورۂ فاتحہ سکھائی (بخاری)

سورہ فاتحہ تمام قرآن میں باعتبار اجر و ثواب افضل ہے (ابن حبان)

ابی ابن کعب سے فرمایا خدا کی قسم سورہ فاتحہ جیسی کوئی سورۃ نہ توریت میں نازل ہوئی اور نہ زبور و انجیل و قرآن میں (ترمذی)

سورہ فاتحہ اور سورہ بقر کی آخری آیات (امن الرسول سے آخر تک) وہ نور ہیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو عطا نہیں ہوئے جو ایک حرف بھی ان دونوں کا پڑھے گا اُسے وہ نور عطا کیا جائے گا (مسلم)

لوگو! اپنے گھروں کو مقبرہ نہ بناؤ دیکھو جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے (مسلم) اس کا مطلب یہ کہ قبرستان میں کوئی قرآن نہیں پڑھا کرتا تمہارے گھر ایسے نہ ہوں بلکہ گھروں میں قرآن کریم کی تلاوت کا انتظام ہونا چاہئے۔

تم دو سورتیں (سورہ بقر اور آل عمران) پڑھا کرو یہ دونوں سورتیں قیامت میں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑیں گی ان سورتوں کا پڑھنا اور یاد کرنا برکت ہے ان کا چھوڑنا حسرت ہے۔ اہل باطل ان سورتوں کو حاصل نہیں کر سکتے (مسلم) مطلب یہ ہے کہ ان کے پڑھنے والے پر جادو کا اثر نہیں ہو سکتا کیونکہ اہل باطل سے مراد جادوگر ہیں۔ تمام چیزوں میں کوئی نہ کوئی شے مخصوص اور بلند ہوتی ہے قرآن شریف میں سب سے بلند مرتبہ سورہ بقر کا ہے گویا قرآن کا کوہان ہے اس میں ایک آیت تو تمام آیتوں کی سردار ہے (ترمذی)

اس ایک آیت سے مراد آیت الکرسی ہے جس کے متعلق فرمایا ہے کہ جس گھر میں آیت الکرسی پڑھی جاتی ہے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

جو شخص اپنے گھر میں رات کو سورہ بقر پڑھتا ہے تو تین رات تک اور جو دن کو پڑھتا ہے تو تین دن تک اس گھر میں شیطان نہیں گھس سکتا سورہ بقر کی آخری دو آیتیں ایسی ہیں کہ تین رات دن تک اگر کسی جنگل میں پڑھی جائیں تو پھر وہاں شیطان کا اثر نہیں ہوتا۔ (ترمذی)

جہاں وبا پھیلی ہو طاعون، ہیضہ یا چیچک کا زور ہو وہاں روزانہ سورہ تغابن پڑھنی چاہئے جتنی زیادہ پڑھی جائے گی وبا کا اثر اتنا ہی گھٹتا چلا جائیگا اور آخر دور ہو جائے گی۔

سورہ یاسین قرآن کا دل ہے جو اسے روزانہ پڑھتا رہے گا وہ تمام بلیات سے محفوظ رہے گا اور رات کو پڑھکر سوئیگا تو فرشتے اس کی حفاظت کرتے رہیں گے اور آخرت میں بخشا جائیگا اگر اس کی زکوٰۃ دیدی جائے تو یہ تمام مقاصد و مطالب کے لئے بہترین موثر شئے بنجاتی ہے۔

سورۂ مزمل شریف بھی بہت بلند منزلت سورۃ ہے زکوٰۃ دینے کے بعد تو یہ ایک چلتی ہوئی تلوار ہوتی ہے۔ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ایک شخص کو سانپ نے کاٹا ایک صحابی نے سورہ فاتحہ سات مرتبہ پڑھکر پھونکدی آرام ہو گیا۔ سرکار دو عالم کو جو معلوم ہوا تو آپ مسکرائے اور فرمایا تمھیں اس کا یہ اثر کیونکر معلوم ہو گیا۔ واقعی سورہ فاتحہ موت کے سوا ہر بیماری کی دوا ہے ہر مرض کو مفید ہے اور ہر زہر کا تریاق و منتر ہے (مسلم و بیہقی) مجنون پر اسے تین مرتبہ پڑھکر پھونکے۔

سورہ المعوذتین اور سورہ الملک شریف الشافیہ اور دافع روگ کی نظر واثر کے لئے حکمی ہو غیر میں جادو کا اثر بھی ان سے دور ہو جاتا ہے سحر کے لئے سورہ فاتحہ کا اثر تو ہمارا ذاتی تجربہ ہے۔ کہاں تک لکھا جائے قرآن کا تو ایک ایک حرف اور ایک ایک لفظ اثرات سے لبریز ہے قرآن بہترین دوا ہے (حضرت علی)

احترام قرآن اور سلطان محمود غزنوی

سیر الاولیا میں لکھا ہے کہ لوگوں نے سلطان محمود غزنوی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ تو فرمائیے کہ آخرت میں خدا نے کونسا عمل آپ کے ساتھ کیا سلوک مرعی رکھا اور کیونکر بسر ہوتی ہے؟ سلطان نے جواب دیا کہ ایک شب کو میں اپنے کمرے میں گیا اور چاہا کہ آرام کروں میں بستر پر لیٹنے کا ارادہ ہی کر رہا تھا کہ میری نظر اوپر اٹھی ایک طاق تھا اس میں قرآن کریم رکھا ہوا تھا میں نے دل میں کہا کہ یہ تو بے ادبی ہے کہ قرآن کریم رکھا ہو اور میں آرام کروں مناسب یہ ہے کہ میں اسے کمرے سے باہر بھیجدوں کہ کسی اور جگہ احتیاط سے رکھدیا جائے۔ لیکن پھر فوراً خیال آیا کہ اپنے آرام کے لئے قرآن کو اٹھانا کلام الٰہی کے ادب و احترام کے منافی ہے [illegible] میں لے وہ تمام رات بیٹھے ہی بیٹھے گذار دی نہ قرآن کو [illegible] بھیجا گوارا ہوا اور نہ اس کی موجودگی میں لیٹے اور سونے کی ہمت پڑی اللہ تعالیٰ کو میرا یہ عمل بہت پسند آیا بہت خوش ہوا جب موت آئی تو آرام سے دم نکلا اور آخرت میں مجھے بخشدیا۔

اللہ اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ ہمارے فرمانروایان ذیشان بھی ادب و احترام الٰہی میں اتنے بڑے ہوئے تھے اور ایک یہ زمانہ ہے کہ اکثر علماء کو بھی اس کا احساس نہیں ہوتا۔

حضرت امام حنبل اور عظمت قرآن

مامون اور معتصم کے عہد میں بغداد کے اندر فتنہ خلق قرآن معتزلہ کی طرف سے پیدا ہوا مامون نے یہ عقیدہ اختیار کر کے سلطنت کے زعم باطل میں عزم کر لیا کہ میں فقہاء و محدثین سے اسے منوا کر رہوں گا اگر سب کا خاتمہ کر دوں گا مامون نے حکم دیدیا کہ جو بھی قرآن کو مخلوق نہ کہے وہ قتل کر دیا جائے بڑے بڑے فقہاء و محدثین اس حکم پر ثابت قدم نہ رہ سکے متزلزل ہو گئے سب نے اپنی اپنی پناہ کے لئے کوئی نہ کوئی حیلہ تلاش کر لیا لیکن حضرت امام احمد بن حنبل نے صاف انکار کر دیا اور حرمت قرآنی کے قیام و بقا کے لئے اپنی پشت پر کوڑے کھانے کے لئے تیار ہو گئے آپ قرآن کے شیدائی تھے

آپ کی صحیح نگاہ ہر وقت قرآن پر تھی تخشی الناس واللہ احق ان تخشاہ کو آپ بخوبی سمجھتے تھے اور دین عوہم خوفا وطمعا کو اچھی طرح جانتے تھے اسی لئے آپ سامنے آگئے مامون کو معلوم ہوا کہ فقہاء و محدثین نے آیت الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان کی آڑ لی ہے تو اس نے سب کی گرفتاری کا حکم دیدیا لوگ راستے ہی میں تھے کہ حسن اتفاق سے مامون کا انتقال ہوگیا۔

مامون کے بعد معتصم کھڑا ہوگیا جانتا تھا کہ مرکزی ہستی امام صاحب کی ہے لہذا معتصم کی ساری شاہی قوت بھی انہی کی تعذیب کے لئے سمٹ کر آگئی لیکن اس نے جس سختی سے اقرار کرایا اسی سختی کے ساتھ انکار ہوا چنانچہ پہلے آپ قید ہوئے چار چار بوجھل بیڑیاں پاؤں میں ڈال دی گئیں جن سے چلنا بھی دشوار تھا اس پر یہ حکم ہوا کہ اسی حالت میں خود اونٹ پر سوار ہوں اور اتریں۔ اسی حالت میں طرطوس پہنچائے گئے وہاں کبھی اصطبل میں رکھے جاتے اور کبھی تیرہ و تار کوٹھریوں میں یہاں بھی برابر مناظرے رہتے بڑے بڑے معتزلہ گئے اور خاموش ہونا پڑا آپ اُن سے کہتے کہ تم خدا تعالے کے علم کو مخلوق کہتے ہو یا غیر مخلوق۔ جواب غیر مخلوق کے سوا اور ہو ہی کیا سکتا تھا اس پر آپ فرماتے تو تم اسی قول سے کافر ہوگئے کسی نے کہا کہ یہ لوگ نے تو یہ بادشاہ کے کہنے سے ... فرمایا ... فساد کے ... ہونے کا فر ہوگئے۔

آخر معتصم نے اپنے سامنے حاضر ہونے کا حکم دیا کہ شاید ... راہ پر سمجھا یا کہ آخر قرآن میں اتنا جھگڑا کیا ہے ... موطئہ ہی ہے آپ نے فرمایا حق تعالے کا ارشاد تو فعلہم کعصف ماکول ہی ہے کہا ... معنی تخلیق کے سوا ... عقلی اور منطقی ... معتصم کے سامنے گئے تو اس نے عبدالرحمٰن بن اسحاق کو مناظرہ کا حکم دیا جنہوں نے پوچھا آپ قرآن کو مخلوق کہتے ہیں یا غیر مخلوق آپ نے فرمایا تم اللہ کے علم کو مخلوق کہتے ہو یا غیر مخلوق عبدالرحمٰن بند ہوگیا ... دلائل شروع ہوئے آپ نے سب کو خاموش کردیا اور ... معتزلہ برابر یہ کہہ کر معتصم کو برانگیختہ کرتا رہتا تھا کہ یہ شخص گمراہ ... والا بدعتی ہے ... اس کا قول ... ہے مگر حضرت امام ... شخصیت کے بزرگ ... آخر معتصم نے تنہائی میں بلا کر سمجھایا آپ نے یہی کہا دلائل چھوڑیئے کتاب و سنت سے کوئی بات پیش کیجئے آخر معتصم غضبناک ہوگیا جلادوں کو حکم دیا کہ ... پوری قوت سے کوڑے مارو ایک جلاد آتا اور دو کوڑے مارتا ... کوڑے لگ چکے تو معتصم نے بڑھ کر ... تم سے ... شفقت کرتا ہوں اقرار کرلو تو ابھی چھوڑ دوں جب مناظرے ہوتے تو آپ اکثر یہی کہہ دیتے ماادری ما ھذا اعطونی شیئا من کتاب اللہ

من سنۃ رسول یہ تمہاری کیا عقلی دلیلیں ہیں کتاب اللہ اور رسول کے قول سے کوئی دلیل پیش کرو

شیدائے قرآن کا فقید المثال استقلال

آخر معتصم نے پھر کوڑے مارنے کا حکم دیا آپ نے پہلے کوڑے پر بسم اللہ دوسرے پر لا حول ولا قوۃ الا باللہ تیسرے پر القرآن کلام اللہ غیر مخلوق اور چوتھے پر لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا اسی طرح موقع بموقع ہر کوڑے پر آیتیں پڑھتے چلے گئے اسی اثنا میں پاجامہ کھل کر ناف تک اتر آیا آپ نے آسمان کی طرف دیکھ کر عرض کیا الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ میں حق پر ہوں تو میری بے ستری نہ ہو۔ پاجامہ رک گیا آخر آپ بیہوش ہوگئے تو آپ کو بیدردی سے روندا گیا کہتے ہیں کہ جب تک ہوش رہا آپ ہر ضرب پر معتصم کا قصور معاف کرتے رہے کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میں اسے ناپسند کرتا ہوں کہ قیامت کے دن یہ کہا جائے کہ یہ شخص حضور کے چچا کی اولاد سے ... رمضان المبارک کا آخری عشرہ تھا روزے پر روزے رکھتے تھے لیکن ... بار بار غش آجاتا تھا نماز کا وقت آیا تو کھڑے ہوگئے اور فرمایا حضرت عمرؓ نے بھی ایسا ہی کیا تھا آپ علماء سے فرماتے کہ ... حدیث کے متعلق کیا کہوگے کہ جب کفار و مشرکین کے ظلم کی شکایت ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے ایسے لوگ گذر چکے ہیں جن کے سروں پر آرہ چلایا جاتا تھا مگر وہ حق سے نہ ٹلتے تھے۔ حضرت فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ آپ سوا دو برس قید رہے اس دوران میں برابر وقفہ سے کوڑے پڑتے تلوار سے ... گئے ہیں اور پاؤں سے روندے جاتے ... الاحوس۔

آخر متوکل نے خلیفہ ہو کر آپ کے مصائب کا خاتمہ کیا آزمائش ختم ہوئی تو اب دربار کے نزدیک آپ سے زیادہ معزز کوئی نہ تھا اس نے کتاب و سنت پر عمل کیا اور معتزلہ ٹھنڈے ہوگئے۔

حافظ ابن ... محمد بن اسمٰعیل سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام کے ... کہ اگر ... مارے جاتے تو ... آگ ... کہ جبر و اکراہ کے موقعہ پر زبان سے کوئی کلمہ کفر کہہ دیا جائے ... مضائقہ نہیں جیسا کہ اس آیت شریفہ سے ظاہر ہے من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان ولکن من شرح بالکفر صدرا فعلیہم غضب من اللہ ولہم عذاب الیم لیکن آپ جانتے تھے کہ اگر سب نے ایسا کرلیا تو عوام گمراہ ہو جائینگے اور قرآن ... ہوگا ۲۴۱ھ میں ستتر سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا تو ... کیا ... آپ کے جنازہ میں آٹھ لاکھ مرد اور ساٹھ ہزار عورتوں نے شرکت کی ایک اور روایت میں یہ تعداد

۲۹ لاکھ تک لکھا ہے اس دن بیس ہزار یہودی و نصرانی مسلمان ہوئے محمد بن حزیمہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام نہایت فاخرہ لباس پہنے شاہانہ انداز سے چلے جا رہے ہیں پوچھا کہ حضرت یہ تبختر کیسا فرمایا اہل اسلام کی رفتار یہی ہے پوچھا اور اللہ نے کیا معاملہ کیا فرمایا کہ بخشدیا تاج اور لباس فاخرہ پہنایا اور کہا کہ یہ اس کا بدلہ ہے جو تم نے کہا تھا کہ قرآن غیر مخلوق ہے۔ ابن حزبی نے ایک رات حضرت بشر حافی کو خواب میں دیکھا کہ ان کی آستین میں کوئی چیز چمک رہی ہے فرمایا شب گذشتہ حضرت امام حنبل کی روح ہمارے پاس آئی تو اس پر موتی اور یاقوت نثار کئے جا رہے تھے یہ انہیں میں سے ہیں۔

حضرت امام شافعی نے مصر میں خواب دیکھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ احمد کو جنت کی خوشخبری پہنچا دو اور کہہ دو کہ وہ ہرگز قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل نہ ہوں۔ حضرت امام کہتے ہیں کہ میں نے رب العزت کو خواب میں دیکھا پوچھا بار الٰہا وہ کونسی چیز ہے جس سے تیرے بندے اپنی مراد کو پہنچیں اور تقرب حاصل کریں ارشاد ہوا میرا قرآن۔ ہر رات میں تین سو رکعت پڑھا کرتے تھے روٹی کے سوکھے ٹکڑے بھگو کر کھاتے تھے فاضل جلیل بزرگ گذرے ہیں۔

حضرت حبیب عجمی اور قرآن

ایک روز حضرت خواجہ حسن بصری نے آپ کے اقتدار میں نماز پڑھی چونکہ قرأت کے پہلے ہی لفظ کا تلفظ غلط تھا اسلئے جماعت سے علیحدہ ہو کر نماز پڑھی اسی شب کو خواب میں دیکھا کہ رسول کریم فرما رہے کہ حبیب نے تلفظ غلط ادا کیا لیکن اس کا دل خدا کی طرف رجوع تھا اللہ تعالیٰ کو صرف و نحو اور کسی زبان کی پرواہ نہیں وہ تو خشوع و خضوع کو پسند کرتا ہے۔ آپ بڑے اللہ والے بزرگ تھے عربی نہ آتی تھی اسلئے تلفظ بھی غلط ہوتا تھا اس کے باوجود جب کوئی ان کے سامنے قرآن پڑھتا تو رو پڑتے تھے کسی نے پوچھا کہ آپ تو عربی سے ناواقف ہیں پھر قرآن کو کس طرح سمجھتے ہیں فرمایا میں عربی نہیں جانتا میرا دل تو جانتا ہے۔

حضرت رابعہ بصریہ اور قرآن

حضرت رابعہ بصریہ سے خاص لگن حاصل تھا قرآن کو والہانہ وارفتگی کے ساتھ پڑھتی تھیں جس سے ہر وقت محبت الٰہی کا جذبہ طاری رہنے لگا قرآن میں ایک روز آیہ وفی السماء رزقکم وما توعدون پڑھیں تو وجد طاری ہو گیا پکار اٹھیں آج سے توبہ ہے اگر میں رزق کی تلاش میں ایک قدم بھی چلے جو کہا وہی کیا غیب سے کھانا پہنچ جاتا تو روزہ افطار کرتیں سراپا عشق ہو گئی تھیں جس کی انتہا یہ تھی کہ ایک محفل میں محبت الٰہی کے اشعار پڑھے جا رہے تھے سنتے ہی ایک ہائے کی اور واصل بحق ہو گئیں

بڑی کامل ولیہ گذری ہیں تلاوت کے وقت آنکھوں سے آنسو برابر جاری رہتے تھے۔

حضرت غوث پاک حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی حضرت بابا فرید حضرت غریب نواز حضرت سلطان العارفین اور مرشد گرامی حضرت شاہ عبدالقادر خاں کو بھی قرآن سے عشق رہا اکثر ایسا ہوا ہے کہ ایک ایک رات میں دو دو رکعت کے اندر ایک ایک قرآن ختم کیا ہے حضرت قاضی حمید الدین ناگوری بھی اکثر یہی کیا کرتے تھے۔

حضرت سلطان المشائخ اور قرآن

حضرت کو بھی قرآن کیساتھ والہانہ محبت تھی فرمایا کرتے تھے کہ قرآن چار چیزوں پر مشتمل ہے عبارت اشارت، لطائف، حقائق۔ عبارت عوام کے لئے اشارت خواص کیلئے لطائف اولیاء کے لئے اور حقائق انبیاء کے لئے مخصوص ہیں قرآن شریف ہمیشہ حضور قلب سے پڑھنا چاہیئے تاکہ اس کے ہیبت و جلال اور عظمت و عشق کا دل پر اثر ہو جس آیت پر رقت پیدا ہو اسے بار بار پڑھے ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں دس چیزیں ہیں جن میں سے آٹھ صرف ایک سورۂ فاتحہ شریف کی آٹھ چیزیں یہ ہیں الحمد۔ ذکر ذات رب العالمین ذکر افعال الرحمن الرحیم۔ ذکر صفات۔ مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین، ذکر معاد۔ اھدنا۔ ذکر تزکیہ الصراط المستقیم ذکر تخلیہ، صراط الذین انعمت علیہم۔ ذکر اولیاء غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ ذکر اعداء صرف محاجہ کفار اور احکام شریعت اس میں نہیں ہیں (سیر الاولیاء صفحہ ۳۴۹)

حضرت جنید اور قرآن

حضرت جنید بڑے عارف بزرگ تھے ایک مرتبہ عالم سکر میں آپ نے محسوس کیا کہ شہنشاہ حقیقی اپنی تمام عظمتوں کے ساتھ سامنے موجود ہے اور فرماتا ہے جنید تیرا جو مرتبہ ہے وہ تجھے دکھاتا ہوں یہ کہتے کہتے حجابات اٹھ گئے حضرت جنید جوش حمد و ثنا میں سجدہ ریز ہو گئے بہت ہی شاداں و فرحاں تھے کہ یکایک اس سے بھی بلند تر درجہ و مناظر سامنے آئے جنھیں دیکھ کر متحیر رہ گئے اور پوچھا بار الٰہا جو کچھ مجھے عطا کیا وہ تیرا فضل و کرم ہے مگر یہ دوسرا درجہ کن کے لئے ہے اور یہ کیونکر حاصل کیا جاتا ہے ارشاد ہوا کہ یہ درجہ قرآن کے ان حافظوں کے لئے ہے جو اسے برابر پڑھتے اور اس پر عمل کرتے رہیں اگر تجھے قرآن حفظ ہوتا تو یہ درجہ بھی تجھے ضرور عطا کر دیا جاتا۔ اللہ اللہ غور کرنے کا مقام ہے کہ قرآن کا حفظ کرنا کیسے عظیم مراتب کا باعث ہے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو حافظ قرآن ہیں اور اس کے احکام پر عامل بھی ہیں واعتصموا باللہ ھو مولکم فنعم المولیٰ ونعم النصیر۔

قرآنی اعمال

مقبولیت عمل حضرت بابا فریدالدین عطار فرماتے ہیں کہ جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ اس کے اعمال مقبول ہوں اس کے لئے لازمی ہے کہ وہ یہ آیت اکثر پڑھا کرے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

دین ودنیا جس کی خواہش یہ ہو کہ وہ دین ودنیا میں فلاح پائے اور دینی و دنیوی تکالیف سے محفوظ و مامون رہے اور عذاب جہنم سے نجات حاصل کرے وہ اکثر یہ دعا پڑھا کرے رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ

دشمنوں پر غلبہ جو شخص ہر حالت میں ثابت قدم رہنا اور دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنا چاہے وہ ذیل کی آیت کثرت سے پڑھا کرے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

زمرۂ اولیا میں شمولیت جو شخص آیت ذیل کی مداومت کریگا اللہ تعالےٰ اُسے بروز حشر اپنے محبوب اور اولیاء کے زمرہ میں محشور کرے گا۔ رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

فرزند نیک کا حصول جو شخص آیت ذیل پر مواظبت کریگا اللہ تعالےٰ اُسے نیک بخت اور لائق فرزند عطا کریگا۔ رَبِّ هَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ

ظالموں کے پنجہ سے نجات جو شخص ظالموں کے پنجہ میں گرفتار ہو اور ان سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو اس کے لئے لازمی ہے کہ وہ آیت ذیل بکثرت پڑھا کرے انشاء اللہ نجات حاصل ہو جائے گی۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

تونگری وخوشحالی دولتمند اور تونگر ہونے کے لئے بعد نماز فجر روزانہ ۲۵ مرتبہ سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح بحضور قلب پڑھنا چاہیئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند ہی روز میں عسر یسر سے بدل جائیگا اور مفلس مالا مال ہوتا چلا جائیگا۔

ضعف بصارت جس شخص کو ضعف بصارت کی شکایت ہو اُسے چاہیئے کہ ہر نماز فرض کے بعد وہ نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ یہ آیت تین بار پڑھا کرے انشاء اللہ تعالےٰ جلد شکایت رفع ہو جائے گی۔ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ

حبل ثقیل۔

دفع قرض اگر کوئی شخص قرض میں مبتلا ہو تو وہ ہر روز نماز عشاء کے بعد متواتر تین ماہ تک سو مرتبہ ذیل کی آیت پڑھا کرے انشاء اللہ تعالےٰ ان ایام کے اندر ہی قرض ادا ہو جائے گا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَىِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

قضائے حاجات قضائے حاجت اور تکمیل مقاصد کے لئے یہ آیت بخشوع وخضوع بکثرت پڑھا کرے بہت مفید ومجرب اور حکمی عمل ہے بالخصوص دفع مصائب کے لئے تو یہ آیہ کریمہ کا ورد تریاق اکبر ہے۔ حضرت بابا فریدالدین گنج شکر نے بھی اسے بہت موثر اور تیر بہدف لکھا ہے آیہ کریمہ یہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔

خوف اعداء اگر کسی کو دشمنوں کا خوف ہو اور ڈر ہو اور وہ ان کے شر سے محفوظ رہنا چاہتا ہو اُسے چاہیئے کہ وہ ذیل کی آیت پڑھا کرے بہت زود اثر ہے۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِىْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ۔

قید سے نجات اگر کوئی شخص قید سے رہائی حاصل کرنا چاہے تو حَسْبِىَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ بکثرت پڑھا کرے۔

آگ اور بچھو۔ اگر کہیں آگ لگی ہو یا کسی کو بچھونے کاٹا ہو تو قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ پڑھ پڑھکر پھونکے۔

سانپ کا عمل وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ روزانہ بعد نماز عشاء ایک چلہ تک پانسو دفعہ روز پڑھا کرے عامل ہو جائے گا بعد کو روزانہ گیارہ بار پڑھتا رہے۔ سانپ کاٹے پر سات سات مرتبہ پھونکے تین بار مارگزیدہ کو اللہ کے حکم سے یقیناً آرام ہوگا۔

استقاط حمل جس عورت کا حمل خام گر پڑتا ہو سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھکر پانی پر دم کرے اور اس عورت کو پلا دے یا لیوے سات تار کچے سوت کے اور گیارہ مرتبہ سورہ مزمل پڑھے اور ہر ایک مرتبہ میں گرہ دیوے اور پھر عورت کی کمر میں باندھ دیوے انشاء اللہ خدا کے فضل وکرم سے حمل برقرار رہے گا۔

جان سے بیزار

(از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی)

ڈاکٹر نے جھک کر مریض کی نبض دیکھی اور پولیس کے ان سپاہیوں سے جو جو اسے لیکر آئے تھے پوچھا۔

"یہ کون شخص ہے؟ تم اسے کہاں سے لائے ہو؟"

سپاہی - حضور! ہم جا رہے تھے کہ ایکا ایکی ہماری نگاہ پڑی کہ ایک شخص اچھے خاصے امیروں کے سے کپڑے پہنے ایک دوکان کے تختے پر سو رہا ہے ہمیں شک ہوا کہ شاید کوئی شرابی ہوگا ہم نے چاہا کہ اسے بہتیرا جگایا بہتیرا ہوشیار کیا مگر وہ کسی طرح ہوش ہی میں نہ آیا تو ہم نے سوچا کہ لاؤ اسے اسپتال پہنچائیں بس حضور پھر ہم نے ایک تانگہ والے کو آواز دی اور اُسے تانگے میں ڈال کر حضور کے پاس لے آئے۔

ڈاکٹر - اس کی حالت بہت خراب ہے نیومونیا ہو گیا ہے بخار بہت تیز ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ دوکان کے تختے پر کیوں پڑا تھا ظاہر میں تو کوئی پڑھا لکھا اور شریف گھرانے کا آدمی معلوم ہوتا ہے۔

سپاہی - حضور ہمارو خاری تو ہمیں خبر نہیں یہ تو آپ ہی لوگ جان سکتے ہیں ہم تو یہی سمجھے تھے کہ اس نے دارو پی ہے۔

ڈاکٹر - (اسپتال کے ملازموں سے) اسے بہت آہستہ سے کمرہ ۵ میں لیجا کر چارپائی پر لٹا دو۔ ہم ابھی آتے ہیں۔

سپاہی - حضور اس کی جامہ تلاشی لے لیں بعد میں ہم پر کوئی الزام آئے۔

جامہ تلاشی لی گئی مریض کی جیبوں سے دو ایک خطوں اور کاغذوں کے سوا اور کچھ نہ نکلا اور اس کے بعد اسے چارپائی پر لٹا دیا گیا۔

دسمبر کا مہینہ تھا سردی کڑاکے کی پڑ رہی تھی ہاتھ پاؤں ٹھٹھرے جا رہے تھے دانت سے دانت بج رہے تھے جسے دیکھو بغلوں میں ہاتھ چھپائے اور کمر جھکائے چل رہا تھا مطب میں مریض جمع ہونے شروع ہو گئے تھے اور چونکہ بیہوش مریض کی چارپائی اسی راستے سے گذری کہ جہاں لوگ جمع تھے اس لئے بہت سے آدمی اس کے گرد جمع ہو گئے۔

تماشائیوں میں سے ایک شخص جو ابھی ابھی آیا تھا بے اختیار چلا اٹھا "صغیر! ہائیں یہ تو صغیر ہیں ارے بھئی انھیں کیا ہوا" کسی نے کچھ جواب نہ دیا اور سب لوگ اب خود اس شخص کی طرف دیکھنے لگے بھیڑ کو ہٹاتا ہوا یہ شخص آگے بڑھا اور چارپائی کے قریب پہنچ کر اس نے پھر آواز دی۔

"صغیر! صغیر!! کیا یہ بیہوش ہیں؟" یہ سوال نوکروں سے تھا۔

ایک ملازم - "بیہوش نہیں ہیں تو کیا ہوش میں ہیں"

وہی شخص - انھیں کیا ہوا کیسے بیہوش ہو گئے؟ کیا بیمار ہیں؟

ملازم - ہوتا کیا بیہوش ہو گئے ہیں بیماری کا حال ڈاکٹر صاحب سے پوچھو۔

شخص - ڈاکٹر صاحب کہاں ہیں؟

ملازم - اب ہمیں کیا خبر - ابھی ابھی تو یہیں تھے۔

مریض کی چارپائی چلی گئی اور وہ شخص ادھر ادھر ڈاکٹر صاحب کو ڈھونڈھتا ہوا بالآخر کمرہ ۵ میں پہنچا جہاں ڈاکٹر صاحب اس بیہوش مریض کو دیکھ رہے تھے اس شخص کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اسپتال کے نوکروں نے ڈاکٹر صاحب کو بتایا کہ یہی وہ شخص تھا جس نے مریض کو صغیر کہکر آواز دی تھی۔

ڈاکٹر - کیا آپ ان سے (مریض کی طرف اشارہ کرکے) واقف ہیں؟

شخص - جی ہاں۔ میں انھیں خوب اچھی طرح جانتا ہوں۔

ڈاکٹر - پولیس کا بیان ہے کہ ایک دوکان کے تختے پر یہ اسی طرح بیہوش پڑے تھے سپاہی انھیں شرابی سمجھکر یہاں اسپتال میں لے آئے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ انھوں نے شراب وغیرہ کچھ نہیں پی ہے بلکہ بہت بیمار ہیں ایک سو چار سے کچھ اوپر بخار ہے اور دونوں پھیپھڑے نمونیہ میں مبتلا ہیں ان کی حالت بہت ہی نازک ہے اور یہاں کسی کو ان کا پتہ کچھ معلوم نہیں جو ان کے گھر خبر کی جاسکے نہ یہی سمجھ میں آتا ہے کہ ایسا شخص دوکان کے تختے پر کیوں پڑا ہوا تھا مجبور ہو کر میں نے یہ رائے قائم کی ہے کہ ہذیان کی حالت میں یہ گھر سے اٹھکر چلے آئے ہیں اور اس دوکان کے تختے پر گر کر بیہوش ہو گئے ہیں اس کے سوا اور کوئی صورت سمجھ میں نہیں آتی۔

شخص - کوئی چار روز ہوئے جب میں ان سے ملا تھا اس وقت تو یہ بالکل اچھے تھے۔

ڈاکٹر - آپ کو ان کا گھر معلوم ہے؟ شخص - جی ہاں -

ڈاکٹر - تو آپ ہی اتنی تکلیف کیجئے کہ ان کے گھر خبر کر دیجئے ان کے دونوں پھیپھڑے ماؤف ہیں اور ان کا قلب بھی بہت کمزور ہے اس لئے ان کے بچنے کی بہت کم توقع ہو سکتی ہے

ڈاکٹر صاحب فیاض صرف نام ہی کے فیاض نہ تھے بلکہ فی الحقیقت قدرت نے انھیں بہت ہی دردمند دل اور ایک بہت ہی فیاض طبیعت دی تھی ان کا برتاؤ اپنے ہر ایک مریض کے ساتھ بہت ہی ہمدردانہ ہوتا تھا صغیر کے ساتھ انھیں غیر معمولی دلچسپی ہی پیدا ہو گئی تھی اسلئے اسکے علاج میں انھوں نے بہت ہی غیر معمولی توجہ سے کام لیا دن میں وہ اپنی فرصت کا تمام وقت اس کی چارپائی کے قریب بیٹھکر گزارتے تھے اور شب کو بھی اکثر بیشتر اسی کے سرہانے بیٹھے رہتے تھے صغیر کا بخار کسی وقت بھی ایک سو چار سے کم نہ ہوتا تھا اور بستر سے اٹھکر بھاگنے کی کوشش کرنا پڑے پڑے اپنے کپڑے اور بستر کی چادر نوچنا اور ہر وقت لایعنی اور لغو باتیں کہ جن کا سر پیر کچھ نہ ہو ہذیان کے عالم میں بکتے رہنا اس کا کام تھا شروع شروع میں تو ایسا ہوا بھی کہ وہ کسی کسی وقت ہوش کی باتیں کرنے لگا لیکن ایک دو روز کے بعد سے دماغی علامات میں بہت ترقی ہو گئی اور دن رات کے چوبیس گھنٹے اسی عالم بیہوشی میں گزرنے لگے۔

ڈاکٹر صاحب کی غیر موجودگی میں صغیر کی بیوی افسردگی اور رنج و غم میں اسی کے سرہانے بیٹھی رہتی اور جب اسے کھانسی اٹھتی یا وہ درد سے کراہتا

تو اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں ہو جاتے۔ صغیر کا کوئی مرد رشتہ دار شہر میں موجود نہ تھا اور کامل تنہائی کے عالم میں رات رات بھر ایک ایسے مریض کے سرہانے بیٹھکر گزارنا کہ جسے اپنے سر و پا کا ہوش نہ ہو جو برابر بہکی بہکی باتیں کرتا رہے اور جو ہر دس پندرہ منٹ کے بعد بھاگنے کی کوشش کرے ایک کمزور دل عورت کے لئے کوئی آسان کام نہ تھا اور بدنصیب سلطانہ کا بیشتر وقت روتے اور اپنی بیکسی پر آنسو بہانے ہی گزرتا تھا رات کے سناٹے میں جبکہ تمام دنیا پر سکون اور خاموشی طاری ہوتی تھی وہ گڑگڑا گڑگڑا کر اپنے پیدا کرنے والے سے دعائیں مانگا کرتی کہ یا اللہ تو انھیں اچھا کردے، پروردگار تیرے اختیار میں سب کچھ ہے تو اگر چاہے تو مردوں کو زندہ کرسکتا ہے مجھ غریب کا دنیا اس دنیا میں تیرے سوا کون ہے بلا سے وہ مجھ سے خفا رہیں ناراض رہیں کیسے بھی رہیں مگر تندرست ہو جائیں۔

صغیر کو اسپتال میں داخل ہوئے آج چار روز ہو چکے اور اس کی بیماری کا آج آٹھواں دن ہے ڈاکٹر صاحب نے بڑی سختی کے ساتھ سلطانہ کو اس کی نگرانی کے متعلق ہدایات دی ہیں اس کے قلب کی کمزوری انتہائی درجہ پر پہنچ گئی ہے اور ڈاکٹر صاحب نے بالکل صاف الفاظ میں کہدیا ہے کہ اگر آج ذرا سی بھی غفلت یا بے احتیاطی ہوگئی تو مریض کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔

رات آدھی سے زیادہ گذر چکی ہے کوئی ایک بجے کا عمل ہوگا سردی اپنے پورے شباب پر ہے آسمان پر ہر طرف کالے کالے بادل چھائے ہوئے ہیں شام کو کسی قدر بارش ہو گئی تھی اس لئے ہوا اور بھی زیادہ سرد ہو گئی ہے اور کلیجہ کے پار ہوئی جاتی ہے کیونکہ تنہا اور بے یار و مددگار سلطانہ چپ چاپ سناٹے میں صغیر کے سرہانے بیٹھی ہے آج اسے جاگتے ہوئے برابر چار راتیں ہو چکیں کھانا پینا بھی برائے نام ہی رہ گیا ہے چار ہی روز کی محنت اور رنج و غم نے اسے اس قدر دبلا کر دیا کہ برسوں کی بیمار معلوم ہوتی ہے صغیر کی نبض پر اس کا ہاتھ ہے اور آنکھیں اس کے زرد اور لاغر چہرہ پر جمی ہوئی ہیں جو قریب ہی رکھی ہے لیکن وہ آنکھیں دیکھ نہیں رہی ہیں اس کے خیالات خدا جانے کہاں ہیں رہ رہ کر وہ یہی سوچ رہی ہے کہ آخر یہ ہوا کیا اس کی شادی کو پانچ برس ہو چکے اور بیاہ کے دن سے لیکر آج تک کا تمام زمانہ اس کی نظروں کے سامنے ہے اسے بار بار وہ پرلطف زمانہ یاد آرہا ہے کہ جب صغیر اس پر جان نثار کیا کرتا تھا اور وہ صغیر پر سو جان سے نثار تھی دنیا ان دونوں کی نظروں میں جنت تھی اور رنج و غم کبھی بھولے سے بھی ان کے گھر میں دخل نہ پاتا تھا۔

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ انھیں آخر اب ہو کیا گیا ہے۔ یہ تو مجھے کامل یقین ہے کہ کسی دوسری عورت کی محبت کو اس میں دخل نہیں ہے میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ یہ چیز ان کی سرشت ہی میں نہیں ہے اور ایسا تو کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ میرے سوا کسی اور پر نگاہ ڈالیں لیکن پھر کیا ڈاکٹر صاحب کہتے تھے کہ وہ کسی دوکان کے تختے پر بیہوش پڑے تھے اور سپاہی انھیں اٹھا کر لائے اس کڑاکے کی سردی میں ساری رات اسی طرح دوکان کے تختے پر پڑے رہے ہونگے میرے تو اس خیال ہی سے رونگٹے کھڑے ہوئے جاتے ہیں ڈاکٹر صاحب یہ بھی کہتے ہیں کہ اسپتال آنے سے پہلے وہ کم سے کم چار دن سے بیمار تھے آخر انھوں نے مجھ سے اپنی بیماری کا ذکر کیوں نہیں کیا اور چار دن تک اسے چھپائے چھپائے کیوں پھرتے رہے خاص کر جب تو وہ مجھ سے کچھ ناراض بھی نہیں معلوم ہوتے تھے بلکہ میں سچ کہدوں اور سچ کہنے ہی سے میں ہی کسی قدر بے پرواہ سی ہوگئی تھی مگر میری یہ بے پروائی کوئی خدا نخواستہ سچ مچ کی بے پروائی تھوڑی ہی تھی اصل یہ ہے کہ مجھے ان کی محبت پر ناز پیدا ہوگیا تھا اس میں ان کے برا ماننے کی کیا کسی بات تھی اور پھر اگر انھیں برا معلوم ہوا تھا تو مجھ سے کہہ دیتے ایک آدھ مرتبہ انھوں نے کہا تو تھا لیکن اب بھلا مجھے یہ کیا خبر تھی کہ یہ آتنی ذرا سی معمولی بات ان کے دل کو اس قدر بری معلوم ہوگی اور اس سے انھیں اس قدر رنج پہنچے گا کہ وہ مجھے بالکل غیر سمجھنے لگیں گے اور اپنی ایسی سخت بیماری کا بھی مجھ سے ذکر نہیں کرینگے پہلے بھی تو اکثر ایسا ہی ہوتا رہتا تھا کبھی کسی بات پر وہ مجھ سے ناراض ہو جاتے تھے اور کبھی میں ان سے دو دو دن خفا رہتی تھی اس دفعہ ایسی کیا نئی بات ہوگئی جو انھوں نے ایکدم سے بالکل ہی آنکھیں پھیر لیں وہ مجھ سے بولتے تھے چالتے تھے مگر ہاں اتنا ضرور مجھے معلوم ہوتا رہتا تھا کہ وہ کھلے دل سے بات چیت نہیں کر رہے ہیں پہلے وہ ہر وقت ہنستے اور مسکراتے رہا کرتے تھے ہر وقت مجھ سے مذاق کرتے رہتے تھے مجھے چھیڑنے اور دق کرنے میں انھیں لطف آیا کرتا تھا لیکن ہی تکلیف وہ بھری میں نے کبھی یہ نہ دیکھا کہ ان کا ہنسنا اور ان کا مذاق بند ہوا ہو اس دفعہ یہ ایک بات نئی تھی کہ ایکدم سے جیسے وہ بدل ہی گئے تھے ہنسی مذاق تو ایسا چھوٹ گیا تھا کہ معلوم ہوتا تھا گویا وہ ہنسنا جانتے ہی نہیں ہیں کچھ غیر معمولی چپ بھی لگ گئی تھی مجھے یاد ہے کہ وہ تو کسی وقت خاموش بیٹھنا جانتے ہی نہ تھے لیکن اور ہر کچھ دنوں سے بس کسی ضرورت ہی سے انھیں بولتے سنا نہیں تو اپنے چپ سناٹے میں پڑے ہوئے ہیں میں تو یہی سمجھی تھی کہ وہ نگوڑی کیا ہوتی ہے "تخفیف" اس میں آگئے ہیں اور نوکری چھوٹ گئی ہے اسی کا ہر وقت قلق رہتا ہے اور قلق ہونا بھی چاہئے ایسی اچھی نوکری ہر طرح کا آرام معقول تنخواہ اور پھر بارہ برس کا لگاؤ [illegible] ایکدم سے جاتا رہا [illegible] مگر نہیں اب معلوم ہوتا ہے کہ وہ نوکری کا غم نہیں تھا بلکہ وہ مجھ سے ناراض تھے میں نے بھی [illegible] مگر میں خدا نخواستہ کچھ ان [illegible] ناراض تھوڑی تھی [illegible] کچھ یہ عیب ہے بھی کہ کوئی انسان [illegible] چپ ہی سی لگ جاتی ہے اور آپ سے منہ پھیر کے بات [illegible] ممکن ہے کہ انھیں یہی بات بری لگی ہو کہ ان کی اس پریشانی کے زمانہ میں میں نے ان کی کچھ تسلی و تشفی نہیں کی [illegible] اس دن کسی لڑکی کا ذکر نکلا تھا تو انھوں نے کہا تھا کہ خدا نے عورت کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ مرد کے دل کی تسکین کیا کرے مجھے اس وقت خیال بھی نہ آیا کہ یہ بات انھوں نے مجھی پر کہی ہوگی ضرور یہی بات تھی انھوں نے مجھی کو سنا کر کہا تھا میں نے برا کیا ایسی بے پروائی مجھے ہرگز نہ برتنی چاہئے تھی جب آدمی رنج یا پریشانی میں ہوتا ہے تو اسے ذرا ذرا سی بات بھی بہت بری معلوم ہوا کرتی ہے بھلا غضب خدا کا چار دن سے مونیا کا درد وہ چھپائے چھپائے پھرے اور مجھ سے ذکر تک نہیں کیا ذرا سا کہیں سر میں یا پیٹ میں درد ہو جائے تو آدمی لوٹنے لگتا ہے

نہ کہ نمونیا کا ڈر جس کی وجہ سے سانس تک نہ لی جائے خدا جانے دشمنوں کی جان پر کیسی کچھ تکلیف نہ گذری ہوگی رات بھر وہ کان کے سامنے تخت پر پڑے رہے اور مجھے خبر تک نہیں اے میرے اللہ انھیں کسی طرح اچھا کر دے میں ہاتھ جوڑوں گی، قدموں پر سر رکھدوں گی جو کچھ سزا دینگے خوشی سے بھگتوں گی مگر اچھے ہو جائیں اے اللہ تجھ میں سب قدرت ہے۔

بیگم صاحبہ! مجھے یہ دیکھکر بے انتہا مسرت ہوئی کہ آپ کو اپنے خاوند سے دلی اور سچی محبت ہے مگر میں آپ کو بے پروائی کا الزام دیئے بغیر نہیں رہ سکتا آپ اپنی دعاؤں میں ایسی مصروف ہو ئیں کہ مریض کی کچھ خبر ہی نہیں اگر اس وقت میں نہ آتا تو ابھی آپ خدا جانے کب تک اسی طرح اپنے خیالات میں محو رہتیں اور مریض کا خیال آپ کو اس وقت آتا جبکہ وہ خدانخواستہ ختم ہو لیتا وہ دیکھیے انھیں پسینہ آرہا ہے اور یہی وقت سب سے زیادہ نازک ہے اب آپ ذرا یہاں سے ہٹ جائیے میں تھوڑی دیر تک ان کے پاس بیٹھونگا اور میرے خیال میں جو باتیں اس وقت میں نے اتفاقیہ طور پر آپ کی زبان سے سنی ہیں ان کی بناپر یہ بھی مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ ابھی ایک دو روز آپ ان کے سامنے آئیں ان کا قلب حد سے زیادہ کمزور ہے اور آپ کو دیکھتے ہی ان کے خیالات اور جذبات میں لازمی طور پر ہیجان پیدا ہوگا جس سے ممکن ہے کہ قلب کی حرکت بند ہو جائے اس عرصہ میں میں یہ بھی کوشش کروں گا کہ ان کا دل آپ کی طرف سے صاف کر دوں۔

سردی انتہائی عروج پر تھی باد خزاں کے تیز اور تند جھونکے کمال بے دردی سے درختوں کا لباس چھین چھین کر انھیں ننگا کئے دے رہے تھے ہر طرف زرد زرد خشک پتوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قدرت نے ہری مخمل کا فرش اٹھا کر زمین پر اب زردی مائل سنہری مخمل کے تھان بچھا دیئے ہیں پہاڑوں پر کثرت سے برف باری ہو چکی تھی اور ہوا میں اس قدر سردی پیدا ہو گئی کہ جسم بیکار گرم کپڑے پہننے کے باوجود ٹھٹھر کے بار ہو جاتی تھی۔

صغیر کا بخار اتر چکا تھا اور اس کے ہوش و حواس بھی درست ہو گئے تھے لیکن نقاہت اور کمزوری کا یہ عالم تھا کہ آنکھ کھولنا بھی دشوار تھا چہرہ بے رونقی اور لاغری کی وجہ سے بھیانک سا ہو گیا تھا اور اس کی طرف دیکھنے سے ڈر معلوم ہوتا تھا ڈاکٹر صاحب اب بھی اسی طرح دن میں کئی کئی دفعہ آتے تھے اور انتہائی شفقت کے ساتھ اس کے علاج میں مصروف تھے ایک اچھے طبیب کی طرح انھیں اس کے بچ جانے اور اپنے علاج کے کامیاب ہونے پر انتہا مسرت تھی صغیر ان کی اس توجہ کو دیکھتا تھا اور بعض وقت احسانمندی اور ممنونیت سے مجبور ہو کر اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تھے۔

رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو چکا تھا اور ایک سچے مسلمان کی طرح صغیر کو بار بار اپنی معذوری اور مجبوری پر افسوس ہوتا تھا کہ وہ اس سال روزے رکھنے کی سعادت سے محروم ہو گیا اسپتال میں بہت سے مسلمان روزہ رکھا کرتے تھے اور سحری کے وقت جب لوگ اٹھتے تھے اور ادھر ادھر چلتے پھرتے تھے تو سوتے ہوئے پیروں کی کھڑ کھڑاہٹ سے اس کی آنکھ کھل جاتی تھی اور پھر صبح تک وہ آنکھیں بند کئے اس افسوس میں پڑا رہتا کہ اس سال اس کے روزے قضا ہو گئے۔

اس کا بخار اترے آج چوتھا دن تھا مقوی دواؤں اور غذاؤں کے اثر سے اب اتنا ہو پایا تھا کہ وہ مری ہوئی آواز سے آہستہ آہستہ دو چار باتیں کر لے حرکت کرنے کی اسے ابھی اجازت نہیں ملی تھی اور کھانسی کی شدت کا اب بھی یہ عالم تھا کہ بار بار اٹھتی تھی اور جب اٹھتی تو بس یہی معلوم ہوتا کہ بس اب نہ رکیگی ہر دفعہ کھانسی کے بعد وہ مردہ اور بیجان ہو کر پڑ جاتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شاید اب کبھی آنکھ نہ کھل سکیگا دس بجے کے قریب ڈاکٹر صاحب آئے تو اس وقت صغیر کی صحت کسی قدر بحال تھی کھانسی بھی کچھ عرصے سے رکی ہوئی تھی اور دوا کے اثر سے ذرا شگفتگی سی بھی آگئی تھی ڈاکٹر صاحب کو دیکھکر ایک ہلکی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر آگئی اور لاغر و ناتوان ہاتھ اٹھا کر اس نے آہستہ سے پیشانی پر رکھا ڈاکٹر صاحب نے بھی خندہ روئی سے سلام کا جواب دیا اور کہنے لگے کہیئے اب تو ماشاء اللہ طبیعت اچھی ہے؟

صغیر (ناتوان آواز سے) آپ کی عنایتوں نے از سر نو زندہ کر دیا۔

ڈاکٹر۔ ہاں اس میں تو شک نہیں کہ خدا نے آپکو دوبارہ ہی زندگی بخشی ہے۔

صغیر۔ رمضان شریف آگئے ہیں میں نے کبھی اپنی تمام عمر میں کوئی روزہ قضا نہیں کیا تو اب روزہ رکھنے کے لئے دل تڑپ رہا ہے آپ کب تک مجھے اجازت دیدینگے۔ ڈاکٹر۔ (ہنسکر) روزے تو اب خدا نے چاہا تو اگلے ہی رمضان میں رکھئے گا۔ صغیر۔ نہیں ڈاکٹر صاحب ایسا نہ فرمایئے دو تین روز میں اتنی طاقت آجائے گی کہ میں روزہ رکھ سکوں اور آجکل جاڑے کے روزے ہی کیا ذرا سا تو دن ہوتا ہے اور پیاس بالکل لگتی ہی نہیں۔

ڈاکٹر۔ آپ جیسے کمزوروں کے لئے یہ چھوٹا سا دن بھی بہت دوبھر ہے آپکو اپنی حالت کا صحیح اندازہ نہیں ہے آپ ابھی ایک عرصہ تک اس تکان کو برداشت نہ کر سکیں گے جو روزہ رکھنے سے پیدا ہوتی ہے۔

صغیر۔ مگر ڈاکٹر صاحب میں تو ارادہ کر چکا ہوں کہ تین چار روز کے بعد روزے شروع کر دوں گا۔ ڈاکٹر۔ معاف کیجیے میں بھی مسلمان ہوں اور روزے رکھنے کا مجھے بھی شوق ہے لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہ آئی کہ خدائے پاک نے اپنی مہربانی سے جو رعایت آپ کو دی ہے اس سے آپ کیوں فائدہ اٹھانا نہیں چاہتے اور اس کی اس نعمت کی بیقدری کیوں کرتے ہیں۔ بارگاہ ایزدی سے آپ کو ایک چیز ملتی ہے اور آپ معاف کیجیگا اس قدر گستاخ ہیں کہ اس کے لینے سے انکار کرتے ہیں آخر کفران نعمت اور کسے کہتے ہیں۔

صغیر۔ اس میں کفران نعمت کی کونسی بات ہے؟ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرے جسم میں اگر ذرا بھی قوت ہو تو اس فرض کو ادا کر دوں جو خدا کی طرف سے مجھ پر عائد ہوتا ہے۔

ڈاکٹر۔ آپ کی یہ خواہش اور آپ کا یہ جذبہ ضرور قابل تعریف ہے لیکن یہ بالکل ایسا ہے کہ جیسے بچہ کی محبت کی خواہش میں بہت سی مائیں بچوں کو پھوڑوں اور پھنسیوں میں شگاف نہ دلائیں اور یہ نہیں سمجھتیں کہ ایک یا دو دن کی تکلیف سے بچے کو بچانے کے لئے وہ اسے کتنے بڑے خطرہ اور کس قدر تکلیف میں مبتلا کر رہی ہیں انسان اپنے اعلے سے اعلے جذبات کو بھی غلط طریقے پر استعمال کر کے ایک بڑی اور مسرت رساں چیز بنا سکتا ہے آپ بھی اپنی اس محبت کو جو آپ کو خدا کے ساتھ ہے غلط طریقے پر استعمال کر کے کفران نعمت

میں تبدیل کرنے کے درپے ہیں آپ نے کبھی شاید اس چیز پر غور نہیں کیا ہے اور غالباً آپ بھی بہت سے اور ناواقف لوگوں کی طرح یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو نماز پڑھتے ہیں یا روزہ رکھتے ہیں اس سے نعوذ باللہ اللہ میاں کو فائدہ پہنچتا ہے یہ خیال بالکل لغو اور غلط ہے تمام دنیا روزانہ اگر دن رات کے چوبیس گھنٹے برابر نماز پڑھتی رہے اور سارا سال بلا ایک دن ناغہ کئے روزے رکھتی رہے تب بھی خدائے پاک کے اختیارات یا اس کے ملک و سلطنت میں ایک ذرہ کا اضافہ نہیں ہو سکتا اور اسی طرح اگر تمام دنیا میں ایک شخص بھی اس کا نام لینے والا نہ ہو تو اس سے اس کی سلطنت اور اختیارات میں ذرہ برابر کمی نہیں ہو سکتی ہمارا عبادت کرنا اس لئے نہیں ہے کہ اس سے خدا کو فائدہ پہنچتا ہے بلکہ اس لئے ہے کہ اس سے خود ہمیں کو طرح طرح کے فائدے پہنچا کرتے ہیں اور ہم پر نماز روزہ فرض کر کے خدائے تعالےٰ نے اپنی کوئی خدمت بیگار کے طور پر ہمارے سر نہیں منڈھی ہے بلکہ خود ہمیں کو دنیا میں صحیح طریقے پر زندگی بسر کرنے کی تعلیم دی ہے اس لئے اگر معذوری کی حالت میں بھی ہم دوڑ دوڑ کر عبادت کے لئے اٹھیں تو اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ہو سکتے کہ ہم خدا پر کوئی احسان کر رہے ہیں بلکہ اگر ایسا کر کے ہم اپنی تندرستی کو نقصان پہنچا لیں تو ہم خدا کے گناہگار ہیں کیونکہ ہم نے اس کے ایک بندے کی جان ہلاکت میں ڈال دی جس سے ہمیں صاف الفاظ میں منع کیا گیا ہے صرف یہی نہیں بلکہ ایسا کرنے کے یہ معنی بھی ہو جاتے کہ خدائے پاک اپنی مہربانی سے ہم پر جو احسان کرنا چاہتا ہے اور حالت معذوری میں ہمیں ادائے فرض کی تکلیف نہیں دینی چاہتا اسے ہم قبول اور منظور نہیں کرتے اور یہ حد درجہ کی سوء ادبی اور گستاخی ہے آپ نے شاید یہ واقعہ سنا ہوگا کہ ایک مرتبہ سخت گرمی کے موسم میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ حج کی نیت سے تشریف لئے جا رہے تھے سب لوگوں کا روزہ تھا گرمی کی شدت اور ریگستان کے سفر نے سب کو ہلکان اور بیجان کر دیا اور پڑاؤ تک پہنچتے پہنچتے سب کی بری حالت ہو گئی حضور انور نے منزل پر پہنچ کر ایک پانی کا پیالہ منگوایا اور سب کو دکھا کر خود بھی نوش فرما لیا اور تمام صحابہ کو بھی حکم دیا کہ روزہ توڑ دیں تھوڑی دیر کے بعد آپ کو خبر ملی کہ بعض اصحاب نے پھر بھی روزہ نہیں توڑا تو آپ نے فرمایا کہ وہ گناہگار ہیں۔

ان صحابہ کا گناہ کیا تھا؟ یہی اور صرف یہی کہ وہ خدا کی عطا کی ہوئی نعمت سے فائدہ اٹھانا نہ چاہتے تھے اور خدا کی مرضی اور اس کی منشی اور اس کی منشار کے خلاف مذہب کو آسان کی بجائے مشکل اور تکلیف دہ بنانے کی کوشش کر رہے تھے بہت سے مسلمانوں کا آپ کی طرح یہی خیال ہو کہ اگر ہم اپنی جان پر تکلیفیں برداشت کیا کریں تو خدا ہماری اس کوشش سے خوش ہوگا اور یہ خیال غالباً عیسائی راہبوں اور ہندو سادھوؤں کو دیکھ کر پیدا ہوا ہے عیسائی راہب بڑی بڑی ایذائیں خود جان کر اپنے جسم پر برداشت کیا کرتے تھے نہانا دھونا تو بڑی چیز ہے ہاتھ پر ذرا سا پانی ڈال لینے کو بڑا گناہ سمجھتے تھے اور مدت العمر شادی بیاہ سے محترز رہتے تھے زندگی کے اس سب سے بڑے مقصد کو فوت کر دیتے تھے جو بقائے نسل سے متعلق ہے ہندوؤں میں بھی اس قسم کی بہت سی ریاضتیں کہ جن کی وجہ سے ایک ہاتھ یا ایک پاؤں بیکار ہو جائے عبادت میں داخل تھیں لیکن دنیا کے ان تمام مذہبوں کے برخلاف اسلام نے پکار پکار کر کہہ دیا ہے کہ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے اسلام مذہب فطرت ہے اور وہ ہمیں کوئی ایسا حکم نہیں دیتا جس سے ہماری فطرت نفرت کرے اور بھاگے وہ اس لئے آیا ہے کہ اس دنیا میں ہماری زندگیوں کو پاک و صاف اور بہت زیادہ پرسکون و اطمینان بخش بنائے نہ اس لئے کہ دنیا کا یہ چند روزہ قیام ہمارے لئے بجائے خود ایک عذاب اور ایک مصیبت بن جائے اسلام کے تمام احکام پر اگر نظر ڈالی جائے تو یہ بات اور بھی اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ہمارا پیدا کرنے والا ہمارے لئے کس قدر آسانیاں چاہتا ہے اور اس نے قدم قدم پر کیسی کیسی رعایتیں ہمارے لئے مقرر کر دی ہیں معذوری کی حالت میں ہم گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھے بیٹھے بلکہ لیٹے لیٹے اور صرف پلکوں کے اشارے سے نماز ادا کر سکتے ہیں۔ خون، مردار گوشت اور سور کا گوشت بالکل صاف اور کھلے ہوئے الفاظ میں ہم پر حرام کر دیا گیا ہے لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی فرما دیا ہے کہ فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ یعنی اگر حالت اضطرار میں خدا کے حکم سے بغاوت کرنے کے خیال سے نہیں اور نہ عادت کے طور پر بلکہ اتفاقیہ یہ حرام چیزیں بھی کوئی کھا لے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اصل یہ ہے کہ ہم مسلمان اکثر و بیشتر اپنے مذہب کے حکموں کو سانپ بچھو کی طرح کوئی خطرناک چیز خیال کرنے لگے ہیں کہ جن کا خوف ہمارے دل پر غالب ہو اور جنھیں ہاتھ لگاتے یا جن کی طرف نگاہ کرتے ہمارا دل اندر سے کانپ جائے مذہب سے ناواقفیت اور جہالت اس قدر عام ہو گئی ہے کہ اب ہزار دو ہزار مسلمانوں میں بھی مشکل سے کوئی ایک شخص ایسا ملیگا جو مذہب کو دنیا میں زندگی بسر کرنیکا مجموعہ سمجھتا ہو اور ان اصولوں سے اسے اس لئے محبت ہو کہ ان سے بہتر اور کوئی اصول ہو ہی نہیں سکتا بلکہ اس کے خلاف ہر شخص مذہب کے نام سے خائف و ترساں نظر آتا ہے اور جو لفظ اس نے کسی مولوی یا عالم کی زبانی کبھی کسی سن لئے ہیں ان میں سے ایک ایک حرف کی پابندی کچھ اس طرح ڈر ڈر کر اور لرز لرز کر کرتا ہے کہ جیسے حکومت کی طرف سے مارشل لا (جنگی قانون) نافذ ہو جانے پر ہر شخص کے دل پر ہیبت سی چھا جاتی ہے اور اگر رات کو آٹھ بجے کے بعد گھر سے نکلنے کی ممانعت ہو تو لوگ بدحواس اور سراسیمگی کے عالم میں چھ ہی بجے سے دروازے بند کر کے بیٹھ رہتے ہیں مارشل لا سے اگر ہمارے دل ڈریں تو چنداں بیجا نہیں ہے کیونکہ ان کا تو نفاذ ہی اس غرض سے ہوتا ہے کہ لوگوں کے دلوں پر خوف طاری ہو جائے اور نہ اگر کوئی کام حکومت کی منشا کے خلاف کر رہے تھے تو اس سے باز رہیں لیکن مذہبی احکام کا مقصد تو ہرگز ہرگز دہشت انگیزی نہیں ہے اور نہ وہ کوئی عارضی اور ہنگامی قوانین ہیں جو ہمیں ڈرانے کے لئے نافذ کئے گئے ہیں وہ تو ہماری زندگیوں کو راحت بخش، آرام دہ اور خلق اللہ کے لئے مفید بنانے کے لئے وضع کئے گئے ہیں ان سے ہمیں ڈرنے اور انھیں ہاتھ لگاتے ہوئے کانپنے اور تھرتھرانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان پر زیادہ سے زیادہ غور کریں زیادہ سے زیادہ ان کے مقاصد اور مفہوم کو سمجھیں اور پھر جب اس طرح کامل غور و فکر کے بعد ہمیں یہ محسوس ہو کہ ہمارے لئے اس دنیا میں زندگی بسر کرنیکا اس سے بہتر کوئی اور راستہ نہیں ہو سکتا تب ان احکام و قوانین سے ہم محبت کرنے لگیں اور جس طرح دنیا کی اور بہت سی ناجائز

ہمیں ابھی معلوم ہوتی ہیں اور انھیں ہم اپنی زندگی کا دستور العمل بنا لیتے ہیں اسی طرح مذہب کے اصولوں کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنالیں ہم نے بیسیوں دفعہ خود اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ شام کا وقت ہے اور کوئی مرزا صاحب یا خاں صاحب کھڑے کسی دوکان پر سودا خرید رہے ہیں دوکان پر گاہکوں کی بھیڑ ہے اور دوکاندار جلدی جلدی جس ترتیب میں لوگ آتے ہیں اسی ترتیب سے سودا دے رہا ہے خانصاحب کا روزہ ہے اور وہ بار بار دوکاندار سے کہتے ہیں کہ پہلے ہمیں سودا دیدو ہمارے روزے کا وقت آگیا ہے اور اگر پھر بھی اس نے سودا دینے میں دیر لگائی تو گالیاں دیتے ہوئے بلکہ شاید ایک آدھ ہاتھ اس دوکاندار کے رسید کرکے وہاں سے چلدیتے ہیں جسکے معنے یہی تو ہوئے کہ خاں صاحب اپنے دل میں یہی سمجھتے ہیں کہ ہم نے جو روزہ رکھا ہے یہ گویا تمام دنیا کی گردن پر احسان کیا ہے اور اب ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ ہماری اور ہمارے روزے کی عزت کرے اب آپ خود ہی خیال کیجئے کہ اس قسم کا غصہ کہاں تک درست اور منشائے مذہب کے کس حد تک مطابق ہے روزہ رکھنا ہمیں سکھایا تو اس لئے گیا تھا کہ اس طرح ہمیں اپنے جذبات اور خواہشات کو قابو میں رکھنا آجائے اور اپنی روزمرہ کی زندگی بھی ہم اس طرح بسر کرنے لگیں کہ نہ کبھی کوئی خواہش ہمیں دیوانہ بنا سکے اور نہ کوئی جذبہ ہی ہماری عقل پر غلبہ پا سکے لیکن ہمنے سیکھا یہ کہ معمولی زندگی تو درکنار خود روزے ہی میں ہم اپنے آپے سے باہر ہو جاتے ہیں اور دنیا بھر کو اپنا تماشا دکھلاتے ہیں ان تمام باتوں کا سبب یہ ہے کہ اب ہم مذہب کو اپنی زندگی کا اصول نہیں سمجھتے بلکہ اسے ایک بلند و بالا تر اور مقدس چیز سمجھکر خدا کے بجائے خود اسی کی پرستش کیا کرتے ہیں اور اسے ہاتھ لگاتے ہوئے ڈرتے ہیں۔

صغیر۔ ڈاکٹر صاحب آپنے تو گویا میری آنکھیں کھولدیں اب تو میں دیکھتا ہوں کہ آپ روحانی طبیب بھی ہیں۔

ڈاکٹر۔ معاف کیجئے میں خواہ مخواہ اپنی جھک جھک سے آپکے کان کھائے اب آپ تھک گئے ہوں گے ورنہ آج تو میں فی الحقیقت کچھہ اور ہی باتیں کرنے آیا تھا۔

صغیر۔ نہیں میں بالکل نہیں تھکا ہوں آپ بلا تکلف جو باتیں چاہیں کریں۔

ڈاکٹر۔ آپ ابھی بہت کمزور ہیں خدا نے چاہا تو کل باتیں ہوں گی۔

(۹)

دوسرے دن صغیر کی حالت اور بہتر ہوگئی تھی اور وہ صبح ہی سے اپنے محسن ڈاکٹر کی آمد کا منتظر تھا اس کی سمجھہ میں نہ آتا تھا کہ ڈاکٹر صاحب اس سے ایسی کیا خاص باتیں کرنی چاہتے ہیں کبھی کچھ سوچتا تھا اور کبھی کچھ مگر کسی ایک بات پر بھی دل نہ جمتا تھا اسی ادھیڑ بن میں دس بج گئے اور ڈاکٹر فیاض دروازے پر مسکراتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے۔ **فیاض**۔ آج تو میں دیکھتا ہوں کہ آپکی طبیعت بہت اچھی ہے۔ **صغیر**۔ جس کے آپ معالج ہوں اس کی طبیعت خراب کیسے رہ سکتی ہے۔ **فیاض**۔ اب میں بہت جلد اجازت دیدوں گا کہ آپ تھوڑا تھوڑا چلنے پھرنے لگیں اور پھر آپ خوشی سے اپنے گھر جا سکتے ہیں صغیر کا چہرہ کچھہ اداس سا ہو گیا لیکن اس نے مصنوعی خوشدلی کے آثار پیدا کرکے کہا:۔

جی ہاں اب تو پڑے پڑے تنگ آگیا ہوں۔

فیاض۔ گھر کا نام سنکر آپ کو کچھہ خوشی نہوئی! ہاں! میں نے کبھی آپسے یہ تو پوچھا ہی نہیں کہ آپ کہاں رہتے ہیں اور کیا کرتے ہیں اور کیونکر اس جگہ پڑے ہوئے تھے کہ جہاں سے سپاہی اٹھا کر آپ کو لائے آپ یہ اطمینان رکھئے کہ میں شوق تجسس کی وجہ سے یہ سوال نہیں کر رہا ہوں بلکہ میری خواہش ہے کہ اگر آپکو ضرورت ہو اور میرے امکان میں ہو تو میں آپ کی کچھہ خدمت کرسکوں۔

صغیر۔ (احسانمندانہ لہجے میں) ڈاکٹر صاحب! آپنے تو مجھپر اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ زندگی بھر میں اس کے بوجھہ سے سبکدوش نہیں ہو سکتا مجھے خود ہی چاہیئے تھا کہ اپنے ایسے سچے محسن سے اپنے تمام حالات کہدوں لیکن بدقسمتی سے میرے حالات کچھہ بہت دل خوش کن نہیں ہیں اور آپ انھیں سنکر خوش نہوں گے۔

فیاض۔ اسی لئے تو میں سننا چاہتا ہوں کہ مجھے شک ہے کہ وہ ناخوشگوار ہیں۔

صغیر۔ میرا نام تو آپ کو معلوم ہی ہے میں درحقیقت سیتاپور کا رہنے والا ہوں میرے والد مرحوم نے میرے لئے بہت کچھہ چھوڑا تھا لیکن میں ایسا بدنصیب ہوں کہ مجھے اس میں سے ایک پیسہ بھی نہیں ملا میری تعلیم بھی جو کچھہ ہوئی ہے وہ دوسروں کی امداد و اعانت سے ہوئی ہے جنھوں نے یا تو مجھپر ترس کھاکر یا میرے والد کے تعلقات کا لحاظ کرکے مجھے میٹرکیولیشن تک پڑھایا دوران تعلیم میں جیسی جیسی مصیبتیں مجھپر پڑیں اور جو جو تکلیفیں میں نے اٹھائیں ان کا ذکر اب فضول ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ان کا ذکر تو بڑی چیز ہے ان کے صرف خیال ہی سے میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں آپ خود ہی قیاس کر لیجئے کہ ایک ایسا بچہ کہ جسکے گھر در کچھہ نہو اور جس کے کھانے کا کہیں ٹھیک نہ ہو کس حالت میں اپنی زندگی کے کئی سال بسر کریگا۔

میٹرکیولیشن پاس کرکے ہر مسلمان زادے کی طرح مجھے بھی نوکری کی تلاش ہوئی اور میں پورے تین سال تک مختلف دفتروں کے دروازوں کی خاک چھانتا پھرا اسا تین سال کے زمانہ میں شاید ہی کوئی ایسا دن ہوگا کہ میں نے دونوں وقت یا ایک ہی وقت پیٹ بھر کر روٹی کھائی ہو میں آپسے سچ کہتا ہوں کہ میری ایسی حالت ہوگئی تھی کہ اگر کسی کو کچھہ کھاتے دیکھتا تھا تو بے اختیار جی یہ چاہتا تھا کہ دوڑ کر اس کے ہاتھ سے چھین لوں اور خود کھا جاؤں اور میں سچ کہتا ہوں کہ میں اگرچہ پاجی نہیں بن گیا تو اس کا باعث صرف تربیت تھی جو ایک نیک اور پرہیزگار ماں کی گود میں مجھے ملی تھی سب سے بڑی مصیبت یہ تھی کہ میں محنت مزدوری کرنا چاہتا تھا لیکن وہ بھی کہیں نہیں ملتی تھی اس نام کے جینے سے تنگ آکر کئی مرتبہ خودکشی کا ارادہ کیا مگر ہر مرتبہ اسی خیال نے روک لیا کہ اس طرح مرنا حرام ہے صغیر دم لینے کے لئے ذرا رکا اور ڈاکٹر فیاض نے جیب سے رومال نکال کر اپنے آنسو پونچھے۔

صغیر۔ میں جانتا تھا کہ آپکو رنج پہنچے گا میں بھی کس قدر نالائق ہوں کہ اپنے محسن کو رنج پہنچا رہا ہوں۔ **فیاض**۔ نہیں رنج کچھہ نہیں یہ تو میری طبیعت کی کمزوری ہے ورنہ ظاہر ہے کہ یہ تو سب گذری ہوئی باتیں ہیں جن کا اب کہیں وجود نہیں ہے۔

صغیر۔ نہیں ڈاکٹر صاحب ع

بآب زمزم و کوثر سپید نتواں کرد   گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ

میری مصیبتیں وہیں ختم نہیں ہوئیں ہزار ذلت و خرابی مجھے پندرہ روپے ماہوار کی ایک نوکری ریلوے کے دفتر میں مل گئی اور خورد و نوش کے متعلق جو تکلیفیں تھیں وہ جاتی رہیں لیکن یہاں دفتر میں صبح سے شام تک کولہو کے بیل کی طرح جُتا جاتا تھا اور اپنے سے بڑے عہدے کے بابوؤں کی جیسی ذلیل خوشامد کرنی پڑتی تھی وہ

ناگفتہ بہ ہے مر گیا میں ایک صاحب کا نوکر رہتا کہ ان کے گھر کا سارا کام بھی کرتا تھا اور ان کے بچے کو بھی کھلاتا تھا تاہم اس خوشامد کا اتنا نتیجہ ضرور نکلا کہ کوئی چار سال کے بعد بڑے بابو جی نے سفارش کرکے مجھے بیس روپے ماہوار کی ایک جگہ دلا دی۔

میں فضول خرچ نہ تھا اور پندرہ روپوں میں سے بھی ہر مہینے کچھ نہ کچھ ضرور بچا لیا کرتا تھا اب بیس روپے ہو جانے پر دس روپے ماہوار بچنے لگے جہاں تک مجھے یاد ہے اس کے بعد تقریباً تین سال میرے ایسے گذرے ہیں کہ مجھے کوئی خاص تکلیف یاد نہیں بجز اسکے کہ جو دفتروں میں نیچے درجے کے کارکنوں کو ہوتی ہے۔

میری عمر اب پچیس کے قریب ہو چکی تھی اور چونکہ تنخواہ میں مزید اضافہ کی بھی امیدیں ہو چلی تھیں اسلئے مجھے شادی کا خیال آیا اور کوئی ڈیڑھ دو برس کی مسلسل تلاش جستجو کے بعد یہیں اجمیر میں میں نے شادی کر لی۔

شادی کے بعد کچھ عرصہ کے لئے تو میرا یہی خیال ہو گیا تھا کہ شاید میری مصیبتوں کا زمانہ ختم ہو گیا لیکن وہ میری غلطی تھی اس سے پہلے تو میں صرف جسمانی تکالیف میں مبتلا تھا اب میری روحانی تکلیفوں کا دور شروع ہوا اور رفتہ رفتہ اس طرح کہ مجھے آہستہ آہستہ یہ محسوس ہونا شروع ہوا کہ میری بیوی جس پر میں فی الحقیقت جان دیتا تھا مجھ سے بے التفاتی کرتی ہے اور اسے میری کوئی پرواہ نہیں ہے اپنے اس خیال کا ثبوت مجھے قدم قدم پر ملتا رہتا تھا اور روزانہ ایسے چھوٹے چھوٹے بیسیوں واقعات ہوتے رہتے تھے جن سے میرے اس خیال کو برابر تقویت پہنچتی رہتی تھی۔ شاید یہ میری کمزوری تھی کہ میں نے ان شکایتوں کے متعلق کہ جو مجھے اپنی بیوی سے پیدا ہوتی تھیں کبھی کسی سے کوئی تذکرہ نہیں کیا کرتا تھا اور ہمیشہ یہی امید کرتا رہتا تھا کہ معاملات خود بخود درست ہو جائیں گے ان میں سے اگر الگ الگ دیکھا جائے تو ہر واقعہ بجائے خود بہت ہی چھوٹا سا اور ناقابل التفات معلوم ہوگا لیکن بحیثیت مجموعی ان کی اہمیت بہت زیادہ ہو جاتی ہے اور اگر وہ سب بالکل تفصیل کے ساتھ میں آپ کو سناؤں تو آپ بھی مجبوراً تسلیم کر لینگے کہ میرے توہمات بے بنیاد نہ تھے جس قدر زیادہ میں اس بات کی آرزو کرتا تھا کہ اپنی بیوی کے کسی برتاؤ میں تو مجھے محبت اور خلوص کی کوئی جھلک نظر آ جائے اسی قدر مجھے ناکامی زیادہ ہوتی تھی یہانتک کہ چند سال میں اب حالات اس حد کو پہنچ گئے کہ میں ہر وقت سنجیدہ اور مغموم رہنے لگا دنیا کی تمام دلچسپیاں میری نظر میں بے وقعت ہو گئیں کھانا پینا سیر و تفریح مطالعہ کتب اور افزائش تعلیم کے اچھے سے اچھے نمونے سب مجھے برے معلوم ہونے لگے اور اب اگر میرے دل میں کوئی تمنا تھی تو بس یہی کہ کسی طرح یہ تکلیف دہ اور دکھ بھری زندگی ختم ہو جائے۔ اس سے پہلے میں اپنی بیوی کے دل میں اپنے لئے جگہ پیدا کرنے کی کوشش کیا کرتا تھا اور طرح طرح سے اس پر اپنی محبت ظاہر کر کے یہ چاہتا تھا کہ اس کا دل پسیجے لیکن میری بدقسمتی کہ پتھر میں جونک کسی طرح نہ لگ سکی اور اب تنگ آ کر اس کوشش سے بھی میں نے ہاتھ اٹھا لیا اس عرصہ میں ایک تازہ مصیبت مجھ پر یہ نازل ہوئی تھی کہ ہمارے دفتر میں تخفیف کا حکم آ گیا تھا اور افسران بالا دست کو میں ہی ایک ایسا ناکارہ اور ہیچ میرز نظر آیا کہ جسے نکالا جا سکے تو ملازمت کہ جس کی وجہ سے میں در در کی گدائی سے بچا ہوا تھا جاتی رہی اور پھر میرے لئے کچہریوں اور دفتروں کے راستوں کی زمین ناپنے کا کام رہ گیا۔ "از ایں سو رانده و از آں سو درمانده" کی مثال پورے طور سے مجھ پر صادق تھی اور میں گھر کے دوزخ سے نجات پانے کے لئے جب علی الصباح گھر سے نکلتا تھا تو باہر عدالتوں کے چپراسیوں اور افسروں کے خدمتگاروں کی جھڑکیوں سے سابقہ پڑتا تھا اور جب ان باتوں سے تنگ آ کر شام کو گھر کا رخ کرتا تھا تو ایک ناآشنائے درد اور ناواقف محبت بیوی کا تخیل آتے ہی سے میرے پاؤں من من بھر کے کر دیتا تھا خودکشی مجھے منظور نہ تھی اور موت نہ معلوم کیوں مجھ سوختہ اختر کے پاس آتے ڈرتی تھی بارہا میں نے گڑگڑا کر حضور قلب سے دعائیں مانگیں کہ کسی طرح موت آ جائے اور میں ان مصیبتوں سے چھٹ جاؤں کہ جو اب بالکل ناقابل برداشت ہو گئی تھیں لیکن بے سود کہ میں تنہا اور بے یار و غمگسار دن بھر ادھر ادھر مارا مارا پھرتا تھا اور حقیقتاً ایسا معلوم ہونے لگتا تھا گویا میرا کوئی خدا ہی نہیں ہے۔

ایک روز شام کے وقت مجھے اپنے سینے میں درد محسوس ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ بخار بھی معلوم ہونے لگا تکلیف کی شدت بڑھتی گئی اور ایک آدھ مرتبہ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ گھر میں اس کا ذکر کروں لیکن محض اس خیال سے کہ جسے میری کچھ پرواہ ہی نہیں ہے اسے خواہ مخواہ اپنی تیمارداری کی تکلیف دینا ٹھیک نہیں ہے میں نے اپنی بیوی سے کچھ نہ کہا اور خاموشی کے ساتھ تکلیف برداشت کرتا رہا جس روز مجھے اسپتال لایا گیا ہے اس روز میری حالت بہت ہی خراب تھی اور یہ سمجھ کر کہ میں بچ نہیں سکتا میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ گھر جاؤں اور آخری وقت میں اپنی بیوی کو اپنی حالت سے خبردار کر دوں لیکن شاید بخار کی شدت نے مجھے بیہوش کر دیا اور میں گھر تک نہ پہنچ سکا میں سچے دل سے آپ کا ممنون ہوں کہ آپنے میرے حال پر اس قدر کرم فرمایا لیکن حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کہ آپ نے میری جان بچا کر مجھے پھر انہی مصیبتوں میں گرفتار کر دیا کہ جن سے چھٹکارا پانے کا بظاہر وقت آ گیا تھا۔

ضعیف نے ایک بہت ہی ٹھنڈا سانس بھرا اور خاموش ہو گیا۔

فیاض۔ مجھے سخت افسوس ہے کہ آپ اپنی غلط فہمیوں کی وجہ سے اتنی مدت تک تکلیفوں اور مصیبتوں کے شکار رہے۔

صغیر (تعجب سے) غلط فہمیوں کا شکار! یہ کیسے۔

فیاض۔ (مسکرا کر) اپنی جس بیوی کو آپ اس درجہ بیوفا اور ناآشنائے درد خیال کرتے رہے ہیں وہ فی الحقیقت آپ پر جان دیتی ہے اور آپ کو یہ سنکر حیرت ہوگی کہ آپکے دوبارہ زندگی پانے کا باعث درحقیقت وہی ہے میں تو صرف ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے روزانہ تین چار مرتبہ آپ کو آ کر دیکھ جایا کرتا تھا باقی آپ کی خدمت اور آپ کی انتہائی حفاظت جو کچھ بھی کی ہے وہ آپ کی بیوی ہی نے کی ہے۔

صغیر کا منہ حیرت سے کھل گیا اور وہ آنکھیں پھاڑ کر ڈاکٹر فیاض کو دیکھنے لگا۔

فیاض۔ آپ اس قدر متعجب کیوں ہوتے ہیں میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اس میں ایک حرف بھی مبالغہ نہیں ہے میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر آپ کی بیوی ایسی تندہی اور ایسی محبت کے ساتھ شب و روز آپ کی خدمت نہ کرتیں تو میری دوائیں اور میرا ہمدردانہ برتاؤ کچھ بھی نہ کر سکتا آپ بیہوش تھے اسلئے آپکو خبر نہیں وہ بیچاری ساری ساری رات آپکے سرہانے بیٹھ کر گذارتی تھیں اور رات میں جتنی مرتبہ آپ اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کرتے تھے تو آپ کو روکتی تھیں ساری رات ان کا یہی کام تھا کہ جب آپ ہذیان کی حالت میں کپڑے اتار کر پھینک دیں تو فوراً آپ کو کمبل اڑھا دیں آپ کو ذرا کھانسی اٹھے اور وہ تولیہ لئے اپنا ہاتھ منہ صاف کریں تاکہ آپ کو تنفس رکھ سکے اور ہر چار گھنٹے کے بعد باوجودیکہ جس طرح بھی ہو سکے آپکو دوا پلاتی رہیں کھانا پینا سونا آرام غرض سب انہوں نے چھوڑ دیا تھا اور جتنا وقت آپ کی خدمت سے انہیں ملتا وہ رونے اور دعائیں مانگنے میں بسر ہوتا تھا۔

آپ کو تعجب ہو رہا ہے اور ممکن ہے کہ میرے بیان پر کچھ شک بھی ہو لیکن میں سچ کہتا ہوں کہ انکی محبت اور وفاشعاری کی وجہ سے میرے دل میں عورتوں کی وقعت و عزت بہت کچھ بڑھ گئی ہے آپ کی بے اطمینانی کا باعث یہ تو ممکن تھا کہ میری سمجھ میں نہ آتا لیکن میں ڈاکٹر ہوں اس لئے میں اسے اچھی طرح سمجھ سکتا ہوں آپنے شروع شادی سے بڑی تکلیف اور عسرت میں زندگی بسر کی تھی جس کی وجہ سے آپکے اعصاب بیحد کمزور ہو گئے ہیں اور عصبی کمزوری کی یہ ایک بہت ہی بڑی اور خاص علامت ہے کہ مریض کو کسی چیز کا روشن اور خوشگوار پہلو نظر نہیں آتا اسے ہر طرف تاریکی ہی تاریکی نظر آتی ہے اور ناکامی اور مایوسی کی بھیانک تصویریں ہر وقت اس کی نظر کے سامنے رہتی ہیں وہ ہر وقت اس بات کا طالب رہتا ہے کہ سب لوگ اس کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کرتے رہیں اور چونکہ دوسرے ہر وقت ایسا نہیں کرتے اسلئے وہ یقین کر لیتا ہے کہ کسی کو اس کی پرواہ نہیں ہے آپ کو بھی اسی وجہ سے اپنی بیوی سے بدگمانی تھی اور محض اپنی اس غلط فہمی کی بنا پر آپنے اپنی اچھی خاصی بہشت کو دوزخ بنا لیا تھا

صغیر (سخت پریشانی کے لہجہ میں) ڈاکٹر صاحب کیا یہ سب کچھ ٹھیک ہے؟ کیا واقعی نجمہ کو مجھ سے محبت ہے؟ اور کیا واقعی نجمہ نے میرے لئے ایسی ایسی تکلیفیں برداشت کی ہیں! افسوس میں کس قدر ظالم ہوں!!!

پردے کو جنبش ہوئی اور نجمہ مسکراتی ہوئی سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔

شذرات

ماہِ مبارک اور صدقات وخیرات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مروی ہے کہ آپ اجود الناس تھے اور دست سخا ہمیشہ کشادہ رہتا تھا اور دریا کی طرح خیرات وصدقات کا فیضان جاری رہتا تھا مگر رمضان المبارک میں تو آپ حد سے زیادہ سخی وفیاض ہو جاتے تھے اور آپ کی سخاوت کی کوئی انتہا نہ رہتی تھی اس مقدس اسوۂ حسنہ کا ابتدا ہی سے مسلمانوں کے اندر اتباع کا جذبہ کارفرما تھا اور ہر ایک دور میں عام مسلمانانِ عالم ماہِ رمضان المبارک میں غیر معمولی صدقات اور خیرات کی صورت میں سخاوت کا اظہار کرتے آئے ہیں اور الحمد للہ کہ آج بھی ایک حد تک مسلمانوں کے اندر اس اسوۂ حسنہ کے اتباع کا جذبہ کارفرما ہے اور مسلمانان ہند رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی رقوم زیادہ تر ادا کی جاتی ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ نے مال ودولت عطا کی ہو اور اس حق سے اللہ کے راستے میں زیادہ انفاق کی توفیق ارزانی فرمائی ہو وہ عام طور پر زکوٰۃ کے علاوہ بھی اس مقدس مہینہ میں خیرات کرتے ہیں اور اس کی وجہ دو ہیں اول تو یہ کہ رمضان میں ہر نیکی کا ثواب دس گنا زیادہ ہے دوسری وجہ یہی ہے کہ عہد رسالت سے لیکر ہر دور میں مسلمانانِ عالم ماہ رمضان میں کثرت سے صدقات وخیرات کرتے آئے ہیں۔

اس سلسلہ میں ہمیں اپنے ناظرین سے چند گذارشات کرنی ہیں وہ یہ کہ زکوٰۃ وخیرات کا ثواب اور زیادہ بڑھ جاتا ہے اگر اس کا محل صرف زیادہ موزوں اور مناسب ہو بدقسمتی سے اسلامی حکومت نہ ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ بیت المال میں تو جمع نہیں ہوتی کہ وہاں سے تمام ضروری مصارف میں صرف ہو سکے بلکہ اب ہر شخص شخصی طور پر خود ہی محل صرف کا انتخاب کرنے پر مجبور ہے اور قریب تر جو مصرف مناسب نظر آتا ہے وہاں زکوٰۃ صرف کر دی جاتی ہے مگر بہت کم لوگ ہیں جو انتخاب مصرف میں توجہ اور غور سے کام لیتے ہوں عموماً یہی ہوتا ہے کہ جو سائل سامنے آ گیا اسی کو مستحق زکوٰۃ سمجھکر زکوٰۃ میں سے رقم نکال کر دیدی گئی اور اس طرح وہ رقم جس سے بہت سے مفید اسلامی کام انجام پا سکتے تھے بھکاریوں کے پیٹ میں چلی جاتی ہے۔

ہم اپنے موبری کے ناظرین کو اس سلسلہ میں چند مشورے دینا چاہتے ہیں امید ہے کہ وہ اگر مناسب تصور فرمائینگے تو ان پر عمل کریں گے سب سے مقدم مسلمانوں کے اجتماعی کام ہیں جن سے ملی وقومی ضروریات پوری ہوتی ہیں زکوٰۃ کا بہترین مصرف وہی ہیں مثلاً تعلیمی ادارے جیسے جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی، ندوۃ العلماء لکھنؤ دیوبند یا اسلامی اسکول وغیرہ اس کے بعد مسلمانوں کی تعلیمی ضرورتیں ہیں یعنی غرباء کے بچوں کو تعلیمی سہولتیں فراہم کرنا یعنی تعلیمی سامان مثلاً قرآن شریف یا قرآن کے سی پارہ یا دیگر کتب اور نوشت وخواند کا دیگر سامان یہ زکوٰۃ کی رقم سے خرید کر غرباء کے بچوں کو دیکر ان کے تعلیم حاصل کرنے کے راستے میں سہولتیں بہم پہنچائی جا سکتی ہیں۔

محض قرآن حکیم کی صدائے حق وہدایت کی تبلیغ کی غرض سے زکوٰۃ کی رقم سے قرآن خرید کر مدارس ومساجد میں رکھنے کے علاوہ غرباء میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں تاکہ قرآن کی تلاوت کی آواز ہر گھر سے آنے لگے اور اس کا لحاظ رکھنا بہتر ہے کہ یہ قرآن با ترجمہ ہوں تاکہ تلاوت قرآن کے ساتھ اس کے مطالب بھی سمجھ میں آتے جائیں اور

اس طرح قرآنی مقصد پورا ہو حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک مسلمانوں نے اشاعت قرآن کی طرف توجہ ہی مبذول نہیں کی عیسائی مشنوں کی سالانہ رپورٹ دیکھیے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ ہمارے مقابلہ میں کس قدر کثرت سے انجیل کی اشاعت وتبلیغ کرتے ہیں ایک ایک مشنری سوسائٹی پچاس پچاس اور ساٹھ ساٹھ لاکھ نسخے انجیل کے مفت تقسیم کرتی ہے اور ان کی مجموعی تعداد تین کروڑ اور چار کروڑ سالانہ تک پہنچ جاتی ہے جو یہ مفت غیر عیسائیوں میں تقسیم کرتی ہیں اس کے مقابلہ پر مسلمانوں کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس قدر سالانہ قرآن حکیم کے نسخے تقسیم کرتے ہیں کیا اگر مترجم یا محشی قرآنی نسخے ہم بھی اسی کثرت سے تقسیم کریں تو عیسائیت اسلام کے مقابلہ پر ٹھہر سکتی ہے مگر افسوس کہ مسلمانوں کو ابھی تک اس ضرورت کی طرف توجہ ہی نہیں ہوئی۔

بہرحال رمضان المبارک میں قرآن حکیم کی تبلیغ واشاعت کی طرف ہمیں خصوصیت کیساتھ اپنی توجہ مبذول کرنی چاہیئے اور زکوٰۃ وغیر زکوٰۃ رقوم میں سے کافی مقدار قرآن کی اشاعت پر صرف کرنی چاہیئے۔

اس نوٹ کو پڑھکر منیجر موبری کو شکایت پیدا ہوگی کہ خرید کتب وقرآن کے سلسلہ میں ناظرین کی توجہ حمیدیہ پریس و موبری بک ڈپو کی طرف کیوں نہیں دلائی گئی جہاں سے سب سے زیادہ سستے اور ارزاں قرآن شریف ملتے ہیں مگر ناظرین موبری کی توجہ اس طرف مبذول اس لیے غیر ضروری ہے کہ ہر ایک خریدار اور ناظر موبری کو اس کا اچھی طرح علم ہے کہ تمام کتب عموماً اور قرآن حکیم خصوصیت کے ساتھ دفتر موبری سے زیادہ ارزاں اور سستے کسی جگہ نہیں مل سکتے اس لئے ناظرین موبری خود ہی اپنے فائدہ کو مدنظر رکھکر خرید کتب وقرآن کے لئے لازماً دفتر موبری ہی کی طرف رجوع کرنے پر مجبور ہیں۔

حقوقِ نسواں کا غصب

یہ کس قدر افسوس اور شرم کا مقام ہے کہ ہندوستان کے بعض حصوں کے مسلمانوں نے اپنی نرینہ اولاد کے مقابلہ میں اپنی لڑکیوں کو ترکہ اور وراثت سے محروم کر دیا ہے اور قانون خداوندی وشرع الٰہی کے مقابلہ پر اپنے قائم کردہ رواج پر عمل کرتے ہیں یعنی عورتوں کو مطلق ترکہ وورثہ نہیں دیتے یہ بدعت تمام پنجاب میں اور اودھ میں اور گجرات وبمبئی وکاٹھیاواڑ کے میمنوں وغیرہ میں پھیلی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے تو حقوق العباد مقرر فرما دیئے تھے اور صاف وصریح الفاظ میں قرآن حکیم کے اندر تقسیم ترکہ ومیراث کے احکام صادر فرما دئیے ہیں اور تمام مردوں اور عورتوں کے حق کا تعین کر دیا ہے کہ بیٹے کا اتنا، بیٹی کا اتنا باپ کا اس قدر ماں کا اس قدر، بیوی کا اس قدر غرضکہ تمام عورتوں اور ذوی القربیٰ کے حصے مقرر کر دیئے گئے ہیں جس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے مگر مذکورہ بالا مقامات کے مسلمانوں کی سرکشی وعدوان اور تمرد وطغیان کو دیکھیے کہ قانون الٰہی کی موجودگی میں اور صاف وصریح احکام شریعت کی موجودگی میں ان بدبخت وکم فہم مسلمانوں نے اپنا رواج علیحدہ قائم کر لیا ہے اور اپنی بیٹیوں ماؤں اور بیویوں کو اپنے ترکہ وورثہ سے قطعاً محروم کر دیا

ہے یہ ایسی جرأت ہے کہ اگر حضرت ابوبکر صدیق اس وقت ہوتے تو وہ ان متمردین و سرکش لوگوں کے خلاف جہاد کرنا فرض قرار دیتے جس طرح کہ آپ نے منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا تھا حالانکہ تمام اہل صحابہ مصلحت وقت کے خلاف آپ کے اس حکم تصور کرتے تھے مگر ایک صاف و صریح حکم کی تعمیل سے انکار آپ کے نزدیک جہاد کو واجب کر دیتا تھا اسی طرح عورتوں کی وراثت کا مسئلہ ایک صاف و صریح شرعی مسئلہ ہے جس کے متعلق صاف صریح احکام قرآن کے اندر موجود ہیں ان کی تعمیل سے انکار ہے ایمان کے مقابلہ پر رواج کی پابندی کی جاتی ہے اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ انکار زکوٰۃ سے بھی زیادہ شدید کفر و بغاوت ہے اسلئے ان لوگوں کے خلاف حضرت ابوبکر ہوتے تو ضرور جہاد کا حکم دیتے مگر افسوس نہ اس وقت حضرت ابوبکر ہیں اور نہ اسلامی حکومت ہے ہم بھی شامت اعمال سے محکومی و غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور ایک غیر مسلم حکومت کے ماتحت ہیں جس کو نہ ہماری شریعت سے کچھ واسطہ ہے اور نہ رسم و رواج سے اس لئے اگر خود مسلمانوں کو ہوش آئے اور خداوندی احکام سے بغاوت پر آنکھیں کھلیں تو اس بدبختی کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

ہم پنجاب واندھ کے مسلمانوں میمنوں کی توجہ اس طرف مبذول کرتے ہیں کہ وہ اس نامسعود شریعت کی رسوائی کو ختم کریں اور خلاف شرع و خلاف انصاف و انسانیت طرز عمل کو بدلیں لڑکے اور لڑکیاں دونوں انہی کی اولاد ہیں ایک کو اپنے ترکہ سے محروم کر دینا اور دوسرے کو سب کچھ دیدینا سخت ظلم و ناانصافی اور نہایت درجہ شریعت حقہ اسلامیہ کی توہین ہے علماء کو خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ مبذول کرنا چاہیئے اور اسمبلی و کونسلوں کے مسلم ممبران کا فرض ہے کہ وہ اس ظلم کا خاتمہ کرائیں ہمیں امید ہے کہ اب زیادہ عرصہ تک اس ظلم و ناانصافی جاری نہ رہنے دیا جائے گا۔

فریضۂ حج

دو تین برسوں سے بیت اللہ کی جو رپورٹ موصول ہو رہی ہے وہ حد سے زیادہ مایوس کن ہے یعنی چند برسوں سے مسلسل حجاج کی تعداد میں کمی واقع ہو رہی ہے جسکے نہایت درد ناک اور تکلیف دہ نتائج نکل رہے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اہل حجاز خصوصاً مکہ و مدینہ زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کے باشندوں کے گذارے کا انحصار بجز حجاج کے اور کچھ نہیں ہے اگر کافی تعداد میں حجاج جاتے ہیں تو اہل حجاز کی آمدنی اس قدر ہو جاتی ہے کہ کسی طرح سال بھر بسر کر لیں اور اگر تعداد کم پہنچتی ہے تو ان کی آمدنی اسی نسبت سے کم ہو جاتی ہے اگر آج حاجیوں کا پہنچنا بند ہو جائے تو خدا معلوم اس مقدس سرزمین کے لسنے والوں کا کیا حشر ہو چونکہ چند برسوں سے روز بروز حاجیوں کی تعداد میں کمی واقع ہو رہی ہے اس لئے اہل حجاز کی تکالیف میں برابر اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور یہ صورت حال ایسی نہیں ہے کہ اس سے اہل حق پریشان و مشوش نہ ہوں اگرچہ اس کی وجہ عام عالمگیر کساد بازاری کے سوا اور کچھ نہیں ہے تاہم مسلمانوں کے دینی و مذہبی احساس سے یہ توقع کیجاتی ہے کہ خواہ ان کے اور کاموں پر اس کساد بازاری کا کچھ ہی اثر پڑے مگر مذہب کے اہم ارکان و فرائض پر مسلمان اس کا اثر نہ پڑنے دیں اس لئے ہم مسلمانان ہند سے اپیل کرتے ہیں خصوصاً وہ اصحاب استطاعت وارباب دولت و ثروت سے پرزور درخواست کرتے ہیں کہ وہ فریضہ حج کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہوں کیونکہ وہ تنہا ذریعہ اور تمام دنیا کی [illegible] زیادہ موثر ذریعہ ہے جو مسلمانان عالم کو ایک رشتہ اخوت و مساوات میں منسلک رکھ سکتا اور منسلک رکھ سکتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے اسلام اور مسلمانان عالم کا مرکزی نظام قائم و برقرار رہ سکتا ہے اسلئے عارضی موانع کی وجہ سے اس اہم دینی فریضہ کی طرف سے غفلت و بے پروائی نہ برتنی چاہیئے افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہمارے امراء و دولتمند ہی اس فریضہ کی طرف سے زیادہ غفلت اختیار کئے ہوئے ہیں غربا تو بیچارے جا ہی نہیں سکتے تاہم طبقۂ امراء کی نسبت غربا پھر بھی زیادہ حج کے لئے جاتے ہیں ان میں متوسط طبقہ ہی وہ طبقہ ہے جو زیادہ ہمت کرتا ہے اور کساد بازاری کا شکار چونکہ یہی طبقہ سب سے زیادہ ہوا ہے اسلئے حجاج کی تعداد میں دفعتاً نمایاں کمی واقع ہو گئی اس نقصان کی تلافی اس طرح ہو سکتی تھی کہ امراء اس طرف متوجہ ہوتے اور اپنے فرض کو محسوس کرتے مگر وہ بدستور غافل اور بے پرواہ ہیں حالانکہ ان کی کم تعداد متوسط و ادنیٰ طبقہ کی زیادہ تعداد کے برابر نفع رسانی میں ثابت ہو سکتی ہے کیونکہ متوسط درجہ کا حاجی ہزار آٹھ سو اور چھ سو روپے میں حج کرتا ہے اور امراء اپنی حیثیت کے مطابق ڈیڑھ ہزار و دو ہزار اور اس سے بھی زائد روپیہ خرچ کرتے ہیں اس طرح ایک اور دو کی نسبت ہو سکتی ہے لیکن یہ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ جن لوگوں پر حج فرض ہے وہی غفلت برتتے ہیں ان لوگوں کا خیال ہے کہ سفر حج سخت تکلیف دہ ہے اس لئے کوئی اپنے عیش کدوں اور راحت منزلوں کو چھوڑ کر گرد و باد و خشک و تر کے مصائب سفر برداشت کرے اور دشت و جبل کی خاک چھانے مگر ان نشۂ دولت کے سرشاروں کو معلوم نہیں کہ ریگ زار حجاز کی خاک اور اس خاک پاک کا ایک ایک ذرہ تمہارے سونے چاندی کے ڈھیروں سے کہیں زیادہ قیمتی ہے اور اس راہ کی صعوبت اور اس سفر کی تکلیف ارباب ذوق و اصحاب ایمان کے نزدیک اس عیش و راحت سے زیادہ نشاط افزا و مسرت انگیز ہے جو گھروں میں پڑے رہکر چند سونے چاندی کے ٹکڑوں کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔

بہر حال ہم دولت و ثروت والوں اور ارباب استطاعت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس اہم فریضۂ حج کی طرف متوجہ ہوں اور گھر سے نکل کر اس سفر کی راحتوں اور نشاط انگیزیوں کا بھی مزہ چکھیں جس میں دنیا کے گوشہ گوشہ سے اہل ایمان ابراہیم کدۂ حجاز کی طرف لبیک اور اللہم لبیک کہتے ہوئے آتے ہیں انہیں یقین کرنا چاہیئے کہ اس مقدس سرزمین کے عشاق نے اس سفر کی صعوبتوں کو ہمیشہ ترجیح دی ہے اور اب تو یہ سفر بھی ایسا ہی راحت و آرام کا سفر ہو گیا ہے جیسا کہ ہمارے یہاں کے سفر ہوتے ہیں اب تو جہاز سے اتر کر موٹر پر سوار ہو جائیے اور دو گھنٹے میں جدہ سے مکہ معظمہ پہنچ جائیے اور اسی طرح موٹر کے ذریعہ مدینہ منورہ کی زیارت کر آئیے کہیں کسی قسم کی کوئی تکلیف کوئی اذیت اور کوئی صعوبت پیش نہیں آتی ہر قسم کے راحت و آرام کے سامان ہر جگہ موجود ہیں اور ہندوستان سے کم خرچ پر وہ سب سامان راحت و آرام مہیا ہو سکتے ہیں جو مطلوب ہوں پھر اس قدر آسانی اور اس قدر سہولتوں کی موجودگی میں بھی اگر ہمارے امراء قصد حج نہ کریں تو اس سے زیادہ بدبختی اور کیا ہو سکتی ہے اور اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ یہ ہمارے ایمان کی کمزوری اور ذوق و شوق دینی کی کمی ہے کہ اس قدر امید افزا حالات میں بھی سفر حج اختیار نہیں کرتے ہم تمام مستطیع و اہل ثروت و ارباب دولت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ حج بیت اللہ کی طرف متوجہ ہوں اور اس طرح فرض سے سبکدوش ہو کر اہل حجاز کی امداد کریں جن کا انحصار صرف حجاج پر ہے۔

انتخابی جد و جہد میں کانگریس کی فتح

جیسا کہ گذشتہ نمبر میں ہم نے توقع کا اظہار کیا تھا اس دفعہ کانگریس کو انتخابی جد و جہد میں عظیم کامیابی نصیب ہوئی اور جس جماعت نے بھی کانگریس کے مقابلہ پر اپنے امیدوار کھڑے کئے اس کو شکست فاش نصیب ہوئی تین صوبے تو ایسے ہیں جہاں کانگریس کو سو فیصدی کامیابی ہوئی یعنی مدراس صوبجات متحدہ اور صوبہ بہار، بہار میں جس قدر کانگریس نے اپنے امیدوار کھڑے کئے تھے سب کامیاب ہوئے اور کوئی مخالف امیدوار

کامیاب نہیں ہوا۔

سب سے زیادہ اندیشہ مالوی جی کی پارٹی سے تھا جو آپ نے کانگریس سے بغاوت کر کے قائم کی تھی اور کمیونل ایوارڈ کے متعلق کانگریس نے جو فیصلہ غیر جانبداری کا کیا تھا اس پر مسلمانوں کے ساتھ رعایت اور ہندوؤں کے ساتھ ناانصافی قرار دیکر انتخاب میں کانگریسی امیدواروں کا مقابلہ کرنا آپ نے ضروری قرار دیا تھا چونکہ بدقسمتی سے ملک میں فرقہ وارانہ جذبات موجود ہیں اس لئے خطرہ تھا کہ کہیں ان جذبات کو بھڑکا کر مالوی جی مہاراج کانگریس کے خلاف کامیابی نہ حاصل کر لیں مگر یہ اندیشہ غلط ثابت ہوا اور مالوی جی مہاراج کو ایسی ذلت انگیز شکست نصیب ہوئی کہ اب شاید کبھی مالوی جی مہاراج کانگریس کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ کرینگے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ صوبجات متحدہ جو ان کا اپنا صوبہ ہے وہاں بھی مالوی جی کو شکست فاش ہوئی یعنی ایک شخص کامیاب نہ ہو سکا اور سب کے سب کانگریسی امیدوار کامیاب ہوگئے، بہار میں تو ایک مالوی جی کے امیدوار کی ضمانت تک ضبط ہوگئی اور ایک امیدوار بھی کامیاب نہ ہوا صوبہ متوسط میں ڈاکٹر مونجے جیسے متعصب ہندو مہاسبھائی کو سخت ذلت انگیز شکست کانگریسی لیڈر سے اٹھانی پڑی حالانکہ مالوی جی مہاراج بھی مدد کو پہنچے مگر کچھ بنائے نہ بنی صوبہ بمبئی میں بھی یہی حشر ہوا صرف پنجاب میں ایک امیدوار اس وجہ سے کامیاب ہوگیا کہ کانگریس والوں کی باہمی پارٹی بازی کی وجہ سے اچھا امیدوار نامزد نہ ہوسکا اگر جالندھر حلقہ سے رائے زادہ ہنسراج کو نامزد کر دیا جاتا تو یہاں بھی مالوی جی کو شکست ہوتی پھر بھی پنجاب جیسے صوبہ میں جہاں سخت فرقہ وارانہ جذبات مشتعل ہیں یہ شکل رہی کہ ایک امیدوار مالوی جی کا کامیاب ہوا ایک کانگریس کا اور ایک ہندو سبھا کا یعنی بھائی پرمانند بھی کامیاب ہوگئے مگر اس کی وجہ بھی یہی ہوئی کہ اچھا کانگریسی امیدوار نامزد کیا گیا پنجاب کے علاوہ بنگال میں بھی کانگریس کے اندر پارٹی بازی کی وجہ سے مالوی جی کو ایک حد تک کامیابی ہوئی یعنی ایک پارٹی آپس کی ضد میں مالوی جی کے ساتھ ہوگئی درحقیقت اس کو مالوی جی کی کامیابی نہیں کہہ سکتے بلکہ کانگریس ہی کی دو پارٹیوں میں سے ایک کی کامیابی کہی جا سکتی ہے تاہم تمام ہندوستان کے انتخابات میں مالوی جی کو صرف آٹھ نشستیں ملی ہیں ان میں سے چار کا کانگریس نے خود ہی مقابلہ نہیں کیا یعنی چار آدمیوں کے مقابلہ پر اپنے امیدوار نہیں کھڑے کئے تھے اس طرح صرف چار امیدوار مالوی جی کے کامیاب ہوئے وہ بھی کانگریسیوں کے آپس کے اختلاف کی وجہ سے ورنہ مالوی جی مہاراج کو شاید ایک جگہ بھی کامیابی نہ ہوتی باقی لبرل پارٹی اور جسٹس پارٹی کا بالکل ہی خاتمہ ہوگیا بمبئی میں صرف سر کاؤس جی جہانگیر جو لبرل ہیں اس وجہ سے کامیاب ہوگئے کہ کانگریسیوں کو یہ خیال آخر وقت میں ہوگیا کہ وہ مسٹر نریمان یقینی کامیاب ہیں لہذا دوسرے امیدوار سدھوا انتر دیش کی طرف سب کارکنان کانگریس متوجہ ہوگئے ورنہ ناممکن تھا کہ ایک بھی لبرل کامیاب ہوتا جسٹس پارٹی کا ایک امیدوار بھی منتخب نہیں ہوا۔

کانگریس نے چند مسلمان بھی کھڑے کئے تھے وہ بھی کامیاب ہوئے مسٹر تصدق احمد خاں بلا مقابلہ کانگریسی ٹکٹ پر کامیاب ہوئے ڈاکٹر خاں صوبہ سرحد سے کانگریس کے ٹکٹ پر بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے اور مسٹر آصف علی دہلی سے کامیاب ہوئے نیز مولوی عبد الصمد الکافی بنگال سے کامیاب ہوئے ان کے علاوہ مسلم یونٹی بورڈ کے امیدواروں کی بھی کانگریس نے تائید و امداد کی تھی اور اس کے ٹکٹ پر بھی متعدد مسلمان کامیاب ہوئے مثلاً مولانا شوکت علی، مسٹر محمد احمد صاحب کاظمی، منشی ظہیر علی ایڈووکیٹ لکھنؤ، سید مرتضیٰ بہادر مدراس یہ بھی اسمبلی میں کانگریس کا ساتھ دینگے۔

کانگریس کی فتح مجموعی حساب یہ ہے کہ اس کو سو میں سے بیاسی فی صدی کامیابی حاصل ہوئی اور جو ووٹ پڑے ان میں ۶۹ فی صدی کانگریس کو ملے باقی میں سب پارٹیاں شامل ہیں خواہ وہ لبرل ہوں یا جسٹس پارٹی انڈیپنڈنٹس ہوں یا نیشنلسٹ پارٹی مسلم کانفرنس والے ہوں یا مسلم لیگ والے غرضکہ ۶۹ فیصدی کانگریس کو ووٹ ملے اور باقی ووٹوں میں ہندو سبھا نیشنلسٹ پارٹی لبرل پارٹی جسٹس پارٹی انڈیپنڈنٹ پارٹی لیگ کانفرنس پارٹی وغیرہ سب شریک ہیں اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ ملک میں کانگریس کو کس قدر اعتماد حاصل ہے چنانچہ گورنمنٹ ہند کے ہوم ممبر نے حال میں لاہور میں جو تقریر کی ہے اس میں کانگریس کی طاقت کا ان الفاظ میں اعتراف کیا ہے کہ ملک میں سب سے زیادہ منظم پارٹی کانگریس ہی ہے چاہیے تو یہ کہنا کہ ملک کی حقیقی و اصلی نمائندہ جماعت کانگریس ہی ہے مگر بھلا حکومت اس حقیقت کا اعتراف کیونکر کرنے لگی تھی خیر کچھ مضائقہ نہیں جتنا اعتراف کیا وہی غنیمت ہے۔

انتخابی جدوجہد اور مسلمان

اس دفعہ پہلی مرتبہ مسلمانوں نے منظم طریقہ پر انتخاب میں حصہ لینے کا ارادہ ظاہر کیا تھا مگر افسوس کہ کوئی اچھا نمونہ اس جدوجہد میں پیش نہیں کیا جا سکا دو جماعتوں نے جماعتی حیثیت سے انتخاب میں حصہ لینے کا اعلان کیا تھا ایک یونٹی بورڈ نے دوسرے لیگ کانفرنس نے یونٹی بورڈ نے تو کسی حد تک اپنے نامزد امیدواروں کی جماعتی حیثیت سے امداد کی اگرچہ صرف یوپی ہی میں اس نے سرگرمی کا اظہار کیا تاہم یہ اسی کی سرگرمی و امداد کا نتیجہ ہے کہ محمد احمد صاحب کاظمی جیسے غریب و غیر معروف امیدوار کو کنور اسمٰعیل رئیس کے مقابلہ پر کامیابی ہوئی اس بورڈ نے مولانا شوکت علی کریم الرضا صاحب وغیرہ کی بھی امداد کی تھی اگرچہ سر یعقوب کے مقابلہ پر کریم الرضا خاں کامیاب نہ ہوسکے مگر جس قدر انھوں نے مقابلہ کیا وہ بورڈ ہی کے بل بوتے پر کر سکے غرضکہ یونٹی بورڈ یوپی میں اپنے امیدواروں کو کامیاب بنانے کی جدوجہد کی مگر دوسری طرف لیگ کانفرنس نے اپنے امیدواروں کو کامیاب بنانے کے لئے اس کے سوا کوئی جدوجہد نہیں کی کہ جو لیگ بلا مقابلہ منتخب ہوگئے یا کانگریس اور یونٹی بورڈ کے مقابلہ پر از خود کھڑے ہوئے تھے ان کو اپنی طرف سے نامزد کر دیا اور پس لیگ کانفرنس بورڈ نے ذرہ برابر کسی قسم کی انتخابی سرگرمی کا اظہار نہیں کیا بلکہ تمام امیدواروں کو ذاتی حیثیت سے انتخاب لڑنا پڑا تمام اخراجات ان غریبوں کو خود ہی برداشت کرنے پڑے ہر قسم کے جلسے جلوس پروپیگنڈا وغیرہ کا ان کو خود ہی انتظام کرنا پڑا غرض کہ نامزد کر دینے کے بعد کوئی امداد و اعانت لیگ کانفرنس بورڈ نے نہیں کی سر رحیم بخش، سر محمد یعقوب، ڈاکٹر شفاعت احمد خاں، سر نذیر حسین، کنور اسمٰعیل علی خاں، مولانا شفیع داؤدی، سیٹھ عبد اللہ ہارون وغیرہ ان سب حضرات کو محض اپنے ذاتی بل بوتے پر انتخاب لڑنا پڑا جن میں سے بعض کامیاب ہوئے اور بعض ناکام۔

اگرچہ لیگ کانفرنس سے ہمارا اختلاف رائے ہے مگر ہماری یہ دلی خواہش تھی اور ہے کہ مسلمان انفرادی نہیں بلکہ جماعتی حیثیت سے انتخاب میں حصہ لینا سیکھیں کیونکہ یہی

بیداری تو اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جب جماعتی حیثیت سے انتخاب کی سرگرمیاں اور جدوجہد بروئے کار آئے ہمیں امید ہے کہ آئندہ صوبجاتی انتخاب مسلمان بھی جماعتی حیثیت سے لڑیں گے اس سے عام مسلمانوں کو سیاسی تعلیم حاصل ہوگی سیاسی بیداری پیدا ہوگی اور جماعتوں کی حکمت عملی اور پالیسی کے متعلق رائے عامہ کا فتویٰ حاصل ہو سکے گا۔

انتخابی بے عنوانیوں پر انتخاب کے بعد ایک نظر

اسلام نے انتخاب کا جو طریقہ بتلایا تھا وہ بیعت کی صورت میں تھا اور خلفائے راشدین کے زمانہ تک انتخابی جد وجہد میں اس قسم کی کوئی بات نہیں پیدا ہوئی جو مذموم ہو خلافت راشدہ کے بعد بیشک انتخابی جدوجہد نے مذموم صورت اختیار کر لی تھی پھر بھی یورپ کے ذریعہ جس قسم کی انتخابی جدوجہد ہم تک پہنچی ہے وہ اس وقت بھی نہ تھی آج تو یہ کیفیت ہے کہ انتخاب کا زمانہ گیا آتا ہے سارے حلقۂ انتخاب میں ایک طوفانی فضا اور تلاطم اذہان و افکار کی ایک ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس میں صحیح و غلط اور خیر و شر کا فرق تقریباً اٹھ جاتا ہے اور اختلاف رائے کھلی ہوئی مخالفت و معاندت کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور ایک دوسرے کے خلاف اس قسم کا تحریری یا تقریری پروپیگنڈا کیا جاتا ہے جو بد ترین قسم کے دو دشمن ہی ایک دوسرے کے خلاف کر سکتے ہیں مقابل امیدوار اور ان کے معاونین و مددگار دو معاند و مخاصم کیمپوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں جو ایک دوسرے کی عزت و آبرو کی طرف سے بھی آنکھ بند کر لیتے ہیں غلط بیانی اور کذب و افترا کو نہ صرف جائز بلکہ بعض صورتوں میں مستحسن سمجھ کر اختیار کیا جاتا ہے ایک دوسرے کے خلاف تہمت تراشی الزام دہی اور بدزبانی و بدگوئی کو لوازم انتخاب میں داخل کر لیا گیا ہے ہمیں خود دہلی میں مسٹر آصف علی کے انتخاب کا تجربہ ہے جس میں ان کا کوئی حریف مسلمان نہ تھا مگر رائے صاحب نانک چند کے کچھ حامی مسلمان ایسے تھے انہوں نے مسٹر آصف علی کے خلاف اس قسم کا گندہ غیر شریفانہ اشتعال انگیز اور جھوٹا تحریری پروپیگنڈا کیا کہ العظمۃ للہ ان کے لئے کفر کے فتوے شائع کئے گئے ان کو مرتد کہا گیا اور خدا معلوم کیا کیا کچھ نہ کہا غرضکہ انتخابی موسم کیا آتا ہے متعلق اشخاص اور متعلق جماعتیں اور متعلق صحائف و جرائد سب ایک بحرانی کیفیت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اب انتخابی موسم کے خاتمہ کے بعد اگر متعلقہ اشخاص و افراد جماعتوں اور جرائد و صحف کا جائزہ لیا جائے تو مشکل سے کسی کا دامن پاک و صاف نظر آئیگا اور سب ہی کسی نہ کسی الزام کے مورد ٹھیرینگے۔

اس سلسلہ میں ہمیں صاف اور کھلے دل سے اس حقیقت کا اعتراف کرنا چاہیئے کہ خود ہمارا دامن بھی بے داغ نہ رہ سکا چونکہ سیاسیات میں ہمارا مسلک وہ ہے جو کانگریس کا ہے اسلئے انتخابی جدوجہد میں غیر کانگریسی امیدواروں کے خلاف نکتہ چینی جادۂ اعتدال و توسط سے منحرف ہو گیا اور چند نام یادرکھنے کے زیر عنوان شائع ہوئے مولوی کے مشرب و مسلک کے خلاف اس انداز و لہجہ میں اظہار خیالات ہو گیا جسکو سنجیدگی و متانت کی حدود سے متجاوز کہنا چاہیئے یہ انتخابی بحران ہی کا نتیجہ تھا کہ اس قسم کی تحریر قلم سے نکل گئی جو مولوی کے صفحات کے لئے باعث فخر نہیں کہی جا سکتی بہر حال ہم تمام متعلقہ اصحاب سے کھلے دل کے ساتھ اس تحریر کے لئے عذر خواہ اور معذرت طلب ہیں اور خواہ کسی کو اس سے تکلیف نہ ہوئی ہو مگر ہم خود اس سے نادم اور متاسف ہیں اور خدا سے دعا کرتے ہیں کہ آئندہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اظہارات میں باوجود شدید اختلاف کے اصولی حد سے متجاوز نہ ہونے پائے اور اسلوب و لہجہ کی سنجیدگی اور روش تحریر کی متانت ہمیشہ ہر جگہ قائم رہے ہمیں امید ہے کہ تمام متعلقہ اصحاب عموماً اور حاجی شیخ وجیہ الدین صاحب خصوصیت کے ساتھ ہماری معذرت کو قبول فرما کر ہمیں ممنون و متشکر فرمائینگے۔

پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ

افسوس ہے کہ گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے ہم اس دفعہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر بحث نہ کر سکے اگر فرصت رہی تو انشاء اللہ آئندہ اس پر تفصیلی بحث کرینگے۔ مختصراً اس قدر سمجھ لینا چاہیئے کہ اس غلام آباد ہندوستان میں بھی ایک متنفس بھی ایسا نہ نکلا جس نے اس رپورٹ کی تعریف کی ہو علی قدر مراتب کسی نے اس کو رجعت پسندانہ کہا کسی نے مایوس کن کسی نے ناقابل اطمینان اور سب نے اس کو وائٹ پیپر سے بھی بدتر کہا یعنی سر آغا خان سے لیکر سر سپرو تک لبرل اور اعتدال پسند جسٹس پارٹی والے مسلم لیگ والے مسلم کانفرنس والے ہندو سبھا والے غرضکہ اشخاص اور جماعتوں میں سے کوئی بھی اس سے مطمئن نہیں ہے اور کانگریس نے تو اس کو شرانگیز ناقابل قبول اور انگریزی راج کو دوام بخشنے والی رپورٹ قرار دیکر بالکل ٹھکرا دیا ہے اس سے اس رپورٹ کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

واحدی صاحب کا منجن
اکسیر دندان

یہ منجن اس نسخہ سے بنایا گیا ہے جو ملا واحدی صاحب کی ایڈیٹری طبیب کے زمانہ میں یعنی سنہ ۱۳۴۱ھ میں مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم نے عنایت فرمایا تھا اس سے دانتوں اور مسوڑھوں کی تمام خرابیاں اور تکلیفیں رفع ہو جاتی ہیں چودہ پندرہ سال سے واحدی صاحب اسے خود بھی استعمال کرتے ہیں اور اپنے شہر کے ہر ضرورتمند کو دیتے ہیں ہر شخص اس کا ثنا خواں ہے اور سب سے اچھا منجن تسلیم کرتا ہے سینکڑوں ملنے والے جن کے دانت اس منجن نے جوڑ دیئے متعدد آدمی جنہیں بار بار کی شکایت تھی اور سر کھانے کے ساتھ مسوڑھوں کا خون اور مسوڑھوں کی پیپ پیٹ میں اتر کر جن کی صحت کو برباد کر رہی تھی صرف اس منجن کے ملنے سے ان کے مسوڑھے اچھے ہو گئے اور آج وہ خدا کے فضل سے تندرست ہیں جس منجن سے پائریا جیسے موذی مرض کو آرام ہوتا اور جس منجن سے ملتے ہوئے دانت جڑ جاتے ہوں اس کے دوسرے معمولی فوائد بیان کرنے فضول ہیں یہ خیال کر کے کہ دہلی سے باہر کے لوگوں کے پاس بھی اس منجن کو پہنچایا جائے ہم نے واحدی صاحب سے منجن کا یہ نسخہ مانگ لیا ہے اور لاگت کی لاگت اسے فروخت کر رہے ہیں۔

قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ۵ دو شیشیوں پر محصول صرف ۷ تین پر بھی ۷

ملنے کا پتہ:۔ احمد مجتبیٰ ۱۷ کوچہ چیلاں۔ دہلی

ضعیف العمر اور کمزور نگاہ والون کے لیے بہت جلی اور چوب قلم

(نمونہ دائیں سمت) آسان وید قرآن شریف مترجم مفسر

بہت سستا

مترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی

حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن چھپائی خوب سیاہ چمکدار کاغذ سفید ولایتی سوئیڈن کا بہت موٹا، وزن ۵ سیر

کے قریب خانہ دلبستی بڑے بڑے کام کرنیوالے حیران ہیں کہ کسی حساب سے بھی اس قدر جلی قلم اتنی ضخامت کا قرآن شریف چار روپے میں نہیں چھپ سکتا ہے، عمدہ کتابت اعراب برجا اور حروف کشادہ ہیں قلم کا نمونہ دائیں جانب موجود ہے ترجمہ ٹھیک لفظوں کے نیچے ہے جس سے عربی الفاظ کے معنی ٹھیک طور سے معلوم ہو جاتے ہیں یہ قران میں ایک بغیر عینک لگائے لاچار گز کے فاصلے سے پڑھ لیتا ہوں۔ بہت صاف چھپا ہوا ہے

ضعیف العمر بزرگ چاندنی میں بے تکان تلاوت کر لیتے ہیں

یہی وجہ ہے کہ اس قرآن شریف کا نام آسان وید قرآن شریف رکھا گیا ہے کہ اس کے ابتدا میں ایک طویل مقدمہ ہے اور جیسا قرآن ہے اسی نسبت سے یہ مقدمہ بھی اہم ہے، ہدیہ مجلد چرمی پشتہ چار روپے محصولڈاک ڈھائی روپے ریل کے ذریعہ منگائیں تو ہر قیمت سے زائد منی آرڈر کریں

یہی قرآن بلا ترجمہ روشن وید

کے نام سے ہدیہ ہو رہا ہے اس کا قلم آسان وید سے بھی جلی ہے اور حروف خوب الگ الگ ہیں کاغذ اتنا موٹا نہیں ہے اسی لئے اس کا وزن چار سیر کے قریب ہی بہت صاف چھپائی ہے کاغذ خوب سفید نارویے کا ہے ہدیہ مجلد چرمی پشتہ تین روپے محصولڈاک ۱۴؎ تقطیع ۱۵ انچ طویل ۱۱ انچ عریض، حمیدیہ پریس دہلی سے منگایئے

بائیں طرف ایوری کاغذ والہ چوب قلم مترجم

کی ایک سطر کا نمونہ بائیں طرف ہے قلم اور ترجمہ اس سے بھی جلی ہے اور حروف الگ الگ ہیں ترجمہ تحت اللفظ ہے عام طور پر سستے قرآن شریف کا کاغذ ردی ہوتا ہے اس لئے کہ چکنا دیسی کاغذ اس سے ڈیوڑھی قیمت کا ہوتا ہے اور وہ کاغذ لگانے سے قرآن شریف کی قیمت بہت بڑھ جاتی ہے اس لئے باوجود اس کے بالآخر بہترین کاغذ والا قرآن شریف ہیں لے ہی آیا اس کاغذ ایوری فنش ہے اور تقطیع فلسکیپ نہ ہے آپ بہی سے فلسکیپ کا غذ تو ہر شخص کے کام میں آتا ہوگا اور اچھا یہ کاغذ سب کے ذہن میں ہوگا۔ اب تصور کیجئے کہ بہتر سے بہتر کاغذ فلسکیپ جو ہو سکتا ہے۔ اس قرآن شریف کا کاغذ ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس حالت میں اس کا ہدیہ بھی اسی نسبت سے ہوتا لیکن حمیدیہ پریس کی خصوصیت یہی ہے کہ وہ بہتر سے بہتر اور قیمتی سے قیمتی قرآن شریف ناظرین مولوی کے لیے سستے سے سستے ہدیہ میں فراہم کرے اس لیے اس قرآن شریف کا ہدیہ بھی حیرت خیز ہے اس کی ضخامت ۸۳۰ صفحات مع مقدمہ ہے یعنی فلسکیپ کاغذ کا ۱۶ دستہ کاغذ ایک قرآن شریف میں لگا ہے اور اس کاغذ کی قیمت آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ اچھا کاغذ دو روپے فی ریم ملتا ہے ابتدا میں چالیس صفحات کا مقدمہ ہے جس میں مضامین قرآنی کی مکمل فہرست ہے ترجمہ تحت اللفظ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا ہے اس ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ عربی لفظوں کے الگ الگ معنی معلوم ہو جاتے ہیں اس سے عربی زبان کی بھی خاصی واقفیت ہو جاتی ہے **ہدیہ مجلد چرمی پشتہ تین روپے محصول ۱۲؎** گویا پانچ روپے میں گھر بیٹھے منگا لیجیے۔ ریلوے کے ذریعہ جو قرآن شریف منگائیں اس کا ہدیہ حساب کر کے پیشگی بھیجیں اور ۸ فی پارسل زائد برائے خرچہ متفرق

ملنے کا پتہ: حمیدیہ پریس دہلی کوچہ چیلان

حیرتناک رعایت معجز نما حمائل مترجم مجلد چرمی کامل چوتھائی ہدیہ میں

اب آخر وہ کونسا وقت آئیگا کہ آپ سستے ہدیہ کے قرآن شریف غربا میں تقسیم کریں گے!

ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ [illegible] معجز نما حمائل چھوٹی تقطیع کا ایک ترجمۃ القرآن مترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب جب پہلی مرتبہ چھپا تھا تو چھ روپیہ ہدیہ تھا۔ [illegible] اب [illegible] قرآن شریف اب سویں مرتبہ چھپ کر [illegible] ایک نمونہ نیچے موجود ہے، دیکھئے اور تعجب کیجئے کہ اب یہ قرآن شریف [illegible] سالہ مولوی سے [illegible] چرمی کامل ڈیڑھ روپیہ میں ملتا ہے، جو اڈیشن اول کا چوتھائی ہدیہ ہے [illegible] بھی کم ہے آخر نقصان سے کیوں ہدیہ کم ہو رہا ہے، یہ ایک بڑی دلخراش داستان ہے، موقع ہے کہ یہ نعمت لوٹ لیجئے، پھر یہ وقت کہاں، دوستوں کو اعزہ کو محلہ والوں کو بھی خبر کر دیجئے

یقین فرمائیے بلکہ یقین فرمائیے کہ یہ ہدیہ کبھی نہیں ہو سکتا، خدا جانے آئندہ ماہ آپ یہ اشتہار دیکھیں یا نہ دیکھیں یعنی آئندہ ماہ یہ ہدیہ رہ سکے یا نہ رہ سکے اور قرآن شریف بھی باقی بچے یا نہ بچے اس لیے اگر آپ رمضان شریف میں نہ منگا سکے، تو شاید ہی یہ خوبصورت حمائل آپ کو اس ہدیہ میں مل سکے، بالکل اتفاق ہے کہ یہ دوسرا اشتہار آپ کی نظر سے گذر رہا ہے، میں آپ کو عمداً اطلاع نہیں دیا کرتا

اس کی تفسیر بڑی تقطیع کے قرآنوں سے بھی زیادہ ہے اور حمائل میں تو فقط تفسیر ہی سستی ہے ترجمہ بامحاورہ سلیس علامہ **اشرف علی** صاحب محدث تھانوی کا ہے، چھپائی بہت صاف ہے اور اعلیٰ ہے، خانشدہ ہے، مجلد چرمی کہ ہے، نقرئی منقش ہے ایک ہزار صفحہ سے زائد ضخامت ہے ابتدا میں ایک بسیط مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں، ۱۔ حضرت آدمؑ سے لے کر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور انکی امتوں کے حال ہیں اسلام سے قبل عرب کی تمام قدیم قوموں کی تاریخ اور رسول کریمؐ کی پیدائش سے لے کر وفات تک کی مفصل سوانح عمریاں اور ان تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف لڑیں بعد میں خلفائے راشدینؓ کے کامل حالات حصہ دوم میں فضائل القرآن اور معلومات قرآنی کا بڑا ذخیرہ جو آپ نے پہلے پڑھا نہ ہوگا

حصہ سوم میں تمام خاندانوں کے سینہ بسینہ اعمال ہیں حصہ چہارم اور پنجم میں دیگر باتیں

ہدیہ مجلد چرمی نقرئی کار ڈیڑھ روپیہ محصولڈاک ۱۲؍ کل دو روپے چار آنے

حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

ولو اننا ۸ — منزل ۲ — ۲۵۶ — الاعراف

جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ

تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل [illegible] پورا پورا

وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ

پورا کیا کرو اور لوگوں کا ان کی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا

اور روئے زمین میں بعد اس کے کہ اس کی درستی کر دی گئی فساد مت پھیلاؤ

ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ وَلَا

یہ تمہارے لیے نافع ہے اگر تم تصدیق کرو اور تم

تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ

سڑکوں پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دو

عَن سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا

اور اللہ کی راہ سے روکو اور اس میں کجی کی تلاش میں

عِوَجًا وَاذْكُرُوا إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ

لگے رہو اور اس حالت کو یاد کرو جب کہ تم کم تھے پھر اللہ نے تم کو زیادہ کر دیا

وَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝

اور دیکھو کہ کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا

وَإِن كَانَ طَائِفَةٌ مِّنكُمْ آمَنُوا بِالَّذِي أُرْسِلْتُ

اور اگر تم میں سے بعضے اس حکم پر جس کو دیکر مجھ کو بھیجا گیا ہے ایمان لے آئے ہیں

بِهِ وَطَائِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ

اور بعضے ایمان نہیں لائے ہیں تو ذرا ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ

يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝

ہمارے درمیان میں اللہ تعالیٰ فیصلہ کئے دیتے ہیں اور وہ سب فیصلہ کرنیوالوں سے بہتر ہیں

ف قبیلہ مدین اور اصحاب ایکہ جو در اصل ایک ہی امت تھی جن میں کم تولنے اور کم ناپنے کا رواج تھا ان کی ہدایت کے لئے حضرت شعیبؑ بھیجے گئے تھے یہ لوگ پیڑوں کی بھی پوجا کرتے تھے اس واسطے ان کو اصحاب الایکہ سورہ شعرا میں کہا ہے یعنی درختوں کی عبادت کرنے والے حضرت شعیبؑ نے بڑی عمر پائی [illegible] وقت تک زندہ رہے [illegible] حضرت شعیبؑ [illegible] حضرت شعیبؑ کی بیٹیاں تھیں جن میں سے ایک کا حضرت موسیٰ سے نکاح ہوا حضرت شعیبؑ نابینا تھے اور بڑے فصیح تھے اسی واسطے ان کو خطیب الانبیا کہتے ہیں۔ قرآن شریف میں حضرت شعیبؑ کی امت کے عذاب کا تین جگہ ذکر ہے ایک جگہ سورہ اعراف میں زلزلہ کا ذکر ہے ایک سورہ ہود میں چنگھاڑ آسمانی کا ذکر ہے ایک سورہ شعرا میں عذاب کے بادل کا ذکر ہے جس سے آگ برسی تھی یہ تینوں عذاب ایک ساتھ اس طرح آئے کہ پہلے جب وہ لوگ اپنے گھروں میں تھے تو زلزلہ آیا جب گھروں سے باہر نکلے تو سخت گرمی معلوم ہوئی اور بادل کی صورت کا ایک ٹکڑا سایہ کا نظر آیا پہلے ایک شخص ان میں سے [illegible] سایہ کی ٹھنڈک کی تعریف کی اس کی تعریف سنکر سب لوگ اس چھاؤں میں چلے گئے [illegible] آسمان سے ایک سخت چیخ کی آواز آئی [illegible] سب لوگ ایک دم میں ہلاک ہو گئے یہ تین قسم کا ایک ہی عذاب ہے

ہدیہ عہ محصول ۱۲؍ کل ۂ میں منگا لیجئے

تفسیر موضح القرآن مجلد

اردو تفاسیر کے سورت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی کی عرق ریزی کا شاندار کارنامہ اور ایسی تفسیر جس کو ہر مفسر نے اپنی شمع راہ بنایا اب بھی ویسی ہی مقبول ہو جیسے پہلے تھی اس کے قدردان اب بھی اس کو ڈھونڈتے ہیں لاکھوں چھپتی ہے اور سب ہدیہ ہو جاتی ہے اتنی سستی کوئی قرآن شریف کی اور کوئی تفسیر نہیں مولوی دو گنی تقطیع کے ۱۰۴۰ صفحے ہیں پہلے اس کی قیمت بلا جلد چار روپے تھی۔ اب ہم نے بہت ارزاں مجلد کامل صرف تین روپے میں لگتی ہے قیمت مجلد سے محصولڈاک ۱۱؎ کل للعہ

تفسیر الٓمٓ الکتاب مجلد

قرآن شریف کی تفسیر مسلمانوں کی ابتدائی تعلیم سے شروع ہوتی ہے کوئی مسلمان ایسا ہی بدنصیب ہوگا جس کے یہ سورت یاد نہ ہو لیکن آپ نے یہ سوچا بھی کہ اسمیں کیا کیا معارف ہیں اس کتاب میں الحمد شریف کے متعلق اس قدر بیانات ہیں کہ پورے دو سو صفحہ میں آئے ہیں اولیاء اللہ کی وہ وہ حکایتیں اور نکات لطیفہ ہیں کہ آپ بے شمار میں آجائیں گے حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی لکھی ہوئی حنفیہ عقائد کی آئینہ دار ہے اور سینکڑوں اعمال بھی ہیں ۲۰۰ صفحات قیمت ۱؎ تھی اب اس کا ہدیہ مجلد بارہ آنے ہے محصول ڈاک

تفسیر رب سورہ مجلد

نماز پڑھتے ہیں، خدا کی حضوری کا پانچ وقت حاضر ہوتے ہیں، مولانات را از دنیا ز جیلے میں آئے ہم ہیں کہ ہمیں خبر نہیں ہوتی کہ ہم نے کیا کہا اور کس نے کیا سنا، مقررہ ترکیبیں کیس منہ پر ہاتھ پھیرے مصلیٰ تہ کیا، نماز میں عام طور سے جو سورتیں پڑھی جاتی ہیں یہ انکی تفسیر ہے یہ تفسیر پڑھنے کے بعد نماز میں لطف آجائیگا، کیونکہ ہر وہ نقطہ نماز پڑھنے میں ذہن نشین ہوگا جو اس کتاب میں ہے، واقعہ یہ ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی نماز نماز ہو جائے، تو یہ رب سورہ ضرور منگا لیے، ۲۴۴ صفحات مجلد کا ہدیہ صرف آٹھ آنے محصول ۲؎

دلائل الخیرات مجلد

حل مشکلات کے لیے بڑی اکسیر چیز ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے مندرجہ شرائط کے ساتھ پڑھی جائے ان کے اوصاف و اثرات بیان کرنے کے لیے دفتر کے دفتر درکار ہیں جو شخص دلائل الخیرات کا عامل ہے اس کی کوئی بھی حاجت کہیں نہیں اٹکی رہتی اس کے استفادہ کا ایک اثر یہ بھی ہے کہ اس کا عامل رسول کریم کی زیارت سے بھی مشرف ہوتا ہے، پھر بھلا ایسی نعمت کیا کم ہے۔ وظائف و اوراد کے سلسلہ میں اس کتاب کو بڑی اہمیت ہے ۲۴۴ صفحات کی مترجم حاشیہ شدہ کتاب ہے رعایتی ہدیہ رمضان مجلد آٹھ آنے محصول ۲؎

مذہبی معلومات

نئی روشنی کے ایسے لامذہب درکار نہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں لیکن اسلامی تعلیم سے قطعی ناواقف ہیں اور جب ان سے مذہب کی ناواقفیت کا سبب پوچھا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں، کہ اردو میں کوئی ایسی کتاب نہیں جو ہم کو مطمئن کر سکے اور کم سے کم وقت میں ہم زیادہ سے زیادہ اسلامی معلومات حاصل کر سکیں ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنی فرصت کا مطالعہ کریں جو تمام اسلامی تعلیم کی سوم ہے جس میں صدہا مسائل درج ہیں، جن کے مطالعہ سے آپکی مذہبی معلومات مولوی جیسی ہو جائے گی۔ اور آپکا کوئی مذہبی کام اٹکا نہ رہیگا۔ قیمت ۸؎ محصول ڈاک

تفسیر سورہ یاسین

یہ تفسیر اس زمانہ میں لکھی گئی ہے جبکہ بغاوت و طغیان کا زمانہ ہے قدم قدم پر مذہب کے لیے عقلی دلائل مانگے گئے ہیں۔ یہ تفسیر اس لحاظ سے بہت شاندار ہے کہ ہر بات کو معقول طریقہ پر سمجھایا گیا ہے یہ تفسیر علامہ عبدہ مصری کی تفسیر القرآن سے مستنبط ہے اور ایسے عجیب و غریب پیرایہ میں مذہب کے اعمال کو ذہن نشین کیا گیا ہے کہ بلا آخر ایمان بھی ایمان لے آتا ہے، صرف تفسیر کے لحاظ سے ہی تفسیر بہت اہم اور مفصل ہے، ایک ایک بات کو بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، گویا یہ بہت سی تفسیروں کا عطر ہی ہے۔ قیمت آٹھ آنے محصول ڈاک ۲؎

مناجات مقبول مجلد

۹۲ صفحات کی مجلد کتاب ہے تصنیف حضرت مولانا اشرف علی صاحب دعاؤں کی مقبول کتاب ہے، اول سات دن کی اردو نظم میں بہت ہی موثر مناجاتیں ہیں دعا مانگنے کے طریقے اور اولیائے عظام کی قبولیت دعا کی حکایتیں، پھر قرآن شریف سے ساتوں منزلیں اور اکابر کرام کی مجربہ دعائیں ہیں، جنکو مولانا اشرف علی صاحب نے جمع کیا ہے، پھر استعاذہ منزل پھر دعائے مستجاب مجربہ اماد یہ نظم مترجم درود شریف منظوم بھی از مولوی اشرف علی صاحب بہت موثر انداز میں بیان کی گئی ہیں، لاکھوں مسلمانوں کے زیر عمل ہیں قیمت فی جلد ۲؎ محصولڈاک ۲؎

جواہر القرآن مجلد

قرآن کریم وہ نعمت ہے جس سے امراض روحانی کو شفا حاصل ہوتی ہے، قرآن شریف سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں اور حوائج دینوی و دینی کے حصول کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی ذریعہ نہیں علمائے صالحین نے اس بحر ذخار میں غواصی کر کے جواہر القرآن کا استخراج کیا ہے اور رفع حاجات کے لیے اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن سے شروع کرکے جمعہ کے لیے تمہیدات قرآنی ہیں ہفتہ کے لیے استغفار اتوار کو تسبیحات، پیر کو آیات توکل منگل کے لیے تسلیمات بدھ کے لیے تعلیمات جمعرات کے لیے دعوات عجیب کتاب ہے، قیمت چھ آنے محصول ۲؎

معجز نما پارہ سورہ مجلد

جدید اڈیشن معہ ہفت اعراب یہ نیا اڈیشن حال ہی میں طیار ہوا ہے پہلا مجموعہ ۱۶۸ صفحہ کا تھا اور اب یہ ۲۴۴ صفحہ کا ہے اسمیں ہفت روزہ مناجات خاندان چشت کے علاوہ اور بھی بہت سی مجرب دعائیں ہیں، ترجمہ لفظی حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا ہے اور خواص و فضائل و اعمال سورہ ہائے قرآن از حضرت مولانا اشرف علی صاحب تقطیع مولوی سے نصف کاغذ چھپائی مناسب داخلی میں حسب ذیل سورتیں ہیں یاسین، فتح، رحمٰن واقعہ، ملک، مزمل، کہف، خلق، ناس، ہفت ہیکل، ششقل شخص، دعائے گنج العرش وغیرہ ہدیہ مجلد ۱۴؎

پنج سورہ پختہ قلم وہ سورہ مجلد

یہ بہت جلی قلم کا دہ سورہ ہے اسمیں حسب ذیل سورتیں اور پورا دہ سورہ مترجم اور حاشیہ شدہ ہے، سورہ یاسین سورہ فتح، سورہ مزمل، سورۃ النبا، سورہ رحمٰن سورہ واقعہ، سورہ نوح، سورہ کہف، سورہ تبارک سورہ ملک معہ خواص، ہفت ہیکل شش قفل دعائے امن، تعویذ نظر، دعائے تلقین، دعائے تپ دعائے امن ہر بیماری، اور دعائے گنج العرش کامل کی ضخامت ۲۰۹ صفحات بہت مقبول مجموعہ ہے ہزار ہا ہدیہ ہوتا ہے، تقطیع مولوی سے نصف فی صفحہ، سطر حاشیہ شدہ، ہدیہ مجلد صرف چھ آنے محصولڈاک ۲؎ کل ۱۳؎

ہفت رنگ عکسی پنج سورہ

آپنے پنج سورہ کے تہاوں پر رنگارنگ تصویریں بھی دیکھی ہونگی، ویسے ہی کاغذ پر سات رنگ میں یہ پنج سورہ چھپا ہے اور ٹائیٹل پر سونے کا رنگین کام ہے، کاغذ ولایتی آرٹ پیپر ہے، چھپائی متن کی خوب سیاہ ہے ترجمہ کی چھپائی سرخ ہے خالی جگہ زرد رنگ کے تصویری نقاط ہیں، ہر صفحہ پر ہفت رنگ بیل ہے جسمیں بہت ہی خوشنما نقوش ہیں، اور بعض جگہ تہہر کام ہے، ہر دو ورق کے بیچ میں روغنی تپنگی کاغذ ہے تاکہ چھپائی کی آب بھی خراب نہ ہو، اگر جلد دیکھا جائے تو ہرگز فقط جلد ہی آپ کبھی نہیں بتا سکتے قیمت مجلد رعایتی دس آنے محصول ۲؎

مجموعہ اعمال قرآنی مجلد

آیات قرآنی معہ تعویذات لاثانی از علامہ حضرت شاہ اشرف علی صاحب تھانوی حضرت مولانا کے تبحر علمی اور واقف اسرار ربانی کا کون قائل نہیں ہے، آپنے قرآن شریف کے مخصوص اعمال کو یکجا کیا ہے، اور دنیاوی و دینی ضروریات میں ایک بھی چیز ایسی نہیں چھوڑی جس کا مداوا اس کتاب میں نہ ہو امراض کی تشخیص بلیات کی دفع ہے مقدمات کی جیت ہو کشایش رزق ہے، حب کے وظیفے تسخیر کے نقش ہیں، ایک سو ساٹھ صفحہ کی کتاب مجلد ہے کاغذ اعلیٰ ہے، اصلی قیمت ۱۲؎ لیکن مجموعہ یہ پرمیہ رعایت سے ۶؎ میں ملتی ہے،

ملنے کا پتہ [illegible] جید برقی پریس دہلی

نبیوں کے قصے مجلد

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رسول کریم تک جس قدر نبی مبعوث ہوئے ہیں اور ان کا قرآن شریف میں ذکر ہے، سب کی مکمل سوانح عمری ہے بڑی مستند جلد ہے مستند ہے، ۲۰۰ صفحوں کی مجلد کتاب ہے انبیاء کے حالات ظاہر ہے کہ بڑے بڑے معارف سے پُر ہونگے سب سے اہم ترین پہلو کتاب کا یہ ہے کہ دیگر امتوں کے سخت ترین ریاضات کے مقابلہ میں امت محمدی کی ہلکی عبادتوں اور اعلیٰ اجر سے عبادت الٰہی کی تشویق ہوتی ہے، اتنی ضخیم کتاب ہے اور ہدیہ بہت کم مجلد کتاب ہے قیمت صرف بارہ آنے محصول ڈاک ۵ کل ۱۱ حمیدیہ پریس دہلی

چھیانوے ۹۶ اولیا مجلد

ان کے حالات انکی کرامات ان کے خوارق انکی تعلیمات ان کی والہانہ تبلیغ اسلام ان کے اوران کے اسرار باطنیہ انکی اولوہیت اور انکشاف اس کتاب سے ہوتا ہے جسمیں اکابر اولیاء اللہ کے حالات ہیں، اس کا نام تذکرۃ الاولیاء ہے، یہی وہ کتاب ہے جسمیں اکابر اولیاء اللہ کے حالات ہیں، ہندوستان کے بھی، شام کے بھی، ایران کے بھی، مشرق قریب کے بھی ہیں اور مشرق بعید کے بھی، یہ کتاب ہمارے بزرگ لوگوں کا محلی آئینہ ہے، بڑی تقطیع کے چار سو صفحات کی ضخیم کتاب ہے قیمت ڈیڑھ روپیہ محصول ڈاک ۴ کل ۱۱ حمیدیہ پریس دہلی

الفاروق مجلد

کیا اسلاف تھے اور کیا ہم ہیں جانتے ہو کہ الفاروق میں کیا ہے اسمیں خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق کی زندگی کے مفصل حالات ہیں، وہ جلیل القدر صحابی ہیں جنکا ثانی زمین پر پھر پیدا نہیں ہوا، نوشیرواں کی فرضی روایات عدل پر عش عش کرنیوالو ذرا اس عدل فاروقی کے حالات پڑھو جب معلوم ہوگا کہ عدل کسے کہتے ہیں، مساوات مساوات کے نعرے لگانے والوں ذرا اس عدل فاروقی کے حالات پڑھو اور دیکھو بیت المقدس میں شاہانہ داخلہ ہوتا ہے مگر کس طرح غلام سوار اور آقا مہار بردار اور جمہوریت کے سب سے بڑے بادشاہ کے حالات پڑھو ۹۰۰ صفحے قیمت ۱۲

امام ابوحنیفہ مجلد

کے حالات پڑھنے ہر حنفی مسلمان کے لیے ضروری ہیں کیونکہ جن کی نسبت سے وہ فخر کرتے ہیں، ان کے حالات سے بے خبر رہنا، بہت ہی ناموزوں ہے. سیرۃ النعمان علامہ شبلی مرحوم کی تصنیف ہے امام صاحب کے حالات علمی کارناموں مناظروں اور دقیقہ رس مسائل کے معلوم کرنے کے لیے سب سے بہتر کتاب ہے فقہ کی تدوین کے سلسلہ میں ایسے ایسے نکات علمی بیان ہوئے جس سے آدمی ششدر رہ جاتے ہیں اور حقیقت میں امام موصوف کا یہ مابہ الامتیاز فن ہی ہے ضخامت ۷۰۰ صفحات قیمت رعایتی خاص مجلد صرف آٹھ آنے محصول ۶

تاریخ اسلام کامل مجلد

بعثت رسول کریمؐ سے لے کر ترکوں کی موجودہ حکومت تک (۱) اسمیں سنہ ہجری سے ایک صدی پیشتر سے لیکر وفات رسول تک کے حالات درج ہیں ۲۹۲ صفحے (۲) اسمیں حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی کی خلافت اور فتوحات اسلام ۱۸۴ صفحے (۳) خلفائے بنی امیہ کی عہد حکومت اور شہادت امامین کا مفصل تذکرہ ہے ۲۰۸ صفحے (۴) اسمیں خلفائے بنی عباس کے نام و کمال حالات ہیں مع تاریخ عجم اسلام ضخامت ۴۰۰ صفحے (۵) سلطنت عثمانیہ ترکیہ کے پورے حالات ۴۴ صفحے پانچوں حصے یکجا مجلد چرمی قیمت تین روپے آٹھ آنے، محصول ۱۴

بہشتی زیور مدلل

گیارہ حصے کامل مجلد ہے، یہ فقہ حنفیہ کا پورا انتخاب ہے اس کے گیارہ حصے ہیں (۱) الف بے پ اور کچھ عقائد (۲) وضو طہارت، اور کچھ نماز کے مسائل (۳) زکوٰۃ حج قربانی (۴) طلاق، نکاح ولی، مہر، عدت و غیرہ (۵) معاملات، حقوق، معاشرت، زوجین (۶) اصلاحات باطن، تہذیب اخلاق (۷) اصلاح الرسوم مروجہ شادی و غمی (۸) نیک بیبیوں کی حکایتوں (۹) ضروری اور مفید علاج (۱۰) دنیادی ہدایتیں (۱۱) مردوں کے لیے خاص خاص مسائل، یہ سب ایک جگہ مجلد ہیں، ضخامت ۹۰۰ صفحات قیمت مجلد دو روپے محصول ڈاک ۱۴

نماز کے پورے مسائل

آپ کو ایک جگہ ہی کسی کتاب میں مل سکتے ہیں تو وہ صرف رکن دین ہے جس کے پڑھنے سے نماز کی ذرہ ذرہ کیفیت معلوم ہو جاتی ہے اور کوئی چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ بھی ایسا نہیں ہے جس کا حال اس کتاب میں نہ ہو، غرضکہ نماز پڑھنی ہے، تو یہ کتاب بھی منگایئے ایک مرتبہ پڑھ لینے کے بعد آپ نماز کے ہر چھوٹے چھوٹے مسئلہ سے واقف ہو جائیں گے، کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس لیے کیجے کہ ہر سال دس ہزار چھپتی ہے. یہ اڈیشن مصنف نے بعد نظر ثانی خود چھپوایا ہے ۲۵۰ صفحات، قیمت مجلد دس آنے محصول ڈاک ۵ کل ۱۵

نماز کے علمی فائدے

نماز پڑھنا بظاہر خدا کے حکم کی پابندی ہے لیکن بہ باطن اس کے ہزاروں فوائد پنہاں ہیں، جو ایک انسان کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیتے ہیں اس کتاب کو پڑھ لینے کے بعد آپ حیرت میں رہ جائیں گے، کہ نماز اچھے انسانوں کی اچھی ضرورتیں کو کس حد تک پورا کرتی ہے، اس کے علاوہ اس کتاب میں ہر ضرورت کی علیحدہ نماز درج ہے اور بتلایا گیا ہے کہ نماز ہی دینی اور دنیاوی فائدے الزامی نصیب ہوتی ہے، ایک جدید الخیال مصری عالم کی کتاب مرصاد الصلوٰۃ کا اردو ترجمہ سو صفحات قیمت چھ آنے، محصول ۴

نماز کی سب سے بڑی کتاب

نماز کے متعلق واضح بیان اس سے زیادہ آپ کو کسی کتاب میں نہیں ملیگے. اسمیں نماز کے فرائض واجبات سنن مستحبات مفسدات مکروہات، ترغیبات ترہیبات مع اختلاف ائمہ اربعہ، و دلائل و براہین قاطع اور علاوہ صلوٰۃ خمسہ جملہ اقسام کی نماز اور احکام زکوٰۃ و مسائل جمعہ، آداب مسجد اور اسم اعظم، طریقہ استغفار، تعلیم و تلقین، ترکیب تجہیز و تکفین، غرضکہ ہر جزئیات نماز بڑی شرح بسط سے درج ہیں، اس کتاب میں ایک بہت بڑی خصوصیت یہ بھی ہے کہ جابجا شرعی حیثیت احکام کی تاریخ بھی بتلائی گئی ہے. بہت اعلیٰ کاغذ چھپائی عمدہ قیمت دو روپے محصول ۱۴

خطبات دین محمدی

یہ وہ مقبول عام حنفی خطبے ہیں جو صرف چھ ماہ میں منادی کے ذریعہ جدید چھ سات سو مساجد میں پڑھے جانے لگے ہیں، یہی وہ خطبات ہیں، جن کے پڑھنے اور سننے پر علمائے سنت و الجماعت متفق ہو گئے ہیں کیونکہ ان میں پہلے عربی خطبے ہیں پھر خطبہ کے متعلق وعظ ہیں آخر میں نظم اور پھر خطبہ ثانی اس کتاب کے شائع ہونیکے بعد مسلمانوں کی بہت بڑی ضرورت رفع ہو گئی اس کتاب میں ہر ماہ کے پانچ خطبے ہیں، اس کے علاوہ دو خطبے عیدین کے، انداز بیان بہت دلنشین عام فہم انداز بیان ہے خطبہ تین طرح کا ہے، پورا عربی، پوری نظم کا پورا نثر کا خطبہ ۲۰۰ صفحات قیمت ڈیڑھ روپیہ

گھر کا مولوی مجلد

پانچ صوفی کے وعظ کی بے نظیر کتاب ہے جو حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی مرتبہ ہے اسمیں ۱۰۰ وعظ ہیں جسمیں تمام امراض روحانی، حرص و حسد حب دنیا، تکبر، چوری، تہمت بدگمانی بخل ظلم غصہ غمازی، زنا، لواطت، غرضکہ تمام نقائص انسانی کے متعلق مواعظ اور مذمات ہیں، نیز اسی طرح انعام الٰہی، اور برکات ایزدی اخلاق حسنہ کے متعلق بھی بہت سے وعظ ہیں، اگر اس کتاب کو منگا کر ہر ہفتہ اپنے قصبہ یا گاؤں کے مسلمانوں کو جمع کر کے، ایک ایک وعظ بیان کر دیا جائے تو بہت فائدہ مند ہو، قیمت ۱۸ محصول ۵

آداب عبادت

انسان کا ہر کام اگر وہ خدا کے بتلائے ہوئے طریقہ پر ہو عبادت ہے اور عبادت وہی مقبول ہے جو اس کے آداب کے ساتھ کی جائے یہ کتاب حضرت امام محمد غزالی کی کتاب کا ترجمہ ہے اور اسمیں حسب ذیل ابواب ہیں، علم کا منشا، آداب طہارت آداب عبادت آداب نماز، رہنے سہنے کے آداب گیارہ سو سے اجتناب اعضاء کے گناہ، دل کے گناہ کون کون فضائل کا مسلمان ہونا ضروری ہے. یہ اس قدر ضروری کتاب ہے کہ ہر مسلمان کے گھر میں اس کتاب کا ہونا بہت ضروری ہے. ضخامت ۲۰۰ صفحات قیمت صرف چار آنے

ملنے کا پتہ حمیدیہ پریس دہلی

تین سال کے بعد اور نہایت ہی حیرت خیز رعایت کے ساتھ

حضور نظام کا پسندیدہ پنج ترجمہ والا قرآن مجید

معہ کامل تفسیر احسن التفاسیر اردو مجلد چرمی نقرئی

جرمنی کے بہترین سفید کاغذ پر بہت اعلیٰ چھپ کرایا ہے

تہائی ⅓ ھدیہ سنہ ۱۹۲۹ء میں پختہ ہدیہ تیس روپے تھا اور اب صرف دس روپے

یہ وہی قرآن شریف ہے جس کو اعلیٰ حضرت حضور نظام نے دوران قیام دہلی میں نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس کی تفسیر کی وجہ سے اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمایا، کیونکہ اس کی تفسیر علامہ شاہ محمود حسن صاحب قبلہ محدث نور اللہ مرقدہ کی جانکاہ محنت سے طیار ہوئی تھی اور کتابی صورت میں ایک روپیہ پارہ کے حساب سے اسی سال میں ہدیہ ہو لیکن اب وہ نایاب ہے،

اس قرآن شریف کے حاشیہ اور ضمیموں میں پوری احسن التفاسیر موجود ہے تیس روپے

کی تو اس کے حاشیہ پر فقط تفسیر ہی ہے اور تفسیر بھی وہ نایاب جو آج آپ لینا چاہیں تو کسی ہدیہ پر بھی کسی جگہ سے نہیں مل سکتی ہے

چوتھا اڈیشن اب چھپ کرایا ہے ہر سال اس کا ایک اڈیشن ہدیہ ہو جاتا تھا، چونکہ اس کے چھاپنے میں بے تحاشہ روپیہ صرف ہوا ہے اس لئے جب تک اس کا ہدیہ تیس روپے اور بیس روپے رہا دوسرا اڈیشن بآسانی چھپتا رہا تیسرے اڈیشن پر اس کا ہدیہ چودہ روپے رکھنا طے ہوا، اس لئے دو سال کی مدت میں بھی بمشکل چھپ سکا، اور کافی روپیہ قرض ہو گیا، چونکہ روپیہ کی ادائگی بروقت ضروری ہے اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس کا ہدیہ **لاگت** کے برابر مشتہر کرکے پورا اڈیشن رمضان شریف میں ختم کر دیا جائے اور آیندہ اس کا چھاپنا بند کر دیا جائے ایک ہزار جلدوں پر ۸ ہزار سے کچھ زائد لاگت ہے اور یہ کی جلد بندی ہے، ہم زائد اخراجات کسی طرح پورے نہیں ہو سکتے، لہٰذا یہ نعمت عظمیٰ بالکل آخری مرتبہ پیش کی جاتی ہے، تاجروں کے لئے موقعہ ہے کہ وہ خرید کر رکھ لیں مستقبل قریب میں اس کی منہ مانگی قیمت ملے گی، وہ لوگ جو اب تک اس بے بہا قرآن شریف کو نہیں لے سکے اس کے بعد ان کے لئے اور کوئی موقعہ نہیں ملے گا سوائے اس کے کہ وہ دوگنا چوگنا ہدیہ ادا کریں۔

حمیدیہ پریس اپنے بہی خواہوں کی خدمتگزاری کا کوئی موقعہ نہیں کھوتا ہے اور اس کی اطلاعات ہمیشہ مبالغہ سے خالی ہوتی ہیں اس لئے ناظرین مولوی جس طرح ممکن ہو ایک ایک جلد ضرور خرید لیں، دیکھئے گذشتہ سنہ ۱۳۴۹ھ میں شاہانہ قرآن شریف اور سیرت نما قرآن شریف کے متعلق میں نے لکھ دیا تھا کہ آیندہ یہ نہ ملیں گے اب صدہا خریدار ان کو دگنی قیمت دے کر لینے کو طیار ہیں اور نہیں ملتا۔

اسمیں حسب ذیل پانچ ترجمہ ہیں پہلا ترجمہ فارسی از جناب مولانا شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی دوسرا ترجمہ فارسی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی، تیسرا ترجمہ اردو لفظی حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی، چوتھا ترجمہ اردو بامحاورہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب اور پانچواں ترجمہ مقبول عوام و خواص حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب محدث تھانوی دامظلہ دظلہ، علاوہ صدہا خصوصیات کے جنکا تذکرہ اس مختصر اشتہار میں نہیں ہو سکتا، سب سے بڑی اور قیمتی چیز اس قرآن شریف کی کامل احسن التفاسیر ہے اور یہ ایسے جید عالم کی ہے جس کے نام سے ہندوستان کا ہر فرد واقف ہے، اپنی سلاست بیان و استناد کے لحاظ سے ایسی بے بہا چیز ہے کہ حنفیوں میں اس سے بہتر تفسیر دوسری نہیں ہے، حنفیوں میں خالص بالحدیث صرف یہی ایک تفسیر ہے

علمائے دین متین میں حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند اس کے متعلق فرماتے ہیں "اس کی تفسیر عام فہم ہے اور مجموعہ کی بہترین تالیفات میں سے ہے الحاصل یہ قرآن شریف بہت سی خوبیوں کا مجموعہ اور بہت سے جواہرات کا خزینہ ہے"

مولوی احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند فرماتے ہیں "اس قرآن شریف کے متعلق اتنا لکھ دینا کافی ہوگا کہ آج تک اس شان کا قرآن حکیم طبع نہیں ہوا، میری خواہش ہے کہ مسلمانوں کا کوئی گھر اس قرآن شریف سے خالی نہیں رہنا چاہئے اور پھر جب اس کا ہدیہ بھی اس قدر کم ہو"

ہدیہ مجلد چرمی نقرئی کا صرف دس روپے محصولڈاک دو روپے حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ ۝ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

بگو اے محمد اوست خدائے یگانہ	خدائے کہ بے نیاز است از ہمہ	نزاد کسے را	و نہ زادہ شدہ از کسے	و نیست مر اورا ہمتائے ہیچ کسے
بگو خدا یگانہ است	خدا بے نیاز ہست	نہ زاد	و نہ زادہ شدہ	و نیست ہیچ کس اورا ہمسر
کہہ وہ اللہ ایک ہے	اللہ بے احتیاج ہے	نہیں جنا اس نے	اور نہ جنا گیا	اور نہیں ہے واسطے اس کے برابری کرنے والا کوئی
کہہ وہ اللہ ایک ہے	اللہ نراد ہار ہے	نہ کسی کو جنا	اور نہ کسی سے جنا گیا	اور نہیں اس کے جوڑ کا کوئی

آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ وہ یعنی اللہ اپنے کمال ذات و صفات میں ایک ہے اللہ بے نیاز ہے وہ کسی کا محتاج نہیں اور سب اس کے محتاج ہیں اور اس کے اولاد نہیں نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اسکے برابر کا ہے

تفسیر مسند امام احمد ترمذی تاریخ بخاری صحیح ابن خزیمہ مستدرک حاکم مسند ابو یعلیٰ میں ابن ابی کعب اور جابر سے جو روایتیں ہیں، انکا ماحصل یہ ہے کہ مشرکین مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کی صفت پوچھی تھی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی، اسکی شان نزول کی روایتوں میں بعضی روایتوں کی سند معتبر ہے اور باقی روایتوں کی تقویت مستند روایتوں سے ہو جاتی ہے یہود حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو اور کفار عرب فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے اس لئے ان سب کو غلط بتایا گیا ہے، اللہ وحدہٗ لا شریک ہے کھانے پینے بیوی بچے کسی کا بھی وہ حاجتمند نہیں وہ سب چیز کو پیدا کرنے والا ہے اور سب چیزیں اسکی بنائی ہوئی ہیں خالق اور مخلوق میں وہ مناسبت کہاں الخ

کوہ ہمالیہ

جہاں سونے چاندی اور لوہے کی کانیں ہوتی ہیں وہاں ان کانوں سے لیکر عنایت پروردگار سے یہ سلاجیت پیدا ہوتا ہے ہم ایسے دشوار گذار مقامات سے عرصہ پینتالیس سال سے منگا کر طب و ویدک کے طریقہ سے صاف کرتے ہیں جو کہ ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے جس کے ہزارہا سارٹیفکیٹ موجود ہیں

بے تحاشا اضافہ کرنیوالی تمام اقسام کے جریان اور سلسل البول کو بالکل دور کردینے والی بے ضرر مفید

سلاجیت

حکیم وید ڈاکٹروں نے متفق ہو کر تجربہ کرکے یہ ظاہر کردیا ہے کہ دنیا بھر کی ادویات میں شدہ سلاجیت کی برابر ہر قسم کے جریان کو دفع کرکے طاقت دینے والی کوئی دوا نہیں جس کے استعمال سے بوڑھے جوان اور جوان نوجوان بن جاتے ہیں، دو چار خوراک سے ہی فائدہ نظر آتا ہے، ان کے سستی اور کمزوری یکایک غائب ہوجاتی ہے کچھ دن استعمال کرنے سے ہر قسم کی دھات وجریان، کمزوری خواب میں احتلام ہونا، نطفہ پتلا پڑنا پیشاب کے ساتھ دھات کا جانا پیشاب میں فشکا جانا پیشاب کا بار بار آنا، مثانہ کی کمزوری نامردی، ناطاقتی، ہر قسم کا درد، تھکاوٹ دماغی کمزوریاں، سر کا درد چکر آنا، پاگل پن، مرگی وغیرہ ہمیشہ کے لئے دور ہوجاتے ہیں اور منی اور پتلی دھات کو طاقتور بناتا ہے اس کے استعمال سے نیا خون پیدا ہوتا ہے، دل دماغ اور جسم میں طاقت اور آنکھوں میں روشنی اور بدن میں پھرتی اور چستی چہرہ پر رونق آجاتی ہے، ایک ہی خوراک میں پیشاب کی جلن، کرک پیلی رنگت دور ہوجاتی ہے، سات دن کے استعمال کرنے سے پرانے سوزاک کو آرام ہوجاتا ہے، ایسے ہی خونی و بادی بواسیر کو دور کردیتا ہے ہر قسم کے ریاحی درد، ہاتھ پاؤں، کمر پسلی کا درد پرانی چوٹ کا درد یعنی جسم کی ہر تکلیف کو اور درم نزلہ زکام، کھانسی و کیف دمہ، تپ دق، بدن پتلا پڑنا، پیٹ اور سانس کی بیماری کو دور کرنے کی خاص طاقت اور خاص اثر رکھتا ہے۔

اس کے اوصاف یونانی اور مصری طب وحکمت کی بڑی بڑی کتابوں میں لکھے ہیں، دنیا کی کوئی بیماری نہیں جس کو سلاجیت سے نفع نہ پہنچے یہ عورتوں کی کمزوری اور پیشاب کے ساتھ سفیدی آنے کو دور کرنے کی خاص دوا ہے۔

ہر سال جو شخص کم سے کم ہماری سلاجیت کو ایک ماہ میں پانچ تولہ کھاتا رہے اور بچوں کو بھی کھلاتا رہے تو ہر قسم کی بیماریوں سے بچ کر موٹا تازہ تندرست رہیگا اور عمر بھی زیادہ ہوگی ترکیب استعمال چھپہ زبانوں میں چھپی ہوئی ہے جو بلا قیمت بھیجی جاتی ہے اور قیمت بھی بغرض فائدہ عام وخاص بہت کم رکھی گئی ہے

پانچ تولہ کی قیمت سوا دو روپے دس تولہ کی قیمت سوا چار روپے بیس تولہ کی آٹھ روپے محصولڈاک ۵

۸۰ تولہ یا آدھ سیر ساڑھے پندرہ روپے ایک سیر تیس روپے علاوہ محصولڈاک

ہمالیہ ڈپو ہردوار ضلع سہارنپور

Manager Himalaya Depo
Hardowar P.O. (Saharanpur Dt)

تصدیق ہماری سلاجیت کی صداقت میں کہ یونیورسٹی مصر کے سند یافتہ مفتی قاسم علی صاحب ازہری امام و صدر انجمن طلباء مراد آباد تحریر فرماتے ہیں "آپ کا سلاجیت میں نے ذاتی طور پر بھی استعمال کیا دیگر اکثر مریضوں کو استعمال کرایا۔ بڑی مسرت کے ساتھ مینجر ہردوار ڈپو ہردوار کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ کا صاف شدہ سلاجیت فی الواقعہ بہت مفید اور بہتر چیز ہے، جریان، سوزاک قیلۃ الماء اور قیلۃ الریح فوتہ میں پانی آجانا اور پیچ اٹھنا امراض مثانہ کے لیے بہترین چیز ہے

... پرنٹر پبلشر ... محبوب المطابع دہلی میں چھپوایا

مولوی جلد ۲۰ ۲۹۷۶۰۵

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔